www.KitaboSunnat.com
الشیعۃ اثنا عشریۃ
کے عقائد ونظریات
شیخ عبدالرحمن بن سعد الشثری
مکتبہ حسینیہ

الشیعة اثنا عشریة

کے عقائد و نظریات

تالیف
شیخ عبدالرحمن بن سعد الشثری

مکتبہ حسینیہ

فہرست

مقدمہ آٹھواں ایڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہمارے نبی مکرم خاتم الانبیاء والمرسلین، آپ کی آل اور آپ کے جلیل القدر صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کی افضل ترین رحمتیں اور کامل سلامتی ہو۔

بعد ازاں!

میں یہ سطور اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ] سورة ضحیٰ آیت نمبر ۱۱

اور اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرتے رہیں۔

اور ہر مسلمان کی دلی مسرت کے لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔

[وأحبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللہِ سُرورٌ تُدْخِلُه عَلٰی مُسْلِمٍ](۱)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین اور محبوب عمل مسلمان کو دلی مسرت پہنچانا ہے''۔

بلاشبہ میری اس کتاب ''شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد ونظریات'' سوالاً جواباً کو اہل توحید علمائے کرام اور طلبا کے نزدیک بڑی پذیرائی نصیب ہوئی ہے۔ داعیان توحید نے اس کے ترجمے اور نشر واشاعت میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ ابھی تک سعودی عرب میں اور بیرونی ممالک میں اس کی پرزور طلب قائم ہے۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پرودگار ہے۔ اسی کی نعمت اور توفیق کے ساتھ نیک کام تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

بعض مشائخ کی رائے تھی کہ میں اس ایڈیشن میں آیات قرآنی کے نمبر اور سورت کا نمبر بھی درج کر دوں، اہم ترین مراجع کی فہرست شامل کر دوں اور کتاب کو دو رنگوں میں شائع کرنے کا اہتمام کروں۔ میں نے ان کے اس صائب مشورے کو قبول کرتے ہوئے اس ایڈیشن کو انہی خوبیوں سے مزین کر کے شائع کیا ہے۔

۱۔(ابن أبی دنیا:ت: (۲۸۱) قضاء الحوائج، باب أحب الناس الی اللہ أنفعهم لعباده، حدیث نمبر ۳٦۔ اور معجم الطبرانی الکبیر، حدیث نمبر: ۱۳٦٤٦ = تاریخ دمشق ٤۱ / ۲۹۲، ۲۹۳ اور اس حدیث کو امام البانی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔ دیکھیے صحیح ترغیب وترہیب ۔ حدیث نمبر ۹۵۵

اللہ تعالیٰ ان تمام مشائخ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حدیث کی تخریج میں میں نے شیعہ کتب کے باب اور حدیث کا نمبر لکھ دیا ہے۔ گزشتہ ایڈیشنوں میں موجود بعض اغلاط کی تصحیح بھی کر دی ہے۔ البتہ یہ بہت کم تعداد میں تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں نے مؤلفین کی تاریخ وفات کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اس ایڈیشن کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا مقدمہ درج ذیل کبار شیوخ نے لکھا ہے:

۱۔ سماحۃ الشیخ صالح بن محمد اللحیدان۔ صدر سپریم کوٹ۔

۲۔ شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن السعد۔ جزاہما اللہ خیراً

یہ چند ضروری امور تھے جن کا تذکرہ کرنا میں ضروری سمجھتا ہوں۔

والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

مؤلف: شیخ عبدالرحمٰن بن سعد الشثری۔ حفظہ اللہ

۱۴صفر ۱۴۲۹ھ موبائل 0505775888

ص ب 270805 الریاض 11352

مقدمہ: سماحۃ الشیخ صالح بن محمد اللحیدان حفظ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدہ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ نَبِیِّنَا مُحَمَّد وَ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ

بعدازاں! شیخ عبدالرحمٰن بن سعد الشثری نے مجھ سے بالاصرار درخواست کی کہ میں ان کی کتاب ''عقائد شیعہ اثناعشریہ سوالاً جواباً'' کو ایک نظر دیکھ کر چند سطور بطور مقدمہ لکھ دوں۔ یہ کتاب ۱۶۲ سوالات پر مشتمل ہے۔ جن کے جوابات فاضل مؤلف نے دیے ہیں۔

اس سے قبل تین مشائخ اس کتاب کی تقریظ لکھ چکے ہیں۔ ان علمائے کرام کے نام یہ ہیں: ۱۔ فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن الجبرین، ۲: شیخ عبداللہ بن محمد الغنیمان، ۳: اور شیخ عبدالرحمٰن بن صالح المحمود۔ میرے خیال میں ان مشائخ کی تقریظات بھی کافی ہیں۔ لیکن مؤلف نے بڑے اصرار کے ساتھ مجھ سے بھی تقریظ لکھنے کا مطالبہ کیا، لہٰذا میں یہ سطور لکھنے پر مجبور ہو گیا حالانکہ میرے نزدیک اس کی ضرورت نہیں تھی۔

میں نے اس کتاب کے ۱۳۰ صفحات پڑھے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ مؤلف نے شیعہ کے عقائد خود ان کی کتابوں سے بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ شیعہ کی اصل عبارات ان کی کتابوں سے نقل کی ہیں کیونکہ علمی امانتداری کا تقاضا بھی یہ ہے کہ شیعہ کے عقائد ان کے اپنے مصادر سے نقل کیے جاتے جن پر ان کا مکمل اعتماد ہو۔ مؤلف نے یہ ذمہ داری خوب نبھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اپنی برکات سے نوازے۔ آمین۔

جس شخص کو یہ کتاب میسر آ جائے، اسے میری لازمی نصیحت یہ ہے کہ وہ اسے مکمل تدبر کے ساتھ پڑھے۔ عقل مندوں کو اس کتاب میں عجیب وغریب معلومات پڑھنے کو ملیں گی۔ کیونکہ شیعہ مضحکہ خیز روایات بیان کرتے ہیں۔ وہ اپنے ائمہ کی شان بیان کرنے لگیں تو انبیائے کرام، رسولوں اور فرشتوں سے بھی بلند مقام دے دیتے ہیں۔ بلکہ وہ تو فرشتوں سے ناقابل فہم ستوریاں بیان کرتے ہوئے بھی نہیں شرماتے۔ عنقریب قاری کو اس کتاب سے عجوبے ملیں گے اور ہر عقل مند شخص کہہ اٹھے گا: کیا ان شیعوں کے پاس عقل نام کی کوئی چیز ہے؟

ولایت کے بارے میں ان کا عقیدہ ملاحظہ کیجیے: بلاشبہ ولایت نماز، زکوۃ، حج، اور روزہ سے بھی افضل واعلیٰ ہے۔ ان کا یہ عقیدہ ان کی اہم اور اساسی کتاب ''الکافی'' میں لکھا ہے۔

عید غدیر کے بارے میں کہتے ہیں: جو شخص عید غدیر کا انکار کرے وہ اسلام کا منکر ہے۔

جب کہ ائمہ کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے ائمہ کو ایسا اعلیٰ مقام حاصل ہے جہاں تک کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے نہ کوئی نبی مرسل۔ اور یہ عقیدہ ان کے مذہب کا لازمی جزو ہے۔

اور یہ بھی کہ ان کے امام کو مقام محمود، بلند ترین درجہ اور کونی خلافت کا ایسا غلبہ اور اقتدار حاصل ہے جس کے سامنے کائنات کا ذرہ ذرہ سرنگوں ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ماضی کی متعدد جنگوں میں شیعہ قوم کو جو ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی کا سامنا کرنا پڑا، اُس وقت یہ غلبہ اور اقتدار کہاں چلا گیا تھا! کائنات کے ذرے ذرے پر قادر اس کی خلافت و اقتدار نے شیعہ قوم کو اس رسوائی اور تباہی سے کیوں نہ بچالیا؟

اسی طرح یہ بھی کہتے ہیں کہ: ''یقیناً شیعہ فقیہ کا مقام و مرتبہ موسیٰ اور ہارون علیہما اسلام جیسا ہے۔ حضرت موسیٰ اور ہارون کی مثال شاید اس لئے دی ہے کیونکہ شیعہ مذہب کا ابن سبا یہودی کے ساتھ بھی قدیم تعلق ہے۔ واللہ اعلم

یقیناً اس وقت میں شعیہ مذہب کی ان ضلالتوں اور گمراہیوں کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا جو مؤلف نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں لیکن میری خواہش ہے کہ اس کتاب کو سنی مسلمان اور شیعہ دونوں پڑھیں۔ کیونکہ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ حق کو پہنچانا جائے اور صحیح العقیدہ مسلمان شیعہ مذہب کی لغزشوں سے محفوظ رہ سکے۔ میں طلبا اور اسلامی غلبے کے خواہش منداحباب سے پرزور مطالبہ کردوں گا کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ انھیں معلوم ہو سکے کہ اہل سنت اور شیعہ میں عقائد ونظریات کی کسی قدر دوری ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ ہمیں حق واضح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ طلبہ کو راہ حق کی وضاحت کے لیے خدمات پیش کرنی چاہئیں تاکہ اہل سنت مسلمانوں کی نسل نو کو علم ہو سکے کہ شیعہ قرآن مجید کے بارے میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کا عقیدہ کیا ہے۔ اور فرشتوں کے بارے میں وہ کیا کیا داستانیں تراشتے ہیں۔ وحی کے بارے میں ان کا ایمان کیا ہے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وحی کا سلسلہ ابھی بھی منقطع نہیں ہوا۔

اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ امت اسلامیہ کو ایک واضح منہج پر متحد ہونے کی شدید ضرورت ہے۔انھیں قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔نیز خیر القرون کے سلف کے ساتھ ربط وضبط بھی ان کی دور حاضر میں بنیادی ضرورت ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ طلبہ ہدایت کی راہوں کی وضاحت اور لوگوں کی ان کی طرف راہنمائی کے لیے بھر پور کوششیں کریں گے۔جیسا کہ وہ گمراہی کو کھول کر لوگوں کے سامنے رکھ دیں گے اور لوگوں کو اس سے بچائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ میں شیعہ نوجوانوں کو بھی نصیحت کروں گا کہ وہ اس کتاب جیسی کتب کا مطالعہ ضرور کریں تاکہ انھیں اپنے علماء کی عقلوں کا اندازہ ہو سکے۔ممکن ہے یہی ان کی اصلاح کا سبب بن جائے اور انھیں اللہ کے سیدھے راستے پر گامزان کر دے۔وہ راستہ کہ جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

[وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ](الانعام:۱۵۳)

’’اور یقیناً یہ راستہ سیدھا ہے۔لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو۔اور تم دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو وہ تمھیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے۔

وہ راستہ جس کی وضاحت رسول اللہ ﷺ نے ایک سیدھی لکیر کھینچ کر کی تھی۔آپ نے ایک سیدھی لکیر لگائی پھر اس کے دائیں بائیں متعدد خطوط کھینچے اور فرمایا:یہ سیدھی لکیر اللہ کا راستہ ہے اور دائیں بائیں والی لکیریں شیطانی راستے ہیں،اور ان میں سے ہر راستے پر (انسان کو گمراہ کرنے کے لیے) شیطان بیٹھا ہے.....‘‘

میری اللہ سے یہ دعا ہے کہ وہ اس علم سے نفع پہنچائے جو اس نے ہمیں سکھایا ہے اور ہمیں عطا کردہ نعمتوں میں برکت سے نوازے۔اس کتاب کو نفع بخش بنائے۔اور اس کتاب کو لوگوں میں پذیرائی نصیب ہو تاکہ اہل حق کو وہ حقائق معلوم ہو جائیں جن پر باطل نے پردے ڈال دیے تھے۔اور شیعہ مذہب کے وہ پیروکار اس سے ہدایت پا لیں جو عقل مند ہیں،خواہش نفس کے اسیر نہیں اور حق کی راہ کے متلاشی ہیں تاکہ اس کی پیروی کر سکیں۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہر کام کی توفیق نوازتا ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وعلی آله وصحابته ومن اهتدی بهداهم

صالح بن محمد اللحیدان . ۱۴۲۸/۷/۱۷

مقدمہ از۔ فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمان الجبرین حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے محمد ﷺ کو بشیر ونذیر بنا کر بھیجا اور اپنے حکم سے اپنی دعوت دینے والا سراج منیر بنا کر ارسال فرمایا اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو بے پناہ فضل وکرم سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ اپنے محمد ﷺ، ان کی آل اور ان کے صحابہ پر بے شمار لاتعداد پے در پے درود وسلام بھیجے۔

بعد ازاں: میں نے شیخ عبد الرحمان بن سعد الشثری جو کہ ایک ہونہار طالب علم ہیں، کا تالیف کردہ یہ رسالہ پڑھا ہے۔ اس میں انھوں نے شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد کو جمع کیا۔ دور حاضر میں شیعہ اثنا عشریہ بڑے سرگرم بھی ہیں اور اپنے باطل عقائد کی نشر واشاعت میں خوب محنت کر رہے ہیں۔ ان کی انھی کوششوں نے عوام اور جہلاء کو یہ باور کروایا ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ نبی مکرم ﷺ کے اہل بیت سے محبت کرتے ہیں۔ حالانکہ اہل بیت سے ان کی مراد صرف حضرت علی بن ابی طالب، اور ان کے دو بیٹے (حسن وحسین رضی اللہ عنہما) ہیں۔ انھوں نے اہل بیت سے ان کی بقیہ اولاد، ان کے چچاؤں کی ساری اولاد اور بنو ہاشم کے سارے افراد کو نکال دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انھوں نے صحابہ کرام اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم سے اپنے بغض وکینے کا اعلان کرتے ہوئے انھیں کافر، منافق اور مشرک قرار دیا اور ان پاکباز ہستیوں پر سب وشتم کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ جیسا کہ ان کی کتابوں، کیسٹوں اور داعیان کی تقریروں سے واضح ہے۔

قابل مؤلف: اللہ تعالیٰ انھیں مزید ہمت وتوفیق سے نوازے۔ ان کے عقائد اور خفیہ نظریات کو ان معتبر کتابوں سے نقل کر کے ان کا پول کھول دیا ہے۔ حالانکہ خود شیعہ ایسے گھناؤنے عقائد کو ان نظریات کو نشر کرنے کی جرأت نہیں کر پاتے۔ لیکن ان کی کتابوں میں موجود اس زہریلے مواد نے انھیں رسوا کر دیا ہے۔ لہٰذا ہم اس کتاب کے قاری سے امید کرتے ہیں کہ وہ شیعہ کے اہل سنت کے ساتھ بغض وکینے سے لوگوں کو آگاہ کرے گا تاکہ ان کی حقیقت سے ناواقف سنی مسلمان ان سے دھوکہ نہ کھائیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ گمراہ مسلمانوں کو سیدھی راہ دکھائے اور بھٹکے ہوؤں کو ہدایت عطا فرمائے اور فریب کاروں کے فریب کو باطل کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

وصلی اللہ علی محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

عبد اللہ بن عبد الرحمان الجبرین سابق رکن فتویٰ کمیٹی

تقدیم ۔ فضیلة الشیخ عبد الله بن محمد الغنیمان۔ حفظه الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں پروردگار عالم کے لیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ، آپ کی آل آپ کی ازواج مطہرات اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پر درود وسلام بھیجے۔

بلاشبہ مسلانوں کے عقائد کو انحراف اور فساد سے بچانا اہم ترین فریضہ ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برائی اور انحراف کو جاننا بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ چیزیں اپنی ضد ہی سے پہچانی جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں: لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر اور اچھائی کے متعلق سوالات کرتے تھے جب کہ میں آپ ﷺ سے شر کی معلومات لیتا تھا۔ اس ڈر سے کہ کہیں میں شر اور برائی میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ یہ نکتہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت اور بصیرت کی علامت ہے۔

دور حاضر میں رافضی شیعہ کا مذہب سنی مسلمانوں کے عقائد کے لیے چیلنج بن گیا ہے۔ کیونکہ شیعہ کا مذہب رسول اللہ ﷺ کی شریعت سے کوسوں دور ہے۔ عصر حاضر میں انہیں سیاسی اور مادی قوت حاصل ہو گئی ہے اس لیے کچھ ملک اس مذہب کو پوری دنیا میں قوت کے ساتھ پھیلانے کے لیے بے تحاشا مال خرچ کر رہے ہیں اور اپنے باطل عقائد کی نشر واشاعت کے لیے ماہرین تیار کر رہے ہیں۔ ان حالات میں یہ کتاب:

”عقائد شیعہ اثنا عشریہ سوالاً جواباً“

بہت بڑے علمی خلا کو پر کرے گی اور ان باطل عقائد کو قبول کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہونے میں بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کتاب کے مؤلف ہمارے بھائی عبدالرحمان بن سعد الشثری کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کے علم اور جہاد فی سبیل اللہ میں اضافہ فرمائے۔

وصلى الله وسلم على عبده ورسوله محمد وآله وصحبه.

عبد الله بن محمد الغنيمان.

تقدیم فضیلة الشیخ عبد الرحمان بن صالح المحمود حفظه الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے۔ انبیاء ورسل کے سردار ہمارے نبی محمد ﷺ، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر درود وسلام ہو۔

بعدازاں: میں نے یہ مفید کتاب پڑھی ہے جو کہ سوال وجواب کی شکل میں لکھی گئی ہے۔ یہ طریقہ قاری کی سہولت اور فائدے کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا موضوع ایسے شخص کے لیے بالکل عیاں ہے جس کی فہم وبصیرت کو اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کے نور سے جلا بخشی ہے اور اسے سلف صالحین کے عقیدے اور منہج سے راہنمائی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خصوصی فضل وکرم سے ہمیں بھی ایسے خوش نصیب افراد میں شامل فرمائے۔ لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کتاب کا موضوع ایسے شخص کے لیے غیر واضح بلکہ مشتبہ ہے جو مسلمانوں کے دینی حقائق اور ان کے خالص عقائد سے ناواقف ہے یا وہ شخص تدلیس وتلبیس کے ایسے فتنوں کا شکار ہو چکا ہے جو مغربی مفکرین، رافضی دعاۃ اور ان کے دم چھلے بدعتی افراد، عام مسلمانوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں۔

یہ موضوع شیعہ اثنا عشریہ کے عقائد قلعی کھولنے کے لیے ہے۔ اس آسان اور واضح کتاب میں شیعہ کے علمی عقائد کی حقیقت پوری طرح آشکار کر دی گئی ہے۔ ان کے عقائد اللہ تعالیٰ کی توحید کی تینوں اقسام: توحید الوہیت، توحید ربوبیت اور توحید اسماء وصفات میں شرک اکبر پر مشتمل ہیں۔

اس کے ساتھ وہ اپنے بارہ ائمہ کی شان میں غلو کرتے ہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی دشمنی بھی غلو پر مبنی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سب وشتم کرنا، ان پر لعنتیں بھیجنا، انھیں مرتد قرار دینا بھی ان کے عقائد میں شامل ہے۔ انھی بنیادی عقائد سے درجنوں ایسے اقوال وافعال نکلتے ہیں جو نہایت عجیب وغریب ہیں۔ اس مفید کتاب میں ایسے بے شمار شیعی عقائد کو جمع کیا گیا ہے۔

میں اس وقت چند اہم امور کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

1: یہ کتاب اگرچہ سوالاً جواباً لکھی گئی ہے لیکن متلاشیان علم کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں شیعہ کے عقائد کا خلاصہ پوری تحقیق کے بعد پیش کیا گیا ہے۔ اس لیے عالم اور طالب علم کو اس جیسی

مفید مگر مختصر کتاب کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے طویل اور کئی جلدوں پر مشتمل کتابوں کا خلاصہ مہیا کرے۔

۲: اس کتاب کا امتیازی وصف توثیق وتحقیق ہے۔ اس کتاب میں شامل ہر روایت، قول یا عبادت آپ کو شیعہ کے معتبر اصلی مصادر سے منقول ملے گی۔

۳: چونکہ شیعہ کا مذہب وعقیدہ باطل وفاسد ہے۔ اس لیے بہت سارے باہمی تناقضات اور تضادات کا مجموعہ ہے۔ مؤلف حفظہ اللہ نے بعض مقامات پر ان کی اپنی کتابوں سے ایسے ہی تناقضات کی مثالیں بھی دی ہیں۔ شیعہ مذہب کے شنیع تضادات کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے دھوکے میں آنے والے عبرت حاصل کر سکیں اور راہ حق کے متلاشی کو درست دعوت مل سکے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔

۴: اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی پر مشتمل عقیدہ ولاء اور براء کو سیاسی پیش کشوں اور سیاسی مصلحتوں کے تابع نہیں کرنا چاہیے جیسا کہ آج کل امت اسلامیہ میں ہو رہا ہے۔ چنانچہ جو شخص ابھی کل تک ہمارا محبوب دوست اور بھائی ہوتا ہے اور ہمارے اور اس کے درمیان صرف اتنا سا فرق ہوتا ہے جتنا کہ ایک شافعی اور مالکی مسلک کے پیروکار میں ہوتا ہے۔ وہ کافر باطل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ صرف سیاسی حالات کے تبدیل ہونے پر مشتمل ہوتا ہے۔ یقیناً یہ حرکت کسی سے بھی قابل قبول نہیں ہے۔ خصوصاً ان افراد سے جو طالب علم یا عالم دین کہلاتے ہیں اور دعوت الی اللہ کا پرچار کرتے ہیں۔ ایسے افراد کے لیے ضروری ہے کہ ان کا مؤقف اور میزان مضبوط اور پختہ علمی حقائق پر مبنی ہو۔ آخر میں اپنے بھائی عبدالرحمان بن سعد الشثری محقق کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے نہایت مناسب وقت پر امت محمدیہ کو یہ مختصر تحفہ پیش کیا ہے۔ درحقیقت ان کی یہ کاوش امت اسلامیہ کو ایک طاقتور خطرے سے بچانے کے لیے بڑی بروقت ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو نفع بخش بنائے، اور اس کتاب کی نشر واشاعت کا اہتمام کرنے والے احباب اور قابل مؤلف کو اجر وثواب عطا فرمائے۔

صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ و صحبہ وسلم

کتبہ : عبد الرحمان بن صالح المحمود

الریاض ۱/۱/۱۴۲۸ھ

تقدیم فضیلة الشیخ عبد الله بن عبد الرحمان السعد حفظه الله

سب تعریفیں ایک اللہ کے لیے ہیں۔ اور درود وسلام ہو خاتم الانبیاء پر۔

بعدازاں:

میں نے اپنے بھائی عبدالرحمان بن سعد الشثری کی کتاب کا سرسری مطالعہ کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "عقائد الشیعة الاثنی عشریة"۔ میرے نزدیک مؤلف نے بڑی شاندار اور مفید کتاب لکھی ہے۔ مؤلف نے شیعہ کے معتبر مراجع اور ان کی مشہور کتب سے ان کے عقائد کو بیان کیا ہے۔ بلاشبہ جو شخص بھی ان عقائد سے مطلع ہوگا وہ ان کے باطل ہونے کا قائل ہو جائے گا اور اس مذہب کے فاسد ہونے کا یقین کرے گا۔ ان کے عقائد کے بطلان کے باوجود مؤلف نے ان کا ردّ شیعہ کی کتب ہی سے کیا ہے۔ کیونکہ ان کے مذہب کا ایک حصہ دوسرے حصے کا صفایا خود ہی کر دیتا ہے۔ ایک حصہ دوسرے کے بالکل متضاد اور منافی ہے۔

وباللہ تعالیٰ التوفیق

شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمان السعد
نے درج بالا کلمات املاء کروائے
۱۵/۱۶/۱۴۲۸ھ

مقدمہ از مؤلف

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔ پریشان حال لوگوں کی التجائیں سنتا ہے۔ غم زدہ کے غموں کو دور کرتا ہے اور مکر وفریب کے جال بننے والوں کو ناکام ونامراد کرتا ہے۔ وہ بہت پاک ذات ہے جو خیانت کاروں کی تدبیر کو کارگر نہیں ہونے دیتا۔

اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہمارے نبی مکرم محمد ﷺ پر، آپ کی آل اور آپ کے تمام صحابہ پر درود وسلام ہو۔ اور ان پر بھی جو قیامت تک نیکی کے ساتھ ان کے پیروکار بنیں۔

میں نے یہ کتاب مذہبی فریضے کی ادائیگی کے لیے لکھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امت اسلامیہ کو دین حنیف کی دعوت پہنچانا اور بیان کرنا، امت کی خیر خواہی کرنا، انھیں دعوت حق دینا، اور دعوت حق کی ایک دوسرے کو نصیحت کرنا، اس کی طرف راہنمائی کرنا، مسلمانوں کو شر سے محفوظ کرنے کے اسباب اختیار کرنا، مسلمانوں کو شر سے بچانا اور ڈرانا، واجب کیا ہے تاکہ امت اسلامیہ اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مطابق دین حنیف پر کاربند، باہمی متحد ومتفق ہو جائے۔ جس کا دین قول وفعل اور اعتقاد میں اسلام ہو اور وہ قرآن وسنت پر مشتمل وحی الٰہی کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہو، اسے خواہشات تقسیم نہ کر سکیں اور نہ ہی تباہ کن غلط افکار اس میں نفوذ کر سکیں۔ اور نہ دشمنان اسلام اپنے اہداف میں کامیاب ہو سکیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ](آل عمران: ۱۰۱)

''اور جو شخص اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے تو اسے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت مل جاتی ہے''۔

نیز ارشاد ربانی ہے۔

[وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِه] (الانعام:۱۵۳)

''اور یقیناً یہ راستہ سیدھا ہے۔ لہٰذا تم اسی کی پیروی کرو۔ اور تم دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو وہ تمھیں اللہ کے راستے سے الگ کر دیں گے۔''

مسلمان اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایت اور دین حق پر گامزان تھے جو صحیح نصوص اور عقل صریح کے عین موافق تھا۔ پھر جب خلیفہ راشد امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور فتنہ برپا ہو گیا تو

صفین میں مسلمانوں کی باہمی جنگ ہوگئی۔اس وقت مارقہ (۱) دین سے نکل گئے۔ انکے بارے میں رسول ﷺ نے پیشین (۲) گوئی کی تھی کہ: [تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، يَقْتُلُهَا اَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ] ''دو مسلمانوں کے اختلاف کے وقت مارقہ دین سے نکل جائیں گے۔ دو جماتوں میں سے حق کے زیادہ قریب والی جماعت انھیں قتل کرے گی۔''

مارقہ اس وقت دین سے نکل گئے جب حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنھما کی صلح بندی کے لیے طرفین کے منصفوں نے فیصلہ دیا اور لوگ مکمل اتفاق ہونے سے قبل ہی جدا جدا ہو گئے۔

خوارج کے بعد شیعیت کی بدعت رونما ہوئی (۳)۔ ان کے بعد پے در پے فرقے بننے شروع ہو گئے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے متعدد احادیث میں خبردار کیا ہے۔ ان میں ایک حدیث امام احمد (متوفی: ۲۴۱ھ) نے بیان کی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہودیوں کے اکہتر (۷۱) فرقے ہوئے تھے۔ عیسائیوں کے اکہتر فرقے ہوئے یا بہتر (۷۲) فرقے بنے تھے اور میری امت کے (۷۳) تہتر فرقے ہوں گے (۴)۔ شیعیت کا فتنہ کوفہ سے برآمد ہوا (۵)۔ اسی لیے شیعی روایات میں ہے کہ ابتداء

۱۔ المارقۃ: خوارج کے القاب میں سے ایک لقب ہے۔ اور خوارج سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح بندی کے بعد حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہروان میں ان کے ساتھ فیصلہ کن جنگ لڑی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے خوارج کے ساتھ جنگ کرنے کی ترغیب متعدد احادیث میں دلائی تھی۔ صحیحین میں ایسی دس احادیث موجود ہیں۔ امام بخاریؒ نے ان میں سے تین جب کہ باقی سات احادیث امام مسلم نے بیان کی ہیں۔ دیکھئے: شرح عقیدہ الطحاویہ: ۵۳۰/ ابن ابی العز الحنفی متوفی ۷۹۲ ہجری۔ امام ابن القیم رحمہ اللہ نے یہ تمام احادیث بیان کی ہیں۔ دیکھئے تہذیب السنن: ۴/ ۱۴۸۔۱۵۳۔ خوارج کے عقائد اور جملہ فرقوں کے متعلق معلومات کے لئے دیکھیں: الفرق بین الفرق: ۲۔۷۲۔ الفصل: ۵/ ۵۱، ۵۶/ ابن حزم: ت ۴۵۶۔ الملل والنحل: ۱/ ۱۴۶/ علامہ الشہرستانی: ت ۵۴۸)

۲۔(صحیح مسلم: کتاب الزکاۃ، باب ذکر الخوارج و صفاتھم، حدیث: ۲٤٥٨)

۳۔ منہاج السنۃ النبویۃ ۱/ ۲۱۸۔۲۱۹/ الشیخ الاسلام ابن تیمیہ: متوفی ۷۲۸ ہجری)

۴۔ مسند احمد: حدیث: ۵۹۱۰۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح مشہور ہے۔ جو سنن اور مسانید میں مروی ہے۔/ مجموع فتاوی۔۳/ ۳۴۵)

۵۔ مجموع فتاوی: ۲۰/ ۳۰۱)

میں ان کی دعوت کو سوائے اہل کوفہ کے کسی شہر کے باشندوں نے قبول نہیں کیا(۱)۔ پھر بعد میں دیگر شہروں میں شیعیت پھیل گئی۔ اسی طرح مرجئہ قدریہ اور معتزلہ کی بدعات بھی کوفہ ہی سے نمودار ہوئیں۔ جب کہ فاسد عبادات بصرہ کی پیداوار ہیں اور جہمیہ کا فتنہ خراسان سے برآمد ہوا۔ ان بدعات کا ظہور کاشانۂ نبوت سے دوری کے سبب ہوا(۲)۔ کیونکہ بدعات کی نشوونما اور ترقی صرف جہالت کے سائے تلے اور اہل علم وایمان کی غیر موجودگی کی ہی میں ممکن ہوئی ہے۔ اس لیے امام ایوب السختیانی (متوفی،۱۳۱ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نومسلم اور عجمی شخص کی خوش نصیبی ہوگی اللہ تعالیٰ انھیں اہل سنت کے کسی امام کی رفاقت نصیب فرمادے(۳) اور اس لئے کہ نومسلم اور عجمی لوگ فتنہ اور بدعت کی طوفانی تاثیر سے بہت جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور ان کے پاس گمراہی کی معرفت اور اس کی تاریکیوں کی تحقیق کی قدرت بہت کمزور ہوتی ہے۔ اس لیے بدعت کے مقابلے اور فرقہ بندی کے انسداد کے لیے بہترین نہج لوگوں کو سنت نبویؐ سے آشنا کرنا ہے۔ سنت نبویؐ سے دور ہونے والے گمراہوں کو سنت نبویؐ سے روشناس کرانا ہی اس بیماری کا علاج ہے۔ اس لیے علمائے اہل سنت نے سنت نبویؐ کی نشر واشاعت کا ذمہ خوب نبھایا ہے۔ اہل بدعت کا حال بڑا واضح کردیا ہے اور ان کے شبہات کا مدلل رد عمل کیا ہے۔ جیسا کہ امام احمد نے زنادقہ اور جہمیہ کے رد میں کتابیں لکھیں۔ امام بخاری نے فرقہ جہمیہ کا رد کیا ہے۔ امام ابن قتیبہ نے جہمیہ اور مشبھہ کا رد لکھا ہے۔ اور امام دارمی نے بشر المریسی کے رد میں کتاب لکھی ہے۔ ان کے علاوہ متعدد علمائے کرام نے ایسی ہی کتب تصنیف کرکے باطل فرقوں کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

بلاشبہ عصر حاضر میں مختلف ممالک نے اپنے دروازے غیر ملکیوں کے لیے کھول دیے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان ممالک میں غیر مسلموں کی کثرت ہوگئی ہے اور باطل فرقوں کی تعداد بھی خاصی بڑھ گئی ہے۔ جبکہ اسی اثنا میں مختلف قومیں مسلمانوں پر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو دعوت عام دے رہی ہیں۔ جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قریب ہے کہ دنیا کے ہر کونے سے قومیں تم پر حملہ آور ہونے کے لیے ایک دوسری کو دعوت دیں گی۔ جیسا کہ

(۱۔ بحار الأنوار الجامعة أخبار الأطھار: ۱۰۰/ ۲۵۹: مؤلف محمد باقر مجلسی: متوفی: ۱۱۱۱ھ)

(مجموع فتاوی: ۲۰/ ۳۰۰/ ۳۰۱)

(شرح اصول اعتقاد أہل السنة ۱/ ۶۰/ اللالکائی متوفی: ۴۱۸)

کھانا کھانے والے اپنے پیالے کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے عرض کہ اے اللہ کے رسول ﷺ: کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے اس لیے دیگر قومیں ایسا طرز عمل اختیار کریں گی؟ آپ نے فرمایا: تم اس وقت بہت زیادہ ہو گے لیکن تم سمندری جھاگ کی طرح جھاگ ہو گے۔ تمہاری ہیبت دشمنوں کے دلوں سے چھین لی جائے گی۔ اور تمھارے دلوں میں ''وھن'' ڈال دیا جائے گا۔ ہم نے عرض کی ''وھن'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا زندگی سے محبت اور موت کی ناپسندیدگی(۱)۔'' اس کے مقابلے میں بہت سارے اہل علم کی عدم موجودگی اور امت اسلامیہ کو ان کے عقائد کی بصیرت دینے سے کنارہ کشی، امت کی اس غفلت میں مناہج تعلیمی میں باطل عقائد کا سرایت کرنا، عقیدے کی پختگی کے نہ ہونے مسلمانوں کی اولاد کے دلوں میں بنیادی اور ضروری عقدی مسائل کا جاگزین نہ ہونا۔ اور امت اسلامیہ کی عقلوں میں سلف کے عقیدے کی آبیاری میں حائل مختلف عوامل کی موجودگی، چند ایسے اسباب ہیں جن سے مسلمان بری طرح مضطرب ہیں۔ ان تمام اسباب کے دو مقصد ہیں۔

۱: مسلمان اور کافر کے درمیان حائل الولاء اور البراء کے عقیدے کو ختم کرنا۔ سنی اور بدعتی کے درمیان موجود حائل کو دور کرنا، جسے دور جدید کی اصطلاح میں ''حاجز نفس'' یعنی رکاوٹ کا نام دیا گیا ہے۔ اس حائل اور پردے کو گمراہ کن نعروں سے توڑنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ مثلاً رواداری کا فروغ، تالیف قلبی، انفرادیت پسندی کی حوصلہ شکنی، انتہاء پسندی کا خاتمہ، تعصب سے دوری، انسانیت کی خدمت(۲)،

۱۔ کتاب الفتن، حدیث نمبر: ۱۳۹ / ابن أبی شیبہ، متوفی: ۲۳۵ھ۔ اور مسند احمد: حدیث نمبر: ۲۲۳۹۷۔ اور سنن ابو داؤد، حدیث نمبر: ۴۲۹۷، باب فی تداعی الأمم علی اهل الاسلام۔ اس حدیث کو امام الالبانیؒ نے صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے صحیح الجامع، حدیث نمبر: ۸۱۸۳۱۔

۲۔ شیخ بکر بن عبداللہ ابوزید (متوفی: ۱۴۲۹ھ) فرماتے ہیں: یہ نعرہ بھی ماسونیہ کے تین نعروں جیسا ہے۔ جو لوگوں کو ترغیب دلانے کے لیے تراشا گیا۔ مثلاً ماسونیہ کے تین نعرے یہ ہیں:۔ آزادی، اخوت اور مساوات یا سلامتی رحمت اور انسانیت۔ ان نعروں کو عملی جامعہ پہنانے کے لیے وہ روحانیت کی دعوت دیتے ہیں۔ جو اس عقیدے پر قائم ہیں کہ روحیں حاضر ہوتی ہے۔ مثلاً مسلمان روح، یہودی روح، عیسائی روح، بوزی روتا وغیرہ۔ یہ صیہونی عالمی تباہ کن دعوت ہے۔ اس کے خطرات کو استاد محمد حسین رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الروحیه حدیثة دعوة هداوة/ تحضیر الأرواح وصلته بالصهیونیة العالمیة) الابطال لنظریة الخلط بین الأدیان صفحه ٦ پر بیان کیا ہے)

العالمیہ وغیرہ(۱)۔ یہ اور اس جیسے دیگر الفاظ جو بظاہر بہت خوبصورت ہیں مگر درحقیقت سچے اور پکے مسلمان کے شکار کے لیے خفیہ سازشوں کے جال ہیں۔

۲: دینی جہالت کا فروغ حتیٰ کہ اسلامی مالا بکھر جائے اور امت کا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مسلمان دشمنوں کے ہاتھوں میں غلام بے دام بن کر رہ جائیں اور مسلمان اپنے اپنے فرقے میں تقسیم ہو جائیں۔ اس کے علاوہ وہ تمام فکری تحریکیں جن کا سامنا مسلمان کر رہے ہیں اور جنہوں نے مسلمانوں کی زندگی میں توازن ختم کر دیا ہے اور مسلمانوں کے اجتماع کی بنیاد ''وحدت عقیدہ'' ہلا کر رکھ دی ہے۔ ہر شخص نے جس قدر ان اسباب کو اختیار کیا اسی قدر اس میں نقص اور برائی داخل ہو گئی اور اس کی فہم و بصیرت کمزور ہو گئی۔ اس دوران میں اہل بدعت اور باطل نظریات کے حاملین کو اپنی بدعات کی نشر و اشاعت کے لیے وسیع میدان میسر آ گیا حتیٰ کہ ہر گری پڑی چیز اٹھانے والوں نے بدعات کو ہاتھوں ہاتھ لے لیا۔

اور یہ اس طرح کہ ہر عبادت میں بدعات کو قبول کر لیا ہے جس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ حالانکہ عبادات نصوص شرعیہ پر موقوف ہیں۔

اس طرح مبتدعین کے حوصلے بلند ہو گئے ہیں، گمراہی عام ہو گئی ہے اور انھوں نے زمین میں فساد برپا کر دیا ہے۔ کتنی ہی قومیں خواہشات میں ایک ہو گئی ہیں، ہم تک کتنی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ ایک اسلامی ملک کے ہزاروں باشندے ایسے باطل طریقوں اور مسلکوں کو اختیار کر چکے ہیں جنہیں اسلام نے مٹایا تھا اور اس جیسی دیگر ہلاکتیں اور بربادیاں جن کی آگ میں آج مسلمان جھلس رہے ہیں اور ان کے کڑوے گھونٹ پی رہے ہیں(۲)، اس لیے میں نے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے متعلق جو کچھ لکھا تھا اسے شائع کرنے کا پروگرام بنایا اور اسے سوالاً جواباً تیار کیا۔ میں نے اس کو مختصر کرنے کا ارادہ بنایا(۳)۔ پھر میں نے مناسب سمجھا کہ اس کا بھی خلاصہ پیش

۱۔ العالمیۃ: دور حاضر کا ایک مذہب ہے جو تمام عالم ادیان میں ایک مشترک و متحد حقیقت کی تلاش کا دعویدار ہے۔ (حالانکہ اس مذہب کی حقیقت: اسلام کا صفایا کرنا ہے)، معجم المناهی اللفظية / شیخ بکر بن عبد الله ابوزید؛ صفحہ ۲۷۰۔۳۷۱)۔

۲۔ هجر المبتدع: ص ۵۔۶ شیخ بکر بن زیدؒ)

۳۔ اس کا عنوان تھا: مختصر سوال وجواب فی اهم المهمّات العقدیه لدی الشیعه الامامیه یہ رسالہ ریاض میں کچھ مکتبات فروخت کر رہے ہیں۔ اس کے ۴۰۰ سے زائد صفحات ہیں۔

کروں تاکہ دینی فرائض کی مسلمانوں کو یاددہانی کراؤں، اور فتنہ میں مبتلا مسلمانوں کو ان کی قابل رحم حالت سے نکالوں۔ میں نے یہ سارا کام اللہ کے دین کی حفاظت کی نیت اور مسلمانوں اوران کے دین پر حملہ آور بدعات وخرافات کے بچاؤ کے ارادے سے کیا ہے۔شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔علمائے کرام پر فریضہ ہے کہ وہ علم کی حفاظت کریں۔اوراسے لوگوں تک پہنچائیں۔پھر جب وہ لوگوں تک علم کو نہ پہنچائیں یا اس کی حفاظت کی ذمہ داری ضائع کریں تو وہ مسلمان پر سب سے بڑا ظلم ہوگا۔

اوراس لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:[اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ] البقرة: ١٦٩

''بے شک جولوگ ہمارے نازل کردہ صریح دلائل اور ہدایت کی باتوں کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم نے لوگوں کے لیے ان کو کتاب میں کھول کر بیان کردیا ہے۔وہی لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے۔اورسب لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں''۔

بلاشبہ علم کو چھپانے کا نقصان جانوروں کو بھی ہوتا ہے۔اس لیے جانور اور دیگر مخلوقات بھی انہیں لعنتیں بھیجتے ہیں(۱)۔ نیز فرماتے ہیں: اہل بدعت کا ردّ کرنے والا مجاہد ہے۔حتی کہ امام یحییٰ بن یحییٰ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:''سنت نبوی کا دفاع جہاد سے افضل ہے۔''(۲)

امام ذہبی (متوفی: ۷۴۸ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے امام یحییٰ سے عرض کی: ایک شخص اپنا کل مال جہاد میں خرچ کردیتا ہے۔اوراپنی جان کو مشکلات میں ڈال کر جہاد کرتا ہے۔اس کے باوجود سنت نبوی کا دفاع کرنے والا اس سے افضل ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں،اس سے کہیں زیادہ افضل ہے(۳)۔ یقیناً سلف صالحین اورائمہ کرام بدعات کے شدید خلاف تھے اوران کا پرزور رد کرتے تھے۔دنیا بھر میں مبتدعین کا گھیراؤ کرتے اوران کے فتنوں سے امت کو شدید ڈراتے تھے۔بدعات اور مبتدعین کے رد میں انہوں نے جو مبالغہ کیا اتنا شدید مبالغہ انہوں نے بے حیائی اور ظلم وزیادتی کے خاتمے کے لیے نہیں کیا کیونکہ دین حنیف کی

۱۔مجموع الفتاوی:۲۸/۱۸۷۔

۲۔مجموع الفتاوی:۳/۱۴)

(سیر اعلام النبلاء:۱۰/۵۱۸)

جڑوں کو کھوکھلا کرنے ،اس کی تعلیمات کو مٹانے میں بدعات کا نقصان بہت زیادہ ہے۔(۱) امام ابوالوفاء بن عقیل (متوفی:۵۱۳ھ) رحمہ اللہ فرماتے ہے: جب تم اہل زمانہ کے اسلام کا اندازہ لگانا چاہو تو پھر مساجد کے دروازوں پر ان کے ہجوم یا میدان عرفات میں لبیک لبیک کی پکار کا انتظار مت کرو بلکہ صرف اتنا دیکھو کہ دشمنان اسلام کے ساتھ ان کے تعلقات کیسے ہیں۔ابن الراوندی اور المعری نظم ونثر کے ذریعے سے اپنے کو کفریہ عقید نظریات کا پرچار کرتے رہے۔(لعنة الله علیهما) ایک کہتا تھا: سنت خرافات کا مجموعہ ہے۔جب کہ معری کہتا: باطل (قرآن) کی تلاوت کر کے مسلمانوں نے تلواروں کو لہرایا اور معصوم لوگوں کا خون بہایا۔اور وہ کہتے تھے، ہم نے سچ کہا ہے تو ہم نے کہا ہاں معری کے اس قول میں باطل سے مراد قرآن مجید ہے۔

یہ لوگ مسلمانوں میں لمبی عمر رہے۔ پھر ان کی قبریں مرجع خلائق بن گئیں، ان کی تصانیف ہاتھوں ہاتھ خرید لی گئیں۔'' یہ سارا عمل دل میں ایمان کی حرارت کے خاتمے کی دلیل ہے۔ولا حــول ولا قوة الا با لله العزیز الحکیم.(۲)

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اس سارے رسالے اور اس کی اصل کتاب کو مسلمانوں کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی حرمات کے دفاع، جہادی جذبے کو اجاگر کرنے اور مسلمانوں کو اس سنت پر عمل پیرا ہونے کا مبارک سبب بنائے۔بلا شبہ یہ کام اللہ تعالیٰ کے تعبدی حقوق میں سے ایک حق ہے۔جیسے جہاد، امر بالمعروف اور نھی عن المنکر اس کے حقوق ہیں۔خصوصاً جب کہ دور حاضر میں اس کی اشد ضرورت بھی ہے۔کیونکہ خواہشات کی اسیری عروج پر ہے۔اس کے ذرائع کی بہتات ہے کیونکہ گمراہ کن منقولین لوگوں کی کثرت ہمارے درمیان پیدا ہو چکی ہے۔جو رسوا کن آراء اور افکار کے حامل ہیں۔جنہوں نے ان کے ضمیروں کو مردہ کر دیا ہے۔مثلاً سیکولرزم اور لبرل ازم وغیرہ جو منافقت، جدت پسندی، روشن خیالی، ماڈرن ازم اور اباحیت پر مشتمل ہے۔یہ فاجر وفاسق دعوت حریت ادیان، اتحاد ادیان اور عالم ادیان کی دوستی وتقریب کے دل فریب پردوں میں چھپا کر دی جارہی ہے۔اہل سنت اور دیگر مذاہب کو قریب لانے اور متحد کرنے کی دعوت عنقریب ناکام

۱۔مدارج السالکین:/ابن القیم۔۱/۳۲۱۔ذرا سے تصرف کے ساتھ

۲۔الآداب الشرعیة ۱/۲۸۱/ابن مفلح ،متوفی:۷۶۳ھ

ونامراد ہوگی۔ان شاءاللہ اوراس جیسی دیگر دعوتیں جو مسلمانوں کے دل سے الولاء اور البراء کا اسلامی قاعدہ جڑ سے اکھیڑ دینا چاہتی ہیں، یہ ناکام ہوں گی۔ان شاءاللہ

[وَ لَاتَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ط] (المائدۃ: ۴۹)

''اور (اے نبی) ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں کہیں وہ آپ کو کسی ایسے حکم سے اِدھر اُدھر نہ کر دیں جو اللہ نے آپ پر اتارا ہے''۔

ان خواہشات میں سب سے تکلیف دہ خواہش جس کا سرچشمہ کفر وشرک کا پلان ہے، وہ اہل سنت پر طعن وتشنیع، سنت نبوی اور اس پیروکاروں کو ہدف تنقید بنانا اور ان کا استہزاء ہے۔ان کا مذاق اڑانا اور ان پر غلبہ پانا ہے۔یہ سب سے وسیع ہتھکنڈہ ہے جسے باطل پرست سرعام دن دیہاڑے استعمال کر رہے ہیں۔

ان خواہشات بد میں سے بدترین چیز ہمارے اپنوں کی حرکتیں ہیں جو حق کے بیان میں سست اور حق گو کی مدد کرنے میں کوتاہ ہیں۔لہٰذا آپ دیکھیں کہ حق کے بیان میں سست وکوتاہ شخص حق کو چھپائے گا اور علم کو لوگوں تک پہنچانے میں بخل سے کام لے گا۔لیکن جب اس کے بھائی سنت نبوی ﷺ کی نصرت کے لیے اٹھیں گے وہ ان کی مدد سے ہاتھ کھینچ کر انھیں ناکام کرنے کی کوشش کرے گا جس سے اس کی وہ مرض بڑھ جائے گی۔

امام بن القیمؒ فرماتے ہیں: ''اس شخص کا کون سا دین رہتا ہے اور اس میں کیسی خیر اور بھلائی ہے جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی محرمات کا ارتکاب کیا جارہا ہو، اس کی حدود کی پامالی ہو رہی ہو، اس کا دین پس پشت ڈالا جارہا ہو، اس کے نبی ﷺ کی سنت سے اعراض کیا جارہا ہو اور وہ گنگ زبان گونگا شیطان بنے حرکت سے بے جان دل لئے بیٹھا ہو۔جیسا کہ باطل گو، شیطان ناطق (بولنے والا شیطان) ہوتا ہے؟ دین کی تباہی وبربادی انھی لوگوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔کہ اگر ان کے اپنے مفادات، کھانے پینے اور مناصب محفوظ ہوں تو انھیں کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ دین اسلام پر کیا ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ان میں سے دین کا خیرخواہ وہ ہوتا ہے جو ایسے موقع پر بناوٹی غم وحزن کا اظہار کرتا ہے۔حالانکہ اگر ان کے ذاتی جاہ وجلال یا مال ودولت میں ذرہ برابر کمی آتی ہو تو یہ دیوانہ وار دوڑ پڑتے ہیں۔اپنا مال خرچ کر کے سخت دوڑ دھوپ کر کے اپنے نقصان کو پورا کرتے ہیں۔اس کے لیے اپنی جسمانی طاقت، زبانی قوتیں اور قلبی طاقت سب کچھ خرچ کر دیتے ہیں۔یہ وہ

بدنصیب ہیں جو اللہ کی نظروں میں گر چکے اور اللہ تعالیٰ ان پر سخت ناراض ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیوی زندگی میں ان کے دلوں کا مردہ ہونا ہے۔ کیونکہ جب دل جتنا زیادہ زندہ ہوتا ہے اتنا ہی وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حقوق کے لیے زیادہ غضبناک ہوتا ہے اور اس کے دین کی نصرت کے لیے مکمل کوشش کرتا ہے(۱)۔

ممکن ہے کوئی کہنے والا کہے: ''شیعہ اثنا عشریہ کا مذہب'' جیسی کتب کی نشر واشاعت کا کیا فائدہ ہے جب کہ موجودہ خراب ترین صورتحال میں کچھ کمی وبیشی نہیں کر سکتیں الا یہ کہ اللہ چاہے تو ممکن ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ نے بیان کیا ہے کہ امت محمدیہ کا ایک گروہ تا قیامت دین حق پر کاربند رہے گا جو دین حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دے کر مبعوث کیا۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

'' لَا تَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ اُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِاَمْرِ اللّٰہِ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَھُمْ اَمْرُ اللّٰہِ وَھُمْ عَلٰی ذَالِکَ ''(۲)

''میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر مسلسل قائم رہے گا، جو ان کو نقصان دینا چاہے یا ان کی مخالفت کرے وہ انہیں کچھ نقصان نہیں دے سکے گا۔ حتیٰ کہ اللہ کا حکم (موت یا قیامت) ان کے پاس آ جائے گا اور وہ حق پر قائم ہوں گے۔''

بے شک آپ کی پوری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ. اَوْ قَالَ. اُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَ یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَةِ ''

''بے شک اللہ تعالیٰ میری امت یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے(۳)۔

۱۔ اعلام الموقعین: ۲/۱۲۱۔

۲۔صحیح البخاری، حدیث نمبر: ۳٦٤١۔ باب سوال المشرکین أن یریھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم آیة فأراھم انشقاق القمر)

۳۔ اس روایت کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے: جامع الترمذی، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، حدیث نمبر: ۲۱٦۷۔ امام ألبانی رحمہ اللہ نے اسے مشکوٰۃ میں صحیح قرار دیا ہے: مشکوٰۃ ۳/۱۱۔ اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں '' لا تجتمع امتی علی ضلالة'' (میری امت گمراہی پر جمع نہ ہوگی) اس روایت کو علامہ عینی نے عمدۃ القاری میں ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے عمدۃ القاری: ۲/۵۲)

اسی طرح آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ ''مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام کسی امت میں مبعوث فرمائے ان سب کے حواری اور صحابہ ہوتے تھے جو اپنے نبی کی سنت کی پیروی کرتے اور اس کے احکام کی اقتداء کرتے، پھر ان کے بعد ناخلف پیدا ہو گئے جو ایسے اعمال کرتے جن کی تبلیغ انھیں نہیں کی گئی تھی اور جو وہ کہتے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے، جو شخص ایسے لوگوں کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے تو وہ مومن ہے، جو زبان کے ساتھ ان سے لڑائی کرے وہ بھی مومن ہے۔ جو شخص انہیں دل میں برا جانے وہ بھی مومن ہے۔ اس کے بعد ایک رائی برابر ایمان نہیں ہے(۱)۔ دل سے برا جاننے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ایمان ہو کہ یہ کام برا ہے اور وہ اسے ناپسند کرے۔ جب اس دل میں یہ صفات موجود ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دل میں ایمان موجود ہے۔ یقیناً مسلمانوں کی جماعت سے نکل جانے والے فرقوں کا حال بیان کرنا اور سنت نبوی کے مخالف گروہوں کا اصل چہرہ لوگوں کو دکھانا ضروری ہے تاکہ لوگوں کو التباس سے بچایا جا سکے۔ انھیں حق بیان کیا جائے، اللہ تعالیٰ کا دین شائع کیا جائے اور کتاب وسنت کی مخالف جماعت پر حجت قائم کی جا سکے، تاکہ جو زندہ رہے وہ دلائل کے ساتھ زندہ رہے اور جو ہلاک ہو وہ دلائل سن کر ہلاک ہو۔ بلاشبہ حق کسی سے مخفی نہیں رہتا۔ لیکن یہ باطل پرست لوگوں کو شبہات اور شکوک میں مبتلا کر کے گمراہ کرتے ہیں۔ اسی لیے کتاب وسنت کے مخالف فرقوں کے پیروکار یا تو زندیق ہوتے ہیں یا پھر جاہل۔ جاہل کو تعلیم دینا اور زندیق کا حال لوگوں کو بتانا ضروری ہے کہ یہ معروف ہو جائے اور لوگ اس سے بچ جائیں۔

مسلمانوں کے اتفاق سے کتاب وسنت کے مخالف بدعتی ائمہ کا حال بیان کرنا واجب ہے۔ حتی کہ امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کی گئی: ایک شخص روزہ رکھتا ہے، نفلی نمازیں ادا کرتا ہے اور اعتکاف بیٹھتا ہے۔ جب کہ دوسرا اہل بدعت کے ساتھ برسر پیکار ہے۔ آپ کو دونوں میں سے کون سا شخص زیادہ محبوب ہے؟ امام صاحب نے فرمایا: جب وہ نماز نفل ادا کرتا ہے، نفلی روزے رکھتا ہے یا اعتکاف بیٹھتا ہے تو یہ ساری چیزیں وہ اپنے لیے کرتا ہے۔ جب کہ اہل بدعت کا حال بیان کرنا مسلمانوں کے مفاد میں ہے۔ لہٰذا یہ شخص افضل ہے۔''

اس طرح امام صاحب نے بیان کر دیا کہ مسلمانوں کے دینی مفاد کے لئے کوشش کرنے والا شخص

۱۔صحیح مسلم: باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان و أن الایمان یزید و ینقص... حدیث نمبر: ٥٠

جہاد فی سبیل اللہ کررہا ہے، کیونکہ اللہ کے راستے کی صفائی، اس کے دین کی تطہیر، اس کے منہج اور شریعت کی بدعات وخرافات سے صفائی کرنا اور اہل بدعت کی سرکشی اور دشمنی کو ملیا میٹ کرنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔اوراس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مقابلے اوران کے فساد کو روکنے کے لیے رجال پیدا نہ کرتا تو دین بگڑ جاتا اور دین کے بگاڑ کا نقصان جنگجو دشمن کے غالب آنے کے نقصان سے کہیں زیادہ ہوتا کیونکہ جب جنگجو دشمن مسلمانوں پر غالب آتے ہیں تو وہ دلوں اور دلوں میں موجود ایمان واعتقاد کو برباد نہیں کر پاتے الا یہ کہ آہستہ آہستہ وہ کچھ نہ کچھ کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ جب کہ یہ اہل بدعت ابتدا ہی میں دلوں میں فساد برپا کر کے ایمان وایقان کو تباہ کر دیتے ہیں(۱)۔

مسلمانوں کے دشمن یہود، نصاریٰ، منافقین اور تمام کافر قوموں نے جو مسلمانوں کے خلاف گھات لگائے بیٹھی ہیں، انھیں ان فرقوں کے ذریعے اپنی خواہشات کی تکمیل کا سنہری موقع مل گیا ہے کہ مسلمانوں میں فتنہ وفساد برپا کر دیا جائے۔ یقیناً ان فرقوں کے متعلق حق بیان کر دینے سے دشمنوں کا یہ موقع ضائع ہو جائے گا کیونکہ اختلاف وسیع ہو جائے گا اور طویل عرصہ تک رہے گا۔ بے شک بدعتی زنادقہ کے سردار لوگوں کو گمراہ کرنے کی بھرپور کوششیں کررہے ہیں اور اپنی تعداد بڑھانے کے لیے کوشاں ہیں اور اپنے بڑھتے ہوئے پیروکاروں کی وجہ سے دھوکے کا شکار ہیں اور وہ دعویٰ کررہے ہیں کہ ان کے عقائد ونظریات ہی اسلام ہے۔

یہ درحقیقت اللہ کے دین اوراس کی شریعت سے لوگوں کو روکنے کے مترادف ہے حتیٰ کہ ملحدین کے ظہور کا سبب بھی، ان کا یہ خیال تھا کہ اہل بدعت کے فرقے ہی اصلی اسلام پر قائم ہیں۔ پر جب عقل سے سوچ وبچار کیا تو کہنے لگے تمام فرقے تو سچے نہیں ہو سکتے۔ پھر انھوں نے دین اسلام کا بالکل ہی انکار کر دیا(۲)۔

بالفرض ہمیں علم ہو جائے کہ شیعہ مذہب کے پیروکار اپنا مذہب نہیں چھوڑیں گے اور نہ جاہل اہل سنت افراد شیعہ مذہب کی گمراہی کا اعتراف کریں گے؟ تو پھر بھی ان لوگوں تک پیغام پہنچانے اور علم کو بیان کرنے

۱۔ مجموعہ الرسائل والمسائل: ۵/ ۱۱۰۔

۲۔ مقدمۃ کتاب أصول مذھب الاثني عشریة: ۱/ ۵۔۸۔ تألیف: شیخ ناصر بن عبد اللہ الغفاری۔

میں کیا حرج ہے۔ بلکہ یہ چیز پیغام پہنچانے کے وجوب کو ختم نہیں کرتی۔ اکثر اہل علم کے نزدیک اس سے امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا وجوب ختم نہیں ہوتا، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا ایک قول بھی یہی ہے(۱)

تجھے اللہ کی قسم! مجھے بتاؤ، جب باطل لوگ اپنے باطل نظریات کا پرچار کریں اور امت کے محافظ دو گروہ ہو جائیں، ایک مدد سے کنارہ کش اور دوسرا خاموش۔ تو پھر حق کب بیان ہوگا؟ آگاہ رہو، اس کا نتیجہ باطل اُقوال کا غلبہ، باطل نظریات واھواء کا دین حق پر غلبہ ہوگا، بلکہ مسلمانوں کی فطرت ہی تبدیل کر دی جائے گی۔ باطل سے خاموشی حق کیسے ہوگا جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ○

''بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینک مارتے ہیں تو وہ اس کا سر پھوڑ دیتا ہے، پھر یکا یک وہ (باطل) ملیامیٹ ہو جاتا ہے اور تمہارے لیے ان باتوں کی وجہ سے ہلاکت ہے جو تم بناتے ہو''۔(الانبیاء: ۱۸)

آگاہ رہو! حق کے ترکش سے تیرے لے کر ملکے یا بوجھل نکلنا تا کہ ہمارے عقیدے کے مخالفین کا رد کیا جا سکے، ان کے شبہات کا توڑ اور ان کے فتنے کو بے نقاب کیا جا سکے، یہ اللہ کا اپنے بندوں پر حق ہے اور مسلمانوں کا اپنے علمائے کرام پر حق ہے۔ ہر مخالف اور اس کی مخالفت ہر گمراہ اور اس کی گمراہی، ہر خطا کار اور اس کی خطاؤں کا رد کرنا اللہ اور مسلمانوں کا حق ہے حتیٰ کہ باطل نظریات وافکار مسلمانوں کی فطرت کو بگاڑ نہ سکیں اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ نہ کر سکیں۔ اور مبادا ان کا دین، تبدیل شدہ دین، مسخ شدہ شریعت اور باطل نظریات وآراء کے ڈھیر کے ساتھ بدل نہ جائے(۲)۔

اس مسئلے میں جن اکابر علمائے کرام نے عظیم خدمات سرانجام دیں ان میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ، ابن القیم، محمد بن عبدالوھاب اور دیگر دعوت نجد کے ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہم شامل ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار علمائے کرام نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

ہمارے دور حاضر میں جن جلیل القدر علمائے کرام نے اس مسئلے میں اپنی خدمات پیش کیں ان میں

۱۔اقتضاء الصراط المستقیم: ۱/۱۴۷۔۱۴۹، تالیف: شیخ الاسلام ابن تیمیہ۔

۲۔الرد علی المخالف من أصول الاسلام/ للشیخ بکر بن عبد اللہ ابوزید۔ کچھ تصرف اور اضافہ کے ساتھ)

شہید شیخ (ان شاء اللہ) احسان الٰہی ظہیر اور محمد مال اللہ رحمہما اللہ اور ناصر بن عبد اللہ الغفاری حفظہ اللہ قابل ذکر ہیں۔ان کے علاوہ علماء کی ایک بڑی تعداد نے یہ خدمت سرانجام دی ہے۔میں نے شیعہ امامیہ کی عبارات ان کے نزدیک معتمد مصادر اور مرجع سے نقل کی ہیں یا پھر بعض شیعہ فرقوں کی کتب پر اعتماد کیا ہے۔میں نے یہ کام عدل وانصاف اور مخالف فریق پر حجت قائم کرنے کے لیے کیا تھا۔اور اس لئے بھی کہ ان کے لیے اپنے تناقضات اور تضادات کو واضح کر دوں جو کہ ان کے معظم عقائد میں پائے جاتے ہیں۔اس کو بیان کرنے سے شیعی نوجوان مردوں اور عورتوں کو حق کی طرف لوٹنے میں زبردست مدد ملے گی۔جس کی قسمت میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت لکھی ہے، وہ پڑھ کہ مذہب حق، صحابہ کرام کے مذہب کی طرف لوٹ آئے گا۔

میں اللہ تعالیٰ کے فضل کرم کا شکرادا کرنے کے بعد اپنے فاضل مشائخ کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں مثلاً شیخ محمد بن ابراہیم الفوزان، عبد اللہ عبد الرحمان الجبرین، عبد اللہ بن محمد الغنیمان، شیخ صالح بن فوزان الفوزان، عبد الرحمٰن بن ناصر البراک۔عبد العزیز بن عبد اللہ الراجحی، عبد الرحمٰن بن حماد العمر، عبد الرحمٰن بن صالح المحمود، ناصر بن عبد اللہ القفاری، محمد بن ناصر السحیبانی، ابراہیم بن محمد الخرعان، عبد العزیز بن سالم العمر، عبد الرحمان بن عبد اللہ العجلان، عبد المحسن بن حمد العباد البدر۔وغیرہ۔

یہ وہ مشائخ ہیں جنہوں نے مجھے اپنی قیمتی آراء، توجیہات، ہدایات اور دعاؤں سے نوازا۔اللہ تعالیٰ انھیں میری طرف سے، اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔انھیں جنت الفردوس عطا فرمائے، ہمارے والدین، ہماری ازواج اور اولاد اور تمام مسلمانوں کو بھی جنت الفردوس عطا فرمائے آمین۔

لیجیے اب میں رسالہ شروع کرتا ہوں۔اللہ کے لیے جس کا کوئی شریک نہیں اس کی مدد توفیق طلب کرتا ہوں۔

ولاحول والاقوۃ الا بہ وھو حسبنا ونعم الوکیل فنعم المولیٰ (جل وعلا) و نعم النصیر۔

مؤلف: عبد الرحمان بن سعد الشثری

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر ۱: شیعہ کون ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب شیعہ کے علامہ جوان کے ہاں ''مفید'' کے لقب سے جانے جاتے ہیں اور ان کا نام محمد بن محمد بن النعمان ہے، وہ اس طرح دیتے کہ شیعہ سے مراد امیر المومنین علی ع (۱) کے وہ پیروکار ہیں جو قرآن سے محبت رکھتے ہیں اور رسول ص کے بعد بلا فصل (۲) ان کی امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اور حضرت علیؓ کے متقدمین خلفاء کی خلافت کا انکار کرتے ہیں۔ اس کا عقیدہ یہ ہو کہ حضرت علی سب کے متبوع تھے اور اقتداء کی صورت میں کسی کے تابع نہ تھے (۳)

تشریح: عہد حاضر میں جب لفظ شیعہ بولا جاتا ہے تو اس کا اطلاق صرف اور صرف شیعہ اثنا عشریہ پر ہوتا ہے (۴)

۱۔ شیعہ ''ص'' سے ''صلی اللہ علیہ وسلم مراد لیتے ہیں۔ اس طرح مکمل درود نہ لکھ کر وہ رسول اللہ ﷺ کی بے ادبی کرتے ہیں۔ ''ع'' سے مراد ''علیہ السلام'' ہے۔ حضرت علی کے نام کے ساتھ ''علیہ السلام'' اور شیعہ ائمہ کے ناموں کے ساتھ ''علیہ السلام'' کی تخصیص بلا دلیل ہے۔ جب کہ دیگر اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اُجمعین کے ناموں کے ساتھ یہ کلمات نہیں لکھتے۔

۲۔ اس سے امامی شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد متصل خلیفہ ہیں یعنی وہ خلیفہ اول ہیں۔ یہ عقیدہ اس بنا پر ہے کیونکہ وہ خلفاء ثلاثہ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین کی خلافت کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ اس لئے شیعہ کے علامہ مفید کے نزدیک صرف وہی شخص شیعہ کہلا سکتا ہے جو رسول اللہ ﷺ کے رفیق اعلیٰ کے پاس پہنچنے سے لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت تک حضرت علی کی خلافت کا عقیدہ رکھتا ہو۔

۳۔ چنانچہ شیعہ کے نزدیک حضرت علی بظاہر خلفائے ثلاثہ کے تابع تھے لیکن باطن میں ان کے متبوع اور خلیفہ تھے۔ اور وہ ان کے تابع تھے۔ لہٰذا ان کے شیخ مفید کے نزدیک حضرت علی کی خلفائے ثلاثہ کی اتباع ان کی اقتداء کے لیے نہیں تھی بلکہ وہ تقیہ کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے۔ ان کی یہ اتباع اعتقاد کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ صرف طور پر موافقت کی اظہار کے لیے تھی۔) نیز دیکھئے أوائل المقالات في المذهب المختارات/ شيخ مفيد: ۳۵۔ باب القول في الفرق بين الشيعه فيمانسبت به الى التشيع و المعتزلة فيما استحقت به اسم الا عتزال۔)

۴۔ یہ بات حسین النوری الطبرسی نے اپنی کتاب مستدرک الوسائل: ۳/۳۱۱ پر لکھی ہے۔ یہ کتاب محمد بن حسن الحر العاملی کی کتاب ''وسائل الشیعہ'' کا استدراک ہے۔ النوری کا یہ دعویٰ ہے کہ اس نے اس کتاب میں اپنے ائمہ کی تمام روایات واحادیث کو شامل کر دیا ہے اسی لیے شیعہ کے آیت اللہ آغا بزرگ الطہرانی نے اپنی کتاب ''الذریعه الی تصانیف الشیعه'' میں اس مستدرک کا مطالعہ کرنا اپنے علماء پر واجب قرار دیا ہے۔ ان کے ہاں یہ اس کتاب کی قدر ومنزلت کا اظہار ہے۔ آغا کہتا ہے: ''عام علامہ مجتہدین پر اس کتاب کا مطالعہ کرنا واجب ہے، احکام مستنبط کرنے کے لیے انہیں اس کتاب کی طرف رجوع کرنا چاہیے''..... باقی اگلے صفحہ پر

کیونکہ شیعہ امامیہ اثنا عشریہ ہی آج ایران، عراق، شام، لبنان اور خلیجی ریاستوں وغیرہ میں غالب اکثریت رکھتے ہیں۔ اس لیے بھی کہ ان کے حدیثی اور روایت کے مصادر نے ان تمام شیعہ فرقوں کی آراء اور نظریات و افکار کو احاطہ کرلیا ہے جو تاریخ میں مختلف اوقات میں ظہور پذیر ہوئے۔

سوال نمبر۲: شیعہ مذہب کا بانی کون ہے؟

محققین کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ شیعہ مذہب کا پودا عبداللہ بن سبا یہودی نے لگایا اور اسی نے اس کو پروان چڑھایا''۔ بلکہ اس بات کا اعتراف خود مذہب شیعہ کے مصاور میں موجود ہے۔

شیعی مصادر نے صراحت کی ہے کہ عبداللہ بن سبا یہودی وہ پہلا شخص تھا جس نے امامت علی رضی اللہ عنہ کا قول مشہور کیا۔ یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی امامت کے عقیدے کی صراحت اور یہی شیعی مذہب کی اساس ہے۔

اسی طرح شیعی مصادر نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دوسسر حضرت ابوبکر اور عمر اور داماد عثمان رضی اللہ عنہم کو سب سے پہلے سب وشتم کا نشانہ اسی شخص نے بنایا تھا۔ سب سے پہلے عقیدہ رجعت اور حضرت علی کی الوہیت کا دعوی اس عبداللہ بن سبا یہودی نے کیا تھا......

شیعہ علامہ حسن النوبختی کہتا ہے: ''السبیہ نے حضرت علی کی امامت کا عقیدہ اپنایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض ہے۔ اور سبئیہ عبداللہ بن سبا کے اصحاب ہیں۔ اور اس شخص نے حضرت ابوبکر، عمر، عثمان اور صحابہؓ پر طعن وتشنیع کرنے کا رواج ڈالا اور ان سے براءت کا اظہار کیا اور وہ کہتا تھا: ''حضرت علی علیہ السلام نے اسے اس کام کا حکم دیا ہے''۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے گرفتار کرکے اس بارے میں تفتیش کی تو اس نے بات کا اقرار کرلیا۔ تو حضرت علی نے اسے قتل کردینے کا حکم دیا۔''..... اہل علم کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ ''عبداللہ بن سبا یہودی تھا، پھر مسلمان ہوگیا اور اس نے حضرت علی کی محبت کا اظہار کیا۔''

حسن النوبختی مزید لکھتا ہے کہ عبداللہ بن سبا جب یہودی تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع بن نون کو

.....مزید کہتا ہے: ''ہمارے دور میں کسی مجتہد کی حجت ودلیل اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک وہ مستدرک کی روایات واحادیث کا مطالعہ نہ کرلے۔'' الشیعہ فی التاریخ: ۴۳/ محمد عاملی۔ روح الاسلام: ۲/ ۹۲؛ و سید أمیر علی۔ اصل الشیعہ وأصولھا: ۹۲/ محمد حسین آل کا شف الغطاء)

الہ مانتا تھا(۱) پھر مسلمان ہونے کے بعد اس نے حضرت علی کے الہ ہونے دعوی کیا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے امامت علی علیہ السلام کی فرضیت کا ڈھنڈورا پیٹا۔ حضرت علی کے دشمنوں سے براءت کا اعلان کیا اور انھیں کافر قرار دیا۔ اسی سے شیعہ کے مخالفین نے کہا: ''شیعہ اور رافضیت کی اصل بنیاد یہودیت سے ماخوذ ہے''(۲)۔

پھر شیعی مذہب کے شیخ الشیوخ سعد القمی نے ابن سبا یہودی کا موقف بیان کیا ہے جب حضرت علیؓ کی موت کی خبر ملی تو اس نے دعوی کیا کہ وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ حضرت علی کی ذات میں غلو کرتے ہوئے ان کے بارے میں عقیدہ رجعت گھڑا(۳) (یعنی وہ دوبارہ واپس آئیں گے اور دشمنوں کو قتل کریں گے۔)

سوال نمبر۳: شیعہ امامیہ کے اعتقاد کے مطابق ان کے ائمہ کون کون سے ہیں؟

جواب: (۱)۔ شیعہ امامیہ کے ائمہ میں سے پہلے امام خلیفہ راشد علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔ شیعہ ان کو مرتضٰی کا لقب دیتے ہیں۔ ہجرت سے ۲۳ سال قبل پیدا ہوئے اور ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔

(۲)۔ حسن بن علی۔ ان کی کنیت ابو محمد اور لقب ''الزکی'' ہے۔ تاریخ پیدائش ۲ھ وفات: ۵۰ھ۔ رضی اللہ عنھما

(۳)۔ حضرت علی کے بیٹے حسین۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید ہے۔ (۳ھ۔ ۶۱ھ) رضی اللہ عنہ

(۴)۔ علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ ان کی کنیت ابو محمد اور لقب: زین العابدین ہے۔ (۳۸ھ۔ ۹۵ھ) رحمۃ اللہ علیہ...

۱۔ یعنی یہودی تھا تو حضرت موسی اور یوشع کو الہ کہتا تھا۔ مسلمان ہونے کا ڈرامہ رچایا تو حضرت علی کے الہ ہونے کا دعویدار بن بیٹھا۔ دیکھئے: الأنوار النعمانية؛ ۲/ ۲۳۴۔ نور في بيان الفرق وأديانها وما يتعلق به المقدمات واللواحق۔ / سيد نعمة الله عبد الله الحسيني الموسوي الجزائري۔ شیعہ علامہ محمد بن حسن الحر العاملی نے سید نعمت اللہ کو فاضل علامۃ محقق عالم جلیل القدر جیسے القابات دیے ہیں، دیکھئے أمل الآمل في علماء جبل عامل: ۲ / ۳۳۶۔ نمبر: ۱۰۳۵)

۲۔ فرق الشیعہ: ۱۹، ۲۰ اور ۳۲ تا ۴۴۔/ حسن بن موسی النوبختی۔ تیسری صدی ہجری کا شیعی علامہ ہے۔

(المقالات والفرق: ۱۰ تا ۲۱/ سعد بن عبداللہ الأشعری القمی۔ مزید دیکھئے: اختیار معرفۃ الرجال المعروف برجال الکشی/ محمد الکشی/ لأبي جعفر محمد بن الحسن الطوسی ۲/ ۱۰۳: نمبر ۴۷، حدیث: ۵ (عبداللہ بن سبا)۔ تنقیح المقال فی علم الرجال: ۲/ ۱۸۴ عبداللہ المامقانی۔ محمد بن علی الأردبیلی کہتا ہے: ''عبداللہ بن سبا غالی اور ملعون ہے۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اسے آگ سے جلا دیا تھا۔ اس کا دعوی تھا کہ علی علیہ السلام الہ اور نبی ہیں۔ اللہ اس پر لعنت کرے یہ کفر کی طرف لوٹ گیا تھا اور اس نے غلو کا اظہار کیا تھا۔ جامع الرواة و ازاحة الاشتباهات عن الطرق والاسناد: ۱/ ۴۸۵)

(۵)۔محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب۔ان کی کنیت ابوجعفر اور لقب باقر ہے۔(۵۷ھ۔۱۱۴ھ) رحمہ اللہ

(۶)۔جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابوعبداللہ اور لقب الصادق ہے۔(۸۳ھ۔۱۴۸ھ) رحمہ اللہ

(۷)۔موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابوابراہیم اور القب الکاظم ہے۔(۱۲۸ھ۔۱۸۳ھ)

(۸)۔علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابوالحسن اور لقب الرضا ہے۔(۱۴۸ھ۔۲۰۳ھ)

(۹)۔محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابوجعفر اور لقب الجواد ہے۔(۱۹۵ھ۔۲۲۰ھ)

(۱۰)۔علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابوالحسن: الہادی ہے۔(۲۱۲ھ۔۲۵۴ھ)

(۱۱)۔حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔ان کی کنیت ابو محمد اور لقب العسکری ہے۔(۲۳۲ھ۔۲۶۰ھ)

(۱۲)۔محمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب۔شیعہ ان کو ابوالقاسم کنیت اور المھدی لقب دیتے ہیں۔

شیعہ کا دعویٰ ہے کہ ان کے یہ امام ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ان کا عقیدہ ہے کہ ان کے یہ امام تاحال زندہ ہیں(۱)۔

سوال نمبر۴: کیا کسی شیعہ فرقے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے غلطی سے وحی محمد ﷺ پر اتاری دی؟

۱۔أصول الکافی: ۱/ ۲۰۲۰۴،۳۰۴۰۲۔أبواب التواریخ، باب ماجاء فی الاثنی عشر والنص علیھم السلام / ابوجعفر محمد بن یعقوب الکلینی۔شیعہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے امام جعفر بن محمد علیہ السلام نے کہا: ''اصول الکافی امام القائم ع کو پیش کی گئی تو انہوں نے اسے بہت عمدہ قرار دیا اور فرمایا: ہمارے شیعہ کے لیے یہ کافی ہے۔'' مقدمۃ الکافی: ۲۵)

جواب: جی ہاں! شیعہ غرابیہ کہتے ہیں: ''محمد ص علی کے ساتھ اسی طرح مشابہ تھے جس طرح کوا کوے سے مشابہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کو وحی دے کر علی علیہ السلام کی طرف بھیجا تو جبرائیل نے غلطی سے محمد ص پر وحی نازل کردی(۱)۔

ایک اہم وضاحت: کیا شیعہ غرابیہ کے اس قول اور شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے اس قول میں کوئی فرق ہے جو ان کے شیخ الکلینی نے روایت کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے ابو جعفر سے سوال کیا: ''کیا شیعہ کو قرآن کافی نہیں ہے؟ انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ اگر انھیں اس کا مفسر مل جائے۔ اس نے پھر کہا: جو تفسیر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل نے کی ہے؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ آپ نے قرآن کی تفسیر صرف ایک شخص کے لیے بیان کی تھی اور امت کو اس شخص کا مقام ومرتبہ بھی بتادیا تھا، وہ شخص علی بن أبی طالب علیہ السلام ہے۔ (۲)''۔ اسی لیے شیعہ شیوخ قرآن مجید کو ''قرآن صامت'' (خاموش قرآن) اور امام علی کو قرآن ناطق (بولنے والا قرآن) قرار دیتے ہیں۔

شیعہ علماء بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (ان سے ایسا قول صادر ہونا ناممکن ہے) ''یہ اللہ کی کتاب خاموش (قرآن) ہے اور میں اللہ کی بولنے والی کتاب ہوں۔''(۳) شیعہ کا علامہ العیاشی ابو بصیر سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر بیان کرتا ہے کہ [فَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوْا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ] ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: (النور) سے مراد علی علیہ السلام ہیں(۴)۔

تضاد بیانی: شیعہ شیخ الکلینی روایت کرتا ہے کہ ابو خالد الکابلی نے بیان کیا: ''میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے

۱۔ المنیة والأمل فی شرح الملل والنحل: ۳۰/ أحمد بن یحی المرتضی الزیدی۔ التنبیه والرد علی أهل الأهواء والبدع: ۱۵۸/ ابو الحسین محمد بن احمد الملطی۔

۲۔ اصول الکافی: ۱/۱۷۹ (کتاب الحجة، حدیث نمبر ۶، باب في شان: إنا أنزلناه في ليلة القدر۔

۳۔ الفصول المهمة في أصول الأئمة: ۱/۵۹۵، حدیث نمبر ۵، باب ۳۳، عدم جواز استنباط شئ من الأحكام النظرية من ظواهر القرآن... وسائل الشيعة الى تحصيل مسائل الشريعة: ۲۷/ ۳۴، حدیث نمبر: ۱۲۔ باب تحريم الحكم بغير الكتاب والسنة و وجوب نقض الحكم مع ظهور الخطاء۔/ دونوں کتابیں محمد بن حسن الحر العاملی کی ہیں)

٤۔ تفسیر العیاشی لأبی نصر محمد بن مسعود بن عیاش السلمی السمرقندی المعروف بالعیاشی: ۲/۳۵ حدیث نمبر ۸۸ (الأعراف)

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [فَآمِنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا] کی تفسیر پوچھی توانھوں نے فرمایا: اے ابو خالد! اللہ کی قسم! (النور) سے مراد تا قیامت آنے والے آل محمد ﷺ کے ائمہ ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اللہ کا نور ہیں جو اس نے نازل کیا ہے(۱)۔

تعلیق: شیعہ اثنا عشریہ نے حضرت علی امیر المومنین کو منصب رسالت پر فائز کیا ہے اور اس سلسلے میں جبرائیل علیہ السلام سے غلطی ہونے کا دعویٰ بھی نہیں کیا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رسالت صرف اتنی تھی کہ آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا تعارف کرائیں۔!!

وہ کہتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کا فریضہ یہ تھا کہ آپ اکیلے حضرت علی کو قرآن کی تفسیر بیان کریں۔''

حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بِالْبَيِّنٰتِ وَ الزُّبُرِؕ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ (النحل: ٤٤)

''(ہم نے انھیں) واضح دلائل اور کتابوں کے ساتھ بھیجا تھا۔ اور ہم نے آپ پر یہ ذکر (قرآن) نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے سامنے بیان کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا اور تاکہ وہ غور وفکر کریں۔''

اے قاری: باقی تفصیل میں تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم خود ہی غور وفکر کرلو؟!

سوال نمبر ۵: کیا کسی شیعہ عالم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے ائمہ کے اقوال سے قرآنی حکم منسوخ ہو جاتا ہے۔ یا قرآن کے مطلق کی تقیید یا قرآن کے عموم کی تخصیص ہو جاتی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ دعویٰ کرنے والے بے شمار ہیں!! اسی لیے ان کا علامہ محمد آل کاشف الغطاء کہتا ہے: ''قرآن کو بتدریج نازل کرنے کی حکمت یہ تھی کہ کچھ قرآنی احکام کو بیان کیا جائے اور کچھ کو چھپایا جائے۔ لیکن امام سلام اللہ علیہ نے اس حصے کو اپنے اوصیاء کے پاس محفوظ رکھ دیا تھا۔ ہر وصی اپنے بعد والے کو اس حصے کی وصیت کر جاتا ہے تاکہ وہ مناسب وقت پر جبکہ حکمت اس کے بیان کا تقاضا کرتی ہو تو وہ بیان کردے۔ عام کی تخصیص، مطلق کی تقیید یا مجمل کو بیان کردے۔ یا اس طرح کے دیگر مسائل کو وہ مناسب وقت پر بیان کرے گا۔ بعض اوقات نبی عام حکم بیان کر دیتا ہے اور اس کا مخصص کچھ عرصے کے بعد ذکر کرتا ہے اور کبھی ذکر نہیں بھی

۱۔ أصول الكافي: ۱/۱۳۹۔ كتاب الحجة، حديث نمبر: ۱۔ باب أن الأئمه عليهم السلام نور الله عزوجل)

کرتا۔ بلکہ ایک مخصوص وقت تک اپنے وصی کے پاس محفوظ کر دیتا ہے۔"(۱) شیعہ کے اس قول کی بنیاد ان کا یہ عقیدہ ہے کہ امام ہی قرآن کا منتظم ونگران ہے اور امام ہی قرآن ناطق ہے"۔

شیعہ کا دعوی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: "یہ کتاب اللہ صامت (خاموش) ہے اور میں اللہ کی ناطق کتاب (بولنے والی کتاب) ہوں(۲)۔ اور یہ کہ ان کے ائمہ علم الٰہی کے خزانچی ہیں اور وحی الٰہی کے خصوصی رازداں ہیں۔"(۳) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ اللہ کے رازوں کے محافظ ہیں۔"(۴) اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ ہے وہ ہمارے بغیر حاصل نہیں کیا سکتا۔"(۵)

تبصرہ: ان روایات کی رو سے قرآن مجید کے عموم کی تخصیص، مطلق کی تقیید یا اس کے احکام کی منسوخی شیعہ شیوخ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی وفات پر ختم نہیں ہوئی کیونکہ نبی کریم کی وضاحت اور تشریع الٰہی تو تاحال جاری ہے..." چنانچہ شیعہ علماء کا یہ عقیدہ ہے جیسا کہ ان کا شیخ محمد المازندرانی بیان کرتا ہے: "عام ائمہ طاہرین کی حدیث اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیں اور ان کے اقوال میں کوئی اختلاف وتضاد نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات میں کوئی اختلاف نہیں ہے،"(۶) وہ مزید کہتا ہے: "اگر تم یہ کہو اس بنیاد پر تو یہ جائز ہوگا کہ جو شخص ابوعبداللہ علیہ السلام سے حدیث سنے وہ اس حدیث کو ابوعبداللہ کے والد یا کسی دادا سے بیان کر دے، بلکہ یہ بھی جائز ہوگا کہ وہ کہے:" قال اللہ تعالیٰ" (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے)؟

۱۔أصل الشیعة: ۲۳۳۔ ۲۳۴/ محمد حسین آل کاشف الغطاء۔

۲۔الفصول المهمة في أصول الأئمة: ۱/ ۵۹۵، حدیث نمبر، ۵۔ باب نمبر:۳۳عدم جواز استنباط شیء من الأحکام النظرية...... وسائل الشیعة: ۲۷/ ۳۴حدیث نمبر: ۱۲۔ باب تحریم الحکم بغیر الکتاب والسنة......)

۳۔بصائر الدرجات الکبری فی فضائل آل محمد ص / أبو جعفر محمد بن فروخ الصفار: ۸۱، حدیث نمبر:۳ باب فی الأئمة أنهم حجة الله وباب الله ...أصول الکافی:۱/ ۱۳۸۔ کتاب الحجة حدیث نمبر:۱ باب أن الأئمة ع ولاة أمر الله و خزنة علمه)

٤۔البلد الأمین والدرع الحصین/ إبراهیم بن علی حسین الکفعمی: ۲۹۷(الزیارة المرویة عن الهادی ع)۔ مستدرك الوسائل: ۱۰/ ٤۱۶، حدیث نمبر: ۱۲۲۷٤۔ باب استحباب البکاء لقتل الحسین ع۔

۵۔ اعلام الوری بأعلام الهدی/ فضل بن حسن الطبرسی: ۱/ ۵۰۸۔ (الفضل الرابع: فی ذکر طرف من مناقبه وخصائصه و نبذ من أخباره علیه السلام)

٦۔شرح أصول الکافی: ۲/ ۲۲۵/ محمد صالح بن المازندرانی۔

میں کہتا ہوں یہ ایک الگ حکم ہے جو اس حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں اس مسئلے کا اثبات سابقہ ابو بصیر اور جمیل کی ابوعبداللہ سے بیان کردہ روایات سے ہوتا ہے۔ بلکہ ان سے اس مسئلے کی اولویت ثابت ہوتی ہے (۱)۔

شیعہ کے شیخ الکلینی نے ایک باب قائم کیا ہے کہ: **باب تفویض الی رسول الله صلی الله علیه وسلم وآله وسلم والی الأئمة علیهم السلام فی أمر الدین**. ''دینی معاملات کو رسول اللہ ﷺ آپ کی آل اور ائمہ علیہم السلام کے سپرد کرنے کا باب۔'' (۲)۔

تبصرہ: اس مقالے میں غور وفکر کرنے والا اور اس کی گہرائی میں پہنچنے والا یہ بات جان لے گا اس مقالے کا مقصد دین اسلام کی تبدیلی اور سید الأنام کی شریعت کی تحریف ہے جو شیعہ کے ائمہ، علماء یا جہلاء کر رہے ہیں۔

آخر وہ اس روایت پر کیوں عمل نہیں کرتے جو انھوں نے نبی کریم ﷺ اور اپنے ائمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''جب تمھیں ہماری طرف سے دو روایتیں پہنچیں تو انھیں کتاب اللہ پر پیش کرو تو جو روایت کتاب اللہ کے موافق ہو اسے لے لو اور جو اس کے مخالف ہو اسے پھینک دو۔'' (۳) انہیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھیں: **يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا** (الأحزاب:٦٦-٦٨)

''جس دن آگ میں ان کے چہرے الٹ پلٹ کیے جائیں گے تو وہ کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول کی اطاعت کی ہوتی اور وہ کہیں گے اے ہمارے رب بے شک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا دیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی سخت (اور زیادہ) لعنت کر۔''

سوال نمبر ٦: شیعہ شیوخ کا قرآنی تفسیر میں کیا عقیدہ ہے؟

١۔شرح أصول الکافی: ٢/٢٢٥۔

٢۔أصول الکافی: ١/١٩١۔١٩٤۔ کتاب الحجة۔ اس میں دس احادیث ذکر کی ہیں۔

٣۔الاستبصار فیما اختلف فیه من الأخبار/ ابو جعفر الطوسی، ان کا لقب شیخ الطائفہ ہے۔ ١/١٤٤، ١٤٥۔ کتاب الطهارة، حدیث نمبر:٩ باب الخمر یصیب الثوب والنبیذ المسکر و وسائل الشیعة: ٢٠ / ٤٦٣ : حدیث نمبر ٤، باب أن من تزوج امرأة حرمت علیه أمها...)

جواب: اول: شیعہ شیوخ کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کے باطنی معانی بھی ہیں جو اس کے ظاہری معانی کے مخالف ہیں۔ اسی لئے وہ نبی کریم ﷺ اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''بے شک قرآن کا ایک باطن ہے اور ایک ظاہر ہے۔'' (۱)

تشریح: شیعہ کے اس اعتقاد کی وجہ یہ ہے کہ کتاب اللہ میں اس کے بارہ ائمہ کا کہیں بھی تذکرہ نہیں ہے۔ نہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا ذکر ہے جو ان کے دشمن ہیں۔ اس چیز نے شیعہ شیوخ کی نیندیں حرام کر دی ہیں اور ان کی زندگی اجیرن بنا دی ہے۔ لیکن اس کے باوجود انھوں نے صراحت کی ہے کہ قرآن مجید میں ان کے ائمہ کا تذکرہ موجود نہیں۔ لہٰذا عیاشی روایت کرتا ہے: کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''اگر قرآن کو اسی طرح پڑھا جائے جیسے یہ نازل ہوا تھا تو تم ہمارے نام اس میں پالو گے۔'' (۲) دیکھیے! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرمائے۔ ابتدا میں انھوں نے کہا کہ قرآنی آیات کا ایک ظاہری اور ایک باطنی معنی ہے۔ پھر اس مسئلے میں کچھ ترقی ہوئی تو کہنے لگے بے شک قرآن کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر باطن کے سات سات باطنی معانی ہیں۔'' (۳) پھر شیعی شیوخ کے اندازے بکھر گئے اور وہ کہنے لگے: ''بلکہ مشہور روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کے ہر باطن کے ستتر ۷۷ باطنی معانی ہیں۔'' (٤) شیعی شیوخ نے اعتراف کیا ہے کہ اتنے زیادہ باطنی معانی نکالنے کے دو بنیادی مقاصد ہیں۔

(۱): اپنے سادات الأطہار کی فضیلت ثابت کرنا... بلکہ قرآن مجید کی اکثر آیات جن میں فضل وانعام یا مدح

۱۔ تفسیر الصافی / محمد الکاشانی: ۱/ ۳۰، ۳۱۔ المقدمة الرابعة فی نبذ ما جاء فی معانی وجوه الآیات...

۲۔ تفسیر العیاشي: ۱/ ۲۵، حدیث نمبر: ٤ ماعني به الأئمه من القرآن۔

۳۔ عوالی اللآلی العزیزیة فی الأحادیث الدینیة / ابن أبی جمهور الأحسائی۔ یہ دسویں ہجری کے شیعی شیخ ہیں۔ ٤/ ۱۰۷۔ الجمله الثانیه: فی الأحادیث المتعلقه بالعلم و أهله و حاملیه۔ تفسیر الصافی: ۱/ ۳۱۔ المقدمة الرابعة: فی نبذ مما جاء فی معانی و جوه الآیات...

٤۔ مرآة الأنوار ومشکاة الأسرار: ٤۔ ۱۹، اس کا نام مقدمہ تفسیر البرہان بھی ہے/ ابوالحسن علی بن محمد العاملی الفتونی، شیعی شیوخ ''الفتونی'' کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: الحجہ، اور ان کی کتاب جیسی کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔ دیکھیے مستدرك الوسائل: ۳/ ۳۸۵۔ الذریعة: ۲۰/ ۲٦٤ نمبر: ۲۸۹۳۔ یہ شخص متاخرین شیعہ میں عظیم ترین فقیہ شمار ہوتا ہے۔ دیکھیے روضات الجنات فی أحوال العلماء والسادات: ٦٥۸ / محمد باقر الخوانساری)

واکرام کا تذکرہ ہے وہ بلکہ ساری آیات ہی ہمارے سادات اور ان کے اولیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہیں۔یہی واضح حق ہے۔

(۲): طعن وتشنیع، دھمکی اور وعید پر مشتمل تمام آیات ہمارے سادات کے مخالف صحابہ اور ان کے بعد آنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں... بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن کا باطنی حصہ امامت وولائت کی دعوت کے ساتھ مختص کردیا۔جیسا کہ اس نے قرآن کا ظاہر دعوت توحید اور نبوت ورسالت کے لیے خاص کیا ہے۔(۱)

ثانی: شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کا معتد بہ حصہ ان کے بارے میں اور ان کے دشمن صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے بارے میں نازل ہوا ہے۔شیعی شیخ الفیض الکاشانی کہتا ہے:"اکثر قرآن شیعہ کے بارے میں، ان کے اولیاء اور ان کے دشمنوں کے بارے میں نازل ہوا ہے۔" (۲) بلکہ ان کے شیخ ہاشم بن سلیمان البحرانی الکتکانی نے دعوی کیا ہے کہ قرآن مجید میں اکیلے حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کا ۱۱۵۴ مرتبہ ذکر ہوا ہے۔اس نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام: "**اللوامع النورانیة فی اسماء علی وأهل بیته القرآنیة**" ہے۔یہ کتاب قم کے **مطبعة العلمیة** سے ۱۳۹۴ھ میں شائع ہوئی تھی۔

تبصرہ: اے انصاف پسند قاری! اگر آپ قرآن مجید کو شروع سے آخر تک پڑھو اور لغت عربی کی تمام ڈکشنریز آپ کے پاس ہوں تو بھی آپ کو ان کے بارہ ائمہ میں سے کسی ایک کا نام بھی قرآن مجید میں نہیں ملے گا!!

پھر مزید ترقی ہوئی جیسا کہ شیعی شیوخ کے ہاں جھوٹ وفریب اور کہانی گھڑنے میں ترقی ہوتی ہی رہتی ہے، تو انھوں نے قرآن کو چار طرح سے تقسیم کردیا۔ان کے علامہ حجت الکلینی کہتے ہیں:"ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں؛ قرآن چار اقسام پر نازل ہوا ہے: ایک چوتھائی حلال کے بیان، دوسرا چوتھائی حصہ حرام کے بیان، تیسرا چوتھائی سنن اور احکام اور چوتھا چوتھائی، تم سے پہلے لوگوں کے حالات، تمھارے بعد والوں کی اخبار اور تمہارے درمیان فیصلوں پر مشتمل ہے۔(۳)

۱۔مرآة الأنوار؛ ٤۔١٩۔

۲۔تفسیر الصافی: ١/٢٤۔المقدمة الثالثة فی نبذ مما جاء فی أن جل القرآن انما نزل فیهم وفی أولیائهم و أعدائهم وبیان سر ذالك۔

۳۔أصول الکافی: ٢/٨٢٢، کتاب فضل القرآن، حدیث نمبر:۳ باب النوادر۔

تبصرہ: مذکورہ بالا تقسیم میں بارہ ائمہ کا تذکرہ کہاں ہے؟

بعض شیعی شیوخ نے اس کمی کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ مذکورہ روایت میں ان کے بارہ ائمہ کا تذکرہ موجود نہیں۔ لہٰذا ان کے شیخ الکلینی نے ایک اور روایت گھڑی جو کہتی ہے کہ اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں نے امیر المومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ''قرآن تین حصوں پر نازل ہوا۔ ایک تہائی ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے بارے میں، ایک تہائی سنن اور امثال اور ایک تہائی فرائض اور احکام ہیں۔''(۱) شیعی شیوخ کو پھر کمی کا احساس ہوا تو انھوں نے کہا اس کا تدراک کرنے کے لیے قرآن کے حصے پھر بڑھا دیے۔ لہٰذا کہتے ہیں: ''ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن چار حصوں پر مشتمل نازل ہوا ہے۔ ایک چوتھائی ہمارے بارے میں، ایک چوتھائی ہمارے دشمنوں کے بارے میں۔ ایک چوتھائی سنن اور امثال اور ایک چوتھائی حصہ فرائض واحکام کے بارے میں نازل ہوا ہے۔''(۲)

کسی مسلمان نے دیکھا کہ اس تقسیم کے اعتبار سے شیعی ائمہ کو قرآن میں ایسی کوئی خصوصیت حاصل نہیں جس کے باعث وہ اپنے مخالفین سے ممتاز و برتر ہوں۔ شیعی شیخ عیاشی کو بھی اس کی سمجھ آ گئی کہ معاملہ تو ایسے ہی ہے لہٰذا اس نے سابقہ روایت کے موافق چوتھی روایت گھڑی اور اس میں یہ اضافہ بیان کیا کہ ''قرآن کی تمام فضائل واکرام والی آیات ہمارے لیے ہیں۔''(۳)

اس اضافے کی طرف تفسیر الصافی کے مؤلف نے اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''اور عیاشی نے یہ اضافہ کر دیا ہے کہ قرآن کی فضائل واکرام والی آیات ہمارے لیے ہیں۔''(۳)

سوال نمبر ۷: قرآن مجید کی ان غلط تاویلات کی اساس کیا ہے، چند مثالیں بھی بیان کریں؟

جواب: شیعہ کی اس باطل تفسیر کی اساس بننے والی پہلی کتاب ''تفسیر القرآن'' تھی جو شیعہ کے شیخ جابر بن یزید بن حارث الجعفی الکوفی نے لکھی تھی۔ یہ شخص صحابہ کرام کی تکفیر میں معروف تھا۔

۱۔ أصول الکافي: ۲/ ۶۲۸، کتاب فضل القرآن، باب النوادر، حدیث نمبر ۲۔ البرهان في تفسیر القرآن: ۱/ ۲۱۔ اللوامع النورانیة ... ٦۔

۲۔ أصول الکافي: ۲/ ۶۲۸۔ کتاب فضل القرآن، باب النوادر، حدیث نمبر: ٤۔

۳۔ تفسیر الصافي: ۱/ ۲٤۔ المقدمة الثالثة: في نبذ مما جاء في ان جل القرآن......

تبصرہ: یہ عجیب بات ہے کہ مذہب شیعہ کی کتب میں حدیث کی تضعیف وتوثیق میں سخت تضاد پایا جاتا ہے۔ کچھ روایات جابر جعفی کو اہل بیت کے علم کا علامہ قرار دیتی ہیں کہ اس پر اہل بیت کا علم ختم ہے۔ اور اس کو الوہیت کی صفات سے نوازتی ہیں کہ وہ علم غیب جانتا تھا اور پیٹ کے حمل کا علم رکھتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ...

شیعی شیخ محمد بن حسین المظفر کہتا ہے: جابر جعفی نے امام باقر علیہ السلام سے خصوصاً ستر ہزار احادیث روایت کی ہیں۔ (۱) جبکہ ہم شیعی مصادر میں ایسی روایات بھی پڑھیں گے جو جابر جعفی پر تنقید کرتی نظر آتی ہیں اور اسے کذاب اور دجال قرار دیتی ہیں۔؟!!

لہٰذا شیعی شیوخ زرارہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہتا ہے: میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے جابر جعفی کی احادیث کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے اسے اپنے والد کی خدمت میں صرف ایک مرتبہ دیکھا تھا اور میرے پاس وہ کبھی نہیں آیا۔'' (۲) یہ ان کے تضاد کی ایک مثال ہے جب کہ شیعی رواۃ اور ان کے شیوخ کے بارے میں حکم کے متعلق ان کا بے شمار تضاد اور تناقص موجود ہے۔

اہم نوٹ: شیعہ اثنا عشری کتابوں نے اپنے شیخ جابر جعفی سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [کَمَثَلِ الشَّیْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنْکَ وَ اِنِّیْ أَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ] میں مذکور شیطان سے مراد امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لیا ہے۔ اور یہ تفسیر جابر جعفی سے لی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو ابلیس سے بھی زیادہ عذاب ہوگا۔

بعینہٖ یہی تفسیر شیعہ اثنا عشریہ نے وراثت میں لی ہے اور اپنی قابل اعتماد کتابوں میں نقل کی ہے۔ اور اس پر اعتماد کرتے ہوئے اسے آگے منتقل بھی کیا ہے۔ بلکہ اس تفسیر کے قائل نہ ہونے والے شخص کو کافر قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس تفسیر کا مصدر یہودی ہے۔ (۳)

شیعی شیوخ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جو نبی بھی بھیجا اسے

۱۔ الامام الصادق: ۱۴۳/ محمد حسین المظفر، نجف میں کلیہ فقہ کا عمید ہے۔

۲۔ رجال الکشی: ۷۵، حدیث نمبر ۱۔ ۳/ ۱۶۹ (فی جابر بن یزید الجعفی)۔ تنقیح المقال ۲/ ۳/ ۲۰۳۔

۳۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۴۰، حدیث نمبر: ۸۔۹۔ (سورۃ ابراہیم)۔ تفسیر الصافی: ۳/ ۸۴ (سورۃ ابراہیم)۔ تفسیر البرہان: ۲/ ۳۰۹۔ کتاب الکلینی جو مرآۃ العقول کے حاشیے میں چھپی ہے۔ ۴/ ۴۱۶)

ہماری ولایت کے اظہار اور ہمارے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرنے کے لیے بھیجا۔"

اس کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے:

[وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَ اجْتَنِبُوْا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ]

[اہل سنت کا ترجمہ]: "اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو، مگر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر ضلالت ثابت ہوگئی۔"

ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: "آل محمد کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ان پر ضلالت ثابت ہوگئی۔"(۱)

شیعہ کے متقدمین شیوخ سورۃ النساء کی اس آیت ۵۱ [بِالْجِبْتِ وَ الطَّاغُوتِ] میں جبت سے مراد ابو بکر اور طاغوت سے مراد عمر لیتے ہیں۔

کلینی ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں (جب کہ وہ اس سے بری ہیں): "الجبت اور الطاغوت سے مراد فلاں فلاں ہیں۔"(۲)

جب کہ شیعہ مجلسی کہتا ہے: "فلاں فلاں سے مراد: ابو بکر اور عمر ہے۔"(۳) اسی طرح یہ شیعہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو "ثانی" قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلَى رَبِّهِ ظَهِيراً] کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں: "کافر ثانی امیر المومنین علیہ السلام کے خلاف مددگار تھا۔"(۴)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [وَقَالَ اللهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ] کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ "تم دو امام نہ بناؤ بے شک امام ایک ہی ہے (علی رضی اللہ عنہ)"(۵)

۱۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۸۰، حدیث نمبر: ۲۵ (سورۃ النحل)۔ تفسیر الصافی: ۳/ ۱۳٤ تفسیر البرہان: ۲/ ۳۷۳۔ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ۵۳، حدیث نمبر: ۵۹ / شیخ عبد اللہ بن جمعہ الحویزی۔

۲۔ أصول لکافی: ۱/ ۳۲٤، ۳۲۵۔ کتاب الحۃ، حدیث نمبر: ۸۳ باب فیہ نکت ونتف من التنزیل فی الولایۃ۔

۳۔ بحار الأنوار: ۲۳/ ۳۰٦، حدیث نمبر ۲۔ باب انہم أنوار اللہ وتأویل آیات النور فیہم علیہم السلام۔

٤۔ تفسیر القمی: ۲/ ۱۵۵/ علی بن ابراہیم القمی)۔

۵۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۸۳ (سورۃ النحل)۔ تفسیر نور الثقلین۔ ۳/ ٦۰، حدیث نمبر: ۱۱۱۔

شیعی علامہ الصفار امام جعفر رحمۃ اللہ سے بیان کرتا ہے۔ (امام صاحب اس الزام سے بری ہیں) ''قرآن کے باطن میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ علی علیہ السلام ولایت واطاعت میں اس کا رب ہے۔'' (۱)

اسی طرح ابوعبداللہ رحمۃ اللہ سے بیان کرتے ہیں۔ (وہ اس غلط تاویل سے بری ہیں):

[وأشرقت الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا] [سنی ترجمہ] ''اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔''

ابوعبداللہ کہتے ہیں: رب الأرض یعنی امام الأرض (کہ زمین امام کے نور سے چمک اٹھے گی)

میں نے کہا: جب امام نکل آئے گا تو کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ''اس وقت لوگ سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی سے مستغنی ہو جائیں گے اور امام علیہ السلام کے نور سے روشنی لیں گے۔'' (۲)

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهاً آخر لا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ كُلُّ شيءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ] (اہل سنت کا ترجمہ) ''اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود نہ بناؤ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے۔'' شیعہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں: ''اس کے چہرے'' سے مراد شیعی ائمہ ہے۔

قمی اور دیگر شیعہ مؤلفین اپنے ائمہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: (جبکہ ایسا ممکن نہیں کہ انھوں یہ بات فرمائی ہو) ''ہم اللہ کا چہرہ ہیں جس سے اللہ عطا کرتا ہے۔'' (۳)

اپنے امام الصادق رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [وَ يَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ] ''تیرے رب کا چہرہ باقی رہے گا'' کی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ''ہم اللہ کا چہرہ ہیں'' (٤)

١۔بصائر الدرجات الكبرى: ٥/ ٩٧ (النور فى الأبواب الولاية۔

٢۔تفسير القمى: ٢/ ٢٥٣ (سورة الزمر) تفسير الصافى: ٤/ ٣٣١۔ تفسير البرهان: ٤/ ٨٧۔

٣۔تفسير القمى: ٢/ ١٤٧ (سورة القصص) ٢/ ٣٤٥۔ (سورة الرحمان) كنز الفوائد: ٢١٩/ ابو الفتح محمد بن الكراجكى مناقب آل أبي طالب: ٣/ ٣٤٣ ابو جعفر رشيد الدين بن شهر آشوب المازندرانى۔ تفسير الصافى: ٥/ ١٠٠ (سورة الرحمان).. بحارالأنوار: ٢٤/ ١٩٢، حديث نمبر ٧۔ باب انهم عليهم جنب الله و وجه الله ويد الله و أمثالها۔ تفسير القرآن الكريم / عبد الله بن محمد رضا شبر (سورة القصص)

٤۔تفسير الصافى: ٥/ ١١٠ (سورة الرحمان)۔بحار الأنوار: ٢٤/ ١٩٢۔ حديث نمبر: ٦ باب أنهم جنب الله... الميزان فى تفسير القرآن/ محمد حسين الطبطبائى العراقى: ١٩/ ١٠٣ (سورة الرحمان)

تعلیق: (۱) شیعی شیوخ کی قرآنی تفسیر کی گذشتہ تمام مثالوں میں ان کے بارہ ائمہ اور ان کے مخالفین کا تذکرہ موجود ہے۔ شیعی شیوخ نے اس مسئلے کو ثابت کرنے کے لیے ہزاروں نصوص اپنی کتابوں میں بھر دی ہیں۔ جب کہ امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ کو جب شیعی شیوخ کی قرآنی تفسیر کی باطنی تاویلات بتائی گئیں اور ان سے عرض کی گئی: ''آپ سے روایت کی گئی ہے کہ قرآن میں مذکور الخمر (شراب) المیسر (پانسے) الأنصاب (بت) الأزلام (تیر) سے مراد کچھ آدمی ہیں'' تو انہوں نے فرمایا: ''یہ اللہ تعالیٰ کے لائق ہی نہیں کہ وہ اپنی مخلوق سے ایسا خطاب فرمائے جو وہ جانتے ہی نہ ہوں (ان کی عقل سے بالاتر ہو)''(۱)

بلاشبہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ کا یہ قول جو مذہب شیعہ کی رجال کی معتبر ترین کتب میں لکھا ہے، شیعی شیوخ کو زمین بوس کر دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے [اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قرآناً عَرَبِیاً لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْن] سورة یوسف: ۲

''بے شک ہم نے اسے عربی قرآن نازل کیا تاکہ تم سمجھو۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: [اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ]سورة الحجر: ۹

''بے شک ہم نے یہ قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اس کے محافظ ہے۔''

شیعی شیوخ پر سخت مصیبت کا ٹوٹنا

بلاشبہ شیعی شیوخ کی باطنی تاویلاوت ان کی معتمد ترین اور متفقہ کتب میں موجود ہیں۔ جبکہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے ایسی تاویلات کے قائل کو یہود ونصاری، مجوس اور مشرکین سے بھی بدقرار دیا ہے۔ چنانچہ خود شیعی شیوخ ان سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے ایسے مؤلفین کے بارے میں فرمایا: ''ایسے لوگ یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں اور مشرکیوں سے بھی بدتر ہیں۔ اللہ کی قسم! جس قدر انھوں نے اللہ کی عظمت کو گھٹایا ہے، ایسی حقارت تو کسی بھی چیز کی نہیں کرتے... اللہ کی قسم! اہل کوفہ میرے بارے جو کچھ کہتے ہیں اگر میں اس کا اقرار کرلوں تو زمین مجھے اپنے اندر دھنسا لے گی۔ میں تو ایک غلام بندہ ہوں، میں کسی بھی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں''(۲)

۱۔ رجال الکشی: ٤/ ٢٤٦، حدیث نمبر: ٥ (ماروی فی محمد بن أبی زینب ...) وسائل الشیعه : ١٧/ ١٦٧، حدیث نمبر: ١٣ باب تحریم کسب القمار حتی الکعاب...۔''

۲۔ رجال الکشی: ٤/ ٢٥٢ نمبر: ١٢٦۔ حدیث نمبر: ٣٠ ماروبی فی محمد بن أبی زینب... بحارالأنوار: ٢٥/ ٢٩٤۔ ٢٩٥۔ حدیث نمبر٥٣۔ باب نفی الغلو فی النبی والأئمه ... "

(۲): یہ باطل تاویلات کوئی اجتھادی آراء نہیں جو شیعی شیوخ کے ہاں قابل نقاش ہوں بلکہ یہ تاویلات ان کے نزدیک نہایت مقدس وقطعی الثبوت نصوص ہیں، ان کی وحی جیسی صفات ہیں بلکہ وحی الٰہی سے بھی ارفع واعلیٰ ہیں کیونکہ یہ منسوخ نہیں ہو سکتی جبکہ قرآن مجید کی وحی کو ان کے امام کا قول بھی منسوخ کر سکتا ہے۔؟!

لہٰذا وہ سفیان سمط سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کی: ''میں آپ پر قربان! آپ کی طرف سے ایک آدمی ہمارے پاس آتا ہے جو کہ مشہور ومعروف جھوٹا ہوتا ہے، تو وہ ایسی حدیث بیان کرتا ہے۔ جسے ہم سخت برا جانتے ہیں۔'' تو اس پر ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''وہ تمھیں یہ بتائے کہ میں نے دن کو رات یا رات کو دن کہا ہے۔ اگر وہ تمھیں یہ بات میری طرف سے بیان کرے تو تم اس کی تکذیب نہ کرنا کیونکہ اس طرح بلاشبہ تم میری تکذیب کروگے۔''(۱)

(۳): شیعہ کے نزدیک تفسیر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہری اور دوسری باطنی، جیسا کہ گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے۔ لیکن یہ دونوں اقسام ہی ان کے نزدیک معتبر ہیں۔!!

ظاہری تفسیر تمام شیعہ کے لیے ہے جب کہ باطنی تفسیر صرف خاص شیعہ کے لیے ہے جنھیں خصوصی علم حاصل کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے۔!!!

عبداللہ بن سنان، ذریح المحاربی سے بیان کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن میں ایک حکم دیا ہے اور میں اس پر عمل کرنا پسند کرتا ہوں۔'' انھوں نے پوچھا: ''وہ حکم کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی [**ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ**]''

[سنی ترجمہ] ''پھر چاہیے کہ وہ اپنی میل کچیل دور کریں اور چاہیے کہ وہ اپنی نذریں پوری کریں۔''

ابوعبداللہ فرماتے ہیں: **لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ** سے مراد امام کی ملاقات ہے۔ اور **وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ** سے مراد حج کے مناسک ہیں۔''

عبداللہ بن سنان کہتا ہے کہ میں ابوعبداللہ کے پاس آیا اور عرض کی: ''میں آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: [**ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ**] اس کی تفسیر کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''مونچھیں کٹوانا،

۱۔ اللوامع النورانية: ۵۴۹۔ ۵۵۰ بحار الأنوار: ۲/ ۲۱۱۔ ۲۱۲ حدیث نمبر: ۱۱۰ باب أن حدیثهم علیهم السلام صعب مستصعب......!

ناخن تراشنا اور اس جیسی دیگر چیزیں مراد ہیں۔" میں نے عرض کی: "میں آپ پر قربان! مجھے ذریح المحاربی نے آپ سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد امام کی ملاقات اور حج کے مناسک ہیں!" تو انھوں نے کہا: "ذریح نے سچ کہا ہے اور تم بھی سچے ہو۔ بے شک قرآن کا ایک ظاہری معنی ہے اور ایک باطنی اور ذریح جیسی علمی صلاحتیں اور کس میں ہیں؟(۱)

تبصرہ: یہ نص اور اس جیسی دیگر نصوص میں صراحت ہے کہ شیعہ کے نزدیک قرآن کا ایک ظاہری معنی ہے جو عوام کے لئے ہوتا ہے اور ایک باطنی معنی ہے جو خصوصی صلاحیتوں کے حاملین کے لئے ہوتا ہے اور ان کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے۔ (جیسا کہ ابوعبداللہ نے فرمایا: ذریح جیسی علمی صلاحیتیں اور کس میں ہیں!)

ایک اہم سوال: یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شیعی ائمہ اس باطنی علم کے بارے میں اس قدر بخیل تھے اور اسے عوامی شیعہ کو بتانے سے گریز کرتے تھے، صرف ذریح جیسے باصلاحیت شیعہ ہی کو بتاتے تھے تو پھر شیعہ اثنا عشری کتابوں میں ان کے ائمہ کے اس منہج کو کیوں ترک کر دیا گیا اور اس خصوصی علم کی اشاعت ہر خاص و عام کے لئے کیوں کر دی گئی؟ بلکہ شیعہ دشمن اہل سنت وغیرہ کو بھی یہ خصوصی علم بتا دیا گیا؟!

[اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ] (سورة ص: ٥) "بے شک یہ تو یقیناً ایک بڑی عجیب چیز ہے"۔

لیکن اس پر تعجب کرنے کی چنداں ضرورت نہیں؟ کیونکہ شیعہ نے خود کو کم عقلی اور کتمان کی کمی جیسی خوبیوں سے متصف کیا ہے۔

ان کے شیخ کلینی نے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے بازو کا گوشت دے کر شیعہ کی دو بد خصلتوں کا کفارہ دے دوں۔ ایک کم عقلی اور دوسری کتمان کی کمی۔"(۲)

۱۔فروع الکافی: ٤/ ٧٤٣۔ کتاب الحج، باب اتباع الحج بالزیارة، حدیث نمبر: ٤۔ مزید دیکھئے: من لا یحضرہ الفقیہ / ابو جعفر القمی الملقب بالصدوق': ٢/٤٦٩، کتاب الحج، حدیث نمبر ٨۔ تفسیر البرهان: ٣/٨٨، ٨٩۔ مفتاح الکتب الأربعة: ٥/٢٢٨۔ /محمود بن مهدی الموسوی۔

٢۔اصول الکافی: ٢/ ٥٧٥۔ کتاب الایمان والکفر، حدیث نمبر: ١۔ باب الکتمان۔ وسائل الشیعه ١٦/ ٢٣٥، حدیث نمبر ٢ باب وجوب کتم الدین...... " بحار الأنوار: ٦٨/ ٤١٦۔ حدیث نمبر: ٤٠)

(۴): شیعی شیوخ کی یہ تاویلات باطنیہ جو وہ کرتے ہیں، ان کا اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کی دعوت دیتے ہیں، درحقیقت یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی آیات میں کفر والحاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

[اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ط اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ لا اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ] (السجدہ: ۴۰)

''بلاشبہ جو لوگ ہماری آیات میں کج روی کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے نہیں رہتے۔ کیا پھر جو شخص آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر یا وہ جو روز قیامت امن کے ساتھ آئے گا؟ تم جو چاہو عمل کرو، تم جو کچھ کرتے ہو بے شک اللہ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔''

سوال نمبر ۸: کس شیعی شیخ نے سب سے پہلے قرآن مجید میں کمی بیشی اور تحریف کا دعویٰ کیا؟

جواب: یہ دعویٰ سب سے پہلے ان کے شیخ ہشام بن حکم جہمی نے کیا تھا جو تجسیم کا عقیدہ بھی رکھتا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ موجودہ قرآن خلیفہ راشد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وضع کیا گیا اور حقیقی قرآن صحابہ کے مرتد ہونے کے وقت آسمان کی طرف اٹھالیا گیا تھا۔ جیسا کہ شیعہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی وفات پر چند ایک کے سوا تمام صحابہ مرتد ہوگئے تھے (نعوذ باللہ)۔ شیعہ کی سب سے پہلی کتاب جس میں قرآن کے محرف ہونے اور اس میں کمی بیشی کا دعویٰ کیا گیا وہ شیعہ کے شیخ سلیم بن قیس الہلالی کی کتاب ہے۔ حجاج بن یوسف نے اسے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو یہ فرار ہوگیا اور ابان بن ابی عیاش کے پاس پناہ گزین ہوگیا(۲) جب سلیم فوت ہونے لگا تو اس نے یہ کتاب ابان کو دے دی۔ لہٰذا اس کتاب کو صرف اکیلا ابان ہی روایت کرتا ہے، اس کا دوسرا کوئی راوی نہیں (۳)۔ اور یہی شیعہ کی سب سے پہلی کتاب ہے جو منظر عام پر آئی۔(۴)

---

(۱)۔ ۱۔التبنیة والرد / ملطی: ۲۵۔

۲۔اُبان بن اُبی عیاش متوفی ۱۳۸ھ کے بارے میں الحلیی اور الاُردبیلی کہتے ہیں: اُبان بن اُبی عیاش ضعیف جداً ہے اور ہمارے احباب نے سلیم کی کتاب کے وضع کرنے کا الزام اس پر لگایا ہے۔ رجال ابن الحلیی: ۲۲۶، باب الهمزة۔ جامع الرواة: ۱/ ۹۔

۳۔الرجال: ۳۔۴ /ابو جعفر احمد بن محمد البرقي۔ الفهرست ص ۲۷۵ /ابو الفرج الندیم محمد بن اسحاق۔ فقها الشیعة و محدثیهم و علمائهم "رجال ابن داود الحلی: ۲۴۹۔ الذریعة الی تصانیف الشیعة: ۲/ ۱۴۵، نمبر: ۵۹۰۔ اہل سنت کی رواۃ کی کتب میں سلیم بن قیس کا کوئی تذکرہ موجود نہیں۔

۴۔ الفهرست لابن الندیم: ۲۷۵۔ الذریعة: ۲/ ۱۵۳، نمبر: ۵۹۰)

یہ کتاب اصول شیعہ کی اصل بنیاد ہے اور اسلام میں تصنیف کردہ کتب میں قدیم ترین کتاب ہے(۱) بلکہ شیعی شیوخ میں کوئی اختلاف نہیں کہ سلیم بن ہلالی کی کتاب اصول کی معتبر کتب میں سے ایک اہم اصولی کتاب ہے جنھیں اہل علم اور آل بیت کی حدیث کو بیان کرنے والوں نے روایت کیا ہے۔ یہ کتاب تمام مصادر میں سے قدیم ترین ہے کیونکہ اس کتاب میں شامل تمام روایات رسول اللہ اور امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہیں۔''

امام ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''ہمارے محبین اور ہمارے شیعہ میں سے جس کے پاس سلیم بن قیس الھلالی کی کتاب موجود نہ ہو اس کے پاس ہماری کوئی علمی دستاویز نہیں ہے۔ یہ کتاب شیعہ کی حروف تہجی ہے۔ اور یہ کتاب آل محمد ﷺ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔''(۲)

الکشی لکھتا ہے کہ ابان بن عیاش نے یہ کتاب علی بن حسین علیہ السلام کو پڑھ کر سنائی تو انھوں نے فرمایا: ''سلیم رحمۃ اللہ علیہ نے سچ کہا ہے۔ یہ حدیث ہمارے ہاں معروف ہے۔''(۳)

حالانکہ اس کتاب میں شیعہ سبائیہ کا عقیدہ شامل ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ الٰہ ہیں:

اس میں یہ لکھا ہے کہ شیعی شیوخ حضرت علی کی نداء ان کلمات کے ساتھ لگاتے ہیں:

''یا اوّل یا آخر یا ظاهر یا باطن یا من هو بكل شي ء عليم''!!

''اے اول، اے آخر، اے ظاہر، اے باطن، اے ہر چیز کو جاننے والے...''

سلیم بن قیس الہلالی کی کتاب میں حضرت علی کو انھیں القابات کے ساتھ مخاطب کیا گیا ہے''

''یا اوّل یا آخر یا ظاهر یا باطن یا من هو بكل شي ء عليم''!!

لہٰذا وہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین باہر نکلے اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر، عمر اور مہاجرین وانصار کی

۲۔بحار الأنوار ۱/حاشیہ ۷۶۔ الفصل الخامس فی ذکر بعض مالا بد من ذکرہ مماذ کرہ اصحاب المصادر)

۲۔الذریعه الی تصانیف الشیعة: ۲/ ۱۵۲۔ نمبر: ۵۹۰)

۳۔ رجال الکشی: ۲/ ۱۰۰۔حدیث نمبر: ۱٤٤ (سلیم بن قیس الهلالی) مزید دیکھئے: تهذیب الأحکام: ۹/۱۷٤۔۲ ۔ کتاب الوصایا، باب الوصیة و وجوبها، حدیث نمبر: ۱٤ ۔ وسائل الشیعة: ۱۰۱/۷۲۔حدیث: ۷۸، باب وجوب العمل بأحادیث النبی ﷺ ۔ بحار الأنوار: ۷۹/۱، الفصل الخامس: فی ذکر بعض مالا بد من ذکرہ... "

یک جماعت بھی تھی۔ آپ بقیع پہنچ کر ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ پھر جب سورج طلوع ہوا تو علی علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کی نئی مطیع وفرمانبردار مخلوق! السلام علیک۔ تو انہوں نے آسمان سے گنگناہٹ سنی جو ایک کہنے والا جواب دے رہا تھا:

"وعلیک السلام یا اوّل یا آخر یا ظاهر یا باطن یا من هو بکل شیء علیم"!!

'اے اول وآخر، ظاہر وباطن، اے ہر چیز کو جاننے والے آپ پر بھی سلام ہو"۔

لہٰذا جب حضرت ابو بکر، عمر اور انصار ومہاجرین نے سورج کی یہ کلام سنی وہ سب بے ہوش ہو گئے۔ پھر کئی گھنٹوں بعد انھیں ہوش آئی۔ اس دوارن میں امیر المومنین علیہ السلام اس جگہ سے واپس آ گئے۔ ورانہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا پایا۔ تو عرض کی آپ کہتے ہیں کہ علی ہماری طرح یک بشر ہے جب کہ سورج نے انہیں ان کلمات کے ساتھ مخاطب کیا ہے جن کے ساتھ باری تعالیٰ نے خود کو مخاطب کیا ہے۔(۱)

تعارض: شیعہ نے یہ بھی روایت کیا ہے ان سب کو ایک گھنٹے بعد ہوش آ گئی تھی۔"(۲)

ن کا عقیدہ ان کی بنیادی کتابوں اور معتمد مصادر میں موجود ہے۔ وہ جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ انھوں نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "اے محمد! علی اول ہے علی آخر ہے ور وہ ہر چیز بخوبی جانتا ہے۔" تو انہوں نے عرض کی: "اے میرے رب! یہ صفات تو تیری نہیں؟... اے محمد! لی اول وآخر اور ظاہر وباطن ہے..."(۳)

ن کے اس عقیدے کا اظہار ان کے آیت اللہ عبد المحسن العاملی نے درج ذیل اشعار میں کیا ہے۔

با حسنٍ أنتَ عَینُ الالٰه	وعُنوان قُدرَتِه السّامِیَه
أنتَ المحیطُ بعلم الغیوب	فهل عندک تعزُبُ مِن خافیة

۱۔ کتاب سلیم بن قیس: ۴۵۳۔ ۴۵۴ (امیر المومنین یکلم الشمس بأمر النبی ﷺ)

۲۔ الفضائل: ۶۹ / شاذان بن جبرائیل القمی (خبر کلام الشمس معه علیه السلام)

۳۔ بصائر الدرجات الکبری: ۵۳۴، حدیث نمبر: ۳۶ (باب النوادر فی الأئمه...) مزید دیکھیے: مناقب آل أبی طالب: ۲ / ۳۸۵۔

وأنتَ مدبر رَحى الكائنات   وعِلّة ايجادِ ها الباقية

لکَ الأمر اِنْ شِئت تنجي غداً   وإن شئت تَسْفَع بالنا صية.(۱)

ترجمہ: اے ابوالحسن تو ہی عین اللہ ہے اور تو اس کی بلند قدرتوں کا نشان ہے۔

تو اس کے علم غائب کا احاطہ کرنے والا ہے تجھ سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں ہے۔

تو ہی کائنات کے معاملات کی تدبیر کرنے والا ہے اور باقی تمام مخلوق کی پیدائش کا سبب ہے۔

تیرے ہی ہاتھ میں سارا معاملہ ہے اور کل قیامت کو تو ہی نجات دے گا

اور اگر چاہے گا تو پیشانی سے گھسیٹ کر (جہنم میں) پھینک دے گا۔

شیعی شیوخ پر قیامت کبریٰ: بعض شیعی شیخ نے سلیم کی کتاب میں سے بہت بڑا انکشاف کیا ہے۔ تو انھوں نے اس مسئلے کو خود بیان کرنا مناسب سمجھا اس سے پہلے کہ شیعہ اثنا عشری کی بنیاد خود بخود زمین بوس ہوتی۔ اے معزز قاری! یہ نہ سمجھنا کہ یہ انکشاف امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں ہے، کیونکہ اس کا اعتراف تو تمام شیعہ کرتے ہیں۔ لیکن وہ خطرناک انکشاف جس کا سراغ انھوں نے سلیم کی کتاب سے لگایا ہے وہ ہے کہ اس نے ائمہ کی تعداد تیرہ (۱۳) کر دی ہے۔

یہ وہ قیامت کبریٰ ہے جس نے شیعہ اثنا عشری (بارہ ائمہ) کے عقیدے کی عمارت کو دھڑام سے گرا دیا ہے۔

سوال نمبر۹: قرآن مجید میں کمی بیشی اور تحریف کے شیعی قول کی ابتدا کیسے ہوئی؟

جواب: اس کی ابتدا سلیم بن قیس کی کتاب میں موجود فقط دو روایات کی بنا پر ہوئی، اور وہ روایات بھی مٹنے کر قریب تھیں کہ شیعہ کے شیخ علی بن ابراہیم القمی نے انہیں حیات نو دے دی۔ لہٰذا وہ کہتا ہے: ''قرآن میں کچھ ناسخ اور کچھ منسوخ ہیں، حتیٰ کہ یہ کہا: ''اس کے ہر حرف کی جگہ ایک اور حرف ہے اور اس میں ایسی آیات بھی ہیں جو اللہ کے نازل کردہ قرآن کے خلاف ہیں... حتیٰ کہ یہ تک کہہ دیا: ''وہ آیت جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآن کے خلاف ہے وہ یہ ہے:

[كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر و تؤمنون بالله]

۱۔دیوان شعراء الحسین الجزالاول من القسم الثانی الخاص بالادب العربی ٤٨۔ مقتبس الأثرومجدد مادثر: ۱/۱۵۳، أعيان الشيعة: ٥/ ٢١٩)

[اہل سنت کا ترجمہ] ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی ہے، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو...''

ابوعبداللہ نے اس کا معنی یہ کیا کہ [کنتم خیر] ائمہ (کہ تم بہترین امام ہو) جو لوگوں کے لیے نکالے گئے ہیں۔ مزید کہا کہ قرآن میں جو آیت محرف ہے وہ یہ ہے [لکن الله یشهد بما أنزل الیک]

[اہل سنت کا ترجمہ] ''لیکن اللہ نے آپ پر جو نازل کیا ہے وہ اس کی بابت گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ بطور گواہ کافی ہے'' سورۃ النساء:٦٦

ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ یہ آیت حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اس میں [فی علی] ''علی کے بارے میں'' کے الفاظ حذف ہیں۔ اللہ نے اپنے علم کے ساتھ یہ نازل کیا اور فرشتے اس کے گواہ ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد [یاَ یُّھاَ الرَّسُولُ بَلّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ من رَبِّکَ]

''اے رسول تجھ پر تیرے رب کی طرف سے (علی کے بارے میں) جو کچھ نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا۔ کیونکہ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اپنی رسالت کا حق ادا نہیں کیا۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بھی محرف ہے کہ [انَّ الَّذِینَ کَفَروا وظلموا] یعنی جنھوں نے آل محمد کا حق چھین کر کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ انھیں معاف نہیں کرے گا۔''

اسی طرح اس کی ایک مثال اللہ کا یہ فرمان ہے۔ [وَسَیَعْلَمُ الَّذِین ظَلَمُوا]

''ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے'' یعنی جنھوں نے آل محمد کا حق چھینا، وہ [فِی غَمَراتِ الْموت] جب وہ موت کی بے ہوشیوں میں ہوں گے۔[1]

ملاحظہ: محترم قاری! ملاحظہ فرمائیں کہ شیعی شیوخ کتاب اللہ سے روحانی اور حسی اعتبار سے کس قدر دور ہیں۔ وہ قرآنی آیات لکھنے میں بھی غلطیاں کرتے ہیں یا عمداً اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں اور پھر اہل بیت پر بہتان باندھتے ہوئے اس جھوٹ وفریب کو ان کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ غور فرمائیں کس طرح انھوں نے اپنی جہالت اور کم عقلی کا ثبوت دیتے ہوئے دو قرآنی آیات کو خلط ملط کر دیا ہے۔ انہوں نے اللہ کے ان دو ارشادات:

١۔ تفسیر القمی: ١/٥ اور ٩/١٠۔ مزید دیکھیے: ١/ ٣١، ٣٦۔ ٧)

وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ [الشعراء: ۲۲۷] اور

وَ لَوۡ تَرٰۤی اِذِ الظّٰلِمُوۡنَ فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ [الانعام: ۹۳]

کوملا کرایک نئی آیت ترتیب دے دی ہے: '' وَ سَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا فِیۡ غَمَرٰتِ الۡمَوۡتِ '' اوراپنے مطلب کا ترجمہ حاصل کر لیا: '' عنقریب ظالم لوگ جان لیں گے جب وہ موت کی بے ہوشیوں میں ہوں گے۔''

قرآن مجید میں کمی بیشی اور تحریف کا دعوی کرنے والوں میں درج ذیل شیعی شیوخ شامل ہیں:

۱: محمد بن حسن الصفار۔ یہ ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''کتاب اللہ کو انھوں نے بدل ڈالا، کعبۃ اللہ کو گرادیا، آل نبی کو قتل کر دیا، اور اللہ کی ہر امانت سے برأت کا اظہار کر دیا۔'' (۱)

۲: محمد بن مسعود بن عیاش السلمی المعروف بالعیاشی: اس نے ابو جعفر علیہ السلام سے یہ روایت کی کہ انھوں نے فرمایا: ''اگر قرآن مجید میں حک واضافہ نہ کیا گیا ہوتا تو ہر عقل مند شخص پر ہمارا حق مخفی نہ رہ سکتا۔ (۲)

۳: شیعہ کے شیخ محمد بن یعقوب بن اسحاق الکلینی الرازی۔ (۳) یہ ابو عبداللہ سے یہ روایت نقل کرتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: '' بے شک وہ قرآن جسے جبرائیل محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوا تھا اس کی سترہ ہزار آیات تھیں۔'' (۴)

۴: علی بن أحمد ابو القاسم الکوفی: اس نے اپنی کتاب ''الاستغاثہ'' میں یہ گواہی دی ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کر دی ہے۔''

۵: فرات بن ابراہیم الکوفی: یہ کہتا ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت رسول اللہ پر اس طرح نازل ہوئی تھی: [بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا بِهٖۤ اَنۡفُسَهُمۡ اَنۡ یَّكۡفُرُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ] في علي [بغياً] (۵)

۱۔بصائر الدرجات الکبری: ۴۳۳۔ ۴۳۴، حدیث نمبر، ۳ باب فی رسول اللہ ص انی تارك فیكم ...''

۲۔تفسیر العیاشی: ۱/ ۲۵۔ حدیث نمبر ۶ ماعنی به الأئمه من القرآن)

۳۔ یہ الکافی کے مؤلف ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ شیعی معتمد ترین چار بنیادی کتب میں سے ایک ہے۔ آل رسول سے منقول اس جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ الذریعہ: ۱۷/۲۴۵۔ نمبر: ۹۶)

۴۔ اصول الکافی: ۲/ ۸۲۶۔ کتاب فضل القرآن، حدیث نمبر: ۲۹، باب النوادر۔ اہل سنت کے قرآن کی آیات کی تعداد ۶۲۳۶ ہے لہٰذا زائد کتنے ہزار ہوئے، شمار کر لیں؟!)

۵۔ تفسیر فرات: ۶۰، حدیث ۲۳)

''وہ چیز بہت بری ہے جس کے بدلے انہوں نے اپنے نفس بیچ دیے یہ کہ وہ اس چیز کا انکار کرتے ہیں جو اللہ نے (علی کے بارے میں) نازل کی، صرف اس حسد کی بنا پر۔''

۶: محمد بن ابراہیم النعمانی: یہ اصبغ بن نباتہ سے روایت کرتا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے علی علیہ السلام کو سنا وہ فرما رہے تھے: ''گویا کہ میں کوفہ کی مسجد میں عجمی لوگوں کی ایک جماعت میں بیٹھا ہوں، وہ لوگوں کو قرآن سکھا رہے ہیں جیسے وہ نازل کیا گیا تھا۔'' میں نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! کیا یہ قرآن ویسے نہیں جیسے نازل کیا گیا تھا؟'' انھوں نے فرمایا: ''نہیں، اس سے ستر قریشیوں اور ان کے آباء کے نام حذف کر دیے گئے ہیں اور ابولہب کا نام صرف رسول اللہ کی توہین کے لیے باقی رکھا گیا ہے کیونکہ وہ آپ کے چچا تھے(۱)۔''

۷: محمد بن النعمان الملقب بالمفید: اس نے اپنی کتاب ''اوائل المقالات'' میں اس کفر پر اپنے شیوخ کا اجماع نقل کیا ہے اور اس اجماع کو اپنی کتاب ''الارشاد'' میں بھی نقل کیا ہے۔ ص: ۳۶۵۔

۸: ان میں ''الاحتجاج'' کے مؤلف الطبرسی بھی شامل ہے(۲)۔

۹: ابوالحسن العاملی: یہ کہتا ہے ''جان لو کہ وہ حق جس سے فرار ممکن نہیں، درج ذیل متواتر اخبار اور دیگر روایات کی بنا پر، وہ یہ ہے کہ وہ قرآن جو ہمارے پاس آج موجود ہے۔ اس میں رسول اللہ کے بعد کئی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ جنہوں نے آپ کے بعد اسے جمع کیا انھوں نے بہت سارے کلمات اور آیات اس سے نکال دی ہیں۔''(۳)

تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں شیعہ کی عظیم ذلت ورسوائی:۔

تیرھویں صدی ہجری کے آخر میں شیعی شیخ الشیوخ حسین نوری طبری نے اس کفر کے بارے میں شیعی شیوخ کے اعتقاد پر مشتمل ایک ضخیم کتاب لکھی اور اس کا نام **"فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الأرباب"** رکھا۔ یعنی پروردگار عالم کی کتاب میں تحریف کا فیصلہ کن ثبوت۔'' اس طرح یہ کتاب تا قیامت شیعہ کے لیے ذلت ورسوائی کا باعث بن گئی۔

سوال نمبر ۱۰: براہ کرم قرآن مجید میں تحریف اور کمی بیشی کے وجود کے متعلق شیعی شیوخ کے عقیدے کا خلاصہ

۱۔ الغیبة: ۳۱۸، حدیث نمبر: ۵، باب ۲۱، ماجاء فی ذکر أحوال الشیعة عند خروج القائم علیه السلام...

۲۔ اصول لکافی: ۲/ ۶۳۴، حاشیه نمبر: ۳)

۳۔ المقدمة الثانیة لتفسیر مرآة الأنوار... ص ۳۶

بیان فرمائیں۔ اللہ آپ کی بخشش فرمائے۔

جواب: شیخ مفید کہتا ہے: ''میں کہتا ہوں! آل محمد ص کے ائمہ ھدی سے بے شمار روایات مروی ہیں کہ قرآن میں اختلاف موجود ہے اور بعض ظالموں نے اس میں بہت ساری چیزیں حذف کردی ہیں اور کم کردی ہیں۔'' (۱)

مزید کہتا ہے: ''ائمہ ھدی کا اتفاق ہے کہ گمراہ ائمہ (۲) نے قرآن کی تالیف میں بہت زیادہ اختلاف کیا ہے اور وہ تنزیل کے فریضے سے ہٹ گئے اور انھوں نے سنت نبوی ص کو چھوڑ دیا تھا۔ معتزلہ، خوارج، زیدیہ، مرجئہ اور اصحاب الحدیث، ان کی تمام چیزیں شیعہ امامیہ کے خلاف ہیں جو ہم نے شمار کی ہیں۔'' (۳)

شیعی شیخ العاملی کہتا ہے: ''اخبار کے تتبع اور روایات کی تحقیق کے بعد میرے قرآن مجید میں تحریف ہونے کا قول ہی درست ہے اور اسی حکم پر عمل ہوگا کیونکہ یہ شیعہ مذہب کے لوازمات میں سے ہے اور تحریف قرآن خلافت کو غصب کرنے کا سب سے بڑا نقصان ہے۔'' (۴)

تشریح: شیعہ کے نزدیک مذہب کی ضروریات اور لوازمات کا منکر کافر ہے۔ (۵) شیعی علامہ المجلسی کہتا ہے لیکن آپ کے صحابہ نے موسیٰ کی قوم جیسا عمل کیا اور اس امت کے بچھڑے اور سامری کی پیروی کی، میری مراد: ابوبکر اور عمر ہیں۔ لہٰذا منافقوں نے ان کی خلافت غصب کرلی۔ رسول اللہ کے خلیفہ سے ان کی خلافت چھین لی۔ پھر خلیفۃ اللہ کو بھی نہ بخشا۔ یعنی انھوں نے اللہ کی کتاب میں تحریف کردی اور اسے تبدیل کردیا اور اس میں من مانی ہیرا پھیری کی۔'' (۶)

جب کہ العاملی کہتا ہے: ''بہت ساری زیارات میں صراحت سے آیا ہے جیسے زیارت الغدیر ہے، اور بہت سی

۱۔ اوائل المقالات ۸۰۔ ۸۱ (القول فی تالیف لقرآن، وماذکرقوم من الزیادۃفیۃ والنقصان)

۲۔ ''گمراہ ائمہ'' سے ان کی مراد کبار صحابہ کرام ہیں۔ رضی اللہ عنہم۔

۳۔ اوائل المقالات: ٤٦ (القول فی الرجعۃ والبداء وتالیف القرآن)

٤۔ مرآۃ الأنوار: ٣٦/ العاملی)

٥۔ الاعتقادات: ٩٠/ شیخ الدولۃالصفویۃ المجلسی، مھذب الأحکام فی بیان الحلال والحرام ١/ ٣٨٨۔ ٣٩٣/ عبد الاعلیٰ الموسوی السیزاواری۔ الشیعہ فی المیزان: ١٤)

٦۔ حیاۃ القلوب: ٢/ ٥٤١/ المجلسی)

دعاؤں میں بھی وارد ہوا ہے جیسے دعاء صنمی قریش وغیرہ ہیں کہ نبی ص کے بعد قرآن میں تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے۔'' پھر اس نے اپنے اس عقیدے کے اثبات کے لیے اکیس روایات بیان کی ہیں۔''(۱)

قرآن مجید میں طعن وتشنیع والی روایات کے متعلق الطبرسی کہتا ہے: ''ایسی روایات لاتعداد اور بے شمار ہیں۔ حتی سید نعمت اللہ الجزائری نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے، جیسا کہ ان سے بیان کیا گیا کہ ایسی روایات کی تعداد دو ہزار سے بھی زائد ہیں۔''(۲)

جبکہ ان کا علامہ نعمت اللہ الجزائری کہتا ہے: ''موجودہ قرآن کو وحی الٰہی تسلیم کرنے اور یہ کہ یہ سارا قرآن روح الامین لے کر نازل ہوا تھا، اس سے وہ مشہور ومتواتر روایات ترک کرنی پڑتی ہیں جن میں صراحت ہے کہ قرآن میں کلام، مادے اور اعراب کے لحاظ سے تحریف کی گئی ہے۔ اس کے باوجود ہمارے اصحاب رضوان اللہ علیہم، اس قرآن کے صحیح ہونے پر متفق ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔''(۳)

سوال نمبر۱۱:۔ کیا قرآن مجید میں تحریف اور کمی بیشی کا عقیدہ شیعی شیوخ کے نزدیک تواتر کی حد کو پہنچتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں! شیعی علامہ شبر کہتا ہے: ''وہ قرآن جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا وہ موجودہ قرآن سے بہت بڑا تھا۔ اس میں سے بے شمار آیات نکال دی گئیں جیسا کہ بے شمار روایات دلالت کرتی ہیں جو تواتر کے قریب پہنچ چکی ہیں۔ ہم نے یہ مسئلہ اپنی کتاب: ''**منبة المحصلين في حقيقة طريقه المجتهدين**..'' میں بیان کیا ہے۔''(۴)

شیعہ کو منہ توڑ جواب: شیعہ نے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: [**وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ذَالِكُمُ اللَّهُ رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ**] سورة الشورىٰ: ۱۰

''اور (دین کی) جس چیز میں تم نے اختلاف کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہی اللہ تیرا رب ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' کی یہ تفسیر بیان کی ہے کہ ''اللہ کے سپرد کرنے کا

۱۔ مرآة الأنوار: المقدمة: ۳٦۔ ۳۹۔

۲۔فضل الخطاب: ۱۲۵ / الحسين النوری الطبرسی ۔

۳۔ الأنوار النعمانية: ۲/ ۳۵۷(نور فيما يختص بالصلاة)/ نعمت الله الجزائری۔

٤۔مصابيح الأنوار في حل مشكلات الأخبار: ۲۹۵/ عبد الله بن محمد شبر۔

مطلب اس کی کتاب کے محکم فیصلوں پر عمل کرنا ہے۔''(۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ اس لیے فرمایا کیونکہ ان کے اعتقاد کے مطابق قرآن مجید ہر قسم کی تحریف وتبدیلی سے محفوظ تھا۔

رافضی شیوخ کی کذب بیانی کی دلیل کے لیے یہی کافی ہے کہ امیر المومنین علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ جو کہ ان کے نزدیک پروردگار عالم اور معبود حقیقی ہیں، اور کچھ کے نزدیک نبی ناطق ہیں اور تمام شیعوں کے نزدیک امام معصوم ہیں، وہ پانچ سال ۹ ماہ تک مطلق العنان فرمانروا رہے اور پوری طاقت والے خلیفہ رہے۔ اس دوران ان کی سلطنت کی ہر مسجد میں قرآن پڑھا جاتا تھا۔ اور وہ اسی قرآن مجید کے مطابق لوگوں کو نمازیں پڑھاتے تھے۔ مصحف ہر وقت ان کے پاس اور سامنے موجود تھا۔ اگر وہ اس میں تحریف اور تبدیلی کے قائل ہوتے تو کیا وہ اپنی طویل حکمرانی کے دور میں اس تحریف کو اسی طرح باقی رہنے دیتے؟ جیسا کہ رافضی شیعوں کا پراپیگنڈہ ہے۔ پھر ان کے بیٹے کی حکومت آئی اور وہ شیعوں کے نزدیک اپنے والد کی طرح اوصاف کے حامل ہیں، انھوں نے بھی اس تحریف کی اصلاح کی ضرورت محسوس نہ کی؟!

لہٰذا اب ان دھوکے باز خیانت کاروں کو کیسے زیب دیتا ہے کہ یہ دعویٰ کریں کہ قرآن مجید میں کوئی حرف کم یا زیادہ ہے یا قرآن تبدیل شدہ ہے؟

اگر ایسا ہوتا قرآن مجید کو تبدیل کرنے والوں اور اسلام کا حلیہ بگاڑنے والوں کے ساتھ جہاد کرنا زیادہ ضروری تھا بہ نسبت اہل شام کی جنہوں نے حضرت علی سے صرف ایک رائے میں اختلاف کیا تھا اور انھوں نے ان سے جہاد کیا تھا۔

اس منہ توڑ دلیل سے رافضی شیوخ کا کذب وافتراء واضح ہوگیا۔ یہ ایسی زبردست دلیل ہے۔ جس کو ماننے سے کوئی مفر نہیں ہے۔ **والحمد للہ رب العالمین.**

سوال نمبر۱۲: براہ کرم چند ایسی مثالیں بیان کریں جن میں شیعی عقیدے کے مطابق قرآن مجید میں تحریف کی صراحت موجود ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے والدین کی مغفرت فرمائے۔

۱۔ نہج البلاغہ / سید شریف رضی الموسوی: ۷۰۹، نمبر: ۵۳۔ (من عهد له علیه السلام کتبه للاشتر النخعیؒ) اس کتاب میں حضرت علیؓ سے منسوب من گھڑت خطبات اور تقریرین جمع کی گئی ہیں)

جواب: جی لیجیے۔ایک مثال تو سورۃ الولایت ہے۔؟!!

شیعہ کا دعویٰ ہے کہ سورۃ الولایت میں حضرت علی کی ولایت کا ذکر ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید یہ سورت نازل کی تھی۔(وہ سورت یہ ہے):۔

[يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا آمِنُوْا بِالنَّبِيِّ وَالْوَلِيِّ الَّذِيْنَ بَعَثْنَا هُمَا يَهْدِيَا نكُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ . نَبِيٌّ وَ وَلِيٌّ بَعْضُهُمَا مِنْ بَعْضٍ وَ أَنَا الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ. إِنَّ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ لَهُمْ جَنَّاتُ النَّعِيْمِ وَ الَّذِيْنَ إِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا كَانُوْا بِآيَاتِنَا مُكَذِّبِيْنَ فَإِنَّ لَهُمْ فِي جَهَنَّمَ مُقَامًا عَظِيْمًا إِذَا نُوْدِيَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الظَّالِمُوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ لِلْمُرْسَلِيْنَ مَا خَلَفَهُمُ الْمُرْسَلِيْنَ إِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانَ اللهُ لِيُظْهِرَهُمْ إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ ؟ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ عَلِيٌّ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ]

''اے ایمان والو! نبی اور ولی پر ایمان لاؤ جن دونوں کو ہم نے تمہیں سیدھی راہ دکھانے کے لئے بھیجا ہے۔ نبی اور ولی ایک دوسرے سے ہیں اور میں خوب جاننے والا خوب خبر دار ہوں۔ بے شک جو لوگ اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں ان کے لئے نعمتوں والے باغات ہیں۔اور وہ لوگ کہ جن پر جب ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں، بے شک ان کے لئے جہنم میں بہت برا مقام ہوگا۔جبکہ روز قیامت انہیں پکارا جائے گا:'' کہاں ہیں ظالم، رسولوں کو جھٹلانے والے۔رسولوں نے انہیں حق کے ساتھ پیچھے چھوڑا تھا اور اللہ انہیں قریبی وقت تک غلبہ نہیں دے گا۔تم اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرو اور علی اس (بات پر) گواہوں میں سے ہے۔''

تبصرہ: لا الٰہ الا اللہ... یہ کیسا شدید مضطرب کلام ہے۔کیسی گھناؤنی جہالت کی دلیل ہے۔کیسا شاندار عجمی کلام ہے!(جبکہ دعویٰ یہ ہے کہ یہ قرآن کی سورت ہے)؟

دوسری مثال: شیعی شیخ کلینی روایت کرتا ہے کہ جابر جعفی نے بیان کیا:''جبرائیل علیہ السلام یہ آیت اس طرح لے کر محمد پر نازل ہوئے تھے:۔

[وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا] فِي عَلِيٍّ [فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِنْ مِثْلِهِ] (۲)

(۱) (تذکرۃ الأئمۃ: ۹۔۱۰ / محمد باقر المجلسی۔ فصل الخطاب: ۱۸۰ / للنوری الطبرسی)

۲۔اصول الکافی: ۱/ ۳۱۵ (کتاب الحجۃ، باب فیہ نکت و نتف من التنزیل فی الولایۃ)

''اور اگر تم شک میں ہو، اس چیز میں جو ہم اپنے بندے پر (علی کے بارے میں) اتاری تو تم اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ۔''

مزید ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی:۔

[وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ] فِي عَلِيٍّ [لَكَانَ خَيْراً لَّهُمْ] (۱)

''اور اگر وہ اس چیز پر عمل کرتے جو انھیں (علی کے متعلق) نصیحت کی گئی تھی تو ان کے لیے بہتر تھا۔''

نیز ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس طرح نقل کرتا ہے:۔

[وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ] فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ وَ وِلَايَةِ الأئمةِ مِنْ بَعْدِهِ [فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْمًا] (۲)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے (علی اور اس کے بعد والے ائمہ کی ولایت میں) تو وہ عظیم کامیابی حاصل کرے گا۔''

اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: [اِنَّ] عَلِيًّا [جَمْعَهٗ وَ قُرْآنَهٗ . فَاِذَا قَرَأنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَه] (۳)

''بے شک (علی کے) ذمہ میں ہے اس کا جمع کرنا اور اسے پڑھوانا۔ پھر جب ہم اسے پڑھوا دیں تو آپ اس کے پڑھنے کی اتباع کریں۔''

اسی طرح کلینی نے اپنی سند سے عبد اللہ بن سنان کے واسطے سے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:۔ [وَلَقَدْ عَهِدْنَا اِلٰی آدَمَ مِنْ قَبْلُ] كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْاَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمْ [فَنَسِيَ]

''یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم سے عہد لیا تھا (چند باتوں کا جو محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین اور ان کی اولاد میں سے ائمہ کے بارے) تو وہ بھول گئے۔''

ابو عبد اللہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! محمد ﷺ پر یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ اسی طرح ابو عبد اللہ سے اللہ تعالیٰ کا

۱۔اصول الکافی: ۱/ ۳۲۰ کتاب الحجۃ، باب فیه حدیث نمبر: ۶۰۔

۲۔اصول الکافی: ۱/۳۱۲ کتاب الحجۃ، باب فیه حدیث نمبر: ۸۔

۳۔بحار الأنوار: ۴۰/ ۱۵۶ حدیث نمبر: ۵۴ (باب علمه وان النبی ....'' فصل الخطاب: ۱۱۶ دیکھیے: مصباح التهجد الورقة: ۱۱۲/ الطوسی۔ تفسیر البرھان: ۱/ ۲۲۔ ۲۷۷

ارشاد اس طرح روایت کیا گیا ہے۔(۱)

[فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ] يَا مَعْشَرَ الْمُكَذِّبِينَ حَيْثُ أَنْبَأْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ الأئمة من بعده [مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ] وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی۔(۲)

''عنقریب تم جان لوگے واضح گمراہی میں کون ہے (اے جھٹلانے والوں کی جماعت، جب کہ میں نے تمھیں علی اور اس کے بعد والے ائمہ کی ولایت کے متعلق اپنے رب کا پیغام پہنچا دیا تھا کہ کون واضح گمراہی میں ہے۔''

احمد بن محمد بن أبی نصر سے مروی ہے وہ کہتا ہے: ''ابوالحسن علیہ السلام نے مجھے مصحف دیا اور فرمایا: اسے پڑھنا نہیں۔ لیکن میں نے اسے کھول کر پڑھا تو یہ سورت پڑھی: [لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا] میں نے اس میں قریش کے ستر لوگوں کے نام اور ان کے آباء کے نام پڑھے۔ پھر امام علیہ السلام نے مجھے پیغام بھیجا کہ میرا مصحف واپس کر دو۔''(۳)

ابوالحسن سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''علی علیہ السلام کی ولایت تمام انبیاء کے صحیفوں میں لکھی ہوئی تھی۔ اور اللہ نے ہر رسول کو محمد ﷺ کی نبوت اور علی علیہ السلام کے وصی ہونے کی خبر دینے کے لئے بھیجا۔''(۴)

شیعی شیخ الکاشانی کہتا ہے: ''اہل بیت علیہم السلام سے مستفاد ان تمام روایات اور دیگر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ قرآن جو ہمارے پاس ہے وہ ایسے مکمل نہیں ہے جیسے محمد ﷺ پر نازل ہوا تھا بلکہ اس میں اللہ کے نازل کردہ قرآن کے خلاف آیات موجود ہیں اور کچھ محرف اور تبدیل شدہ ہے۔ اور اس میں بے شمار چیزیں حذف کر دی گئی ہیں مثلاً علی علیہ السلام کا نام بہت ساری جگہوں سے نکال دیا گیا ہے۔ متعدد جگہوں سے آل محمد ع حذف ہے اور کئی مقامات سے منافقین کے نام مٹا دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی تبدیلیاں ہیں جبکہ

۱۔اصول الکافی: ۱/ ۳۱۴ (کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۲۳۔ باب فیه نکت ... "

۲۔ اصول الکافی: ۱/۳۱۸ (کتاب الحجة، حدیث نمبر ۵، باب فیه نکت

۳۔اصول الکافی: ۲/ ۸۲٤ (کتاب فضل القرآن، حدیث نمبر : ۱۷۔ باب النوادر۔

٤۔اصوال الکافی: ۱/ ۳۳۱ (کتاب الحجته ، حدیث نمبر ٦۔ باب فیه نکت۔

موجودہ ترتیب قرآن بھی اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔(۱)

اہم نوٹ: شیعی شیوخ کی گزشتہ تمام نصوص میں اس بات کی گواہی ہے کہ قرآن مجید میں ان کے ائمہ اور علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں وصیت کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ بات ان کے عقیدے کی بلند و بالا عمارت کو بنیادوں اکھیڑ دیتی ہے۔ اس لیے اب شیعی علماء کے پاس اور کوئی چارہ نہیں رہتا سوائے اس کے کہ قرآن مجید میں تحریف کی گئی ہے اور یہ تبدیل شدہ ہے اور اسی عقیدے پر اپنے عوام کو پکا کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

اسی لیے ان کے علامہ مجلسی نے گواہی دی ہے، جیسا کہ گزشتہ صفحات پر گزر چکا کہ شیعہ کے نزدیک قرآن مجید کی تحریف کی روایات، امامت کے متعلق روایات سے کم نہیں ہیں۔ لہٰذا جب تحریف ہی ثابت نہ ہوئی تو امامت بھی ثابت نہ ہوئی اور نہ شیعہ کے دیگر عقائد ثابت ہوئے۔ یقیناً مجلسی نے درست کہا ہے کہ تحریف نہیں ہوئی اور مسئلہ امامت بھی ثابت نہیں ہوا اور نہ رجعت امام کا عقیدہ ثابت ہو سکا۔ اس جیسے دیگر باطل عقائد بھی غیر ثابت ہیں۔

سوال نمبر ۱۳: شیعی علماء کے عقیدے کے مطابق قرآن کریم کی آیات کی صحیح تعداد کیا ہے کیا وہ اس مسئلے میں متفق ہیں؟

جواب: وہ اس مسئلے میں متفق نہیں بلکہ شدید اختلاف کا شکار ہیں۔ ان کا علامہ کلینی روایت کرتا ہے(۲) ''ہشام بن سالم ابو عبداللہ علیہ السلام سے بیان کرتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: بے شک وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوا اس میں سترہ ہزار (17,000) آیات تھیں۔

شیعی علماء نے اس افسانے کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ مجلسی کہتا ہے: ''یہ روایت صحیح ہے'' (۳) ان کا علامہ سازندرانی کہتا ہے: مسلم کے شارح صاحب اکمال الاکمال طبرسی سے نقل کرتا ہے کہ قرآن مجید کی چھ ہزار پانچ سو آیات ہیں۔ اس میں سے پانچ ہزار توحید کے بارے میں ہیں اور بقیہ احکام، قصص اور مواعظ کے متعلق

۱۔تفسیر الصافی: ۱/ ۔ مقدمہ المؤلف (المقدمہ السادستہ: فی نبذ مما جاء فی جمع القرآن ... " شیعی علماء کاشانی کو ان الفاظ میں یاد کرتے ہیں: العلامة، المحقق المدقق، جلیل القدر، عظیم الشان'' دیکھیے جامع الرواۃ: ۲/۴۲/ للاردبیلی۔

۲۔اصول الکافی: ۲/ ۸۲۶(کتاب فضل القرآن، حدیث نمبر: ۲۹۔ باب النوادر۔

۳۔مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول للمجلسی: ۲/ ۵۳۶(باب النوادر

ہیں۔ میں کہتا ہوں حدیث میں جو زیادہ تعداد بیان ہوئی ہیں وہ تحریف کی وجہ سے ساقط کر دی گئی۔ قرآن کے کچھ حصے کا سقوط اور تحریف ہماری متواتر روایات سے ثابت ہے۔"(۱)

شیعہ کا علامہ مجلسی کہتا ہے: "بے شک اس روایت اور دیگر بہت ساری صحیح روایات میں قرآن کے ناقص ہونے اور تبدیل شدہ ہونے کی صراحت ہے۔"(۲)

تبصرہ: یہ افسانہ شیعہ کے علماء نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ: "قرآن کی دس ہزار (10,000) آیات ہیں۔" (۳) پھر مزید ترقی ہوئی تو اس تعداد میں اضافہ کر دیا گیا کہ: "اس کی تعداد سترہ ہزار (17,000) ہے۔"(۴) پھر اس افسانے میں مزید رنگ بھرا تو کہنے لگے: "اٹھارہ ہزار (18,000) آیات ہیں۔ جیسا کہ سلیم بن قیس کی کتاب میں ہے۔(۵) اور یہ افسانہ نگاری اور رنگ بازی تا حال جاری ہے!!

سوال نمبر ۱۴: عہد حاضر کے علمائے شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کا تحریف قرآن کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

جواب: عہد حاضر کے شیعی شیوخ چار گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہیں۔

پہلی قسم: ایک گروہ نے اپنے اس عقیدے کا اپنی کتابوں میں موجودگی کا سرے سے انکار کر دیا ہے۔ ان علماء میں **عبد الحسین الامینی النجفی** شامل ہے۔ یہ علامہ، امام ابن حزم رحمہ اللہ کے اس قول کا رد کر رہا تھا کہ شیعی علما تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ کہتا ہے: "کاش یہ جرأت مند مفتری اپنی اس بات کا حوالہ شیعہ کی کس معتبر و معتمد کتاب سے دے دیتا... بلکہ اگر ہم ان کے کسی جاہل، بڑے کانوں والے دیہاتی یا بکواسی کی بات تسلیم بھی کر لیں تو بھی یہ بات ثابت نہیں ہوتی کیونکہ تمام شیعہ فرقے اور ان میں سے شیعہ امامیہ سب سے پہلے اس بات پر متفق ہیں کہ دو گتوں کے درمیان موجود قرآن ہے اور اس میں کوئی وشبہ نہیں ہے۔(۶)

۱۔ شرح أصول الکافي / المازندراني: ۱۱ / ۸۷۔ ۸۸۔

۲۔ مرآة العقول: ۲/ ۵۳۶، باب النوادر۔

۳۔ الوافي المجلد الثاني: ۱/ ۲۷٤۔

٤۔ اصول الکافي: ۲/ ۸۲٦، حدیث نمبر: ۲۹۔

٥۔ شرح اصول الکافي: ۱۱/ ۸۷۔

٦۔ الغدیر: ۳/ ۹۳،۹۴۔ یہ ایک مضحکہ خیز مگر رلانے والی خبر ہے کہ اس نجفی نے اپنی کتاب کی ساتویں جلد کا دیباچہ بولس سلامہ عیسائی سے لکھوایا ہے۔ نصرانی بولس نے اسے خط لکھا کہ آپ نے دیباچے میں میرا خط شامل کر کے مجھے بڑا اعزاز بخشا ہے۔ بقیہ اگلے صفحہ پر۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ نے عبدالحسین النجفی ہی سے تحریف قرآن کے عقیدے کی دلیل بیان کر دی ہے اور اس بے چارے کو علم بھی نہیں ہوا۔ لہٰذا یہ شیعہ اپنی کتاب میں ایک من گھڑت آیت لکھتا ہے۔(۱)

"الیوم أکملت لکم دینکم بامامته فمن لم تم به و بمن کان من ولدی من صلبه الی یوم القیامة فأولئک حبطت أعمالهم و فی النار هم خالدون. ان ابلیس أخرج آدم علیه السلام من الجنة مع کونه صفوة الله بالحسد، فلا تحسدوا فتحبط أعمالکم وتزل أقداکم"

"آج کے دن میں نے (علی علیہ السلام) کی امامت کے ساتھ تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے، لہٰذا جس شخص نے اس کی اور تا قیامت آنے والے ائمہ کی اقتداء نہ کی جو اس کی صلب سے میری اولاد ہے، تو یہی لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ بے شک ابلیس نے حسد کی بنا پر آدم کو جنت سے نکلوا دیا حالانکہ وہ اللہ کا برگزیدہ تھا۔ تو تم حسد نہ کرو کہیں تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں اور قدم پھسل نہ جائیں۔"

ان کے آیت اللہ النجفی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ آیت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"(۲)

دیکھیے: اللہ اس مؤلف کو ذلیل وخوار کرے، اس نے اولاد کی نسبت اللہ کی طرف کر دی ہے اور ایسی گھٹیا بات کہی ہے جو کسی یہودی، عیسائی اور مشرک کو کہنے کی جرأت بھی نہیں ہوئی۔ وہ اللہ پر افتراء باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "تا قیامت آنے والے ائمہ جو اس کی صلب سے میری اولاد ہوں گے۔" تو کیا شیعی ائمہ اللہ کی اولاد ہیں؟ اور کیا وہ حضرت علی کی صلب سے ہوں گے؟ ہم ایسے شرک اور مشرکوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

..میں نے یہ شاندار کتاب پڑھی ہے۔ مجھے ایسے لگا جیسے سمندر کے سارے موتی تمہارے حوض میں جمع ہو گئے ہیں اور خصوصاً میری نظر خلیفہ ثانی کے متعلق ریمارکس پر جم گئی۔ کیسی شاندار بحث ہے اور آپ کے دلائل کیسے قوی ہیں؟ الغدیر: ۷/ح... یہ بے وقوف شیعہ عیسائی کی اس تعریف پر پھولے نہیں سمایا لہٰذا اسے جوابی خوشامدی خط لکھا جس میں لکھتا ہے: ہمیں عیسائی محقق، آزاد قاضی اور معزز شاعر اور استاد بولس سلامہ کا خط ملا ہے۔ جس کی یادیں ہمیشہ باقی رہیں گی۔ لہٰذا ان کا صد بار شکریہ" الغدیر: ۷/ح۔

۱۔ الغدیر: ۱/ ۲۱۴۔ ۲۱۶)

۲۔ الغدیر: ۱/ ۲۱۴۔ ۲۱۶۔

وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ وَ مَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اِلَّاۤ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَ عَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَ كُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝ (مریم: ۸۸۔۹۵)

''اورانھوں نے کہا: رحمٰن اولاد رکھتا ہے۔ البتہ تم ایک بہت بھاری بات (گناہ) تک پہنچے ہو۔ قریب ہے کہ آسمان اس (بات) پر پھٹ پڑیں، اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں۔ اس (بات) پر کہ انھوں نے رحمان کے لیے اولاد کا دعوی کیا ہے۔ اور رحمان کے لائق نہیں کہ وہ کسی کو اولاد بنائے۔ آسمانوں اور زمین میں جو کوئی بھی ہے۔ وہ سب رحمان کے پاس غلام بن کر آئیں گے۔ یقیناً اس (رحمان) نے اس کا شمار کر رکھا ہے۔ اور انھیں خوب گن رکھا ہے۔'' اور وہ سب روز قیامت اللہ کے پاس تنہا تنہا آئیں گے''۔

دوسری قسم: اس قسم میں شامل شیعی علماء نے تحریف قرآن کے وجود کا اعتراف کیا لیکن اس کی وجہ جواز پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے کہا: تحریف بیان کرنے والی روایات شاذ اور ضعیف ہیں۔ وہ خبر واحد ہیں جن سے علم اور عمل کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا یا تو ان کی قابل اعتبار تاویل کی جائے گی یا انھیں دیوار پر مار دیا جائے گا''(۱)۔

تبصرہ: لیکن یہ علماء اپنے کبار شیوخ کے اس فرمان کا کیا جواب دیں گے کہ تحریف قرآن اور اس میں کمی بیشی کو بیان کرنے والی روایات بہت مشہور اور حد تواتر کو پہنچی ہوئی ہیں۔ جس شخص نے تحریف والی روایات بیان کیں اور ان پر اپنے ایمان اور اعتقاد کا اظہار کیا تو اس پر اعتماد کرنا جائز نہیں ہے''۔

اس قسم میں شامل دوسرا گروہ کہتا ہے: ''یہ روایات ثابت ہیں۔ لیکن (ائمہ علیہم السلام) کی بہت ساری روایات میں یہ کہنا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے'' اس سے ان کی مراد نزول کے اعتبار سے تفسیر ہوتی ہے۔ جو کہ اس کی باطنی تفسیر اور تاویل کے مقابل ہوتی ہے۔''(۲)

تعلیق: شیعہ کا یہ قول بھی قرآن میں تحریف کے دعوے کا مؤید ہے، اس کا دفاع نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابہ

۱۔أصل الشیعہ: ۲۲۰/ محمد آل کاشف الغطاء۔

۲۔المیزان فی تفسیر القرآن: ۱۲/ ۱۰۸۔(کلام فی أن القرآن مصون عن التحریف فی فصول، الفصل الثانی۔

کرام رضی اللہ عنہم کی تفسیر اس گروہ کی نظر میں تحریف شمار ہوا اور ان کے شیوخ القمی، کلینی اور مجلسی وغیرہ کی تاویلیں قرآنی تفسیر کہلائیں؟!!

شیعی شیوخ کی تیسری جماعت کہتی ہے: ''نسخ کا مطلب یہ ہے: یا یہ زائد آیات ان میں سے ہیں جن کی تلاوت منسوخ ہوگئی ہے۔''(۱)

شیعہ کی رسوائی: لیکن عہد حاضر کے شیعی جسے وہ امام اکبر کا لقب دیتے ہیں آیت عظمی کہہ کر پکارتے ہیں اور علمی انسٹی ٹیوٹ کا سربراہ بھی ہے اور ان کا مرکزی لیڈر ہے۔ یعنی ابوالقاسم الموسوی الخوئی۔ اس کا نظریہ یہ ہے کہ تلاوت کے منسوخ ہونے کا مطلب تحریف ہی ہے۔(۲)''

جبکہ نسخ اور تحریف میں واضح فرق ہے۔ تحریف انسانی فعل ہے اور اللہ تعالیٰ نے محرفین کی مذمت کی ہے۔ جب کہ نسخ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (البقرہ:۱۰۶)

''جو آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا بھلوا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسی کی مثل لے آتے ہیں۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

جب کہ یہ کتاب اللہ کسی بھی حال میں چھوڑنے کو مستلزم نہیں۔''

اس قسم میں شامل چوتھا گروہ کہتا ہے: ہمارے پاس موجود قرآن میں تحریف نہیں ہے لیکن یہ ناقص ہے۔ اس میں ولایت امیر المومنین علی علیہ السلام کے متعلق آیات ساقط ہیں (اس لئے بہتر یہ تھا کہ شیعی علماء وحی کے نقص کے ابواب قائم کرتے یا وہ ایک اور وحی نزول یا عدم نزول کی صراحت کرتے تا کہ کافر ضعیف العقل لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکہ نہ دے سکتے کہ مسلمانوں کے ایک گروہ کے اعتراف کے مطابق قرآن مجید میں تحریف موجود ہے)(۳)

تعلیق: یہ قول بھی سابقہ قول کی طرح دفاعی قول نہیں بلکہ قرآن کے ناقص ہونے کا مطلب تحریف واقع ہونے کی مزید تاکید ہے۔

۱۔الوافی المجلد الثانی: ۱/ ۲۷۴

(۲) البیان فی تفسیر القرآن: ۲۱۰

۳۔الذریعة الیٰ تصانیف الشیعة: ۳/ ۳۱۴، نمبر: ۱۱۵۱

اس قسم کا پانچواں گروہ کہتا ہے: بے شک ہمارا ایمان ہے کہ موجودہ قرآن میں کوئی کمی وبیشی نہیں ہے (کیونکہ ہم شیعہ اثناعشری اعتراف کرتے ہیں کہ ایک اور قرآن تھا جسے امام علی علیہ السلام نے رسول اللہ کے کفن ودفن اور آپ کی وصیت کی تنقید کے بعد خود اپنے ہاتھوں مبارک سے لکھا تھا... پھر ہر عہد میں ہر امام اسے الٰہی امانت سمجھ کر اس کی حفاظت کرتا رہا حتیٰ کہ وہ قرآن امام مہدی القائم کے پاس محفوظ ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ امام مہدی کو جلد منظر عام پر لاکر ہماری پریشانیاں ختم فرمائے۔(۱))

تبصرہ: اس قول کے قائلین ایک دوسرے قرآن کی موجودگی کے معترف ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی کفر وضلالت سے پناہ مانگتے ہیں۔

تیسری قسم: مکروفریب کے طریقے اپناتے ہوئے قرآن میں نقص وتحریف کا اثبات کرنا اور بظاہر نقص وتحریف کا انکار کرنا۔ اس طریقہ کار کو اپنانے والوں میں سب سے بڑا خبیث ان کا علامہ الخوئی ہے جو عراق میں سابقہ شیعی مرکزی لیڈر تھا اور دیگر علاقوں میں اسی کی فرمانروائی تھی۔ اس نے اپنی خباثت کا اظہار اپنی تفسیر البیان میں کیا ہے۔ وہ ثابت کرتا ہے کہ بلاشبہ شیعی علماء اور محققین کے ہاں مشہور اور معروف بلکہ ان کے ہاں مسلمہ بات یہی ہے کہ قرآن مجید میں تحریف نہیں ہوئی۔(۲)''

تبصرہ: لیکن یہی الخوئی قرآن میں تحریف کے متعلقہ روایات کو صحیح قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے: ''بے شک روایات کی کثرت اس بات کا قطعی ثبوت ہیں کہ ان میں سے کچھ ائمہ معصومین سے صادر ہوئی ہیں اور اس سے اطمینان میں کمی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان میں کئی معتبر روایات بھی موجود ہیں(۳)۔ یہی الخوئی جو اپنے علماء کے عقیدے کی نفی کرتا ہے کہ قرآن ناقص ہے، اپنے عقیدے کو ثابت کرتے ہوئے حضرت علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مصحف کی موجودگی کا تذکرہ کرتا ہے جن میں ائمہ کے نام موجود تھے۔ اور ان میں ایسی آیات موجود تھیں جو کتاب اللہ میں موجود نہیں ہیں۔ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ امت محمدیہ نے اور خصوصاً صحابہ کرام نے قرآنی آیات کو ان کے غیر حقیقی معانی پر محمول کیا ہے۔ جب کہ کلینی، قمی اور عیاشی کی قرآنی تاویلات اس خوئی کے نزدیک کتاب اللہ کی

۱۔ الاسلام علی ضوء التشیع: ۲۰۴۔

۲۔ البیان فی تفسیر القرآن: ۲۰۱۔

۳۔ البیا ن فی تفسیر القرآن: ۲۲۶۔

حقیقی تفسیر ہے(۱)۔

شیعہ کی ذلت ورسوائی: خوئی نے اپنا پول خود ہی کھول دیا اور تحریف کے متعلق اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے: ''بے شک امت محمد یہ نے نبی ﷺ کے بعد بعض کلمات بدل دیے اور ان کلمات کی جگہ دوسرے کلمات درج کر دیے۔''

پھر عیاشی کی سند سے بیان کیا کہ ہشام بن سالم کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر پوچھی [إِنَّ اللهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ]

[سنی ترجمہ]: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم، نوح، آل ابراہیم اور آل عمران کو منتخب کر لیا ہے۔''

ابوعبداللہ کہتے ہیں: ''اس سے مراد آل ابراہیم اور آل محمد ہیں جنہیں جہان والوں پر منتخب کیا ہے۔ لیکن (صحابہ نے) آل محمد کی جگہ آل عمران لکھ دیا ہے۔(۲)''

چوتھی قسم: اس کفر کا علی الاعلان اظہار اور اس کے ساتھ استدلال کرنا۔''

شیعی شیوخ میں سے سب سے بڑے مجرم جس نے کفر میں مرکزی کردار ادا کیا وہ حسین النوری الطبرسی ہے جس نے اپنی کتاب '' فصل الخطاب '' لکھی۔ اس نے یہ کتاب اپنے شیعہ شیوخ کے اس کفریہ عقیدے کے اثبات کے لیے لکھی اور اس میں تمام شیعی فرقوں کے علماء کے اقوال جمع کیے۔ اور ان کے عقائد کے مطابق تحریف شدہ آیات کو اکٹھا کیا۔ اس نے یہ ساری آیات واقوال ایک کتاب میں جمع کر کے شائع کیے۔ یہ کتاب ایران میں ۱۲۹۸ھ میں شائع ہوئی۔

سوال نمبر ۱۵: کیا کسی معتبر شیعی عالم نے یہ دعوی کیا ہے کہ کتاب اللہ میں نامعقول اور غیر شائستہ آیات موجود ہیں؟

جواب: جی ہاں! شیعی اکابرین میں طبرسی کہتا ہے قرآن میں نظم کا اختلاف پایا جاتا ہے جیسا کہ بعض فقرات میں فصاحت وبلاغت کی کمی ہے اور اعجاز کی حد کو نہیں پہنچتے، جب کہ دوسرے فقرات نامعقول وناشائستہ ہیں۔ کچھ فصاحت کے مراتب میں مختلف ہیں کیونکہ کچھ اعلی درجات کے حامل ہیں اور کچھ بالکل ادنیٰ درجے کے ہیں۔(۳)''

۱۔ البیان فی تفسیر القرآن: ۲۲۹

۲۔ البیان فی تفسیر القرآن: ۲۹۹

۳۔ الوثیقة: ۲۱۱

وضاحت: یقیناً شیعی شیوخ نے اپنی کتابوں کو ناشائستہ چیزوں سے پاک صاف ہی رکھا ہوگا؟!!

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو فرماتا ہے:[وَ قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِھٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تَغْلِبُوْنَ] (حم السجدة: ٢٦)

"اور کافروں نے (ایک دوسرے سے) کہا: تم اس قرآن کو مت سنو اور (جب پڑھا جائے تو) شور مچاؤ تاکہ تم غالب آجاؤ"۔

سوال نمبر:١٦۔کیا آپ شیعی شیوخ کی تفسیر کے چند نمونے ذکر فرمائیں گے؟

جواب: جی لیجیے: ا۔شیعی علماء قرآن مجید کی تفسیر اپنے ائمہ سے کرتے ہیں۔

کلینی روایت کرتا ہے:"ابو خالد الکابلی کہتا ہے کہ میں نے ابو جعفر سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ النُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ۞ (سورة التغابن: ٨)

سنی ترجمہ["پس تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا"]

تو انہوں نے کہا:"اللہ کی قسم اس نور سے مراد تاقیامت آنے والے آل محمد کے ائمہ ہیں۔اللہ کی قسم ائمہ وہی نور ہیں جو اللہ نے نازل کیا۔اللہ کی قسم وہ زمین وآسمان میں اللہ کا نور ہیں(١)۔

شیعی علامہ قمی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۞(البقرة:١۔٣)

"الم۔یہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں،یہ ہدایت ہے پرہیزگاروں کے لیے"۔

ابوبصیر کی سند سے ابوعبداللہ علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:"کتاب سے مراد علی علیہ السلام ہیں،اس میں کوئی شک نہیں۔اور یہ شیعہ کے لیے ہدایت ہے۔(٢)"

٢:اسی طرح شیعی مفسرین قرآن مجید میں وارد "النور" سے ائمہ مراد لیتے ہیں۔شیعی شیخ کلینی ابوعبداللہ علیہ

١۔ اصول الکافی: ١/ ١٣٩ کتاب الحجة، حدیث نمبر:١۔ باب أن الأئمه علیهم السلام نور الله عزوجل، تأویل الأیات الظاهرة فی فضائل العترة الطاهرة:٢/ ٦٩٦، حدیث نمبر: ٢ (سورة التغابن وما فیها من الآیات الأئمه المهداة)۔تفسیر البرهان: ٢/ ١٨٠)

(٢) تفسیر القمی: ١/ ٣٠

السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کرتا ہے:۔

[اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا غَرْبِیَّةٍ ۙ یَّكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ] النور: ۳۵

''اللہ آسمانوں اور زمین میں نور ہے، اس کے نور کی مثال (یوں ہے) جسے ایک طاق ہو، جس میں چراغ ہو، چراغ ایک شیشے (کی قندیل) میں ہو، شیشہ جیسے چمکتا ستارہ ہو، وہ (چراغ) ایک مبارک درخت زیتون (کے تیل) سے جلایا جاتا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی، یوں لگے جیسے اس کا تیل خود بخود سلگ اٹھے اگر چہ اسے آگ نے مس نہ کیا ہو۔ (وہ) نور علیٰ نور ہے۔ اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتے ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔''

شیعی علامہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اللہ کے نور سے مراد فاطمہ علیہا السلام ہیں۔ (اس میں چراغ ہے) سے مراد حسن ہیں اور (اور چراغ قندیل میں ہے) سے مراد حسین ہیں (اور قندیل گویا کہ چمکتا ستارہ ہے) اس کا مطلب ہے کہ فاطمہ دنیا کی عورتوں میں چمکتے ستارے کی طرح ہے۔ (اس کو مبارک درخت کا تیل دے کر روشن کیا جاتا ہے) یعنی ابراہیم علیہ السلام (جو شرقی ہے نہ غربی) یعنی نہ وہ یہودی ہے نہ عیسائی۔ اس کا تیل خود بخود بھڑک اٹھے اگر چہ اسے آگ نے مس نہ کیا ہو) یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ پڑے۔ (نور علیٰ نور) یعنی ایک امام کے بعد امام۔ (اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی ہدایت دیتا ہے) یعنی اللہ جسے چاہتا ہے اپنے ائمہ کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے(۱)۔

۳: شیعی علماء شرک سے روکنے والی آیات کی تفسیر علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ کی ولایت میں کفر و شرک سے کرتے ہیں۔

قمی، باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے (حالانکہ وہ اس سے بری ہیں) کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ

۱۔ أصول لکافی: ۱/ ۱۴۰ (کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۵ أن الأئمة نور اللّٰہ عزوجل۔

کے اس ارشاد کی یہ تفسیر کی: وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [الزمر: ٦٥]

''یقیناً آپ کی طرف وحی کی گئی اور آپ سے پہلے (انبیاء) کی طرف بھی کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضائع ہو جائیں اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے''۔

اس کی تفسیر یہ کی کہ اگر آپ نے اپنے بعد علی کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے(۱)۔

شیعی علامہ اور ان کے حجت اللہ کلینی ابو عبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی یہ تفسیر بیان کرتا ہے کہ اگر آپ نے ولایت علی میں کسی دوسرے کو شریک کیا تو آپ کے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور آپ خسارہ پانے والوں میں شامل ہو جائیں گے(۲)۔

شیعی شیخ عیاشی ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر اس طرح کی ہے:۔ [اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ]

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شرک کو معاف نہیں کرتا اور شرک کے علاوہ جسے چاہے گا معاف کر دے گا''۔

وہ اس کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے: بے شک اللہ اسے معاف نہیں کرے گا جس نے ولایت علی میں کفر کیا اور جسے چاہے گا یعنی محبان علی کو معاف دے گا(۳)۔

۴: شیعی مفسرین جن آیات میں ایک اللہ کی عبادت کا حکم اور طاغوت سے اجتناب کا امر ہے اس کی تفسیر ائمہ ولایت اور ائمہ کے دشمنوں سے براءت کرنا کرتے ہیں۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا (اور یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ ایسا فرمائے): ''اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ہماری ولایت کی خبر دینے اور ہمارے دشمنوں سے براءت کا اعلان کرنے کے لیے مبعوث کیا:

۱۔ تفسیر القمی: ۲/ ۲۵۱ (سورۃ الزمر)۔

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۳۲۳۔

۳۔ تفسیر العیاشی: ۱/ ۲۷۲، حدیث نمبر: ۱۴۹۔ تفسیر البرھان، تفسیر نورالثقلین ۱/ ۴۸۸۔ تفسیر الصافی۔ ۱/ ۴۵۸ (سورۃ النساء)۔

اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَ لَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ [النحل: ۳٦]

(سنی ترجمہ) اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ پھر ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر ضلالت ثابت ہوگئی۔'' یعنی آل محمد کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ان پر ضلالت ثابت ہوگئی(۱)۔

اور ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (اور وہ اس قول سے بری ہیں): وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

[وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ] ''اور اللہ نے فرمایا کہ تم دو معبود نہ بنانا۔''

کی یہ تفسیر کی کہ تم دو امام مت بنانا، بلاشبہ امام ایک ہی ہے(۲)۔

۵: شیعی مفسرین قرآن مجید کی وہ آیات جو کافروں اور منافقوں کے بارے میں ہیں، ان سے مراد اکابر صحابہ کرام لیتے ہیں۔ رضی اللہ عنہم..؟

روایت کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (اور وہ اس سے مکمل بری ہیں) اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ [حٰم سجدہ: ۲۹]

''اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہیں گے اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ دونوں (فریق) دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ہم انھیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں تا کہ وہ انتہائی ذلیل وخوار لوگوں میں سے ہوں۔''

اس کی تفسیر یہ ہے کہ ان دو فریق سے مراد ابو بکر اور عمر ہیں۔ پھر فرمایا: اور فلاں شیطان تھا۔

ان کا علامہ مجلسی کہتا ہے: ''دونوں'' سے مراد ابو بکر اور عمر ہیں اور ''فلاں'' سے مراد عمر ہے۔ یعنی آیت میں مذکور جن، اور اسے یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ یہ شیطان تھا۔ یا تو شیطان کے شریک ہونے کی وجہ سے کیونکہ وہ زانی

۱۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۸۰۔ تفسیر الصافی: ۳/ ۱۳٤۔ تفسیر البرهان: ۲/ ۳٦۸۔ تفسیر نور الثقلین: ۳/۵۳، حدیث نمبر: ۷۹)

۲۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۲۸۳۔ تفسیر البرهان: ۲/ ۳٦۸۔ تفسیر نور الثقلین: ۳/ ٦۰، حدیث نمبر: ۱۱۱

کا بچہ ہے یا وہ مکروفریب اور دھوکے بازی میں شیطان کی طرح تھا۔ آخری معنی کے اعتبار سے دوسرے "فلاں" سے مراد ابوبکر ہے(۱)۔

اسی طرح شیعی علماء ابوبصیر کی سند سے ابوعبداللہ علیہ السلام سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: [وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَان] "اور تم شیطانی راہوں پر مت چلو" کی یہ تفسیر کی کہ اس سے مراد دوسرے (عمر) اور پہلے (ابوبکر) کی ولایت ہے(۲)۔

مزید روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا (اور وہ اس سے بری ہیں) کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: [يُؤمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوت] "وہ بتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں" اس کی تفسیر یہ ہے کہ بت اور شیطان سے مراد فلاں فلاں ہیں(۳)۔

فلاں فلاں کی وضاحت کرتے ہوئے مجلسی کہتا ہے: "اس سے مراد ابوبکر اور عمر ہیں۔(۴)"

۶: شیعی علماء دنوں اور مہینوں کی تفسیر بھی اپنے ائمہ سے کرتے ہیں۔

ابوالحسن العسکری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں (حالانکہ وہ اس الزام سے بری ہیں) کہ انھوں نے فرمایا: (السبت) ہفتہ: رسول ﷺ ہیں۔ (الأحد) اتوار سے مراد حضرت علی ہیں۔ (الاثنین) سوموار سے مراد حسن و حسین ہیں۔ (الثلاثہ) منگل سے مراد: علی بن حسین، محمد بن علی اور جعفر بن محمد ہیں۔ (الأربعا) بدھ سے مراد موسیٰ بن جعفر، علی بن موسیٰ، محمد بن علی اور میں ہوں۔ (الخمیس): جمعرات سے مراد میرا بیٹا حسن بن علی ہے اور الجمعہ سے مراد میرا پوتا ہے...(۵)"

۱۔ فروع الكافی الذی بهامش مرآة العقول: ٤/ ٤١٦۔

۲۔تفسير العياشی: ۱/ ۱۲۱۔ حديث نمبر: ۳۰۰ (سورة البقرة)۔

۳۔بصائر الدرجات: ٥٤، حديث نمبر: ۳ (باب معرفة أئمه الهدى من ائمة الضلال وأنهم الجبت والطاغوت والفواحش)، تفسير العياشی: ۱/ ۲۷۳، حديث نمبر: ۱٥۳۔ بشارة المصطفى لشيعة المرتضى: الجزء الخامس، حديث: ۳۷۔ تفسير الصافی: ۱/ ٤٥۹۔ الوافی ۱/ ۲۱٤۔ تفسير البرهان: ۱/ ۲۰۸۔ ۲۷۷۔

٤۔بحار الأنوار: ۲۳ / ۳۰٦، حديث نمبر: ۲، باب انهم أنوار الله)

٥۔بحار الأنوار: ۲٤/ ۲۳۹، حديث نمبر: ۱ باب تأويل الأيام والشهور بالأئمه۔

شیعہ کی رسوائی: ایک طرف اپنے ائمہ کو ہفتہ، اتوار... قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ایسی روایات بیان کرتے ہیں جو انھی دنوں کی مذمت کرتی ہیں؟!

مثلاً ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ہفتہ ہمارا ہے، اتوار ہمارے شیعہ کا ہے، سوموار ہمارے دشمنوں کا ہے، منگل بنوامیہ کا ہے اور بدھ وہ دن ہے جس دن انہوں نے دوا پی تھی۔(۱)"

شیعہ پر مصیبتوں کا ٹوٹ پڑنا: شیعہ نے حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کی اس قدر توہین کی ہے کہ قرآن مجید میں مذکور بعض حشرات الأرض کی تفسیر ان کے ساتھ کی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖۤ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا...** [البقرۃ: ۲۶]

"بے شک اللہ اس بات سے نہیں شرماتا کہ وہ کوئی سی مثال بیان کرے مچھر کی ہو یا اس سے بھی بڑھ کر (حقیر یا عظیم) ہو۔" کی تفسیر میں کہتے ہیں: مچھر سے مراد امیر المؤمنین علی علیہ السلام ہیں۔(۲)

سوال نمبر ۷۱: شیعہ مفسرین اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی کیا تفسیر کرتے ہیں:

وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الأعراف: ۱۸۰)

"اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو اس کے ناموں میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔ وہ جو کچھ کر رہے ہیں جلد اس کی سزا پائیں گے۔"

جواب: امام رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا (اور وہ اس سے بری ہیں)

"جب تم پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں تو اللہ کے خلاف ہماری مدد طلب کرو۔ اللہ کے اس ارشاد [**وَ لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا**] سے یہی مراد ہے۔ فرمایا کہ ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ہم ہی اسمائے حسنیٰ ہیں جن کی معرفت کے بغیر اللہ کسی کا عمل قبول نہیں کرتا۔ لہٰذا تم ان (ائمہ کے ناموں کے ساتھ) اللہ کو پکارو۔(۳)"

۱۔ وسائل الشیعہ: ۷/ ۳۸۰۔ ۳۸۱، حدیث نمبر: ۱۸: باب وجوب تعظیم یوم الجمعہ..."

۲۔ تفسیر القمی: ۱/ ۳۵۔

۳۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۴۵، حدیث نمبر: ۱۱۹۔ الاختصاص: ۲۵۲۔ تفسیر الصافی: ۲/ ۲۵۴ تفسیر البرھان: ۲/ ۵۱

سوال نمبر ۱۸: شیعہ مذہب کے شیوخ کے نزدیک ائمہ اثنی عشری کے اقوال کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ امامیہ کے نزدیک ان کے ائمہ کے اقوال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اقوال جیسا مقام ومرتبہ رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: ''بے شک تمام ظاہری ائمہ کی حدیث اللہ تعالیٰ کے فرامین ہیں اور ان کے اقوال میں کوئی اختلاف نہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے فرامین میں کوئی اختلاف نہیں۔'' بلکہ وہ تو یہاں تک کہتے ہیں (۱) ''جس شخص نے ابوعبداللہ ع سے حدیث سنی ہو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس حدیث کو ابوعبداللہ کے والد یا ان کے کسی دادا سے روایت کرے۔ بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ وہ روایت بیان کرتے وقت کہے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' بلکہ یہی کہنا اولیٰ اور بہتر ہے۔

اس کی دلیل ابوبصیر کی روایت ہے۔ وہ کہتا ہے: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: ''میں جو حدیث آپ سے سنوں کیا اسے آپ کے والد کے حوالے سے بیان کر سکتا ہوں؟ یا جو حدیث میں نے آپ کے والد سے سنی ہو اسے آپ کے نام سے روایت کر سکتا ہوں؟'' انھوں نے فرمایا: ''یہ دونوں طریقے برابر ہیں البتہ میرے والد کے حوالے سے بیان کرو تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے۔''

اور ابوعبداللہ علیہ السلام نے جمیل سے کہا: ''جو روایات تم نے مجھ سے سنی ہیں تم انھیں میرے والد سے روایت کرو۔ (۲)''

تضاد بیانی: کلینی ہی نے ابوعبداللہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''خبردار جھوٹ گھڑنے سے بچو؟'' ان سے پوچھا گیا: گھڑا ہوا جھوٹ کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ''گھڑا ہو جھوٹ یہ ہے کہ تمھیں ایک شخص حدیث بیان کرے پھر تم اس کا نام چھوڑ کر اس کے استاد سے وہی روایت بیان کرو۔ (۳)''

شیعہ علماء کہتے ہیں ''بلاشبہ امامت، نبوت کا تسلسل ہے۔ (۴)''

ان کا امام روح اللہ خمینی کہتا ہے: ''ائمہ کی تعلیمات قرآنی تعلیمات جیسی ہیں، ان کی تنفیذ اور اتباع واجب

۱۔ ا شرح إصول الكافي: ۲/ ۲۲۵۔

۲۔ اصول الكافي: ۱/ ۴۰ (كتاب فضل العلم حديث نمبر: ۴، باب رواية الكتب والحديث ... "

۳۔ أصول الكافي: ۱/ ۴۱ (كتاب العلم، حديث نمبر: ۱۲، باب رواية الكتب والحديث ... "

۴۔ عقائد الأمامية: ۶۶/ محمد رضا المظفر، عميد كليه فقه، النجف

ہے۔(۱)"

ان کے شیخ محمد جواد مغنیہ کہتا ہے: "امام معصوم کا قول اور حکم مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے برابر ہے۔"

وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى [النجم: ۳،٤]

"اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ وہ وحی ہی تو ہے جو (اس کی طرف) بھیجی جاتی ہے۔(۲)"

تبصرہ: (اگر امامت، نبوت کا تسلسل ہے) تو کیا نصوص نبوی ﷺ بھی ان کے آخری امام تک مسلسل ہیں یا نہیں؟ اور کیا ان کے اعتقاد کے مطابق ائمہ کا وجود بھی ختم ہوا ہے یا نہیں؟

بلاشبہ یہ روایات جھوٹ گھڑنے کے بڑے صریح اور واضح دلائل ہیں کیونکہ یہ امیر المومنین علی کی طرف وہ بات منسوب کرتے ہیں جو انھوں نے کہی ہی نہیں۔ بلکہ ان کے کسی پوتے نے کہی تھی بلکہ سابقہ روایت کی رو سے اسے دادا ہی کی طرف منسوب کرنا اولیٰ اور بہتر ہے۔!!

سوال نمبر ۱۹: شیعہ شیوخ کے نزدیک سنت سے کیا مراد ہے؟

جواب: شیعی شیوخ کے نزدیک سنت سے مراد ائمہ معصومین علیہم السلام کا طریقہ ہے(۳)۔

وہ کہتے ہیں: یہ اس لیے کہ وہ نبی کی زبانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے واقعات کے احکام کی تبلیغ پر مقرر ہیں۔ لہٰذا وہ صرف واقعاتی احکام کو پہنچاتے ہیں جیسے وہ اللہ کے نزدیک ہوتے ہیں(۴)۔

اس طرح شیعہ کے نزدیک سنت صرف سنت رسول اللہ ﷺ کا نام نہیں جو کہ معصوم عن الخطاء ہیں؟

اس طرح شیعہ امامیہ کے معصوم ائمہ کے بچپن کے اقوال اور عقلی پختگی کی عمر کے اقوال میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ ان کے اعتقاد کے مطابق ان کے ائمہ پیدائش کے دن سے لے کر فوت ہونے تک عمداً، غلطی سے یا بھول کر بھی غلطی نہیں کرتے(۵)۔

۱۔ الحکومة الاسلامیة: ۱۳

۲۔ الخمینی والدولة الأسامیه: ۵۹۔

۳۔ الدستور الأسلامی لجمهوریة ایران: ۲۰، اصدار وزارة الارشاد ایرانی۔

٤۔ اصول الفقه المقارن: ۳/ ۵۱

۵۔ دیکھیے: عقائد الامامیة: ۲٦۔

سوال نمبر۲۰: کیا شیعہ امامیہ کے عقیدے کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے قبل مکمل شریعت پہنچا دی تھی یا نہیں؟

جواب: نہیں، بلکہ آپ نے شریعت کا صرف ایک حصہ امت تک پہنچایا تھا اور باقی علی رضی اللہ عنہ کے پاس امانت رکھوا دیا تھا۔

شیعہ کے عظیم لیڈر شہاب الدین النجفی کہتا ہے: بے شک نبی ﷺ کو بہت کم فرصت ملی اور آپ مکمل احکام دین کی تعلیم نہیں دے سکے۔ آپ نے تفصیلی دینی احکام دینے کی بجائے جنگوں میں مشغولیت کو ترجیح دی ...خصوصاً آپ کے زمانے میں لوگوں میں اتنی استعداد بھی نہیں تھی کہ وہ، وہ تمام احکام سیکھ لیتے جن کی ضرورت کئی صدیوں تک پیش آنی تھی(۱)۔

جبکہ ان کے امام خمینی کا کہنا ہے کہ ''ہم کہتے ہیں بلاشبہ انبیاء کو اپنے مقاصد کی تنفیذ کی توفیق نہیں ملی اور بے شک اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں ایک شخص کو معبوث فرمائے گا جو انبیاء کے مسائل نافذ کرے گا۔(۲)''

سوال نمبر:۲۱۔شیعہ مذہب کے شیوخ کا صحابہ کرام کی مرویات کے بارے میں کیا موقف ہے؟

جواب: شیعہ کا شیخ آل کاشف الغطاء اپنے علماء کا موقف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: ''وہ سنت یعنی احادیث نبویہ کا کوئی اعتبار نہیں کرتے، سوائے اس حدیث کے جو اہل بیت کی سند سے ان کے نانا ﷺ سے ثابت ہو... رہی وہ احادیث جنہیں ابوہریرہ، سمرہ بن جندب بیان کرتے ہیں تو وہ شیعہ امامیہ کے نزدیک مچھر کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھیں۔(۳)''

اسی لیے شیعہ کا ایک صول ہے کہ ہر وہ روایت جو ان کے ائمہ سے منقول نہ ہو وہ باطل ہے۔(۴)''

شیعہ کو منہ توڑ جواب: شیعی شیوخ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو رد کرنے کا جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ

۱۔ شهاب الدين النجفي و تعليقاته على احقاق الحق للتستري: ۲/ ۲۸۸۔

۲۔ مسألة المهدي مع مسألة أخرى : ۲۲۔

۳۔أصل الشيعة أصولها: ۲۳۶۔

٤۔أصول الكافي : ۱/ ۳۰۰، كتاب الحجة، باب أنه شيء من الحق في يد الناس ... وأن كل شئ لم يخرج من عند هم فهو باطل۔"

صحابہ کرام نے ان کے ائمہ میں سے ایک امام علی بن اَبی طالب علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا تھا، یہ ان کے دعوی کی حد تک ہے۔

اگر ایسا ہے تو وہ ان لوگوں کی روایات کو کیوں قبول کرتے ہیں جو ان کے بہت سارے ائمہ کا انکار کرتے ہیں اور وہ فطحیہ فرقے کے عبداللہ بن بکیر جیسے راویوں کی روایات پر کیوں عمل کرتے ہیں، جیسا کہ الحر العاملی نے بیان کیا ہے(۱)۔ اور الواقفہ (۲) کے راوی سماعہ بن مہران جیسوں کی روایات اور الناؤوسیہ (۳) کی مرویات کو کیوں قبول کرتے ہیں۔

اس سب کے باوجود شیعی شیوخ نے ان فرقوں کے بعض راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے جنہوں نے ان کے بارہ ائمہ میں سے اکثر کا انکار کیا تھا۔

شیعی علامہ الکشی، الفطحیہ کے بعض راوی مثلاً: محمد ولید الخزاز، معاویہ بن حکیم، مصدق بن صدقہ اور محمد بن سالم بن عبدالحمید وغیرہ کے بارے میں لکھتا ہے: ''یہ سب راوی فطحیہ فرقے کے ہیں اور یہ جلیل القدر فقہاء اور عادل راوی ہیں۔(۴)''

ملاں مجلسی نے بھی ذکر کیا ہے کہ اس کا فرقہ ان جیسے راویوں کی مرویات پر عمل کرتا ہے۔ لہٰذا وہ کہتا ہے: ''اس

۱۔ الفطحیہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو عبداللہ بن جعفر بن محمد کی امامت کے قائلین ہیں، ان کو فطحیہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ ان کا امام چپٹے سر والا تھا۔ ان کی امامت کے قائلین میں العصابۃ کے اکثر مشائخ اور فقہا شامل ہیں... یہ عبداللہ اپنے والد کی وفات کے ۷۰ دن بعد فوت ہو گیا تھا۔ دیکھئے: رجال الکشی: ۳/ ۲۱۸، نمبر: ۱۲۱ (الفطحیہ)۔ مزید دیکھیے مسائل الامامة ومقتطفات من الكتاب الأوسط في المقالات: ٤٦۔ فرق الشيعة ۷۷۔ ۷۸ الحور العين: ١٦٣)

۲۔ الواقفہ، وہ لوگ ہیں جو شیعہ کے ساتویں امام موسیٰ بن جعفر پر امامت کے دروازے بند کر دیتے ہیں۔ وہ ان کے بعد کسی امام کے قائل نہیں۔ ان کا دعوی ہے کہ موسیٰ بن جعفر فوت نہیں ہوا اور وہ زندہ ہے لہٰذا وہ اس کے ظہور کے منتظر ہیں۔ دیکھیے: مسائل الأمامة: ۴۷، رجال الکشی: ۶/ ۳۸۱۔۳۸۷ (في الوقفہ)۔ المقالات والفرق: ۹۳)

۳۔ الناؤوسیہ، ناؤوس نامی شخص کے پیروکار ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ چھٹا امام جعفر بن محمد فوت نہیں ہوا، وہ زندہ ہے اور عنقریب رونما ہوگا اور حکومت سنبھالے گا۔ دیکھئے: فرق الشیعہ: ۶۷۔ المقالات والفرق: ۸۰۔ کتاب الزینۃ فی الکلمات الاسلامیہ العربیۃ: ۲۸۶۔ الحور العین: ۱۶۲)

۴۔ رجال الکشی: ۶/ ۴۶۵، نمبر: ۳۵۹ (محمد بن الولید البجلی)

وجہ سے جو ہم نے ذکر کی ہے، جماعت نے عبد اللہ بن بکیر الفطحی اور سماعہ بن مہران الواقفی جیسے راویوں کی روایات پر عمل کیا ہے۔(۱)"

الکشی اور دیگر شیعی شیوخ نے الواقفہ کے رؤساء کے بارے میں جو ریمارکس دیے ہیں، وہ ان کے اپنے عقیدے کے مطابق ان کے امام معصوم ابوالحسن کے خیالات سے متفق نہیں ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں: "الواقف حق کا معاند ہے، سخت برائی پر قائم ہے۔ اگر اسی پر مرگیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بدترین جگہ ہے لوٹنے کی۔(۲)" مزید فرماتے ہیں: "یہ لوگ پریشان، حیرت زدہ زندگی گزارتے ہیں اور زندیق ہوکر مرتے ہیں۔(۳)" نیز یہ بھی فرماتے ہیں: بے شک یہ لوگ کافر، مشرک اور زندیق ہیں۔

شیعی شیوخ پر مصیبتوں کا نزول

شیعہ کے علامہ کلینی نے ابن حازم سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ اس نے ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کہا: "مجھے بتایئے کیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے محمد ﷺ کے بارے میں سچ بیان کیا ہے یا جھوٹ؟"

انھوں نے فرمایا: "بلکہ انہوں نے سچ بیان کیا ہے۔(۴)"

اللہ اکبر [وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا] (سورة بنی اسرائیل : ۸۱)

اور کہیے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔"

سوال نمبر:۲۲۔ من گھڑت شیعی افسانوں کی حقیقت کیا ہے اور شیعی مذہب میں ان کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟

جواب: جب ان کے امام حسن عسکری علیہ السلام فوت ہوئے تو ان کا کوئی جانشین نہیں تھا اور ان کا ظاہری بچہ کوئی نہیں تھا۔ ان کی بیویوں اور لونڈیوں کے حمل چیک کرائے گئے لیکن اس سب کے باوجود کسی حمل کا علم نہ ہوا۔ لہٰذا ان کی وراثت ان کی والدہ اور بھائی جعفر میں تقسیم کردی گئیں۔ ان کی وصیت ان کی والدہ نے سنبھال

۱۔ بحار الأنوار: ۲/ ۲۵۳، حدیث نمبر: ۷۲، باب علل اختلاف الأخبار..."

۲۔ رجال الکشی: ۶/ ۳۸۱، حدیث نمبر: ۱ ۔نمبر ۲۸۸۔ (فی الواقفة) بحار الأنوار: ۴۸/ ۲۶۳ حدیث نمبر ۱۸، (باب رد مذهب الواقفية و السبب الذی لأجله قيل بالوقف علی موسیٰ)

۳۔ رجال الکشی: ۶/ ۳۸۱۔ بحار الأنوار: ۴۸/ ۲۶۳

٤۔ أصول الکافی: ۱/ ۵۰ (کتاب فضل العلم، حدیث نمبر:۳۔ باب اختلاف الحدیث

لی۔ یہ باتیں قاضی اور سلطان کے پاس بھی ثابت کردی گئیں۔(۱)''

اس طرح اس واقعے نے شیعی قوم پر مشکلات کے پہاڑ توڑ ڈالے (اور وہ بدحواس ہو کر کہنے لگے): کوئی کہتا امامت ختم ہوگئی(۲)۔ تو کوئی دوسرا کہتا ہے حسن بن علی ع فوت ہوگئے اور ان کی اولاد نہیں، اس لیے ان کے بعد ان کا بھائی جعفر بن علی امام ہے۔(۳)''

شیعی شیوخ حیرت واضطراب کے اس سمندر میں ڈبکیاں کھا رہے تھے جب عثمان بن سعید العمری نامی شخص نے دعوی کر دیا کہ حسن عسکری کا ایک پانچ سالہ بیٹا ہے، وہ چھپا ہوا ہے اور اس کے سوا کسی کے سامنے نہیں آتا۔ وہی اپنے والد کے بعد امام ہے۔ اس امام بچے نے اسے اپنا وکیل مقرر کیا ہے جو لوگوں سے مال (صدقات ونذرانے) جمع کرے گا۔ اور وہ اس امام کا نائب ہے جو انھیں دینی مسائل اس کی طرف سے بتائے گا(۴)۔ جب ۲۸۰ھ میں عثمان بن سعید فوت ہو گیا تو اس کے بیٹے محمد بن عثمان نے بعینہ باپ جیسا دعویٰ کیا۔ ۳۰۵ھ میں محمد بن عثمان فوت ہو گیا تو اسی دعوے کے ساتھ حسین بن روح النوبختی اس کا جانشین بن گیا۔ ۳۲۶ھ میں جب یہ بھی مر گیا تو ابوالحسن علی بن محمد السمری ۳۲۹ھ میں اس کا خلیفہ بن گیا۔ اس طرح شیعہ امامیہ کے علماء کے نزدیک یہ آخری دعویدار تھا جس نے امامت کی نیابت کا دعوی کیا(۵)۔ لیکن جب بابیہ فرقے میں مالی خزانوں کی وجہ سے دعویداروں کی کثرت ہوگئی تو شیعی علماء نے بابیہ کے خاتمے امام کی غیبت کبری کا اعلان کر دیا۔

امام یہ نائبین بے وقوف قوم کے سوال اور اموال اکھٹے کرتے تھے (مال ہڑپ کر جاتے) اور امام منتظر کی طرف سے جوابات لا کر دیتے۔ وہ اسے توقیعات (دستخط شدہ صحیفے) قرار دیتے اور یہ ان کے دعوے کے مطابق امام صاحب کے لکھے ہوئے صحیفے تھے(۶)۔

۱۔ المقالات والفرق: ۱۰۲

۲۔ بحار الأنوار: ۵۱/ ۲۱۳۔ (باب ذکر الأدلة التي ذکرها شیخ الطائفة على اثبات الغیبة

۳۔ المقالات والفرق:۔ ۱۰۸۔ ۱۱۰

٤ دیکھیے حصائل الفکرفی أحوال الامام المنتظر: ۳۶۔ ۳۷/ محمد صالح البحرانی)

٥۔ دیکھیے: کتاب الغیبة/ الطوسی: ۳۵۳ (انسفراء الممد وحون فی زمان الغیبة

٦۔ بحار الأنوار: ۵۱/ ۳۶۲۔ (باب أحوال السفراء ... وبین القائم)

اس افسانے کا مقام ومرتبہ: شیعہ قوم کے نزدیک ان صحائف کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرامین جیسا مقام ومرتبہ حاصل ہے۔حتی کہ شیعی شیوخ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت حدیث جب ان صحیفوں سے متعارض ہو جائے تو ان صحیفوں کو ترجیح حاصل ہوگی۔اس کی ایک مثال وہ ہے جو ان کے شیخ ابن بابویہ نے ردکی ہے حالانکہ وہ حدیث ان کے نزدیک معتبر ترین کتاب میں وارد تھی لیکن ان صحیفوں کے متعارض ہونے کی وجہ سے ابن بابویہ نے رد کردی۔وہ کہتا ہے:''میں اس حدیث کے مطابق فتوی نہیں دیتا بلکہ میرے پاس محفوظ حسن بن علی علیہ السلام کے ہاتھ سے لکھے صحیفے کے مطابق فتوی دیتا ہوں۔

اس پر الحر العاملی نے یہ نوٹ لکھا:''بے شک امام معصوم کا لکھا ہوا، واسطوں سے مروی ہر روایت سے مضبوط ترین ہے۔(۱)'' عصر حاضر کے شیعہ علماء کے نزدیک یہ صحیفے ایسی سنت ہیں جن میں باطل داخل نہیں ہوسکتا(۲)۔

سوال نمبر:۲۳۔الطّوسی کی کتاب''تہذیب الأحکام'' کا سبب تألیف کیا ہے؟ نیز اس کی احادیث کی تعداد کیا ہے؟

جواب: یہ کتاب زمانہ تالیف سے لے کر آج تک شیعہ کے نزدیک نہایت معتبر اور شیعہ مذہب کا اصل مصدر ہے۔اس کی احادیث کی تعداد: ۱۳،۵۹۰ ہے۔کلینی کی کافی کے بعد اس کا دوسرا درجہ ہے۔

تبصرہ: یہ کتنی عجیب بات ہے کہ کتاب کے مؤلف نے بذات خود اپنی ایک دوسری کتاب''عمدۃ الأصول'' میں

۱۔من لایحضره الفقیه: ۴/ ۸۸۴ (کتاب الوصیة، حدیث نمبر: ۲۔باب الرجلین یوصی الیهما ...وسائل الشیعة ۔: ۳جلد ۹/ ۱۰۸۔ الفائدة العشرة فی جواب... شیعی علماء نے ان صحیفوں کو بڑے اہتمام سے مرتب کیا ہے۔ کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ صحیفے ایسی وحی ہے جس میں باطل سامنے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے۔دیکھیے: أصول الکافی: ۱/۳۹۳(کتاب الحجة باب مولد الصاحب)۔کمال الدین وتمام النعمة/ ابو جعفر محمد بن علی الصدوق: ۴۸۲(باب ذکر التوقیعات...)۔الغیبة/ الطوسی: ۲۸۵ (فصل: وأماظهور المعجزات الدالة علی صحة الامامته فی زمان الغیبة فهی أکثر من أن تحصی)۔ الاحتجاج علی أهل اللجاج /ابو منصور احمد بن أبی طالب الطبوسی: ۲/ ۲۷۷۔ (احتجاج الحجة القائم المنتظر المهدی...) الأنوار النعمانیة: ۲/ ۲۱۔ ۲۴(فی بعض التوقیعات التی وردت ......)۔

۲۔ الدعوة الاسلامیه الی وحده أهل السنة والامامیه: ۲/ ۱۱۲۔ ابوالحسن الخنیزی

صراحت کی ہے کہ اس کی کتاب ''تہذیب الأحکام'' کی روایات واحادیث کی تعداد پانچ ہزار سے کچھ زائد ہیں۔یعنی چھ ہزار سے زیادہ ہرگز نہیں۔کیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ مختلف ادوار میں نصف سے زیادہ روایات کا اضافہ اس کتاب میں کیا گیا ہے؟!

یقیناً یہ کاروائی ان شیعہ علماء کے خفیہ ہاتھوں کی ہے جو اسلام کے نام پر اضافہ جات کرتے رہے۔!!

اس کتاب کا سبب تالیف شیعہ کی احادیث کا باہم تضاد وافتراق ہے جیسا کہ الطّوسی نے خود اعتراف کیا ہے۔وہ لکھتا ہے:''شیعہ کی روایات میں ایسا گہرا اختلاف، تضاد، منافات اور بعد پایا جاتا ہے کہ کوئی حدیث دوسری سے متفق ہوتی نظر نہیں آتی۔ ہر حدیث کے متضاد اور منافی حدیث موجود ہے۔کوئی حدیث بچتی نہیں کہ اس کے مخالف کوئی اور نہ ہو۔حتی کہ ہمارے مخالفین نے اسی تضاد و منافات کو ہمارے مذہب پر سب سے بڑا طعن بنالیا ہے۔(۱)''

اس نے (اپنی کتاب میں)شیعہ علماء کے بے شمار اختلافات پر یہ حاشیہ چڑھایا ہے کہ یہ بات انھوں نے تقیہ کے طور پر کہی تھی، حالانکہ اس کی کوئی دلیل بیان نہیں کی۔خواہ یہ روایت ان کے دشمنوں اہل سنت ہی کی موافقت کرتی ہو۔

سوال نمبر: ۲۴۔شیعہ علماء کے نزدیک الکافی کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟ کیا یہ کتاب شیعہ کی دست برد سے محفوظ ہے؟ اور کیا اس کی کتب اور احادیث کی تعداد پر شیعہ کا اتفاق ہے؟

جواب: شیعہ شیوخ کہتے ہیں:''کلینی نے جب اپنی کتاب الکافی تالیف کی تو اس نے اپنے بارھویں امام یا تیرھویں غائب امام(۲) کو یہ کتاب پیش کی تو اس نے فرمایا:''الکافی ہمارے شیعہ کے لیے کافی ہے۔(۳)''
شیعہ کا علامہ عباس القمی کہتا ہے۔:''الکافی، جلیل القدر اسلامی اور عظیم الشان شیعہ امامیہ کی کتاب ہے۔شیعہ امامیہ کے لیے ایسی کتاب کبھی تالیف نہیں کی گئی۔شیعہ کا ایک اور علامہ محمد امین استر آبادی کہتا ہے:''ہم نے

۱۔تهذيب الأحكام: ۱/ ۹۔ المقدمه۔

۲۔دیکھیے: سوال نمبر: ۹۴۔کیونکہ شیعہ کے ہاں ایسی روایات بھی موجود ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ اماموں کی تعداد تیرہ ہے۔اور یہ بات ان کے عقیدہ امامت(۱۲ امام) کو جڑ سے اکھیڑ دیتی ہے۔)

۳۔مقدمة الكافي: ۲۵۔

سوال نمبر ۳۰: علمائے شیعہ کے اعتقاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کی جائے گی؟

جواب: علمائے شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اگر ان کے ائمہ نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس ہذیان سے بہت بلند و بالا ذات ہے۔

اس سلسلے میں انہوں نے ابوعبداللہ رحمہ اللہ کے بارے میں جھوٹ گھڑا ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا تو ہماری خلقت نہایت خوبصورت بنائی، ہماری صورتیں بنائیں تو بہترین صورتیں بنائیں، اس نے ہمیں اپنے بندوں میں اپنی آنکھ بنایا، اپنی مخلوق میں ہمیں اپنی بولنے والی زبان بنایا۔ اس نے ہمیں مخلوق پر رأفت و رحمت والا ہاتھ بنایا، اور وہ چہرہ بنایا جس کے ذریعے سے وہ عطا کرتا ہے، ہمیں اپنا وہ دروازہ بنایا جو اس بات پر دلالت کرتا ہے اور اس نے ہمیں زمین و آسمان میں اپنے خازن بنایا۔ ہماری بدولت ہی درختوں پر پھل لگتے اور میوے پکتے ہیں، ہماری بدولت ہی نہریں و دریا چلتے اور آسمان سے بارش برستی ہے، ہمارے ذریعے ہی سے زمین سے گھاس اگتی ہے۔ ہماری عبادت ہی کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہوتی ہے۔ اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی (۱)۔

سوال نمبر ۳۱: کیا شیعہ علماء حلول اور وحدت الوجود کا عقیدر کھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حلول جزئی یا حضرت علی کے حلول کرنے سے بات آگے بڑھ چکی ہے۔ اب ان کا دعوی یہ ہے کہ ابوعبداللہ نے فرمایا (حالانکہ وہ اس قول سے بری ہیں): ''پھر (اللہ) نے ہم پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا تو اس کا نور ہمارے جسموں میں داخل ہو گیا۔ (۲)''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لیکن اللہ تعالیٰ بذاتہ ہم میں خلط ملط ہو گیا۔ (۳)''

اور الصادق رحمہ اللہ نے فرمایا (وہ ایسا فرمانے سے بری ہیں): ''اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارے مختلف حالات ہیں۔ ایک حالت میں ہم وہ ہوتے ہیں اور وہ ہم ہو جاتا ہے۔ مگر وہ 'وہ' ہے اور ہم 'ہم' ہیں۔ (۴)''

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۰۳ (کتاب التوحید، حدیث نمبر: ۳، باب النوادر۔

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۳۳٤ (کتاب الحجۃ: حدیث نمبر ۳، باب مولد النبی ﷺ ووفاتہ)

۳۔ اصول الکافی: ۱/ ۳۲۹ (کتاب الحجۃ: حدیث نمبر ۹، باب فیہ نکت ونتف...... "

٤۔ مصباح الھدایۃ: ۱۱٤۔

سوال نمبر۳۲: توحید الوہیت کے بارے میں وارد قرآنی آیات کے متعلق شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کے نزدیک ان آیات کا معنی علی رضی اللہ عنہ اور ائمہ کی ولایت کا ثبوت ہے۔

اس سلسلے میں ان کا قانون یہ ہے کہ متعدد روایات سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی عبادت میں شرک کے متعلق وارد آیات کی تاویل یہ ہے کہ ولایت اور امامت میں کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔یعنی امام کے ساتھ کسی غیر اہل شخص کو امامت میں شریک نہ کیا جائے اور آل محمد ع کے ساتھ غیروں کو شریک نہ بنائے۔(۱)''

مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد [وَ لَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ج لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ](سورة الزمر: ٦٥)

''اور بلاشبہ آپ کی طرف اور ان لوگوں (نبیوں) کی طرف جو آپ سے پہلے ہوئے (یہ) وحی کی گئی کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے اعمال ضرور ضائع ہو جائیں گے اور آپ ضرور خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔''

اس آیت کا معنی شیعہ کی صحیح ترین کتاب میں یہ ہے کہ اگر تم نے (علی) کی ولایت میں کسی دوسرے کو شریک کیا تو آپ کے اعمال ضرور ضائع ہو جائیں گے......(۲)''

دوسری مثال: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد [ذالکم بأنه اذا دعي الله وحده كفرتم] بأن لعلي ولاية

''بلاشبہ جب تنہا اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے (کہ ولایت علی کی ہے)[وَ اِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ] من ليست له ولاية [تُؤْمِنُوْا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ] (۳)

''اور اگر اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جاتا (جسے ولایت حاصل نہ تھی) تو تم مان لیتے تھے، اب حکم تو اللہ ہی کا ہے، جو نہایت برتر اور بہت بڑا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے [ذالكم بأنه اذا دعيى الله وحده] وأهل الوايه [كفرتم] (۴)

۱۔مرآۃ الأنوار: ۲۰۲۔

۲۔اصول الکافي: ۱/ ۳۲۳(كتاب الحجة، حديث نمبر: ۷٦۔ باب فيه نكت... "

۳۔تفسیر القمي: : ۲/ ۲۵٦(سورة المومن) ۔ کنز جامع الفوائد، ص ۲۷۷۔ بحار الأنوار: ۲۳، ۳٦٤، حديث نمبر: ۲٤(باب تاويل المومنين والايمان... الفاظ اسی کے ہیں۔

٤۔اصول الکافي: ۱/ ۳۱۸(كتاب الحجة، حديث نمبر: ٤٦۔ باب فيه نكت ......''

''بلاشبہ جب تنہا اللہ (اور اہل ولایت) کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے''۔

ان کا دعویٰ ہے کہ ابو عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد [أَلٰــه مع الله] ''کیا اللہ کے ساتھ کوئی معبود ہے؟'' یعنی: ہدایت یافتہ امام کے ساتھ گمراہ امام ہوسکتا ہے؟(۱)

شیعہ کو منہ توڑ جواب: امام ابو عبداللہ رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو مذکورہ بالا تفسیر کا قائل ہو، جو شخص یہ تفسیر کرے وہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔ (تین بار فرمایا) میں ایسے لوگوں سے بری ہوں۔ (تین بار فرمایا) بلکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مراد لی ہے۔ (کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور الٰہ ہوسکتا ہے)(۲)

سوال نمبر ۳۳: شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق اعمال کی قبولیت کی شرط کیا ہے؟

جواب: اعمال کی قبولیت کی شرط ائمہ کی امامت پر ایمان لانا ہے(۳)۔ یہ روایت بھی کی ہے کہ جو شخص امیر المومنین کی ولایت کا اقرار نہ کرے اس کے اعمال باطل ہوجاتے ہیں(۴)

شیعہ نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے علی علیہ السلام کو اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان علَم بنایا ہے۔ جس نے انھیں پہنچان لیا وہ مومن ہے، جس نے ان کا انکار کیا وہ کافر ہے۔ جو ان کی معرفت سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے، جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو مانا وہ مشرک ہے۔ اور جو ان کی ولایت کا اقرار کرکے آیا وہ جنت میں داخل ہوگا''(۵)۔

اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں: ''پھر اگر اس نے ہماری ولایت کا اقرار کیا اور مر گیا تو اس کی نماز، روزہ، زکاۃ اور حج قبول ہوگا۔ اور اگر اس نے اللہ کے سامنے ہماری ولایت کا اقرار نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا(۶)۔

۱۔ کنز جامع الفوائد: ۲۰۷ بحار الأنوار: ۲۳/ ۳۶۱، حدیث نمبر: ۱۸۔ باب تأویل المومنین ......''

۲۔ تفسیر البرهان: ٤/ ۷۸۔

۳۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ۲۷/ ۱٦٦ (باب أنه لاتقبل الأعمال الابالولایة)۔

(٤ بحار الأنوار: ۲۷/ ۱٦٦ (باب أنه لاتقبل الأعمال الابالولایة)

٥۔ أصول الکافی: ۱/ ۳۳۱۔۳۳۲ (کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۷۔باب فیه نتف وجوامع...'')

٦۔ الأمالی ۳۲۸ (المجلس الرابع والأربعون: مجلس یوم الثلاثاء... الحدیث نمبر: ۱۱) محمد بن علی القمی الشیخ الصدوق۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۱٦۷، حدیث نمبر: ۲ (باب أنه لاتقبل الأعمال الابالولایة)

تضاد بیانی۔علمائے شیعہ اس روایت کا کیا جواب دیں گے جو ان کی معتبر ترین کتابوں میں موجود ہے: ’’علی بن أبي طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، جب یہ آیت نازل ہوئی:۔[قُلْ لَاأَسْئَلُكُم عَلَيه أجراً الَّا المَودَّةَ فِي القُربىٰ]

’’(اے نبی) آپ کہہ دیجیے میں تم سے اس (تبلیغ رسالت) پر کسی صلے کا سوال نہیں کرتا سوائے قرابت داری کی محبت۔‘‘

جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! بے شک ہر دین کی اصل اور ستون ہوتے ہیں اور اس کی فرع اور عمارت ہوتی ہے، بے شک دین اسلام اصل بنیاد اور ستون " لَا اِلٰــه الَّا الله " کہنا ہے۔اور اس کی فرع اور عمارت، اے اہل بیت تمہاری محبت اور ولایت ہے، جب تک وہ حق کے موافق ہوں اور حق کی طرف بلائیں۔‘‘(۱)۔

بلاشبہ اس روایت نے دین کی اصل بنیاد، توحید کی شہادت کو قرار دیا ہے نہ کہ ائمہ کی ولایت کو۔اور اس روایت نے اہل بیت کی محبت کو فرع قرار دیا ہے اور یہ محبت وولایت بھی حق کی موافقت کے ساتھ مشروط ہے جب تک وہ حق پر رہیں اور حق کی طرف بلائیں۔مزید برآں! سابقہ امتوں کے مسلمانوں کا کیا جرم ہے جو اسلام کی حالت میں فوت ہوئے اور انھیں علی رضی اللہ عنہ اور اہل بیت کا کچھ علم نہ تھا (کہ انھیں جنت سے محروم ہونا پڑے اور ان کے اعمال قبول نہ ہوں؟)

سوال نمبر ۳۴: کیا علمائے شیعہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطوں کے قائل ہیں؟ اور وہ واسطے کون ہیں؟

جواب: جی ہاں! شیعہ علماء کا عقیدہ ہے کہ ائمہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطے ہیں۔اسی لیے ان کے علامہ مجلسی نے ایک عنوان اس طرح قائم کیا ہے (باب نمبر:٦ بے شک لوگ صرف ائمہ کے ذریعے سے ہدایت پاسکتے ہیں اور بلاشبہ ائمہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطے ہیں۔اور بے شک جنت میں صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو ان کو مانتے ہوں گے)۔اس میں یہ ہدایت بھی ہے: ’’رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: ’’میں تین چیزوں کی قسم کھاتا ہوں کہ وہ حق ہیں۔یقیناً تم، تمہارے بعد اوصیاء، عرفاء

۱۔تفسیر فرات: ۳۹۷، حدیث نمبر: ٥٢٨۔بحار الأنوار: ٢٣/ ٢٤٧ (باب ان مود تهم أجر الرسالة...

اپنے مشائخ اور علماء سے سنا ہے: ''الکافی کے مقابلے یا برابری کی کوئی اسلامی کتاب تصنیف نہیں کی گئی۔(۱)''

تبصرہ: آیئے الکافی کے چند ابواب کا جائزہ لیتے ہیں، اس میں غور کرتے ہیں کہ شیعہ نے اس قدر زائد چیزیں شامل کی ہیں۔ جب کہ روایات میں اضافات کا تو ذکر ہی رہنے دیں۔

شیعی علامہ الخوانساری کہتا ہے: ''شیعہ علماء کا اختلاف ہے کہ کیا کتاب الروضۃ کلینی ہی کی تالیف ہے یا یہ ان اضافات میں سے ہے جو کلینی کے بعد الکافی میں کیے گئے۔(۲)''

جبکہ شیعہ کے ثقہ علامہ سید حسین بن حیدر الکرکی العاملی کہتا ہے: ''بے شک الکافی میں پچاس کتب ہیں، جس میں شامل ہر حدیث ائمہ سے متصل سند سے مروی ہے۔(۳)''

جبکہ شیعہ کے شیخ الطوسی کا یہ بیان ہے کہ الکافی تیس کتب پر مشتمل ہے، پہلی کتاب: ''العقل'' ہے اور آخری کتاب ''الروضۃ'' ہے۔ ہمیں شیخ مفید نے الکافی کی تمام کتب اور روایات بیان کی ہیں۔(۴)''

درج بالا اقوال سے آپ کو معلوم ہوا کہ: پانچویں صدی ہجری سے گیارہویں صدی ہجری تک الکافی میں بیس کتب کا اضافہ کیا گیا ہے اور ہر کتاب میں بے شمار ابواب کا اضافہ کیا گیا ہے۔ یعنی اس عرصے کے دوران اس کتاب میں ۴۰٪ اضافہ کیا گیا ہے۔ جب کہ روایات کی تبدیلی، الفاظ کی ہیرا پھیری، فقرات کا حذف اور دیگر اضافہ جات اس کے علاوہ ہیں۔

وہ کون شخص ہے جس نے الکافی میں اتنا بڑا اضافہ کر ڈالا؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ یہ اضافہ جات یہودی علماء نے کیے ہوں؟ کیا وہ یہودی ایک ہی تھا یا اس طویل عرصے میں متعدد یہودیوں نے یہ معرکہ سرانجام دیا؟ یا یہ کام شیعہ قوم کا فطری کارنامہ ہے کیونکہ جو قوم رسول اللہ ﷺ، آپ کے صحابہ اور قرابت والوں کے بارے میں جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتی، تو وہ اپنے علماء کے بارے میں بالاولیٰ جھوٹ بولے گی۔

میں ہر شیعہ سے پوچھتا ہوں: کیا سرداب میں موجود تمھارے امام معصوم کے نزدیک تمھاری کافی

۱۔ الکنی والألقاب / عباس القمی: ۳/ ۱۲۰ (الکلینی

۲۔ الکنی والألقاب: ۳/ ۹۸۔

۳۔ الکنی والألقاب: ۶/ ۱۱٤)

٤۔ الفهرست للطوسی: ۲۱۰۔۲۱۱ (باب اللام، نمبر: ۱۷

ابھی تک قابل اعتبار ہے، کیا ان کی رائے ابھی تک قائم ہے کہ الکافی ان کے شیعہ کے لیے کافی ہے؟؟

میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔!!

سوال نمبر ۲۵: شیعہ معاصر علماء علم کے حصول کے شیعی مصادر کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: شیعہ حصول علم کے لیے قدیم علماء کے چار کتب پر اعتماد کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

الكافي. التهذيب. الاستبصار اور من لا يحضره الفقيه.

اس بات کی تصدیق شیعہ معاصرین کے علماء مثلاً آغا بزرک الطہرانی(۱) اور محسن الأمین(۲) وغیرہ نے کی ہے۔

عہد حاضر کے شیعی علامہ اور آیت اللہ عبدالحسین الموسوی ان چار کتابوں کے بارے میں کہتا ہے: ''یہ کتابیں متواتر ہیں، ان کے مضامین بالکل صحیح ہیں۔ الکافی سب سے قدیم ہے اور ان سب سے عظیم المرتبہ، بہترین اور مضبوط ترین دلائل والی ہے۔(۳)''

لہٰذا عہد حاضر کے شیعہ علماء اپنے متقدین شیعہ علماء سے مختلف نہیں ہیں۔ ان سب کا علمی مصدر اور سرچشمہ ایک ہی ہے۔ لیکن یہ بات کافی نہیں ہے۔ بلکہ اب تو بعض اسماعیلی مصادر(۴) بھی عہد حاضر کے شیعہ علماء کی توجہ اور اہتمام کا مرکز بن گئے ہیں۔ جیسے قاضی نعمان بن محمد منصور کی کتاب ''دعائم الاسلام'' ہے۔

(۱۔ دیکھیے: الذریعة: ۱۷/ ۲٤٥۔ نمبر: ۹٦)

(۲۔ دیکھیے أعیان الشیة: ۱/ ۲۸۰/ محمد الأمین العاملی۔ متوفی: ۱۳۷۱ھ)

۳۔المراجعات: ٤۱۹، (المراجعة نمبر: ۱۱۰/ عبد الحسین شرف الدین الموسی۔

۴۔اسماعیلیہ: وہ فرقہ ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ امام جعفر کے بعد امام، اسماعیل بن جعفر ہے۔ پھر یہ محمد بن اسماعیل بن جعفر کی امامت کے قائل ہیں اور جعفر کی دیگر ساری اولاد کی امامت کے منکر ہیں۔ اسماعیلی فرقے سے قرامطہ، حشاشون، فاطمیون اور الدروز جیسے باطل فرقے نمودار ہوئے۔ اسماعیلیہ کے متعدد فرقے ہیں اور یہ مختلف علاقوں کے اعتبار سے مختلف القابات سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کا مذہب ظاہر میں رافضیت اور باطن میں کفر محض ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنے والے ہیں، نبوت اور عبادات کے منکر اور بعثت کے منکر ہیں۔ لیکن اپنے ان عقائد کا اظہار صرف ان لوگوں کے سامنے کرتے ہیں، جو ان کے مذہب میں آخری درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ دیکھیے: الزینة فی الکلمات اسلامیة: ۲۸۷۔ الفہرست لابن الندیم: ۲۳۹ (الفن الخامس من المقالة الخامسه... فی أخبار العلماء وأسماء...'' التبنیه والرد: ۲۱۸/ الملطی)

حالانکہ یہ شخص اسماعیلی فرقے کا ہے اور امام جعفر الصادق کے بعد ہر امام کا منکر ہے۔ اس طرح وہ ایک امام یا زیادہ ائمہ کی امامت کا انکار کرنے کی وجہ سے ان کے نزدیک کافر ہے(۱) لیکن اس کے باوجود کبار معاصر شیعہ علماء اپنی کتابوں میں اسی پر اعتماد کرتے ہیں(۲)۔

سوال نمبر:۲۶۔ کیا اہل سنت کی طرح شیعہ مذہب میں بھی حدیث کی تقسیم صحیح، حسن اور ضعیف کی صورت میں موجود ہے؟

جواب: بے شک یہ تقسیم بالکل نئی ہے۔ اس کا سبب ان کے اپنے اعتراف کے مطابق یہ ہے: ''سند ذکر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ اہل سنت کے طعنوں سے شیعہ کو بچایا جائے کہ شیعہ کی احادیث بغیر سند کے ہیں۔ بلکہ یہ روایات قدیم شیعی اصول سے منقول ہیں۔ (جدید اصطلاح، اہل سنت اور شیعہ کے اعتقاد کے مطابق ہے، بلکہ وہ ان کی کتابوں سے ماخوذ ہے جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے۔)(۳)

تبصرہ: اس کا معنی یہ ہوا کہ شیعہ کے نزدیک حدیث کی صحت وضعف جانچنے کا کوئی معیار نہیں ہے۔ اور یہ معیار (جو انھوں نے گھڑے ہیں) یہ صورت ظاہری میں ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ ان کا مقصد صرف اہل سنت کی اس تنقید سے بچنا ہے کہ شیعہ کی روایات کی اسانید نہیں اور انھیں صحیح اور ضعیف احادیث کی پہچان نہیں ہے۔

سوال نمبر ۲۷: کیا شیعہ مذہب میں بعض راویوں کی جرح یا تعدیل میں تناقضات اور اختلافات موجود ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ کاشانی لکھتا ہے: ''جرح، تعدیل اور ان کی شرائط میں ایسا وسیع اختلاف، تناقض اور شبہات پائے جاتے ہیں کہ انھیں دور کرنا ناممکن ہے اور قلبی اطمینان کا حصول مشکل ترین ہے جیسا کہ ان معاملات سے خبردار ہر شخص جانتا ہے(۴)۔

اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ دیکھئے: معالم العلماء/ محمد بن علی المازندرانی: ۱۳۹)

۲۔ دیکھئے: الحکومة الاسلامیة: ٦٧)

۳۔ وسائل الشیعه: جلد ۳۔ مجلد ۹/ ۱۰۰ (الفائدة التاسعة فی ذکر الاستدلال......)

٤۔ الوافی: ۱/ ۱۱۔۱۲ (المقدمة الثانیة)

ا: شیعہ کا مشہور محدث زرارہ بن اعین جو کہ ان کے تین ائمہ، یعنی امام الباقر، الصادق اور الکاظم کا شاگرد ہے۔ الکشی نے ابو عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''زرارہ یہودیوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہے اور ان لوگوں سے بھی بدتر ہے جو کہتے ہیں اللہ تین (مریم، عیسیٰ اور الٰہ) میں سے ایک ہے(۱)۔

یہی الکشی ابو عبداللہ رحمہ اللہ سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اے زرارہ! بے شک تمہارا نام اہل جنت میں بغیر اُلف کے لکھا ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں، میں آپ پر قربان، میرا نام عبدربہ ہے۔(۲)''

تبصرہ: اس قسم کا اختلاف اور تناقض بہت زیادہ ہے۔ مثلاً جابر جعفی، محمد بن مسلم، ابوبصیر المرادی، برید العجلی، حمران بن اَعین وغیرہ میں یہ شدید تناقضات دیکھے جاسکتے ہیں۔ تو جن روایوں کے حالات جرح وتعدیل میں ایسے ہوں، تو ان کی روایات اور احادیث پر کیسے اور کیا حکم لگایا جائے گا؟

سوال نمبر ۲۸: کیا شیعی علماء کے نزدیک اجماع حجت ہے؟ اور کب حجت ہوگا؟

جواب: ان کے نزدیک اجماع حجت نہیں ہے الا یہ کہ ان کا کوئی امام معصوم بھی موجود ہو۔ ان کا علامہ ابن مطہر الحلی کہتا ہے: ''ہمارے نزدیک اجماع حجت ہے، کیونکہ اس میں امام کا قول شامل ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر جماعت خواہ کم ہو یا زیادہ، ان کے اقوال کے ساتھ امام کا قول شامل ہو تو امام کے قول کی وجہ سے ان کا اجماع حجت ہوگا، نہ کہ اجماع کی وجہ سے۔(۳)''

تبصرہ: امام کے معصوم ہونے کے دعوے کے ساتھ اجماع کے حجت ہونے کی کیا قیمت باقی رہ جاتی ہے۔ کیا اس اکیلے کا قول ہی کافی نہیں؟

سوال نمبر ۲۹: علمائے شیعہ کا توحید اُلوہیت کے بارے میں عقیدہ کیا ہے؟

جواب: آئندہ سوالات اور ان کے جوابات میں اس سوال کی تفصیل آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

۱۔ رجال الکشی: ۲/ ۱٤٤، نمبر: ٦٣ (زرارہ بن أعین)۔ تاریخ زرارہ: ۱/ ٦۱

۲۔ رجال الکشی: ۲/ ۱۲۳۔ نمبر: ٦٣۔

۳۔ تھذیب الوصول الی الأصول: ۷۰۔ دیکھیے اوائل المقالات: ۱۲۱ (القول فی الاجماع)۔ الألفین فی امامة أمیر المؤمنین علی علیه السلام: ٦٣۔

جواب: یہ معجزہ علی بن اُبی طالب رضی اللہ عنہ کی سفارش اوران کی دعا کے وسیلے سے رونما ہوا۔"(۱)

سوال نمبر ۴۰: کیا شیعہ علماء کی رو سے غیر اللہ سے استغاثہ کرنا جائز ہے؟

جواب: شیعہ علماء کے عقیدے کی رو سے ان کے ائمہ سے استغاثہ کرنا جائز ہے کیونکہ وہی نجات دیتے اور خوف کے وقت پناہ گاہ ہیں۔" ہم اللہ تعالیٰ سے اس (شرک وکفر سے) عافیت وسلامتی مانگتے ہیں۔

روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (حالانکہ رسول مکرم اس الزام سے بری ہیں)"...میر بھائی ابوالحسن ان لوگوں سے تیرا بدلہ لے گا جو تم پر ظلم کریں گے۔اور علی بن حسین تمہیں بادشاہوں اور شیطانی جادو سے نجات دلائیں گے۔جبکہ موسیٰ بن جعفر سے تم اللہ کی سلامتی مانگو۔رہے علی بن موسیٰ تو تم ان سے جنگلوں اور سمندروں میں سلامتی طلب کرو۔جبکہ محمد بن علی سے تم اللہ کا رزق مانگو۔رہے حسن بن علی تو وہ آخرت کے کارساز ہیں اور امام صاحب الزمان، جب تلوار تمہیں کاٹنے لگے تو ان سے مدد مانگنا وہ تمہاری مدد کریں گے۔(۲)

تضاد بیانی: شیعہ کی کتابوں میں یہ روایت لکھی ہے کہ امام جعفر الصادق رحمہ اللہ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے کہ:"اے اللہ! میں نے صبح اس حال میں کی ہے کہ میں اپنی جان کے نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں، نہ میں اپنی زندگی، موت اور قیامت کے دن اٹھائے جانے کا مالک ہوں۔میری موت آسان ہوگئی اور بستر عاجز ذلیل ہوگیا، میرا نقصان ظاہر ہوگیا اور میرا عذر ختم ہوگیا۔تیرے سوا ساری آرزوئیں مٹ گئیں اور تیرے سوا سب امیدیں دم توڑ گئیں..."(۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں سچ فرمایا ہے [وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ هُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ] (سورة احقارف: ۵ـ۶)

"اس سے زیادہ گمراہ کون شخص ہے جو اللہ کے سوا اس کو پکارتا ہے جو اسے قیامت تک جواب نہیں دے سکتا؟

۱۔دیکھیے: صحیفۃالأبرار: ۲ (ذکر معجزۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۔بحار الأنوار: ۹۴ / ۳۳، حدیث نمبر: ۲۲ (باب الاستشفاع بمحمد و آل محمد فی الدعاء ..."

۳۔مهج الدعوات و منهج العبادات / رضی الدین علی بن موسیٰ: ۲۱۶۔ بحار الأنوار: ۸۶ / ۳۱۶، حدیث نمبر ۱، باب الأحراز المرویۃ عن الصادق ..."

جبکہ وہ ان کی پکار ہی سے غافل ہیں اور جب لوگ اکٹھے کیے جائیں گے تو وہ (جھوٹے معبود) ان کے دشمن ہوں گے اور وہ ان کی عبادت کے منکر ہوں گے۔" نیز ارشاد ربانی ہے [وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِه قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ] (سورة الزمر: ٨)

"اور اللہ کے لیے شریک ٹھہراتا ہے تاکہ اس کے راستے سے (لوگوں کو) بہکائے۔ آپ کہہ دیجیے تو اپنے کفر کے ساتھ کچھ (دنیاوی) فائدہ اٹھالے، بلاشبہ تو دوزخیوں میں سے ہے۔"

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے [قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ]

(سورة الأنعام: ٤٠۔ ٤١)

"(اے نبی!) کہہ دیجیے: اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو بتاؤ کیا تم اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے اگر تم سچے ہو؟ بلکہ تم صرف اسی کو پکارو گے، پھر اگر وہ چاہے گا تو وہ تکلیف دور کردے گا جس کے لیے تم اسے پکارو گے اور تم انہیں بھول جاؤ گے جنہیں تم شریک ٹھہراتے تھے۔"

سوال نمبر ۴۱: علمائے شیعہ کے عقائد کے مطابق اولوالعزم رسولوں کو اولوالعزم ہونے کا شرف کیسے حاصل ہوا؟

جواب: انھیں یہ بلند مرتبہ ائمہ سے محبت کرنے کی وجہ سے ملا؟!!

شیعہ کے علامہ مجلسی نے اپنی کتاب میں ایک باب کا یہ عنوان قائم کیا ہے "ائمہ کی فضیلت تمام اور پوری مخلوق پر ہے۔ تمام انبیاء، فرشتوں اور ساری مخلوق سے ائمہ کے بارے میں عہد لئے جانے کا بیان، اور بے شک اولوالعزم رسولوں کو یہ مقام ائمہ سے محبت کرنے کی بدولت ملا۔"[1]۔

سوال نمبر ۴۲: شیعہ علماء کے عقیدے کی رو سے ان کے ائمہ کے مزاروں کی زیارت زیادہ عظیم وافضل ہے یا ارکان اسلام میں سے پانچواں رکن حج ادا کرنا زیادہ افضل ہے؟

جواب: ان کے نزدیک ان کے ائمہ کے مقبروں اور مزاروں کی زیارت زیادہ افضل ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا (اور وہ اس قول سے بری ہیں) "ایک شخص عین سے الحسین کی قبر کی زیارت

۱۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۲۶۷۔

کے لیے آیا تو انھوں نے اسے فرمایا: ''ابوعبداللہ علیہ السلام کی زیارت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا شدہ، قبول شدہ اور گناہوں سے صاف کرنے والے حج کے برابر ہے۔'' اسے اس پر بڑا تعجب ہوا۔ تو انھوں نے فرمایا: ''ہاں اللہ کی قسم! ابوعبداللہ کی زیارت رسول اللہ کی معیت میں ادا ہونے والے دو مقبول ومبرور حجوں کے برابر ہے۔ اس شخص کو اور بھی زیادہ تعجب ہوا۔ پھر ابوعبداللہ مسلسل حج کی تعداد بڑھاتے رہے اور وہ شخص تعجب کرتا رہا حتی کہ فرمایا: ابوعبداللہ علیہ السلام کی زیارت رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ادا ہونے والے تیس مقبول و مبرور اور گناہوں سے پاک صاف کرنے والے حجوں کے برابر ہے۔(۱)''

وسائل الشیعہ (۲) میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (نعوذ باللہ): ''جس شخص نے حسین کی وفات کے بعد اس کی زیارت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال نامے میں میرے ساتھ ادا کیا ہوا ایک حج لکھ دیں گے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے حجوں میں سے ایک حج کا ثواب لکھ دیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، دو حج کا ثواب لکھ دیں گے۔ انہوں نے تعجب سے پوچھا: دو حج کا ثواب؟ فرمایا ہاں چار حج کا ثواب۔ پھر وہ مسلسل پوچھتی رہیں اور آپ اضافہ کرتے رہے حتی کہ ایک زیارت کا ثواب رسول اللہ ﷺ کے ستر حج اور عمروں کے ثواب کے برابر قرار دیا''؟!!

یہ بھی روایت ہے کہ اسے ایک زیارت کے بدلے امام القائم علیہ السلام کے ساتھ ادا کیے ہوئے ایک لاکھ حجوں اور رسول اللہ ص کے ساتھ ادا کیے ہوئے ایک لاکھ عمروں کا ثواب ملے گا۔(۳)'' پھر شیعہ نے ثواب میں مزید

۱۔ ثواب الأعمال / ابن بابویه القمی: ۹۳۔۹۴ (باب ثواب من زار قبر الحسین) وسائل الشیعه: ۱۰/ ۳۵۰ حدیث نمبر: ۱۴ (باب استحباب اختیار زیارة الحسینؑ علی الحج والعمرة المندوبین۔

۲۔ ۱۰/ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ حدیث نمبر: ۱۴ (باب استحباب زیارة الحسین ...''

۳۔ کتاب المزار / المفید: ۴۶ (باب فضل زیارة یوم عرفة)۔ تهذهب الأحکام: ۶/ ۱۳۲۵ (کتاب المزار حدیث نمبر: ۲۸ ۔ باب فضل زیارته ع)۔ روضة الواعظین وبصیرة المتعظین ۱۹۵ (مجلس فی ذکر متقل الحسین ع) ۔ وسائل الشیعه؛ ۱۰/ ۳۵۹، حدیث نمبر۲ (باب تأکداستحباب زیارة الحسین لیلة عرفة...... بحارالأنوار: ۹۸/ ۸۸، حدیث نمبر: ۱۸ (باب فضل زیارتہ فی یوم عرفة ......'' مستدرك الوسائل: ۱۰/ ۲۵۰ حدیث نمبر: ۱۲۰۲۴ (باب تأکد زیارة ......''

اضافہ کر دیا اور کہا: ''حسین کی قبر کی زیارت کرنے والے کو دو لاکھ حج دو لاکھ عمرے اور دو لاکھ غزدوں کا ثواب ملے گا۔ اور ہر حج، عمرے اور غزوے کا اتنا ثواب ہے جیسے اس شخص کا ثواب کہ جس نے حج، عمرہ اور غزوہ رسول اللہ کی معیت میں کیا ہو، اور ائمہ راشدین کے ساتھ حج، عمرہ اور غزوہ میں شرکت کی ہو۔(۱)'' پھر سرکشی میں بڑھتے ہوئے کہتے ہیں رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''جس شخص نے فرات کے کنارے پر حسین کی قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص جیسا ہے جس نے اللہ کی زیارت اس کے عرش پر کی۔(۲)'' نیز روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''جس شخص نے حسین بن علی علیہ السلام کے حق کو پہچانتے ہوئے عاشوراء کے دن ان کی قبر کی زیارت کی وہ اس شخص جیسا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت اس کے عرش پر کی(۳)۔'' کیا یہ مبالغہ آرائی اور غلو کی داستانیں ختم ہو چکی ہیں یا ابھی جاری ہیں؟!!

تضاد بیانی: شیعہ راوی حنان بن سدیر سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ابوعبداللہ سے کہا: آپ حسین کی قبر کی زیارت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ ہمیں آپ کے کسی شیعہ سے بات پہنچی ہے کہ زیارت حسین ایک حج اور عمرے کے برابر ہے؟ حنان کہتا ہے: ابوعبداللہ نے یہ سن کر فرمایا: ''یہ حدیث کتنی ضعیف ہے، زیارت حج وعمرے برابر نہیں ہے۔ لیکن تم حسین کی زیارت کرو اور اس سے بے رخی نہ برتو کیونکہ وہ شہداء کے نوجوانوں اور اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں(۴)۔

۱۔ کامل الزیارات / ابو القاسم القمی: ۳۲۶، حدیث نمبر: ۹۔ باب نمبر: ۷۱ ثواب من زار الحسین یوم عاشوراء بحارالأنوار: ۱۰۱/ ۲۹۰۔ حدیث نمبر: ۱ (باب کیفیة زیارته ...... ''

۲۔ ثواب الأعمال: ۸۵۔ (ثواب من زار قبر الحسین) ۔ بحارالأنوار: ۹۸/ ۶۹۔ ۷۰ حدیث نمبر:۳ (باب جوامع ما ورد من الفضل فی زیارته ونوادرها۔

۳۔ کتاب المزار: ۵۱ (باب فضل زیارة یوم عاشوراء ۔ مصباح التهجد ۷۷۱۔ اقبال الأعمال ۳/ ۶۴ (فضل فیما نذکره من فضل زیارة الحسین یوم عاشوراء)۔ بحارالأنوار: ۹۸/ ۱۰۵ حدیث نمبر: ۱۱ نور العین فی المشی الی زیارة قبر الحسین۔ ۴۹۔ حدیث نمبر: ۳(باب نمر:۱۸ ان من زار قبر الحسین کمن زار اللّٰه فی عرشه)۔ مستدرك الوسائل: ۱۰/ ۲۹۱ حدیث نمبر: ۱۲۰۴۰، باب تأكد استحباب زیارة الحسین لیلة النصف من شعبان ... ''

۴۔ قریب الاسناد لعبد اللّٰه بن جعفر الحمیری... ۹۹۔ ۱۰۰، حدیث نمبر:۳۳۶۔ بحار الأنوار ۹۸/ ۳۵۔ حدیث نمبر: ۴۴ (باب أن زیارته علیه السلام تعدل الحج ... ''

(نمبردار) ہو۔اللہ کی معرفت تمہاری معرفت ہی سے حاصل ہوسکتی ہے۔تم ایسے سردار ہو کہ جنت میں صرف وہ لوگ جائیں گے جو تمہیں مان لیں گے اور تم ان کا تعارف کرادو گے۔تم ایسے منتظم وسردار ہو کہ جس نے تمہارا انکار کیا اور تم نے بھی اس کا انکار کردیا تو وہ جہنم رسید ہوگا''(۱)۔

حلالی مجلسی کہتا ہے: یقیناً ائمہ رب کے دربان ہیں اور وہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطے ہیں۔''(۲)

تبصرہ: بلاشبہ شیعہ علماء کے اس عقیدے نے ہمیں بتوں کی پجاریوں کا عقیدہ یاددلا دیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ؕ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ..... اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ (سورۃ الزمر:۳)

''سنو خالص بندگی اللہ ہی کے لیے ہے۔اور جن لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے زیادہ قریب کردیں، یقیناً اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں اختلافات کرتے ہیں بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، ناشکرا ہو''

سوال نمبر ۳۵: شیعہ امامیہ اثناعشریہ کے علماء کے عقیدے کے مطابق انبیائے کرام علیہ السلام نے ہدایت کیسے پائی؟ اللہ تعالیٰ کی زیارت پانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کا دعویٰ ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا (اور وہ اس الزام سے بری ہیں)''اللہ کی قسم! آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی، تو انھیں یہ شرف ولایت علی علیہ السلام کی بدولت ملا۔ولایت علی ہی کی وجہ سے اللہ نے موسیٰ سے کلام کی۔عیسیٰ ابن مریم کو عوام میں اپنی نشانی بنایا تو یہ بھی علی علیہ السلام کے لیے عاجزی کرنے سے ہی ممکن ہوا۔پھر فرمایا:'' خلاصہ کلام یہ ہے کہ مخلوق میں سے صرف اسے ہی اللہ کا دیدار ہوگا جو ہماری بندگی کرے گا۔(۳)''

۱۔بحار الأنوار: ۲۳/ ۹۹، حدیث نمبر: ۲(باب أن الناس لا یھتدون الابھم..... الامن عرفھم)

۲۔بحار الأنوار: ۲۳/ ۹۷، حدیث نمبر: ۳(باب من أنکر واحداً منھم أنکر الجمیع)

۳۔الاختصاص: ۲۵۰، بحارالأنوار: ۲۶/ ۲۹۴، حدیث نمبر: ٦(باب تفضیلھم علیھم السلام علی الانبیاء وعلی جمیع الخلق... وان أولی العزم انما صاروا اولی العزم بحبھم صلوات اللہ علیھم)

سوال نمبر ۳۶: شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے ہوئی، اسے کیسے پہچانا گیا اور اس کی توحید کا پرچار کیسے ہوا؟ اللہ تعالیٰ تک پہنچے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: شیعی دعویٰ ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا (حالانکہ وہ اس الزام سے بری ہیں): ''ہماری وجہ سے اللہ کی عبادت ہوئی، ہمارے ذریعے ہی سے اللہ کو پہچانا گیا، ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کا پرچار ہوا۔''(۱)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کا راستہ ہم ہیں۔''(۲)

ایک روایت میں ہے ہم اللہ کے کارندے ہیں، اللہ کے علم کے خزانچی ہیں، اللہ کی وحی کے محافظ ہیں، اللہ کے دین والے ہیں، ہم ہی پر اللہ کی کتاب نازل ہوئی، ہماری وجہ ہی سے اللہ کی عبادت ہوئی، اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی پہچان نہ ہو سکتی، ہم اللہ کے نبی کے وارث اور اس کا کنبہ ہیں۔''(۳)۔

تعلیق: ارشاد باری تعالیٰ ہے [مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا] (الکھف: ۱۷)

'' جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہے، اور جسے وہ گمراہ کرے تو آپ اس کے لئے ہرگز کوئی رہنما، دوست نہیں پائیں گے۔''

نیز ارشاد ربانی ہے [اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ] (القصص: ۵۶)

''(اے نبی) بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے بلکہ اللہ ہی جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔''

سوال نمبر ۳۷: علمائے شیعہ اثنی عشریہ کے نزدیک اللہ کے ہاں دعا کب قبول ہوتی ہے؟

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۰۴ (کتاب التوحید، حدیث نمبر: ۱۰، باب النوادر)۔ التوحید / ابن بابویہ ۱۵۲۔ حدیث نمبر: ۹ (باب تفسیر قول اللہ عزوجل (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ)۔ بحار الأنوار ۲۳/ ۱۰۲، حدیث نمبر: ۸۔ باب أن الناس لایهتدون الا بهم ...")

۲۔ ارشاد القلوب: ۲/ ۴۱۴ / حسن بن محمد الدیلمی

۳۔ بصائر الدرجات الکبری: ۸۱، حدیث نمبر: ۸۱۳ (باب فی الأئمة أنهم حجة الله ......

جواب: ان کے نزدیک ائمہ کے ناموں کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی۔(۱)

روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ”جس نے ہمارے واسطے سے اللہ سے دعا کی وہ کامیاب ہوگیا، اور جس نے کسی اور کے واسطے سے دعا کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اس نے ہلاکت کو دعوت دی۔“

تبصرہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: [وَّ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا] (سورة الجن: ۱۸) اور یہ مسجدیں اللہ ہی کے لئے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو بھی نہ پکارو۔“

نیز ارشاد ربانی ہے: [وَ لَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَ لَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ] (سورة يونس: ۱۰۶)

”اور آپ اللہ کے سوا ان کو مت پکاریں جو آپ کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ آپ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ پھر اگر آپ نے ایسا کیا تو بے شک آپ بھی اس وقت ظالموں میں سے ہوں گے۔“

سوال نمبر ۳۸: شیعہ علما کے نزدیک اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کی دعائیں کیسے قبول کیں؟

جواب: ان کے عقیدے کے مطابق انبیاء کی دعائیں اس وقت قبول ہوئیں جب انہوں نے ائمہ کا وسیلہ پکڑا اور ان سے سفارش طلب کی؟!!

مملکت صفوی کا علامہ اپنے ائمہ سے بیان کرتا ہے (اس بات کا بیان کہ ائمہ صلوت اللہ علیھم اجمعین کے وسیلے اور سفارش سے انبیاء کی دعائیں قبول ہوئیں)(۲)

امام رضا رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نوح غرق ہونے لگے تو انھوں نے ہمارے حق کا واسطہ دے کر دعا کی، اللہ نے انہیں غرق ہونے سے بچالیا۔ اور جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو انھوں نے ہمارے حق کا وسیلہ پکڑا تو اللہ نے ان کے لئے آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بنادی اور جب موسی نے سمندر میں راستہ ڈھونڈا تو ہمارے حق کا واسطہ دے کر دعا کی تو سمندر نے خشک راستہ بنا دیا گیا۔ اور بے شک

۱۔بشارہ المصطفی لشیعۃ المرتضی: ۱۵۶، حدیث نمبر: ۱۶۶ (الجزء الثانی)۔ وسائل الشیعہ ۷/ ۱۰۳، حدیث نمبر: ۱۲ (باب استحباب التوسل فی الدعاء بحمد و آل محمد علیہ السلام) بحارا الأنوار: ۲۳/ ۱۰۳، حدیث نمبر: ۱۰ (باب أن الناس لایهتدون الابهم......"

۲۔بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۱۹۔

عیسیٰ علیہ السلام، جب یہودیوں نے انھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا تو انھوں نے ہمارے حق کا وسیلہ پکڑ کر دعا مانگی تو انہیں قتل ہونے سے نجات مل گئی اور انہیں اللہ نے اپنے پاس اٹھالیا۔(۱)''

شیعہ اپنے مہدی کو''یا أرحم الراحمین''(اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے) کہہ کر پکارتے ہیں۔(۲)'' بلکہ شیعہ علماء بیان کرتے ہیں کہ ان کے ائمہ دعائیں قبول کرتے ہیں اور وہ خالق سے بھی زیادہ مخلوق کے قریب ہیں۔''

[فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ] (الأعراف: ۱۹۰) ''پس اللہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

چنانچہ اپنے اس عقیدے کی دلیل یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنے امام ابوالحسن الثالث کو خط لکھ کر شکوہ کیا۔ وہ لکھتا ہے:''یہ بندہ ناچیز اپنے امام سے بھی وہی التجائیں کرنا چاہتا ہے جو وہ اپنے رب سے مانگنا پسند کرتا ہے۔'' تو انھوں نے اسے جواب لکھا:''جب تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ہمیں پکارنا تمہاری دادرسی ہوگی(۳)۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ مشرکوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:[وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ] (سورة یونس: ۱۸)

''اور وہ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو انہیں نہ نقصان دیتی ہے اور نہ نفع دیتی ہے اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارش ہیں۔ کہہ دیجیے! کیا تم اللہ کو اس چیز کی خبر دیتے ہو جسے وہ آسمانوں میں نہیں جانتا اور نہ زمین میں؟ وہ پاک اور بلند ہے ان سے جن کو وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔''

سوال نمبر ۳۹: شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق رسول اللہ ﷺ کے لیے شق قمر کا معجزہ کیسے رونما ہوا؟

۱۔ وسائل الشیعہ: ۷/ ۱۰۳، حدیث نمبر: ۳ (باب استحباب التوسل فی الدعاء بمحمد و آل محمد)
بحار الأنوار: ۲٦ / ۳۲۵، حدیث نمبر: ۷ (باب أن دعاء الأنبیاء استجیب بالتوسل......)

۲۔ دیکھیے: کتاب مکارم الأخلاق/ رضی الدین حسن بن فضل الطبرسی: ۳۳۰، جمال الأسبوع بکمال العمل المشروع/ علی بن موسی، ۲۸۰۔ مصباح الکفعمی، ۱۷٦)

۳۔ بحار الأنوار: ۹۴/۲۲، حدیث نمبر: ۱۸ (باب الاستشفاع بمحمد و آل محمد...''

شیعہ علماء کو منہ توڑ جواب: شیعہ کے حجت اللہ الکلینی روایت کرتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قبریں مسمار کرنے اور بت توڑ کے لیے بھیجا۔ (۱)'' مزید روایت کرتا ہے ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ''امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ بھیجا فرمایا: ہر تصویر (بت) مٹا دو اور ہر (اونچی) قبر برابر کر دو اور ہر کتے کو قتل کر دو۔ (۲)''

سوال نمبر ۴۳: کیا شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق اللہ کے سوا کسی اور ہستی کو بھی کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار ہے؟

جواب: جی ہاں ہے۔ ان کا دعوی ہے کہ ابو جعفر رحمہ اللہ نے فرمایا: ''کیونکہ ہمارے ائمہ کو اختیار دیا گیا ہے، لہٰذا جسے وہ حلال قرار دیں وہ حلال ہے جسے وہ حرام کر دیں وہ حرام ہے۔ (۳)'' ان کا یہ دعوی بھی ہے کہ امام رضا رحمہ اللہ نے فرمایا: ''(اور وہ اس الزام سے بری ہیں) اطاعت میں لوگ ہمارے بندے ہیں۔ (۴)''

منہ توڑ جواب: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ مَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ] (التوبة: ۳۱)

''انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء اور درویشوں کو (اپنا) رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک معبود (اللہ) کی عبادت کریں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اس شرک سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

ابو عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''خبردار! اللہ کی قسم! ان علماء اور درویشوں نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا اور اگر وہ انھیں اس کی دعوت دیتے تو لوگ کبھی نہ مانتے، لیکن انھوں نے لوگوں کے لیے حرام چیزیں حلال

۱۔فروع الکافی: ٦/ ١٥٠ (كتاب الزي والتجمل والمروءة، حديث نمبر: ١١، باب تزويق البيوت۔

۲۔فروع الکافی: ٦/ ١٥٠ (كتاب الزي والتجمل والمروءة، حديث نمبر: ١٤، باب تزويق البيوت۔

۳۔الاختصاص: ٣٣٠۔ بحار الأنوار: ٢٥/ ٣٣٤، حديث نمبر: ١٢ (فصل في بيان التفويض ...... "

٤۔الأمالي: ٢٥٣، حديث نمبر: ٣ (المجلس الثلاثون ...)، بحار الأنوار: ٢٥/ ٢٧٩، حديث نمبر: ٢١ (باب نفي الغلو في النبي ...... وماينبغي أن ينسب۔

قرار دے دیں اور حلال چیزوں کو حرام کر دیا۔ (لوگ انہیں مان کر) اپنے علماء اور درویشوں کی عبادت کرتے رہے اس حال میں کہ انہیں پتہ بھی نہ چلا۔(۱)"

سوال نمبر:۴۴: حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی کے بارے میں شیعہ کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کہتے ہیں کہ حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی اور گارا، ہر بیماری کی شفا ہے۔(۲)" مزید برآں کہتے ہیں: "ابوعبداللہ نے فرمایا: اپنے بچوں کو حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی سے گھٹی دو کیونکہ وہ ہر خوف سے امان ہے۔(۳)"

مزید کہتے ہیں: "بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے دادا حسین علیہ السلام کی قبر مٹی کو ہر بیماری کی شفا بنایا ہے اور ہر خوف سے امان بنایا ہے۔(۴)"

تعارض: ابوعبداللہ ہی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "اپنے بچوں کو فرات کے پانی سے گھٹی دو۔(۵)" جبکہ ان کے علامہ خمینی کا کہنا ہے کہ: "حسین کی قبر کی مٹی کے ساتھ کسی دوسرے کی قبر کی مٹی کو ملحق نہیں کیا جا سکتا، حتیٰ کہ مضبوط قول کے مطابق نبی ﷺ اور ائمہ کی قبروں کی مٹی بھی حسین کی قبر سے ملحق نہیں کی جا سکتی۔(۶)"

سوال نمبر:۴۵: کیا شیعہ علماء جادوئی تعویذات، نقش اور مجہول ذات سے مدد طلب کرنے کا عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اس کی مثال درج ذیل ہیں۔

شیعہ کا دعویٰ ہے کہ امیر المومنین سحر زدہ شخص کو یہ تعویذ دیتے تھے: "بسم الله الرحمن الرحيم، أي كنوش أي كنوش، ارشش عطنيطنيطح يا مطيسطرون فريالسنون، مادما، ساماسوبا

۱۔أصول الكافي: ۱/ ۴۲ (كتاب فضل العلم، حديث نمبر: ۱ ،باب التقليد

۲۔بحار الأنوار: ۹۸/ ۱۱۸۔ مايصل الى ۸۳ عن تربة الحسين وفضلها وآداب ... "

۳۔كامل الزيارات : ۴۶۶، حديث نمبر: ۲، باب نمبر: ۹۲ (ان طين قبر حسين عليه السلام شفا وأمان۔ بحار الأنوار: ۱۰۱ / ۱۲۴، حديث نمبر: ۲۴ (باب تربة صلوت الله عليه)

۴۔الأمالي : ۳۱۸، حديث نمبر: ۹۳ (المجلس الحادى عشر

۵۔كامل الزيارات : ۱۱۲، حديث نمبر: ۱۷ (اباب: ۱۳، فضل الفرات و شربه والغسل فيه)

۶۔تحرير الوسيلة: ۲/ ۱۶۴ (كتاب الأطعمة والأشربة، القول في غير الحيوان: المسألة التاسعة)

طیطشالوش، خیطوش، شفیقش او صیحینوش لیطفیتکش ... " پھران کے علامہ مجلسی نے ایک عجیب وغریب نقش بنایا جس میں آڑی ترچھی لکیریں لگی تھیں۔(۱)" حضرت علی رضی اللہ عنہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ انہوں نے فرمایا:" تم میں سے جو شخص سفر میں راستہ کھوبیٹھے اور اُسے ہلاکت کا ڈر لگے تو وہ پکارے:"یاصالح اغثنی" (اے صالح میری مدد کر)۔ بے شک تمہارے جن بھائیوں میں سے ایک، جن کانام صالح ہے۔(۲)"

تبصرہ:اللہ تعالیٰ مشرکوں کی حالت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔[وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا] (الجن: ٦)

" اور بے شک انسانوں کے کچھ مرد، جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ پکڑتے تھے۔تو انہوں نے ان کو سرکشی میں بڑھادیا۔"

القمی روایت کرتا ہے کہ ابوجعفر رحمہ اللہ نے فرمایا:" آدمی اس کاھن کے پاس جاتا جسے شیطان خبریں لاکردیتے تھے تو وہ کہتا:" اپنے شیطان سے کہو کہ فلاں شخص نے تیری پناہ مانگی ہے۔(۳)" جبکہ الفیض الکاشانی نے لکھا ہے:اس طرح جنوں کی پناہ کی وجہ سے انہوں نے جنوں کو تکبر اور سرکشی میں بڑھادیا۔(۴)"

سوال نمبر:٦٣۔شیعی مذہب میں تیروں سے قسمت آزمائی کا کیا حکم ہے؟

جواب:شیعہ مذہب میں یہ عمل مشروع ہے(۵)۔چنانچہ شیعہ روایت کرتے ہیں کہ مولانا امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کا قسمت آزمائی کا طریقہ یہ تھا:دل میں کوئی ارادہ کرے اور دو ٹکڑوں پر قسمت آزمائی کے لفاظ لکھے۔ایک پر لکھے" یہ کام کرلو" دوسرے پر لکھے" یہ کام مت کرنا"،اس قسمت آزمائی کے نسخے کو ایک مٹی

١۔بحار الأنوار: ٩٤/ ١٩٣، حدیث نمبر:٣ (باب عوذات الأئمه ...... "

٢۔کتاب الخصال: ٦١٨، حدیث نمبر: ١٠ باب الواحدالی المائة)۔ وسائل الشیعة: ١١/ ٤٤٣حدیث نمبر: ٤ (باب استحباب التیامن لمن ضل عن الطریق و أن ینادی یاصالح أرشدونا ... "

٣۔تفسیر القمی: ٢/ ٣٨٩ (سورة الجن)

٤۔تفیسر الصافی: ٥/ ٢٣٤۔ ٢٣٥ (سورة الجن)

٥۔ فروع الکافی: ٣/ ٣١١ (کتاب الصلاة، حدیث نمر:٣ باب صفة الاستخارة)

کے برتن میں ڈال کر ایک پانی کے برتن میں ڈبو دے۔ پھر جو ٹکڑا تیر کر اوپر آ جائے اس کے مطابق عمل کرے اور اس کی مخالفت ہرگز نہ کرے۔(۱)"

بعض شیعی علماء نے قسمت آزمائی کے لیے حضرت حسین کے سر والی جگہ مقرر کی ہے(۲)۔

تبصرہ: قسمت آزمائی کا یہ نسخہ اور دیگر بے شمار طریقے اللہ تعالیٰ کے اس کے ارشاد کے منافی ہیں:۔

[حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَ الدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ وَ الْمُنْخَنِقَةُ وَ الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ] (سورة: المائدة: ۳)

"تمہارے لئے حرام کیے گئے ہیں مردہ جانور، خون، سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور گلا گھٹنے سے مرنے والا، چوٹ لگ کر مر جانے والا، اوپر سے گر کر مرنے والا، کسی کا سینگ لگ کر مرنے جانے والا اور وہ جانور بھی جسے درندے کھا جائیں، سوائے اس کے جسے تم ذبح کر لو۔ اور وہ جانور جو آستانوں پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ تم فال کے تیروں سے قسمت آزمائی کرو۔ یہ سب گناہ (کے کام) ہیں۔ آج وہ لوگ ناامید ہو گئے جنہوں نے تمہارے دین کا انکار کیا، لہٰذا پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھی سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی، اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کر لیا۔ پس جو شخص بھوک سے بے بس ہو جائے جب کہ وہ گناہ پر مائل نہ ہونے والا ہو تو یقیناً اللہ بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔"

شیعہ کا یہ فال نامہ اس شیعی روایت کے بھی منافی ہے جس کے مطابق رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کو تمام معاملات میں استخارے کا طریقہ سکھاتے تھے جیسے انہیں قرآن مجید کی کوئی سورت اہتمام کے ساتھ سکھاتے

۱۔ وسائل الشیعه: ۸/ ۷۲۔ حدیث نمبر: ٤ (باب الاستخارة بالرقاع و کیفیتها)۔ بحار الأنوار: ۸۸/ ۲۳۸ حدیث نمبر: ٤ (باب الاستکاره بالبنادق)

۲۔ وسائل الشیعه: ۸/ ۸۳ (باب استحباب الاستخاره عند رأس الحسین علیه السلام مائة مرة)

تھے۔آپ فرماتے: ''جب کسی شخص کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرے پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ...

''اے اللہ! بے شک میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں، اور تجھ سے تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا، تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کا میرے حق میں فیصلہ کردے اور اسے میرے لیے آسان کردے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ بے شک یہ کام میرے لیے میرے دین، میرے معاش اور میرے انجام کار کے لحاظ سے برا ہے اسے تو مجھ سے دور کردے اور مجھے اس سے دور کردے اور میرے لیے بھلائی کا فیصلہ کردے جہاں بھی وہ ہو، پھر مجھے اس پر راضی کردے۔(۱)''

سوال نمبر: ۷۴۔ شیعہ علماء کے نزدیک مختلف اماکن اور اوقات کو منحوس سمجھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مختلف اماکن اور اوقات کو منحوس سمجھنا اور ان سے بدشگونی لینا شیعہ علماء کے عقیدہ میں داخل ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے بے شمار روایات گھڑی ہیں۔ مثلاً شیعہ علماء نے نبی مکرم پر افتراء پردازی کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرمایا: ''مصر سے دور رہو اس میں رہائش کرنے کی کوشش مت کرو، اور میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا تھا مصر میں رہائش کرنا بے غیرت بناتا ہے۔(۲)'' اسی طرح یہ جھوٹ بھی باندھا کہ تم یہ مت کہو: ''یہ

۱۔مکارم الأخلاق: ۳۷۲ (فی صلاۃ الاستخارۃ)۔مستدرك الوسائل: ۶/ ۲۳۶، حدیث نمبر: ۶۷۹۵۔ بحار الأنوار: ۸۸/ ۲۲۸، حدیث نمبر: ٤ (باب الاستخارۃ بالرقاع)

۲۔بحار الأنوار: ۵۷ /۲۱۱۔ حدیث نمبر: ۱۵ (باب الممدوح من البلدان و المذموم منها و غرائبها)

شخص اہل شام میں سے ہے"، لیکن تم کہو کہ یہ شخص منحوس لوگوں میں سے ہے... یہ لوگ داود علیہ السلام کی زبانی لعنتی بنا دیے گئے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے کچھ کو بندر اور کچھ کو خنزیر بنا دیا۔(۱)"

تبصرہ: شام کے بارے میں شیعہ کے عقیدہ بد کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ ارض شام کے متعلق فرماتے ہیں:

سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (الاسراء: ۱)

"پاک ذات ہے (اللہ) جو اپنے بندے کو رات کے ایک حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔"

سوال نمبر: ۴۸ کیا شیعہ علماء کے مطابق غیر اللہ کو پکارنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ان کے نزدیک غیر اللہ کو پکارنا درست ہے بشرطیکہ اس کے رب ہونے کا عقیدہ نہ رکھے؟!!

شیعہ کے آیت اللہ خمینی کہتے ہیں: "بے شک شرک یہ ہے کہ غیر اللہ کو رب اور معبود مان کر اس سے حاجت طلب کی جائے۔ لیکن اگر اس کو معبود اور رب مانے بغیر اس سے حاجت طلب کرے تو پھر یہ شرک نہیں ہوگا۔ اس لحاظ سے زندہ اور مردہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لیے اگر کوئی شخص کسی پتھر یا اینٹ سے بھی حاجت طلب کرتا ہے تو یہ شرک نہیں ہوگا۔(۲)

تعلیق: شیعہ کا یہ شرک بعینہ اہل جاہلیت کا شرک تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی حالت بیان فرماتے ہیں:

[اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ] (سورة الزمر: ۳)

"سنو! خالص بندگی اللہ ہی کے لیے ہے اور جن لوگوں نے اس کے سوا کارساز بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں) ہم

۱۔ بحار الأنوار: ۵۷ / ۲۰۸، حدیث نمبر: ۸(باب الممدوح من البلدان ...... "

۲۔ کشف الأسرار: ۳۰

ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے زیادہ قریب کردیں یقیناً اللہ ان کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں، بے شک اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، ناشکرا ہو۔"

سوال نمبر:۴۹، شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق معراج والی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے کیسے گفتگو فرمائی؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول کو مخاطب کیا اور گفتگو فرمائی(۱)۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:

[فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ] (سورة الشورى: ۱۱)

"(وہ) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنا دیئے اور چوپایوں کے بھی (ان کی جنس سے) جوڑے بنائے، وہ تمہیں اس زمین میں پھیلاتا ہے، اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔"

سوال نمبر ۵۰: کیا شیعہ علماء اللہ تعالیٰ اور اپنے ائمہ کے درمیان فرق کرتے ہیں؟

جواب: نہیں! شیعہ علماء بیان کرتے ہے کہ ان کے ائمہ کو ایسی روحانی، برزخی، اور اولی حالت حاصل ہوتی ہے جس میں ان کے اندر ربوبیت کی صفات جاری ہوتی ہیں۔ دعا میں اسی حالت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

تیرے اور ان کے درمیان کوئی فرق نہیں سوائے اس کے وہ تیرے مخلص بندے ہیں۔(۲)"

تبصرہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ شَيْئًا وَّ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ] (النحل: ۷۳، ۷۴)

"اور وہ اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جنہیں آسمانوں اور زمین سے ان کے لیے کسی رزق کا کوئی اختیار

۱۔ شرح الزيارة الجامعة الكبيرة: ۲/ ۱۷۸

۲۔مصابيح الأنوار في حل مشكلات الأخبار: جلد نمبر: ۲، حديث نمبر: ۲۲۲

نہیں اور نہ وہ (اس کی) استطاعت ہی رکھتے ہیں۔ چنانچہ تم اللہ کے لیے مثالیں نہ بیان کرو بے شک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

نیز اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے مقدس نفس کے بارے میں فرمایا: [اس جیسی کوئی چیز نہیں، اور وہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے"۔ (الشوری: ۱۱)

سوال نمبر ۵۱: شیعہ اعتقاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا مطلب کیا ہے اور مشرکین سے براءت کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید میں وارد تمام آیات میں لفظ شرک کی تاویل کی جائے گی یا شرک سے مراد شیعہ علماء کے نزدیک یہ ہے کہ امیر المومنین کی امامت اور ان کے بعد والے اماموں کی امامت میں کسی کو شریک کیا جائے اور ان پر دوسروں کو فضیلت دی جائے۔(۱)" لہٰذا روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر نے فرمایا (حالانکہ وہ اس الزام سے بری ہیں): "[لَئِنْ أشرکتَ] اگر تم نے (ولایت علی میں) شرک کیا تو [لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُکَ] "تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔"(۲)

شیعہ عالم ابوالحسن الشریف بیان کرتا ہے کہ بے شمار روایات اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک اور اس کی عبادت میں شرک کرنے کا مطلب امیر المومنین کی ولایت اور امامت میں شرک کرنا ہے۔(۳)"

شیعہ کے علامہ مجلسی بیان کرتا ہے: "خلاصہ کلام یہ ہے کہ آیات شرک کا ظاہری معنی ظاہری بتوں کے بارے میں ہے اور ان کا باطنی معنی ظالم خلفاء ہیں جو ائمہ حق کے ساتھ شریک کر دیے گئے اور ائمہ حق کی جگہ خلفاء بنا دیے گئے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتے ہیں: [اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَ الْعُزّٰى وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى] "تم مجھے لات اور عزی کی خبر دو اور تیسری (دیوی) مناۃ کی جو گھٹیا ہے۔"

باطنی طور پر لات سے مراد، پہلا خلیفہ، عزی سے مراد دوسرا خلیفہ اور مناۃ سے تیسرا امراد ہے جنہیں انہوں نے

۱۔ بحار الأنوار: ۲۳/ ۳۹۰۔ حدیث نمبر: ۱۰۰۔ باب تأویل المؤمنین، والایمان والمسلمین ...... "

۲۔تفسیر فرات: ۳۷۰، حدیث نمبر: ۵۰۲۔

۳۔مرآۃ الأنوار: ۲۰۲۔

امیر المومنین، خلیفہ رسول اللہ ﷺ، الصدیق، الفاروق اور ذوالنورین کے القاب دیے ہیں۔(۱)'' مزید کہتا ہے:'' شیعہ امامیہ کے دین کے لازمی مسائل میں ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ سے براءت کا اظہار کرنا ہے (رضی اللہ عنہم)(۲)'' جبکہ شیعہ مذہب میں لازمی اور ضروری مسائل کا منکر کافر ہے! جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

شیعہ عقیدے کے مطابق سب سے پہلے مشرکین یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے براءت کا اظہار عبد اللہ بن سبأ یہودی نے کیا تھا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان ہوا ہے۔ لہٰذا شیعہ عقیدے کے مطابق مشرکین سے برأت کا مطلب صحابہ کرام سے براءت کا اظہار ہے اور یہی وہ براءت ہے جس کا شور وغل شیعہ کے آیت اللہ موسم حج میں دنیا کے افضل ترین شہروں اور افضل ترین اوقات میں کرتے ہیں۔ بلکہ شیعہ علماء کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ موسم حج میں جمرات کو کنکریاں مارتے وقت حضرت ابوبکر اور عمر شیعہ کے سامنے کر دیے جاتے ہیں اور وہ انہیں کنکریاں مارتے ہیں(۳)۔

سوال نمبر:۵۲۔ کیا شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق خوش بختی وبدبختی نیز جنت اور جہنم کے داخلے میں ستاروں اور کواکب کی تاثیر ہے؟

جواب: جی ہاں، شیعہ علامہ الکلینی کا دعوی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا:'' جس شخص نے سفر کیا یا شادی کی جب کہ چاند برج عقرب میں تھا تو وہ جنت نہیں دیکھ سکے گا۔(۴)''

تبصرہ: بدشگونی لینا مشرکین کے عقائد میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

[فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ] (اعراف:۱۳۱)

۱۔بحار الأنوار: ۴۸/ ۹۶۔ حدیث نمبر: ۱۰۶ (باب معجزاته واستجابة دعوته...... "

۲۔الاعتقادات: ۹۰۔ ۹۱)

۳۔ بصائر الدرجات: ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ حدیث نمبر: ۸(باب في الأئمه أنهم يعرضون عليهم أعدائهم وهم موتى وبر ونهم) بحار الأنوار: ۲۷/ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ حدیث نمبر: ۱۰ (باب أنهم يظهرون بعد موتهم ويظهر منهم الغرائب۔"

۴۔الروضة من الكافي: ۸/ ۲۱۰۳ (كتاب الروضة ، حدیث نمبر: ۴۱۶، حدیث نوحؑ یوم القیامة)

''پھر جب ان پر خوشحالی آتی تو کہتے یہ ہمارے ہی لیے ہے، اور اگر انہیں بدحالی آلیتی تو اسے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ٹھہراتے۔ خبردار! ان کی نحوست اللہ کے پاس (مقدر) ہے لیکن ان میں اکثر (لوگ) نہیں جانتے۔''

سوال نمبر: ۵۳۔ کیا شیعہ شیوخ کے عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے سوا کسی کو علم غیب کی کنجیاں دی ہیں؟

جواب: شیعہ شیوخ کا دعویٰ ہے کہ حضرت علی بن أبی طالب نے فرمایا (اور وہ اس الزام سے بری ہیں): ''اللہ نے جو نبی بھی مبعوث کیا، میں نے اس کے دین کو ادا کیا، اس کے وعدوں کی تکمیل کی، یقیناً میرے رب نے مجھے علم اور کامیابی کے ساتھ منتخب فرمایا۔ بلاشبہ میں نے اپنے رب کے پاس بارہ وفدے لے کر حاضری دی تو اس نے مجھے اپنی معرفت عطا کی اور مجھے علم غیب کی کنجیاں عطا کیں۔(۱)''

شیعہ علماء کا دعویٰ ہے کہ ابو عبد اللہ نے فرمایا: ''میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہے۔ میں جانتا ہوں جو کچھ جنت میں ہے اور جو کچھ جہنم میں ہے، میں وہ سب کچھ جانتا ہوں جو ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہوگا۔(۲)''

تعلیق: اللہ تعالیٰ اپنے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں [وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَ يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ] (الأنعام: ۵۹)

''اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، انھیں اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا جسے وہ نہ جانتا ہو اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ ایسا نہیں جسے وہ جانتا نہ ہو، اور کوئی تر چیز اور کوئی خشک چیز نہیں جو واضح کتاب میں لکھی ہوئی نہ ہو۔''

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ (النمل: ۶۵)

کہہ دیجیے! آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی غیب کی بات نہیں جانتا، اور وہ (خود ساختہ معبود) تو یہ بھی

۱۔ تفسیر فرات: ۶۷، حدیث نمبر: ۳۷ (سورۃ البقرۃ)

۲۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۱۱۱، حدیث نمبر: ۸ (اب أنهم عليهم السلام يحب عنهم علم السماء والأرض......)

نہیں جانتے کہ وہ (قبروں سے) کب اٹھائے جائیں گے۔"

سوال نمبر:۵۴۔شیعہ علماء کا عقیدہ توحید ربوبیت کیا ہے؟

جواب: آئندہ سوالات وجوابات میں اس کا جواب مختصراً آئے گا۔ إن شاء الله.

سوال نمبر:۵۵۔کیا شیعہ علماء اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور رب کا عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: شیعہ علماء کا دعویٰ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں ربوبیت کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہوں(۱) پھر گمراہی میں مزید غرق ہوتے ہوئے کہتے ہیں: "علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نعوذ باللہ): "میں زمین کا وہ رب ہوں جس کے ساتھ زمین ٹھہری ہوئی اور ساکن ہے۔(۲)"

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا] "تیرے رب کے نور سے زمین روشن ہوگئی" کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ زمین کے امام سے زمین روشن ہوگئی۔(۳)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد:

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا (الکهف: ۸٦)

"اس نے کہا وہ جس نے ظلم کیا تو ہم عنقریب سزا دیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایا جائے گا تو وہ اسے سخت ترین عذاب دے گا۔" کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ اسے امیر المومنین علیہ السلام کی طرف لوٹایا جائے گا اور وہ اسے سخت ترین عذاب دیں گے۔(۴)"

تبصرہ: اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ (الشعراء: ۲۱۳)

"چنانچہ (اے نبی) آپ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکاریں ورنہ آپ عذاب پانے والوں میں شامل ہوجائیں گے۔"

۱۔ شرح الزیارۃ الجامعۃ الکبیرۃ: ۱/ ۷۰

۲۔ مرآۃ الأنوار: ۵۹

۳۔ (تفسیر القمی: ۲/ ۲۵۳ (الزمر)، تفسیر البرھان: ٤/ ۸۷

٤۔ مرآۃ الأنوار: ۵۹۔

نیز فرمایا:[وَ لَا تَدۡعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیۡءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجۡھَہٗ لَہُ الۡحُکۡمُ وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ] (القصص: ۸۸)

''اور آپ اللہ کے ساتھ کسی اور الٰہ کو مت پکاریں، اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے، اس کا حکم چلتا ہے اور تم (سب) اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

سوال نمبر:۵٦۔شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق دنیا اور آخرت میں کس کا حکم چلتا ہے؟

جواب: کلینی ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: (نعوذ باللہ): ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ دنیا اور آخرت امام کی ہے، وہ جہاں چاہتا ہے دنیا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے دنیا عطا کرتا ہے۔(۱)''

وضاحت: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلۡ لِّمَنِ الۡاَرۡضُ وَ مَنۡ فِیۡھَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ

''اے نبی! آپ ان سے پوچھیں اگر جانتے ہو (تو بتاؤ) کس کی ہے یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے؟ وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی کی ہے۔''

جب مشرکین نے اعتراف کرلیا یہ ساری کائنات اللہ ہی کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے شرک پر انہیں ملامت کرتے ہوئے فرمایا:[قُلۡ اَفَلَا تَذَکَّرُوۡنَ] ''کہہ دیجیے! کیا پھر تم نصیحت نہیں پکڑتے۔''

پھر ارشاد ربانی ہوا: قُلۡ مَنۡ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبۡعِ وَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۞ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ...

''آپ پوچھیں ساتوں آسمانوں کا رب اور عرش عظیم کا رب کون ہے، وہ ضرور کہیں گے (یہ) اللہ ہی کے ہیں۔''

جب مشرکین نے اللہ کی ربوبیت کا اعتراف کرلیا تو اللہ نے ان کے شرک پر ان کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا:

[قُلۡ اَفَلَا تَتَّقُوۡنَ] ''کہہ دیجیے! کیا تم ڈرتے نہیں؟''

پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوا: قُلۡ مَنۡۢ بِیَدِہٖ مَلَکُوۡتُ کُلِّ شَیۡءٍ وَّ ھُوَ یُجِیۡرُ وَ لَا یُجَارُ عَلَیۡہِ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۞ سَیَقُوۡلُوۡنَ لِلّٰہِ ...

''آپ پوچھیں کس کے ہاتھ میں ہے ہر چیز کی بادشاہی، جبکہ وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابل کسی کو پناہ نہیں دی جاسکتی، اگر تم جانتے ہو (تو بتاؤ)؟ وہ ضرور کہیں گے (بادشاہی) اللہ ہی کی ہے۔''

---

(۱) (أصول الكافي: ۱/ ۳۰۸(كتاب الحجة، حديث نمبر: ٤۔ باب أن الأرض كلها للإمام عليه السلام۔

جب مشرکین نے اس بات کا اقرار بھی کر لیا تو اللہ نے انھیں سخت ڈانٹ پلاتے ہوئے فرمایا:

[قُلْ فَاَنّٰی تُسْحَرُوْنَ بَلْ اَتَیْنٰھُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ مَا اتَّخَذَ اللّٰہُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا کَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَةِ فَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ] (المومنون:۸۴۔۹۲)

''کہہ دیجیے: پھر کہاں سے تم پر جادو کیا جاتا ہے؟ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے ہیں اور بلاشبہ وہ ہی جھوٹے ہیں۔ اللہ نے اپنی کوئی اولاد نہیں بنائی اور نہ اس کے ساتھ کوئی (اور) معبود ہے، (اگر ہوتا) تو ہر معبود اس چیز کو جو اس نے پیدا کی، لے جاتا اور بلاشبہ ان میں سے ہر کوئی دوسرے پر چڑھائی کرتا، اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ کرتے ہیں وہ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے، چنانچہ وہ کہیں اعلیٰ ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔''

سوال نمبر: ۵۷۔ شیعہ علماء کے عقیدے کی رو سے کائنات میں حوادث پیدا کون کرتا ہے؟

جواب: کائناتی حوادث امیر المومنین علی بن أبي طالب پیدا کرتے ہیں۔ سماعہ بن مہران سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتا ہے: ''کہ میں ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ آسمان گرجا اور بجلی چمکی۔ اس پر ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: یہ بادلوں کا گرجنا اور بجلی کا چمکنا تمہارے صاحب کے حکم سے ہوا ہے۔ میں نے عرض کی ہمارے صاحب کون ہیں؟ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام (۱)

شیعہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین ایک بادل پر سوار ہوئے اور اس پر بیٹھے ہوئے فرمایا: ''میں زمین میں اللہ کی آنکھ ہوں، میں مخلوق میں اس کی بولنے والی زبان ہوں، میں اس کا وہ نور ہوں جو بجھتا نہیں، میں اس کا وہ دروازہ ہوں جس سے وہ عطا کرتا ہے اور میں اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوں...'' (۲)

تبصرہ: اے عقل مند، انصاف پسند مسلمان تم ان روایات سے کیا سمجھے ہو؟ کیا شیعہ علماء نے یہ روایات گھڑ کر علی

۱۔ الاختصاص: ۳۲۷۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۳۲۔ ۳۳۔ حدیث نمبر: ٤ (باب أنهم عليهم السلام سخر لهم السحاب ويسر هم الأسباب)

۲۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۳٤، حدیث نمبر: ٥۔ باب أنهم عليهم السلام سخرهم الحاب ... التوحید/ ابن بابویہ: ۱٦٤، حدیث نمبر: ۱ (باب معنی جنب الله عزوجل)

رضی اللہ عنہ کی ربوبیت کا دعویٰ نہیں کیا، اور یہ کہ وہ اللہ کی ربوبیت میں شریک ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: [هُوَ الَّذِىْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ] (الرعد: ١٢)

''وہی ہے جو تمہیں ڈرانے اور امید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا ہے اور بھاری بادل اٹھاتا ہے۔''

سوال نمبر: ۵۸۔ کیا شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق ان کے ائمہ مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔! چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پر افتراء باندھتے ہیں کہ انہوں اپنے ننھیال بنو مخزوم کے ایک نوجوان کو زندہ کر دیا تھا۔ انہوں نے اس کی قبر کو پاؤں سے ٹھوکر ماری تو نوجوان قبر سے باہر نکل آیا لیکن اس کی زبان الٹی ہو چکی تھی کیونکہ شیعہ کے دعوے کے مطابق وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی سنت پر مرا تھا۔(۱) ''اسی طرح انہوں نے جبانہ قبرستان کے تمام مردے زندہ کر دیے تھے۔ لہٰذا شیعی روایت کہتی ہے ''پھر جب وہ جبانہ قبرستان کے درمیان میں پہنچے تو ایک بات کی جس سے ان کے دل دہل گئے اور ڈر گئے، اور ان کے دلوں میں اس قدر خوف داخل ہو گیا کہ اس کی مقدار اللہ ہی جانتا ہے، اور ان کے رنگ خوف سے بدل گئے...''(۲)

امیر المومنین نے ایک پتھر کو مارا تو اس سے سو اونٹنیاں نکلیں۔ شیعی روایت کہتی ہے: ''پھر انہوں نے رسول اللہ کی لاٹھی سے پتھر کو چوٹ ماری تو اس سے ایسی کراہ نکلی جیسی اونٹنی بچہ جنتے وقت نکالتی ہے۔ آپ ابھی ادھر ہی تھے کہ پتھر پھٹ گیا اور اس سے اونٹنی کا سر نکلا اور اس کے سر پر لگام کا سرا بندھا تھا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن سے کہا اسے پکڑ لو۔ تو اس پتھر سے سو اونٹنیاں اپنے بچوں سمیت نکل آئیں، سب کے رنگ سیاہ تھے۔(۳)''

تبصرہ: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ○ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○ اَوَ لَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۚ وَ هُوَ

١۔أصول الكافي: ١/ ٢٤٧ (كتاب الحجة، حديث نمبر: ٧۔ باب مولد أمير المومنين ... "

٢۔بحار الأنوار: ٤١/ ١٩٤ ۔ حديث نمبر: ٥۔ (باب استجابة دعواته...... "

(٣) (بحار الأنوار: ٤١/ ١٩٨ ۔ حديث نمبر: ١٠ (باب استجابة دعواته ..."

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (یسین: ۷۷ تا ۸۳)

''کیا انسان نے دیکھا نہیں کہ بے شک ہم نے اسے نطفے سے پیدا کیا ہے پھر یکا یک وہ کھلا جھگڑالو ہو گیا اور اس نے ہمارے لیے مثال بیان کی اور وہ اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ اس نے کہا ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا جب کہ وہ گلی سڑی ہوں گی؟ آپ کہہ دیجیے انہیں وہی زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور وہ ہر طرح کے پیدا کرنے کو خوب جانتا ہے۔ وہ (اللہ) جس نے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ بنادی۔ پھر یکا یک تم اس سے آگ سلگا لیتے ہو۔ کیا وہ (اللہ) جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، اس بات پر قادر نہیں کہ وہ ان جیسے (انسان) پیدا کر دے؟ کیوں نہیں! وہی تو (سب کچھ) پیدا کرنے والا، خوب جاننے والا ہے۔ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا حکم صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ اس سے کہتا ہے ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ پاک ہے وہ (اللہ) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

سوال نمبر: ۵۹۔ لہٰذا، شیعہ علماء کے نزدیک توحید کا اعلیٰ ترین مقام کیا ہے؟

جواب: توحید کا اعلیٰ ترین مقام وحدت وجود ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ان کے ائمہ کا وجود بعینہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے اور یہی توحید کی انتہا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کی ذات ان کے اس شرک سے بہت بلند اور بہت پاک ہے)

تعلیق: دین اسلام سے ہٹی ہوئی صوفیت شیعہ امامیہ اثنی عشریہ کے مذہب میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، اور متاخرین شیعہ رؤسا کی عقلوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اسی لیے صوفی أفکار ونظریات اور شیعہ عقائد میں بے حد مماثلت اور مشابہت پائی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۶۰: شیعہ علماء کا عقیدہ توحید اسماء صفات کیا ہے؟

جواب: درج ذیل مسائل میں ان کے اس عقیدے کا خلاصہ بیان ہوگا۔ ان شاء اللہ

سوال نمبر: ۶۱۔ کیا شیعہ علماء اللہ تعالیٰ کے جسم کا عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ سب سے پہلے اس عقیدے کا اظہار ان کے علامہ ہشام بن الحکم نے کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا جسم ہے، جس کی ایک حد اور انتہا ہے۔ وہ طویل وعریض اور گہرا ہے۔ اس کا طول اس کے عرض جتنا ہے۔ اور بے

شک اللہ کا جسم اس کی بالشت کے حساب سے سات بالشت ہے۔(۱)" جب کہ ابن المرتضی زیدی کہتا ہے:" اکثر رافضی اللہ کے جسم ہونے کے قائل ہیں سوائے ان شیعوں کے جو معتزلہ کے ہمنوا ہو گئے۔(۲)"

تضاد بیانی: شیعہ روایت کرتے ہیں کہ یعقوب سراج کہتا ہے: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ہمارے بعض اصحاب کا دعوی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی انسان جیسی صورت ہے۔ ایک اور شخص کہتا ہے اللہ کی شکل بے ریش گھنگریالے چھوٹے بالوں والے بچے کی طرح ہے۔ یہ سن کر ابو عبد اللہ سجدے میں گر گئے، پھر سر اٹھایا تو فرمایا: پاک ہے اللہ جس جیسی کوئی چیز نہیں اسے کوئی آنکھ نہیں دیکھ سکتی اور نہ کوئی علم اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔(۳)"

سوال نمبر:۶۲۔شیعہ علماء کا صفات الٰہی کی تعطیل میں عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اس کے بعد شیعہ علماء نے صفات الٰہی کے اثبات میں خوب غلو کیا حتی کہ بعض نے وحدت وجود کا نعرہ مارا۔ تیسری صدی کے آخر میں شیعہ مذہب میں تبدیلی آنا شروع ہوگئی۔ جب شیعہ علماء معتزلہ کے ائمہ سے متاثر ہونے لگے، جو کہ کتاب وسنت میں ثابت صفات الٰہی کی تعطیل کے قائلین تھے۔ شیعہ علامہ ابن مطہر نے اس کی صراحت کرتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات میں ہمارا شیعہ مذہب، معتزلہ کے مذہب جیسا ہے۔(۴)"

تبصرہ: اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسل کو اپنی صفات کے مفصل اثبات اور مجمل نفی کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ اس لیے کتاب اللہ میں صفات کا اثبات مفصل آیا ہے اور نفی مجمل آئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ] (الشوری: ۱۱)

۱۔ أصول الکافی: ۱/ ۷۲(کتاب التوحید، باب النھی عن الصفة بغیر ...... " تفسیر البرھان ۱ ٤۔ بحار الأنوار:۳/ ۲۸۸(باب نفی الجسم والصورة ...... " التبنیه والرد: ۲٤۔

۲۔ المنیة والأمل:۱۹۔ الحور العین: ۱٤۸۔ ۱٤۹)

۳۔ التوحید/ ابن بابویه: ۱۰۳۔ ۱۰٤، حدیث نمبر: ۱۹(باب أنه عزوجل لیس بجسم ولا صورة)۔ بحار الأنوار: ۳/ ۳۰٤، حدیث نمبر: ٤۲(باب نفی الجسم والصورة والتشبیه...... "

٤۔ نھج المسترشدین فی أصول الدین/ حسنبن یوسف بن مطهر: ۳۲۔ دیکھیے: عقائد الامامیة الاثنی عشریه: ۲۸/ ابراھیم الموسوی الزنجانی۔ شیعه علامه نے کتاب کی تقریظ میں مؤلف کو رکن الاسلام اور عماد العلماء کے القاب دیے ھیں۔"

"(وہ) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے تمہارے ہی جنس سے جوڑے بنا دیے اور چوپایوں کے بھی (ان کی جنس سے) جوڑے بنائے، وہ تمہیں اس (زمین) میں پھیلاتا ہے۔ اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے۔" لہٰذا نفی مجمل آئی ہے [لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ] "اس جیسی کوئی چیز نہیں" قرآن مجید کا نفی میں غالب اسلوب یہی ہے جبکہ صفات کے اثبات کو مفصل بیان کرتا ہے۔ [وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ] یا جیسے سورۃ حشر کے آخر میں تفصیلی صفات بیان ہوئی ہیں۔ اس بات کے شواہد قرآن مجید میں بے شمار ہیں۔"

سوال نمبر: ۶۳۔ کیا شیعہ علماء کے عقیدے کی رو سے قرآن مجید اللہ کی مخلوق ہے؟

جواب: قرآن مجید کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہونے کے دعویداروں، جہمیہ (۱) اور معتزلہ (۲) کے ساتھ شیعہ برابر ہیں۔ شیعہ کے علامہ مجلسی (۳) نے اپنی کتاب "کتاب القرآن" میں ایک باب کا عنوان یہ رکھا ہے: "اس بات کا بیان کہ قرآن مخلوق ہے۔"

شیعہ کے آیت اللہ محسن امین اس بات کی تاکید بیان کرتے ہوئے کہتا ہے شیعہ اور معتزلہ کہتے ہیں قرآن مخلوق ہے۔" (۴)

ان کے اس قول کی بنیاد یہ ہے کہ اللہ کی صفت کلام نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس کفریہ قول سے بہت بلند و بالا ہیں۔

شیعہ کو منہ توڑ جواب: شیعہ کے امام رضا سے قرآن کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: "بے شک وہ اللہ کی کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔" (۵)

۱۔ جہمیہ: جہم بن صفوان کے پیروکار ہیں۔ اس کی گمراہیوں میں سے اس کا یہ قول ہے کہ وہ تمام صفات کا انکار کرتا ہے۔ بدعات کا مرتکب جیسے ارجاء، جبر اور جنت وجہنم کے فناء کا قائل ہے۔ دیکھیے: التنبیہ والرد: ۲۱۸)

۲۔ (قاضی عبدالجبار أحمد الہمدانی معتزلی نے "شرح الأصول الخمسۃ" میں لکھا ہے: قرآن کے بارے میں ہمارا مذہب یہ ہے قرآن اللہ کی کلام اور اس کی وحی ہے۔ اور وہ محدث مخلوق ہے۔ ۵۲۸)

۳۔ بحار الأنوار: ۸۹/ ۱۱۷۔ اس میں گیارہ روایات لکھی ہیں۔

٤۔ أعیان الشیعہ: ۱/ ٤٦١)

٥۔ تفسیر العیاشی: ۱/ ۱۹، حدیث نمبر: ۱۷ (فی فضل القرآن)

سوال نمبر: ۶۴۔ شیعہ علماء کے عقیدے کی رو سے قیامت کے دن مومنوں کو اللہ تعالیٰ کے دیدار ہونے کا حکم کیا ہے؟ اور جو شخص دیدار الٰہی کا قائل ہو اس کا حکم کیا ہے؟

جواب: اسماعیل بن فضل سے مروی ہے کہ اس نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق سے پوچھا کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بہت پاک اور بلند و بالا ہے۔ اے ابن فضل! بلاشبہ آنکھیں صرف اس چیز کو دیکھ سکتی ہیں جس کا رنگ اور کیفیت ہو، جبکہ اللہ تعالیٰ تو رنگوں اور کیفیات کا خالق ہے (۱)۔ شیعہ علامہ الحر العاملی نے دیدار الٰہی کے انکار کو شیعہ ائمہ کے اصولوں میں شمار کیا ہے (۲)۔ ان کے علامہ جعفر نجفی نے اس شخص کو مرتد قرار دیا ہے جو اللہ کی طرف بعض صفات کو منسوب کرتا ہے۔ مثلاً صفت رؤیت وغیرہ۔ (۳)

تبصرہ: شیعہ کا یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے وجود کا انکار لیے ہوئے ہے؟ کیونکہ جس کی کیفیت نہ ہو اس کا وجود نہیں ہوتا۔ ان کی یہ بات اس روایت کے بھی خلاف ہے جو کلینی نے ابوعبداللہ سے بیان کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''لیکن اللہ تعالیٰ کی ایک کیفیت کا اظہار ضروری ہے کہ جس جیسی کیفیت کسی اور کی نہیں، اس میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے سوا کسی کو اس کا علم ہے۔ (۴)''

شیعہ علماء کا منہ توڑ جواب: وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القيامة: ۲۲، ۲۳)

''اس دن کئی چہرے تر و تازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے''۔

جبکہ کافروں کے بارے میں فرمایا: كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ (المطففين: ۱۵)

''ہرگز نہیں! بے شک اس روز وہ (کافر) اپنے رب (کے دیدار) سے یقیناً محروم رکھے جائیں گے''۔

ابوبصیر سے مروی ہے کہ اس نے ابوعبداللہ سے پوچھا مجھے بتائیں کیا قیامت کے دن مومن اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں

۱۔ بحار الأنوار: ٤/ ٣١، حدیث نمبر: ٥ (باب نفی الرؤية ...... "

۲۔ دیکھیے: الفصول المهمة في أصول الأئمة: ١/ ١٧٧ (باب: ١٩۔ أن الله سبحانه لاتراه عين ...... "

۳۔ كشف الغطاء عن خفيات مبهمات الشريعة الغراء: ٤١٧/ جعفر خضر النجفي۔ دیکھیے: أعيان الشيعه ١/ ٤٦٣۔ عقائد الامامية: ٥٩۔

٤۔ أصول الكافي: ١/ ٦٣ (كتاب التوحيد، باب نمبر: ٦ باب اطلاق القول بانه شيء۔

گئے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔(۱)''

سوال نمبر:۶۵: کیا شیعہ علماء اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا پر نزول فرمانے کی صفت کے قائل ہیں؟ جو شخص اللہ تعالیٰ کے جلال اور عظمت کے لائق اس صفت کو ثابت کرتا ہو، شیعہ اس پر کیا حکم لگاتے ہیں؟

جواب: شیعہ علماء اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا پر نزول فرمانے کی صفت کے منکر ہیں(۲)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اقرار کرتا ہو، شیعہ اسے کافر قرار دیتے ہیں۔ عہد حاضر کا شیعہ عالم محمد بن مظفر کہتا ہے: ''جس شخص نے کہا: ''اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہے یا وہ اہل جنت کو اپنا دیدار کرائے گا یا ایسی کسی صفت کا اقرار کرے تو وہ کافر ہے...اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جس کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی مخلوق کے سامنے آئیں گے۔(۳)''

شیعہ علماء کو منہ توڑ جواب: ایک شخص نے ابو عبد اللہ رحمہ اللہ سے سوال کیا: ''کیا آپ اللہ تعالیٰ کے آسمان دنیا پر نزول فرمانے کے قائل ہیں؟ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: جی ہاں! ہم اس کے قائل ہیں کیونکہ اس بارے میں روایات اور احادیث صحیح ہیں۔(۴)'' شیعہ کے امام رضا رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''توحید کے بارے میں لوگوں کے تین مذاہب ہیں: نفی، تشبیہ اور اثبات بغیر تشبیہ کے۔ جو لوگ صفات کی نفی کرتے ہیں تو وہ جائز نہیں، اور جو ایک اللہ کی صفات کو مخلوق کی صفات کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں وہ بھی جائز نہیں کیونکہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے مشابہ نہیں ہے۔ درست مذہب تیسرا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو بغیر تشبیہ کے مانا جائے۔(۵)''

سوال نمبر:۶۶۔ کیا یہ درست ہے کہ شیعہ علماء امامیہ عشریہ اپنے ائمہ کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف کرتے ہیں؟ اور انھیں اللہ تعالیٰ کے نام دیتے ہیں؟

۱۔ التوحید/ ابن بابویہ: ۱۱۷، حدیث نمبر: ۲۰ (باب ماجاء فی الرؤیة) بحارالأنوار: ۴/ ۴۴ حدیث نمبر: ۲۴ (باب نفی الرؤیة ...... "

(۲) (أصول الکافی: ۱/ ۹۰۔ ۹۱ (کتاب التوحید ، باب الحرکة والانتقال) ۔ بحارالأنوار: ۳/ ۳۱۱(باب نفی الزمان والمکان)

(۳) عقائد الامامیة:۵۹۔ ۶۰

(۴) بحارالأنوار: ۳/۳۳۱، حدیث نمبر: ۳۴ (باب نفی الزمان و المکان و الحرکة ...)

(۵) بحار الأنوار: ۳/ ۲۶۳، حدیث نمبر: ۴۱ (باب نفی الجسم والصورة والتشبیه ...... "

جواب: جی ہاں! وہ ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنی صحیح ترین کتاب میں روایت لاتے ہیں، ان کے علامہ کلینی روایت بیان کرتے ہیں ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: [وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا] ''اور اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، لہٰذا تم اسے ان (ناموں) سے پکارو۔'' یہ تفسیر کی کہ اللہ کی قسم! ہم ہی اللہ کے وہ اسمائے حسنیٰ ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔(۱)''

شیعہ علماء مزید تفصیل بیان کرتے ہوئے ابوجعفر رحمہ اللہ کی زبانی ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں: ''ہم ہی وہ سبع مثانی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد ﷺ کو عطا کیے ہیں۔ اور ہم ہی اللہ کا چہرہ ہیں، ہم زمین میں تمہارے درمیان رہتے بستے ہیں ہم اللہ کی مخلوق میں اس کی آنکھ ہیں، اور اس کی مخلوق پر سایہ فگن اس کی رحمت کا ہاتھ ہیں۔ جس نے ہم کو جان لیا سو جان لیا اور جو ہم سے جاہل رہا سو وہ جاہل رہا۔(۲)''

ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر افتراء باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا تو بہترین پیدا کیا، ہماری صورتیں بنائیں تو ہمیں خوبصورت شکلیں عطا کیں، ہمیں اپنی مخلوق میں اپنی آنکھ اور بولنے والی زبان بنایا، اپنی مخلوق پر رحمت وشفقت والا پھیلا ہوا ہاتھ بنایا اور اپنا وہ چہرہ بنایا جس سے وہ عطا کرتا ہے، اور اپنا دروازہ بنایا جو اس کی پہچان ہے کراتا ہے، آسمان وزمین میں اپنے خزانچی بنایا ہمارے ساتھ ہی درختوں کو پھل لگتے ہیں اور پھل پکتے ہیں، ہمارے ذریعے ہی سے نہریں چلتی ہیں اور ہمارے سبب ہی سے بارش برستی ہے۔ ہماری وجہ سے زمین گھاس اگاتی ہے۔ ہماری عبادت ہی کی وجہ سے اللہ کی عبادت ہوئی اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔(۳)'' ایک روایت میں یہ ہے کہ شیعہ ائمہ نے فرمایا: ''...پھر ہمیں لایا جائے گا تو ہم اپنے رب کے عرش پر بیٹھیں گے۔(۴)'' اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ''اے محمد! علی اول، آخر ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۰۳ (کتاب التوحید، حدیث نمبر: ٤۔ باب النوادر)

۲۔اصول الکافی: ۱/ ۱۰۳ (کتاب التوحید، حدیث نمبر: ۳۔ باب النوادر)

۳۔اصول الکافی: ۱/ ۱۰۳ (کتاب التوحید، حدیث نمبر: ۵۔ باب النوادر'' اور دیکھیے، التوحید / ابن بابویہ: ۱٦٦، حدیث نمبر: ۱ (باب معنی العین والأذن واللسان)

٤۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۳۳۵، حدیث نمبر: ۱٤۵ (سورة ابنی اسرائیل)۔ تفسیر البرهان: ۲/ن ٤۳۹۔

تو انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار! کیا تو اول وآخر نہیں ہے؟...اے محمد! علی ہی اول وآخر اور علی ہی ظاہر وباطن ہے۔(۱)''

شیعہ علامہ الکشی ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا: ''میں اللہ کا چہرہ ہوں، میں اللہ کا پہلو ہوں اور میں اول ہوں اور آخر ہوں اور میں ظاہر ہوں اور میں باطن ہوں، میں زمین کا وارث ہوں، میں اللہ کا راستہ ہوں اور میں نے اس کو اسی کی قسم دی ہے۔(۲)''

تعلیق: شیعہ علماء کا یہ کفریہ قول فرعون کے اس کافرانہ نعرے کے کس قدر مشابہ ہے۔[اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى] ''میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔''

شیعہ علماء کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں بھی ان کے ائمہ مراد ہیں حالانکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات شریف مراد لی ہے۔ارشاد ہے:[وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ] ''تیرے رب ذوالجلال والاکرام کا چہرہ باقی رہے گا۔'' نیز فرمایا[كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ] اس کے چہرے کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔''

اپنے ائمہ پر افتراء باندھتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''ہم لوگ ہی وہ چہرہ ہیں جو ہلاک نہیں ہوگا۔(۳)'' ہم شرک اور مشرکین سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

شیعہ علماء کو منہ توڑ جواب: ابو عبداللہ رحمہ اللہ شیعہ علماء کے بارے میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی ذات اس سے بہت بلند وبرتر ہے، وہ پاک ہے ساتھ اپنی تعریف کے۔ہم اس کے علم میں شرکاء نہیں ہیں اور نہ اس کی قدرت میں حصہ دار ہیں، بلکہ اس کے سوا کوئی علم غیب نہیں جانتا جیسا کہ اس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا: [قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ]

۱۔ بصائر الدرجات الکبری: ٥٣٤، حدیث نمبر: ٣٦ (باب النوادر فی الأئمه ......) بحار الأنوار ٩١/ ١٨٠، حدیث نمبر: ٧ (باب أدعية الشهادات والعقائد)۔

۲۔ رجال الکشی: ٣/ ١٨٣، حدیث نمبر: ٢ (معروف بن خربوذ المكى)۔

۳۔ التوحید / ابن بابویه: ١٥٠، حدیث نمبر: ٤ (باب تفسير قول الله عزوجل [كل شى هالك الا وجهه)۔ تفسیر الصافی: ٤/ ١٠٨۔ بحار الأنوار: ٢٤ / ٢٠١، حدیث نمبر: ٣٣ (باب أنهم جنب الله ...... "

''کہہ دیجیے: آسمانوں اور زمین میں اللہ کے سوا کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا۔''

یقیناً جاہل اور احمق شیعہ نے ہمیں سخت اذیت دی ہے۔ جس شخص کا دین مچھر کے پر جتنا ہو، وہ بھی ان سے اعلیٰ ہے۔ میں اس اللہ کو گواہ بناتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ گواہ کافی ہے، بے شک میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف اپنی براءت کا اعلان کرتا ہوں ہر شخص سے جو کہتا ہے کہ ہم غیب جانتے ہیں یا ہم اللہ کی بادشاہی میں شریک ہیں یا وہ ہمیں ہمارے مقام و مرتبے کے سوا کسی مقام پر بٹھائے گا جس پر وہ راضی ہو۔(۱)''

سوال نمبر: ٦٧۔ شیعہ مذہب کے علماء کے نزدیک ایمان کا مفہوم کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کے نزدیک ان کے بارہ ائمہ پر ایمان لانا ہی ایمان کامل ہے!!

شیعہ کے علامہ ابن مطہر الحلی کہتے ہیں: ''مسئلہ امامت ارکان ایمان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کے سبب انسان کو جنت کی ہمیشگی والی نعمتیں ملتی ہیں اور رحمان کے غضب سے نجات ملتی ہے۔(۲)'' جبکہ امیر محمد الکاظمی القزوینی کہتا ہے: بے شک جس شخص نے علی رضی اللہ عنہ کی ولایت اور امامت کا انکار کیا، اس کا ایمان ساقط ہو گیا اور اعمال ضائع ہو گئے۔(۳)

سوال نمبر: ٦٨۔ کیا شیعہ علماء شہادتین کی گواہی کے ساتھ کسی تیسری شہادت کے بھی قائل ہیں؟

جواب: جی ہاں، ان کے نزدیک تیسری شہادت کا اقرار بھی ضروری ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں۔ وہ اس شہادت کو اپنی اذان میں شامل کرتے ہیں، اپنی نمازوں کے بعد اس کا دور کرتے ہیں (۴)۔ اور مرنے والوں کو اس کی تلقین کرتے ہیں۔ شیعہ کے حجت اللہ الکلینی امام ابو جعفر سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں

۱۔ الاحتجاج: ۲/ ۲۸۹ (احتجاج الحجة القائم المنتظر...) بحار الأنوار: ۲۵/ ۲٦٦ حدیث نمبر: ۹ (باب نفی الغلو فی النبی والأئمة ...''

(۲)۔ منہاج الکرامة فی اثبات الامامة: ۱ [اس کتاب کے رد میں شیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے ایک ضخیم کتاب ''منہاج السنة النبویة'' لکھی ہے۔ امام ذہبیؒ اور میرے استاد شیخ عبداللہ بن محمد الغنیمان نے اس کتاب کو مختصر کر کے پیش کیا ہے۔ ان کے علاوہ دیگر علماء نے بھی اس کتاب کی تلخیص کی ہے۔

۳۔ الشیعة فی عقائدھم وأحکامھم: ۲٤/ اس کا مؤلف عہد حاضر کا شیعی علامہ امیر محمد الکاظمی ہے۔

٤۔ وسائل الشیعة: ٤/ ۱۰۳، حدیث نمبر: ۱ (باب استحباب الشھادتین والاقرار......''

نے فرمایا: ''اپنے مرنے والوں کو موت کے وقت لا الٰہ الا اللہ اور علی کی ولایت کی گواہی دینے کی تلقین کیا کرو(۱)۔

سوال نمبر: ٦٩۔ ارجاء (اعمال، ایمان کی تعریف میں داخل نہیں) کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: فرقہ مرجئہ کے نزدیک ایمان سے مراد صرف اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے (اس میں اعمال داخل نہیں ہیں)۔ جبکہ شیعہ کے نزدیک ایمان سے مراد صرف امام کی معرفت اور محبت ہے۔ اس لیے انہوں نے نبی مکرم ﷺ پر الزام لگاتے ہوئے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''علی رضی اللہ عنہ کی محبت ایسی نیکی ہے جس کے ہوتے ہوئے کوئی برائی نقصان دہ نہیں ہے۔(۲)'' نیز آپ نے فرمایا: (حالانکہ آپ اس الزام سے بری ہیں) اگر تمام مخلوق علی بن اَبی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ جہنم کو پیدا نہ فرماتے۔(۳)'' آپ پر افتراء پردازی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے صرف وہی شخص جنت میں داخل ہوگا جو علی سے محبت کرتا ہوگا۔ اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے جس نے بھی علی سے نفرت کی وہ جہنم میں داخل ہوگا(۴)۔

تبصرہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا [النساء:١٢٣]

''جو کوئی برا عمل کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا اور وہ اللہ کے سوا کوئی دوست اور مددگار نہ پائے گا۔''

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ [سورة الزلزلة:٧-٨]

''لہٰذا جس نے ذرہ بھر بھلائی کی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔''

شیعہ علماء نے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے اور تمام اسلامی عقائد پر ایمان کو ساقط کر دیا ہے اور شریعت

١۔ فروع الكافي: ٣/ ٨٢ (كتاب الجنائز، حديث نمبر: ٥، باب تلقين الميت)۔ تهذيب الأحكام ١/ ١٩٥، كتاب الطهارة، حديث نمبر: ٦۔ باب تلقين المحتضرين و توجههم عند الوفاة... " وسائل الشيعة: ٢/ ٦٦٥۔ حديث نمبر: ٢ (باب استحباب تلقين المحتضر... "

٢۔الفضائل/ شاذان بن جبرائيل القمي: ٩٦ (في فضائل الامام علي عليه السلام)۔

٣۔الفضائل/ شاذان بن جبرائيل (خبر المقدمي)

٤۔ علل الشرائع/ ابو جعفر محمد بن علي بن بابويه القمي: ١/ ١٦٢، حديث نمبر: ١ (باب العلة التي من أجلها صار علي بن أبي طالب قسيم الله بين الجنة و النار)۔

اسلام میں صرف امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی محبت کا عقیدہ باقی رکھا ہے؟!

آخر گزشتہ امتوں کے لوگوں کا کیا گناہ ہے جنہیں ائمہ کا علم ہی نہ تھا؟ اور اگر محبت علی کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان دہ نہیں ہے تو پھر امام مہدی معصوم کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے شرعی احکامات میں چھوٹ ملتی ہے۔ کیونکہ جب وہ نہیں ہوں گے تو گناہ اور معاصی رہ جاتے ہیں۔ لیکن جب محبت علی ہی کافی ہے تو امام معصوم کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہے۔ اور اگر معاملہ شیعہ کے دعوے کے مطابق ہی ہوتا تو پھر نہ رسول بھیجے جاتے، نہ کتابیں نازل کی جاتیں اور نہ مختلف شریعتیں نافذ کی جاتیں۔ (ان سب کی ضرورت ہی نہ رہتی بلکہ صرف حب علی پر ایمان ہی کافی ہو جاتا)

سوال نمبر ۷: کیا شیعہ علماء نے ہدایت الٰہی اور رسول ﷺ کے بغیر ہی جعلی شعائر اور اعمال گھڑے ہیں؟ اور ان پر ڈھیروں ثواب کی روایات بیان کی ہیں! براہ کرم اس کی چند مثالیں بیان کریں، اللہ آپ کی مغفرت فرمائے۔

جواب: جی ہاں انہوں نے ایسے من گھڑت شعائر اور اعمال بیان کیے ہیں مثلاً حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو لعنتیں کرنا، ہر نماز کے بعد ان پر تبرا کرنا شیعی علماء کے نزدیک افضل ترین عبادات میں سے ہے۔ "حضرت حسین کے ماتم میں رخسار پیٹنا اور گریبان چاک کرنا ان کے نزدیک عظیم ترین اطاعت کے کام ہیں (۲)۔ ان کے شیخ آل کاشف الغطاء سے سوال کیا گیا "ہر سال دس محرم کو حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل وعیال کے قتل کی یاد میں جلوس نکالنا، ماتم وتعزیہ نکالنا، آہ وبکا کرنا، رونا پیٹنا اور یا حسین یا حسین پکارتے ہوئے انہیں مدد کے لیے پکارنا اور واویلا کرنے کا کیا حکم ہے؟" اس نے جواب دیا کہ [ذَالِکَ وَ مَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْب] "یہی (حکم) ہے اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو بلاشبہ یہ دلوں کے تقوی سے ہے۔" یقیناً یہ ماتمی جلوس اور قتل حسین کے غمناک واقع کی ڈرامائی پیشکش فرقہ جعفریہ کے عظیم ترین شعائر میں سے ہے۔

۱۔ دیکھیے: فروعی الکافی: ۳/ ۲۲۴ (کتاب الصلاة، حدیث نمبر: ۱۰، باب التصقیب بعد الصلاة ...... "
وسائل الشیعہ: ٦/ ٤٦٢، حدیث نمبر: ۱ باب استحباب لعن أعداء الدین ...... "
۲۔ دیکھیے: عقائد الشیعہ الامامیہ، محبث المواکب الحسینیہ: ۱/ ۲۸۹۔ دائرة لمعارف الاسلامیہ الشیعہ: ۲۱/ ۷۰٦

اسی طرح شیعہ علماء روایت کرتے ہیں کہ ان کے ائمہ اپنے شیعہ کے جنت میں داخلے کے ضامن ہیں۔ کلینی، ابو بصیر کی سند سے روایت کرتا ہے کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے اسے کہا[جب تم کوفہ واپس جاؤ تو وہ شخص تیرے پاس آئے گا، تم اسے کہنا جعفر بن محمد تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنے اعمال چھوڑ دو میں اللہ سے تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں۔" جب یہ شخص مرنے لگا تو اس نے ابو بصیر کو بلا کر کہا اے ابو بصیر! تمہارے امام نے میرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے۔" پھر اس کی روح نکل گئی۔ رحمۃ اللہ علیہ

پھر جب میں نے حج کیا تو ابو عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو ابھی ایک پاؤں اندر اور دوسرا دہلیز میں تھا کہ ابو عبد اللہ نے فوراً فرمایا اے ابو بصیر ہم نے تمہارے ساتھی کے ساتھ کیا ہوا وعدہ وفا کر دیا ہے۔(۱)" الکشی روایت کرتا ہے، عبد الرحمٰن بن حجاج کہتا ہے کہ میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا مجھے علی بن یقطین نے آپ کے نام خط دے کر بھیجا ہے۔ وہ آپ سے دعا کا خواستگار ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا آخرت کی کامیابی کی دعا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں، تو انہوں نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھا پھر فرمایا میں علی بن یقطین کے لیے ضمانت دیتا ہوں کہ اسے جہنم کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔(۲)"

تعلیق: یہ اللہ تعالیٰ پر کیسی نازیبا جسارت ہے گویا کہ ان کے پاس اللہ کی رحمت کے خزانے ہیں اور ہر چیز کی چابی انہی کے پاس ہے، اس لیے وہ بخشش وحرمان کے ٹکٹ بانٹتے پھرتے ہیں۔ کیا کائنات کی تدبیر میں یہ اللہ کے شریک ہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے:[كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَ نَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا وَّ نَرِثُهُ مَا يَقُولُ وَ يَأْتِينَا فَرْدًا وَّاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللهِ اٰلِهَةً لِّيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا] (مریم: ۷۸۔ ۸۲)

"کیا اس نے غیب کی اطلاع پالی یا رحمان کے ہاں کوئی عہد لے لیا ہے؟ ہرگز نہیں! ہم ضرور لکھیں گے جو کچھ وہ کہتا ہے اور ہم اس کے لیے عذاب بہت بڑھا دیں گے اور ان چیزوں کے ہم وارث ہوں گے جو وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا، اور انہوں نے اللہ کے سوا معبود بنا لیے ہیں تا کہ وہ ان کے مددگار ہوں۔

۱۔ أصول لكافي: ۱/ ۳٦۱۔ ۳٦۱، هديث نمبر: ٥(كتاب الحجة، باب مولد أبی عبد اللهؒ)

۱۔ رجال الكشي: ٥/ ۳٦۰، نمبر: ۲٦٥، حديث نمبر: ۳(علی يقطين اور اس کے برادرز)۔

ہرگز نہیں! عنقریب وہ خود ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں۔"

سوال نمبر: ۷۱۔ شیعہ علماء کے دعوے کے مطابق اسلام نے چودہ سو سال سے کس چیز کی حفاظت کی ہے؟

جواب: شیعہ امام خمینی کہتا ہے اسلام نے چودہ سو سال سے سید الشہداء علیہ سلام کی شہادت پر رونا پیٹنا اور حسینی مجالس کے قیام کی حفاظت کی ہے(۱)۔

سوال نمبر: ۷۲۔ شیعہ اپنے مخالفین کے متعلق وعیدیہ خوارج والا عقیدہ رکھتے ہیں، اس کی دلیل کیا ہے؟

جواب: شیعہ عالم مفید کہتا ہے: "شیعہ امامیہ کا اتفاق ہے کہ تمام اہل بدعت کافر ہیں۔ امام کو چاہیے کہ انہیں دعوت دے تو ان کو دلائل سے قائل کرے۔ اس کے بعد انہیں توبہ کرنے کا حکم دے، اگر وہ اپنی بدعت سے توبہ کر کے حق قبول کر لیں تو ٹھیک ہے ورنہ مرتد ہونے کی وجہ سے انہیں قتل کر دے۔ اور بلا شبہ ان میں سے جو شخص اپنی بدعت پر کاربند مر گیا وہ جہنمی ہے(۲)۔ اسی لئے شیعی عالم ابن بابویہ نے لکھا ہے "جو شخص کسی ایک دینی امر میں ہماری مخالفت کرے اس کے بارے میں ہمارا عقیدہ وہی ہے جو اس شخص کے متعلق ہے جو تمام دینی امور میں ہمارا مخالف ہو(۳)۔ اسی طرح شیعہ علماء اپنے مخالفین کے بارے میں جو خوارج وعیدیہ والا عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے ہم خیال اور ہم عقیدہ کے بارے میں مرجیئہ والا عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لیے روایت کرتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو شیعہ حساب ہمارے حوالے کیا جائے گا۔ پھر جس شخص نے حقوق اللہ میں ظلم کیا ہوگا ہم اس کا فیصلہ کریں گے اور وہ اسے قبول کرے گا اور جس نے حقوق العباد میں کوتاہی کی ہوگی تو ہم اسے ہبہ مانگیں اور وہ ہمیں دے دی جائے گی۔ اور جس کے ظلم کا تعلق ہمارے حقوق کے ساتھ ہوا تو ہم معاف کرنے والوں سے زیادہ درگزر کرنے اور معاف کرنے کا حق رکھتے ہیں(۴)

سوال نمبر: ۷۳۔ شیعہ علماء کا فرشتوں کے بارے میں عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کو ائمہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ رسول ﷺ پر افتراء بازی کرتے

۱۔ جریدة الاطلاعات الایرانیة (شمارہ نمبر: ۱۵۹۰۱۔ ۱۶/۸/۱۳۹۹ھ مزید دیکھیے: اقناع اللائم علی اقامت الماتم۔

(۲۔ اوائل المقالات: ۴۹، القول فی اصحاب البدع و ما یستحقون ..."

(۳)۔ (الاعتقادات: ۱۱۶۔ باب الاعتقاد فی التقیة۔ مزید دیکھیے: الاعتقادات للمجلسی: ۱۰۰

۴۔ بحار الأنوار: ۸/ ۴۰، حدیث نمبر: ۲۴ (باب الشفاعة)۔

ہوئے روایت ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے علی بن اَبی طالب علیہ اسلام کے چہرے کے نور سے ستر ہزار فرشتے پیدا کیے جو تا قیامت علی، ان کے شیعہ اور محبت کرنے والوں کے لیے استغفار کر رہے ہیں(۱)۔

فرشتوں کے فرائض: (شیعہ عقیدے کی رو سے)

۱: حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر رونا پٹینا: ہارون بن خارجہ روایت کرتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ نے حسین علیہ السلام کی قبر پر چار ہزار فرشتے مقرر کیے ہیں جو غبار آلود بالوں والے پراگندہ حال ہیں، تا قیامت روتے پیٹتے رہیں گے(۲)۔

۲: آسمانی فرشتوں کی تمنا: ابوعبداللہ علیہ السلام پر جھوٹ باندھے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ''آسمانوں میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ سے حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگتی ہے۔ لہٰذا ایک فوج زیارت کے لیے آتی ہے تو دوسری واپس چلی جاتی ہے(۳)۔

شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق فرشتے شیعہ کی ولایت کی دعائیں کرنے کے مکلّف ہیں۔ لیکن خود علماء بیان کرتے ہیں کہ یہ ذمہ داری صرف مقرب فرشتوں کے ایک گروہ نے ہی قبول کی ہے۔ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ اس حکم کی نافرمانی کرنے والے فرشتوں کو سخت سزا بھی دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک فرشتے کے پر توڑ دیے گئے کیونکہ اس نے ولایت علی کا انکار کیا تھا۔

شیعہ بے وقوف ابوعبداللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ولایت علی امیر المومنین قبول کرنے کا حکم دیا تو فطرس نامی ایک فرشتے نے انکار کر دیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کے پر توڑ دیے۔ جب تک اس نے حسین کے جھولے کے ساتھ اپنا چہرہ نہ رگڑا، اس وقت تک اس کا پر درست نہیں ہوا۔ (رسول اللہ فرماتے ہیں میں نے اس فرشتے کے پر کو دیکھا کہ وہ اگنا شروع ہو گیا تھا

۱۔ مئة منقبة لأبی الحسن محمد بن احمد القمه، ٤٢۔ کنز جامع الفواید: ٣٣٤۔ کشف الغمة فی معرفة الأئمه: ١/ ١٠٣۔ ارشاد القلوب: ٢/ ٢٩٤۔ بحارالأنوار: ٢٣/ ٣٢٠ حدیث نمبر: ٣٥۔ باب أنهم أنوار الله "

٢۔ وسائل الشیعه: ١٠/ ٣١٨۔ حدیث نمبر: ١ باب تأکید استحباب زیارة الحسین ...... "

٣۔ تهذیب الأحکام: ٦/ ١٣٢٢، کتاب المزار، حدیث نمبر: ١٥۔ باب فضل زیارته۔ وسائل الشیعه ١٠/ ٣٢٢۔ حدیث نمبر: ١٠، باب تأکید استحباب زیارة الحسین ...... "

اور اس میں سے خون بہہ رہا تھا، وہ لمبا ہوتا رہا حتی کہ دوسرے پر سے جاملا۔ پھر وہ جبرائیل کے ساتھ اڑ کر آسمان میں اپنی جگہ پہنچ گیا(۱)۔

۳: فرشتوں کی زندگی ائمہ اور ان پر درود پڑھنے پر موقوف ہے: لہٰذا شیعہ عقیدے کے مطابق فرشتوں کے لیے امیر المومنین علی بن أبی طالب علیہ السلام، ان کے محبین، گناہگار شیعہ اور ان کے دوستوں کے لیے استغفار کرنے اور درود بھیجنے کے سوا کوئی کھانا پینا نہیں ہے(۲)۔ فرشتوں کو ہماری تسبیح یعنی ائمہ کی تسبیح کرنے اور ہمارے شیعہ کی تسبیح بیان کرنے سے پہلے کسی کی تسبیح یا تقدیس کا علم نہیں تھا(۳)۔ شیعہ عقیدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ولایت علی رضی اللہ عنہ قبول کرنے کی وجہ سے شرف منزلت عطا فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (نعوذ باللہ): ''فرشتوں کو جو مقام و مرتبہ ملا وہ صرف محمد اور علی کے ساتھ محبت کرنے اور ان دونوں کی ولایت کو قبول کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔ بلاشبہ محبان علی علیہ السلام میں سے جو شخص اپنے دل کو دھوکہ دہی، حسد و کینہ اور گناہوں کی نجاست سے پاک کر لیتا ہے وہ فرشتوں سے زیادہ پاکباز اور افضل ہو جاتا ہے۔(۴)'' شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جب فرشتوں میں جھگڑا ہو جائے تو جبرئیل علیہ السلام علی بن أبی طالب پر نازل ہوتے ہیں اور انہیں فرشتوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے آسمان پر لے جاتے ہیں(۵)۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے کہ جب ایک شیعہ دوسرے شیعہ کے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرتا ہے تو نامہ اعمال لکھنے والے فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں چلو الگ ہو جاؤ، ممکن ہے ان دونوں نے کوئی راز کی بات کرنی ہو اور اللہ نے ان پر پردہ کیا ہوا ہے۔(۶)''

۱۔ بصائر الدرجات الکبری: ۸۸، حدیث نمبر: ۷، باب ماخص اللّٰہ به الأئمة من آل محمد ...... '' بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ حدیث نمبر: ۱۰ (باب فضل النبی وأهل بیته ......''

۲) جامع الأخبار: ۹، بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۴۹۔ حدیث نمبر: ۲۲ (باب فضل النبی وأهل بیته ...... ''

۳) جامع الأخبار: ۹۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۴۴، حدیث نمبر: ۱۶ (باب فضل النبی وأهل بیته صلوات اللّٰہ علیهم علی الملائکة وشهادتهم لولایتهم)

(٤)(تفسیر الحسن العسکری: ۳۸۳، حدیث نمبر: ۲٦٥۔ واقعة لیلة العقبة۔

(٥) دیکھیے: الاختصاص: ۲۱۳۔

(٦)۔ وسائل الشیعه: ۱۲/ ۲۲۹، حدیث نمبر: ۲ (باب تحریم حجب الشیعة)

تعارض: شیعہ کا یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تکذیب کرتا ہے۔[اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِیْدٌ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ] (ق: ۱۷ ۔ ۱۸)

''جب اخذ کرتے (لکھتے) ہیں دو اخذ کرنے (لکھنے) والے (فرشتے)، اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے۔ انسان جو بات بھی منہ سے نکالتا ہے وہ لکھنے کو اس کے پاس ایک نگران (فرشتہ) تیار ہوتا ہے۔''

ان کا یہ عقیدہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بھی منافی ہے۔[اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ نَجْوٰهُمْ بَلٰی وَ رُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ] (الزخرف: ۸۰)

''کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ بے شک ہم ان کی خفیہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے؟ کیوں نہیں اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس ہی لکھتے رہتے ہیں۔''

فرشتوں کے بارے میں شیعہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں فرشتوں کے نام آئے ہیں ان سے مراد شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے ائمہ ہیں۔ اسی لیے شیعہ علامہ مجلسی نے ایک باب کا عنوان یہ رکھا ہے: ''بے شک ائمہ علیہم السلام ہی صف بندی کر کے کھڑے ہونے والے، تسبیح بیان کرنے والے، مقام معلوم کے صاحب، رحمان کے عرش کو اٹھانے والے اور معزز نیکوکار لکھنے والے ہیں۔(۱)''

اس باب میں گیارہ روایات ذکر کی ہیں۔

تبصرہ: شیعہ علماء کی مقرب فرشتوں کے مقام ومرتبہ پر دست درازی اور ان کے بارے میں کذب بیانی دراصل فرشتوں کے وجود سے انکار کرنے کے بہت قریب ہے کیونکہ شیعہ علماء نے فرشتوں کے فرائض اور خصوصیات اور ان کے شرف ومقام کا انکار تو کر ہی دیا ہے اور ائمہ کی ولایت ہی ان کا دین قرار دے دیا ہے۔ پھر قرآن مجید میں مذکور فرشتوں سے مراد اپنے ائمہ لے کر ان کے وجود کی تاویل کر دی ہے اور ان کے تمام فرائض اپنے ائمہ کو سونپ دیے ہیں حالانکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

[بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ](الأنبیاء' ۲۶ ۔ ۲۷)

(۱)۔بحار الأنوار: ۲۴/ ۸۷

”بلکہ وہ (فرشتے) تو (اللہ کے) معزز و مکرم بندے ہیں۔ وہ بات کرنے میں اس سے سبقت نہیں کرتے، اور وہ اسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔“ ارشاد ربانی ہے:

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ](البقرہ:۹۸)

”جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا اور جبرائیل میکائیل کا دشمن ہے تو بے شک اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔“

سوال نمبر ۴۷۔ ایمان کے تیسرے رکن ایمان بالکتب کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اس بارے میں دو مسئلے ہیں۔ نمبر ا:۔ شیعہ علماء کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ائمہ پر کتابیں نازل کی ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

ا: مصحف علی رضی اللہ عنہ: شیعہ عالم الخوئی لکھتا ہے: ”مصحف علی علیہ السلام کا وجود موجودہ قرآن سے سورتوں کی ترتیب اوران اضافات کی وجہ سے مختلف ہے جو موجودہ قرآن میں موجود ہی نہیں۔ ان اضافات کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے...(۱)“

۲: کتاب علی رضی اللہ عنہ: شیعہ راویوں کے مطابق یہ کتاب انسان کی ران کی طرح لپیٹی ہوئی یعنی محفوظ کتاب ہے۔(۲) ”اس کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے املاء کروائی ہے۔(۳)“

۳: مصحف فاطمۃ رضی اللہ عنہا: ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر الزام لگاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ”فاطمہ نے اپنے پیچھے مصحف چھوڑا جو قرآن نہیں ہے لیکن وہ اللہ کی کلام ہے جو اللہ نے اس پر نازل کی۔ رسول اللہ نے اسے املا کرایا اور علی علیہ السلام نے اسے اپنے ہاتھ سے لکھا۔(۴)“ ایک روایت میں ہے: ”وہ مصحف تمہارے اس قرآن سے تین گنا بڑا ہے۔ اللہ کی قسم اس میں تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ وہ کہتے

---

(۱) البیان فی تفسیر القرآن: ۲۲۳

(۲)۔ بصائر الدرجات الکبری: ۱۸۵، حدیث نمبر: ۱۴۔ باب الأئمه وأنه صارت الیهم کتب رسول الله ...“

(۳)۔ بصائر الدرجات الکبری: ۱۸۵، حدیث نمبر۔ باب الأئمه ......“

(۴)۔ بصائر الدرجات: ۱۷۶، حدیث نمبر: ۱۴، باب فی الأئمه ...“ و مصحف فاطمه۔ بحارالأنوار: ۲۶/ ۴۱۔ حدیث نمبر: ۷۳، باب جهات علومهم وماعندهم من الکتب...“

ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم! اصل علم تو یہ ہے۔ انہوں نے فرمایا بلاشبہ علم یہی ہے لیکن وہ قرآن نہیں ہے۔(۱)''

تضاد بیانی: شیعہ کی ایک اور روایت سابقہ روایت کے بالکل الٹ بیان کی گئی ہے کہ فاطمہ علیہا السلام کے مصحف میں کتاب اللہ کی کوئی چیز نہیں ہے بلکہ اس میں موجود کلام فاطمہ علیہا السلام کے والد کی وفات کے بعد ان پر نازل کی گئی تھی۔(۲)''

تضاد وتناقض: شیعہ شیخ کلینی ابوبصیر کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے ایک طویل حدیث بیان کرتا ہے۔ اس میں ہے پھر نبی ﷺ کے پاس وحی آئی تو آپ نے فرمایا: [سَاَلَ سَآئِلٌ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ لِّلْكٰفِرِينَ] بولاية علي [لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ] ''ایک سائل نے عذاب مانگا جو واقع ہونے والا ہے (ولایت علی کے) کافروں پر، کوئی اسے ٹالنے والا نہیں، اس اللہ کی طرف سے جو اونچے درجوں والا ہے۔'' میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان! ہم اس آیت کو اس طرح (ولایت علی کے ذکر کے ساتھ) تلاوت نہیں کرتے۔ تو انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! اسی طرح اس آیت کو لے کر جبرائیل، محمد ﷺ پر نازل ہوئے تھے اور یہ آیت اسی طرح مصحف فاطمہ علیہا السلام میں موجود ہے۔(۳)''

اس مصحف کے نزول کی کیفیت: لیجیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس مزعومہ مصحف کی نہایت باریک بین صورت کے متعلق شیعہ ائمہ کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

ابوبصیر روایت کرتا ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی سے مصحف فاطمہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ مصحف ان کے والد گرامی کی وفات کے بعد نازل کیا گیا تھا۔ میں نے عرض کی کیا اس میں قرآن مجید کا کوئی حصہ بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں قرآن مجید کا کچھ بھی شامل نہیں۔ میں نے عرض کی اس مصحف کی صفت بیان فرمائیں کہ وہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا یہ سرخ زمرد کی دو جلدوں میں تھا جس کا طول وعرض برابر تھا۔ میں نے پھر عرض کی میں آپ پر قربان مجھے بتائیں اس کا ورقہ کیسا تھا۔ انہوں نے بیان کیا اس کا ورقہ سفید موتی تھا،

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۱۔ باب فیه ذکر الصحیفة ...... "

۲۔ بصائر الدرجات الکبری: ۱۷۹، حدیث نمبر: ۲۷، باب فی الأئمه ...... " بحارالأنوار: ۲۶/ ۴۸، حدیث نمبر: ۸۹۔ باب جهات علومهم ......"

۳۔ الروضة من الکافی: ۸/ ۱۹۶۹۔ کتاب الروضة، حدیث نمبر: ۱۸۔ رسالة منه علیه السلام۔

اسے کہا گیا کہ ورق ہو جا تو وہ ورق بن گیا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ فرمایئے اس مصحف میں کیا لکھ تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ تا قیامت ہونے والا ہے، سب لکھا ہے۔ ایک ایک آسمان اور ہر آسمان میں فرشتوں اور دیگر چیزوں کی تعداد لکھی ہے۔ اللہ نے جو رسول اور غیر رسول پیدا کیے ان سب کے نام اور ان کی امتوں کے نام درج ہیں جنہوں نے ان رسولوں کی دعوت کو قبول کیا اور جنہوں نے انھیں جھٹلایا سب کچھ لکھا ہے۔ پہلے اور پچھلے تمام مومنوں اور کافروں کے نام، ملکوں اور شہروں کے نام اور ہر ملک کی پہچان لکھی ہے خواہ وہ مشرق میں ہے یا مغرب میں۔ ان ملکوں میں مومنوں اور کافروں کی تعداد بھی لکھی ہے۔ ہر جھٹلانے والے کی پہچان موجود ہے۔ قرون اولیٰ کی خبریں اور واقعات لکھے ہیں۔ ہر طاغوت حکمران کا نام اور مدت حکومت اور تعداد لکھی ہے۔ ائمہ کے نام اور ان کی صفات لکھی ہیں۔ ہر امام کی ملکیت لکھی ہے اور اکابرین کی صفات بیان ہوئی ہیں۔ تمام ادوار میں آنے والوں کا تذکرہ موجود ہے۔ میں نے گذارش کی کہ میں آپ پر قربان ہو جاؤں، کتنے ادوار گزرے ہیں؟ انہوں نے فرمایا پچاس ہزار سال پر محیط سات ادوار ہیں۔ اس مصحف میں اللہ کی تمام مخلوق کے نام اور ان کی عمریں درج ہیں۔ اہل جنت کی پہچان اور ان کی تعداد لکھی ہے جہنمیوں کی تعداد اور ان کے نام بھی لکھے ہیں۔ اس میں قرآن کا علم ہے جیسا کہ وہ نازل کیا گیا تھا۔ تورات جیسے نازل ہوئی تھے اس کا علم، انجیل اور زبور کا علم درج ہے۔ تمام ملکوں اور شہروں میں موجود ہر درخت اور پتھر کا نام بھی درج ہے...(۱)"

تبصرہ: معلوم نہیں اس عظیم خرافات کی کتنی جلدیں اور کتنے اوراق تھے؟ بلکہ راوی تو یہ کہتا ہے کہ ان کے امام نے فرمایا: "میں نے ابھی تک تجھے دوسرے ورقے کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور نہ اس میں سے ایک حرف بھی بیان کیا ہے(۲)۔

۴: رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل آپ پر نازل ہونے والی ایک کتاب: شیعہ کے امام حجت اللہ الکلینی ابو عبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتا ہے: "بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی وفات سے پہلے ان

۱۔ دلائل الامة / ابو جعفر محمد بن رستم الطبری، پانچویں صدی کا شیعہ علامہ ہے، ۱۰۵۔۱۰٦ حدیث نمبر: ۳٤ (خبر مصحفها صلوات الله عليها)۔

(۲) دلائل الامامة ......

پر ایک کتاب نازل کی تھی۔ تو فرمایا: اے محمد! یہ تمہارے اہل کے منتخب لوگوں کے لیے تمہاری وصیت ہے۔'' آپ نے پوچھا ''اے جبریل! میرے اہل میں سے منتخب لوگ کون ہیں؟'' انہوں نے فرمایا علی بن أبی طالب اور ان کی اولاد علیہم السلام۔ اس تحریر پر سنہری مہر لگی تھی۔ لہٰذا نبی مکرم ﷺ نے یہ وصیت نامہ امیر المومنین کے حوالے کر دیا۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ اس مہر کو کھول کر اسے پڑھو اور اس میں موجود حکم پر عمل کرو۔ چنانچہ امیر المومنین نے یہ مہر کھولی اور اس میں موجود حکم کے مطابق عمل کیا۔ پھر انہوں یہ وصیت نامہ اپنے بیٹے حسن علیہ السلام کو دے دیا اور انہوں نے مہر کھول کر اس پر عمل کیا... پھر یہ وصیت نامہ مہدی منتظر تک چلتا رہے گا۔(۲)''

تعلیق: مدینہ منورہ کے یہود کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ] (الحشر: ۲)

''وہ اپنے گھر اپنے ہاتھوں اجاڑتے تھے اور مومنوں کے ہاتھوں بھی۔'' اسی طرح شیعہ علماء کا حال ہے۔

لہٰذا ان کے دعوے کے مطابق اس روایت میں رسول اللہ پوچھ رہے ہیں کہ ان کے اہل میں منتخب شخص کون ہے؟ اس طرح یہ ثابت ہوا کہ آپ کو اپنی وفات تک اس شخص کا علم نہیں تھا۔ لہٰذا اس روایت کے مطابق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے اہل میں سے اپنے وصی کا اعلان نہیں کیا تھا بلکہ آپ کو اپنی وفات تک اپنے وصی کا علم تک نہ تھا [فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ] ''تو اے آنکھوں والو! عبرت پکڑو'' (حالانکہ شیعہ اس بات کا خوب پراپیگنڈہ کرتے ہیں آپ نے حضرت علی کو اپنا وصی مقرر کیا تھا۔)

۵: لوح فاطمہ رضی اللہ عنہا: شیعہ شیخ کے عقیدے کے مطابق یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل کی تھی اور آپ نے اسے اپنی بیٹی کو ہدیہ کر دیا۔ لہٰذا شیعی شیوخ روایت کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ نے جابر بن عبداللہ سے لوح فاطمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہاری ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حسین کی ولادت کی مبارک باد دی۔ میں نے ان کے ہاتھ میں سبز لوح دیکھی، میرا خیال ہے کہ وہ زمرد کی تھی۔ اس میں میں نے سفید کتاب دیکھی جس کا رنگ سورج جیسا تھا... اس کتاب میں لکھا تھا بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، بسم اللہ الرحمن الرحیم، یہ

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۲، باب أن الأئمه لم یفعلوا ......

کتاب اللہ تعالیٰ عزیز وحکیم نے اپنے نبی، نور، سفید اور حجاب ودلیل پر نازل کی ہے۔ اس کتاب کو روح الأمین، رب العالمین سے لے کر نازل ہوئے ... میں نے جو نبی بھی بھیجا ہے اس کی مدت اور ایام ختم ہونے تک میں اس کا وصی ضرور مقرر کرتا ہوں۔ بے شک میں نے تمہیں انبیاء پر فضیلت بخشی ہے اور تیرے وصی کو تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔ اور میں نے تیرے دو شیروں اور نواسوں، حسن وحسین کے ذریعے تمہیں عزت عطا کی ہے۔ میں نے حسن کو اپنے علم کی معدن بنایا ہے ان کی اولاد کی مدت ختم ہونے کے بعد۔ اور میں نے حسین کو خازن اور حیادار بنایا ہے...'' اس روایت کے آخر میں ہے ابوبصیر کہتا ہے: ''اگر تم اپنی پوری زندگی میں صرف یہی ایک حدیث سن سکو تو تمہارے لیے کافی ہوگی۔ لہٰذا تم اس کی حفاظت کرنا اور اس کے اہل کے سوا کسی کو بیان نہ کرنا۔(۱)''

شیعہ کو رسوا کن منہ توڑ جواب: شیعہ نے اپنی اس مزعومہ کتاب میں ایک ایسی روایت بیان کی ہے جو ان کے مذہب شیعہ کی چھت زمین بوس اور بنیادوں سے اکھیڑ دیتی ہے۔ اس روایت میں انہوں نے حضرت علی کو غیر وصی قرار دیا ہے۔ چنانچہ روایت میں یہ الفاظ ہیں ''ابوجعفر علیہ السلام، جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں فاطمہ علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں ان کی اولاد کے اوصیاء کے نام درج تھے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ بارہ وصی تھے۔ آخری کا نام القائم علیہ السلام ہے۔ ان میں سے تین کا نام محمد اور تین کا نام علی تھا۔(۲)''

۶۔ صحیفہ فاطمہ رضی اللہ عنہا: شیعہ شیوخ اس صحیفے کا تعارف کرواتے ہوئے جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''میں اپنی سیدہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں انہیں حسن علیہ السلام کی ولادت کی مبارک باد دینے کے لئے حاضر ہوا تو ان کے ہاتھ میں موتی کا سفید صحیفہ تھا۔ میں نے عرض کی: اے عورتوں کی سردار! آپ کے ہاتھ میں یہ صحیفہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس صحیفے میں میری اولاد میں سے ائمہ کے نام درج ہیں۔ میں نے گزارش کی مجھے یہ صحیفہ دیں تاکہ میں ان کے نام دیکھ سکوں۔ انہوں نے فرمایا اے جابر! اگر اس کی ممانعت نہ ہوتی تو میں ضرور تمہیں صحیفہ دکھا دیتی، لیکن منع کر دیا گیا ہے کہ اس صحیفے کو نبی، نبی کے

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۴۰۳۔ ۴۰۵۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۳ باب ما جاء في الاثنی عشر ......''

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۴۰۸، کتاب الحجة، حدیث نمبر ۹، باب ما جاء في الاثنی عشر والنص ...

وصی یا نبی کے اہل بیت کے سوا کوئی شخص نہ دیکھے۔(۱)"

بارہ صحیفے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ انگوٹھیاں اور بارہ صحیفے نازل کیے ہیں، ہر امام کا نام اس کی انگوٹھی میں لکھا ہے اور صحیفے میں امام کی صفات واحوال درج ہیں(۲)۔

۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صحیفے: شیعہ ائمہ کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک صحیفہ تھا جس میں انیس صحیفے شامل تھے۔ یہ صحیفہ ان کو رسول ﷺ نے عطا کیا تھا اور ان کے پاس چھپا رکھا تھا۔ چنانچہ ابو جعفر رحمہ اللہ پر بہتان لگاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا بے شک میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں انیس صحیفے ہیں۔ یہ صحیفے رسول اللہ نے عطا کیے تھے۔(۳)"

۹: تلوار کی دستی میں چھپا صحیفہ: شیعہ علماء ابو عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کی دستی میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ حضرت علی نے اپنے بیٹے حسن کو بلا کر وہ صحیفہ دیا اور انہیں ایک چھری بھی دی، پھر انہیں حکم دیا کہ اس صحیفے کو کھولو، لیکن وہ اسے کھول نہ سکے۔ لہٰذا انہوں نے اسے کھول کر حضرت حسن کو دیا اور فرمایا پڑھو۔ تو حضرت حسن نے پڑھا الف۔ ب۔ سین۔ اللام اور یکے بعد دیگرے کئی حروف پڑھے۔ پھر اسے بند کر کے اپنے بیٹے حسین کو دیا تو وہ بھی اسے کھول نہ سکے۔ پھر انہوں نے خود ہی اسے کھول کر حسین کو دیا اور انہیں پڑھنے کو کہا۔ انہوں نے حضرت حسن کی طرح اسے پڑھا۔ پھر اس صحیفے کو بند کر کے اپنے بیٹے ابن الحنفیة کو دیا تو وہ بھی اسے کھول نہ سکے۔ چنانچہ حضرت علی نے خود ہی اسے کھول کر دیا اور

۱۔ عیون أخبار الرضا: ۲/۴۷، حدیث نمبر ۱، باب النصوص علی الرضا ....۔ کمال الدین و تمام النعمة: ۳۰۶، ۳۰۷، حدیث نمبر ۱، باب ما روي عن سید نساء العالمین... الاحتجاج: ۲/۱۳۶، احتجاج أبي عبداللہ الصادق... بحار الأنوار: ۳۶/۱۹۳، حدیث نمبر ۲، باب نصوص اللہ علیهم من خبر اللوح..."

۲۔ کمال الدین و تمام النعمة: ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ حدیث نمبر: ۱۱ باب ماروی عن النبی ...... "الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم: ۲/ ۱۵۵۔ باب فیما جاء من النصوص ......"

۳۔ بصائر الدرجات الکبری: ۱۶۴، حدیث نمبر: ۱۲۔ باب فی الأئمه أن عند هم الصحیفة ... بحار الأنوار: ۲۶/ ۲۴، حدیث نمبر: ۱۹، باب جهات علومهم وماعند هم ..."

فرمایا اسے پڑھو مگر وہ اس میں سے کچھ بھی نہ پڑھ سکے، لہٰذا حضرت علی علیہ السلام نے وہ صحیفہ ان سے لے کر بند کر کے دوبارہ تلوار کی دستی میں لٹکا دیا۔ راوی کہتا ہے میں نے ابوعبداللہ سے پوچھا اس صحیفہ میں کیا لکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ''یہ وہ حروف ہیں جن کے ایک ایک حرف سے ہزار ہزار حروف کھلتے ہیں۔'' ابوبصیر کہتا ہے ابوعبداللہ نے فرمایا اس صحیفے سے آج تک صرف دو حرف نکلے ہیں۔(۱)''

۱۰: سفید جفر اور سرخ جفر: شیعہ کے حجۃ اللہ الکلینی لکھتا ہے حسین بن أبی علاء کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو سنا وہ فرماتے تھے: ''میرے پاس سفید جفر (چمڑے کا ٹکڑا) ہے۔'' میں نے پوچھا اس میں کیا لکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں داود کی زبور، موسیٰ کی تورات، عیسیٰ کی انجیل اور ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے علاوہ حلال وحرام اور فاطمہ علیہا السلام کا مصحف لکھا ہے۔'' ...حتیٰ کہ انہوں نے فرمایا میرے پاس ایک سرخ جفر بھی ہے۔ میں نے عرض کیا اس میں کیا لکھا ہے؟ انھوں نے فرمایا اس میں اسلحہ لکھا ہے اور یہ خون کا بدلہ لیتے وقت کھولا جاتا ہے۔ اسے صاحب سیف قتل کرنے کے لیے کھولتا ہے۔ عبداللہ بن أبی یعفور نے انہیں کہا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے، کیا حسن کی اولاد کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! ہاں۔ وہ ایسے ہی جانتے ہیں جیسے رات کو رات اور دن کو دن پہچانتے ہیں لیکن حسد اور دنیوی مال ومتاع کے لالچ کی وجہ سے وہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اگر وہ حق کے ساتھ حق طلب کرتے تو یہ ان کے لیے بہت بہتر تھا۔(۲)''

۱۱: صحیفہ الناموس: شیعہ علماء روایت کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا (حالانکہ وہ اس الزام تراشی سے بری ہیں): ''بے شک ہمارے شیعہ کے نام اور ان کے آباء واجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اور ان سے عہد لے رکھا ہے۔ وہ، جہاں ہم جائیں گے وہیں جائیں گے اور جہاں ہم داخل ہوں گے وہ بھی داخل ہوں گے۔ ہمارے اور ان کے سوا کوئی بھی ملت اسلام پر نہیں ہے۔(۳)''

۱۔بصائر الدرجات الکبری: ۳۲۷۔ حدیث نمبر: ۱ باب فیه الحروف التی علم رسول اللہ .... بحار الأنوار: ۲۶/ ۵۶، حدیث نمبر: ۱۱۵، باب جهات علو مهم ... "

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۷۳۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۳۔ باب ذکر الصحیفه: ...... "

۳۔بصائر الدرجات: ۱۹۳، حدیث نمبر: ۱۹۳،۔ باب ماعند الأئمه من دیوان شیعتهم ... " بحار الأنوار: ۲۶/ ۱۲۳۔ حدیث نمبر: ۱۷۔ باب أنهم یعرفون الناس بحقیقة الایمان ...و اسماء شیعتهم و أعدائهم... "

۱۲: صحیفہ العبیطہ: امیر المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر طبیعت ساز گار رہو اور مجھے اجازت مل جائے تو میں تمہیں سال بھر احادیث بیان کروں جس میں ایک حرف کی تکرار نہ ہوگی۔ اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سارے صحیفے ہیں ...اور ان صحیفوں میں ایک صحیفہ العبیطہ بھی ہے۔ عرب والوں پر اس سے سخت صحیفہ نازل نہیں ہوا۔ اس میں ساٹھ باطل قبیلوں کے نام ورج ہیں۔ اللہ کے دین میں ان قبائل کا کوئی حصہ نہیں۔(۱)''

۱۳: الجامعہ: شیعہ کے حجۃ اللہ الکلینی نے ابو بصیر کے واسطے سے ابو عبداللہ رحمہ اللہ پر الزام لگاتے ہوئے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''بے شک ہمارے پاس الجامعہ صحیفہ بھی ہے اور لوگوں کو کیا معلوم الجامعہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی میں آپ پر قربان الجامعہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ صحیفہ رسول اللہ ﷺ کے ذراع کے مطابق ستر ہاتھ طویل ہے۔ آپ کی زبان مبارک سے املا ہوا اور علی نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔ اس میں ہر حلال وحرام اور لوگوں کی ضرورت کی ہر چیز بیان ہوئی ہے حتیٰ کہ خراش کی دیت اور تاوان کا ذکر بھی موجود ہے...(۲)''

تعلیق: بلاشبہ یہ ایک طرفہ تماشا ہے کہ یہ تمام کتب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی ہوں اور یہ کتب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے ائمہ کے لیے خاص ہوں لیکن پوری امت ان سے محروم رہے اور خصوصاً اے شیعہ عوام! تم بھی ان سے محروم رہو اور سوائے قرآن مجید کے تمہیں بھی کوئی کتاب نصیب نہ ہو، حالانکہ اس قرآن مجید میں بھی تمہارے علماء کے نزدیک تحریف وکمی ہو چکی ہے۔ اگر معاملہ ایسے ہی ہے تو پھر یہ آسمانی کتابیں تمہارے ائمہ نے تم سے کیوں چھپا رکھی ہیں؟!

آخری بات یہ کہ بارہ سو سال سے یہ کتب تمہاری مہدی منتظر کے پاس کیوں چھپائی گئی ہیں، آخری کیوں؟ آخر کیوں؟(۳) کہیں ایسا تو نہیں کہ خبیث یہودی مؤلفین نے یہ باطل روایات تمہاری کتابوں میں شامل کردی ہیں اور تمہارے ائمہ پر جھوٹ باندھا ہے۔ کیونکہ ہم سب کو بخوبی معلوم ہے کہ مسلمانوں کی صرف ایک ہی

۱۔ بصائر الدرجات الکبری: ۱۶۹۔ حدیث نمبر: ۱۵۔ باب آخر فیه أمر الکتب۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۷

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۱۔ باب فیه ذکر الصحیفة والجفر والجامعه ومصحف فاطمه ع۔

۳۔ دیکھیے: صراط الحق: ۳/ ۳۴۷۔ أعیان الشیعه: ۱/ ۱۵۴۔ ۱۸۴

کتاب ہے اور وہ ہے قرآن مجید۔ جبکہ متعدد کتابوں کی خصوصیت یہود و نصاریٰ کی ہے۔ کیا تمہارے علماء یہودی اور عیسائیوں کی مشابہت سے باز نہیں آئیں گے؟!

مسئلہ نمبر: ۲: شیعہ علماء کا عقیدہ ہے کہ تمام آسمانی کتابیں شیعہ ائمہ کے پاس ہیں اور وہ ان کے ذریعے سے لوگوں میں فیصلے کرتے ہیں۔

شیعہ کے حجۃ اللہ الکلینی روایت کرتا ہے کہ ان کے امام ابوالحسن نے بریہ نامی عیسائی امام کے سامنے انجیل کی تلاوت کی تو بریہ نے کہا میں پچاس سال یا اس سے زائد عرصے سے آپ ہی کو تلاش کر رہا تھا۔ لہٰذا بریہ نے ایمان قبول کر لیا اور اس کا ایمان خوب ہو گیا۔ اس نے امام صاحب سے پوچھا: انجیل، تورات اور انبیاء کی دیگر کتب آپ کے پاس کیسے آئیں؟ انہوں نے فرمایا یہ کتابیں ہمیں وراثت میں ملیں ہیں۔ ہم انہیں ایسے ہی پڑھتے ہیں جیسے وہ انبیاء انہیں تلاوت کرتے تھے اور ہم انہی کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ زمین میں اپنی حجت کسی ایسے شخص کو نہیں بناتے کہ جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ کہے مجھے معلوم نہیں(۱)۔

تبصرہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ شیعہ نے اپنے ائمہ کے متعلق خبر دی ہے کہ وہ تورات انجیل اور دیگر کتب اسی طرح پڑھتے جیسے انبیاء کرام نے پڑھی تھیں حتی کہ ائمہ لوگوں کے مسائل کا جواب ان کتابوں کے مطابق دیتے ہیں۔ ان کا یہ عمل اسلام سے خروج اور وحدت ادیان کی دلیل ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ [آل عمران: ۸۵]

”اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔“

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ تمام سابقہ آسمانی کتابیں منسوخ کر دی تھی۔ ارشاد ربانی ہے:۔

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ط لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ط وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط اِلَى اللّٰهِ

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱٦٤۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۱۔ باب أن الأئمه عند هم جمیع الکتب التی نزلت عندالله عزوجل ...... “

مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ [المائدة: ٤٨۔ ٤٩]

''اور (اے نبی!) ہم نے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی، یہ تصدیق کرنے والی ہے اس کتاب کی جو اس سے پہلے تھی اور اس پر نگہبان ہے۔ چنانچہ آپ ان کے درمیان اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت کے مطابق فیصلے کردیں اور آپ کے پاس جو حق آیا ہے اسے نظر انداز کر کے ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں۔ ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لیے دستور اور طریقہ بنایا اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور ایک امت بنا دیتا لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں اس (کتاب) کے بارے میں آزمائے جو اس نے تمہیں دی ہے۔ چنانچہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، تم سب نے اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پھر وہ تمہیں اصل حقیقت بتا دے گا جس میں تم اختلاف کرتے رہتے تھے۔ اور (اے نبی!) آپ ان لوگوں کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ نے آپ پر نازل کیا ہے، اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں اور ان سے ہوشیار رہیں، کہیں وہ آپ کو کسی ایسے حکم سے اِدھر اُدھر نہ کردیں جو اللہ نے آپ پر اتارا ہے، پھر اگر وہ اس سے منہ موڑیں تو جان لیں کہ اللہ کا فقط یہی ارادہ ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے انہیں سزا دے، اور بے شک ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔''

سوال نمبر: ۵۷۔ شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق رسول اللہ ﷺ و دیگر انبیائے کرام افضل ہیں یا ان کے ائمہ؟

جواب: شیعہ عقائد کے مطابق ان کے ائمہ، انبیائے کرام اور رسول اللہ ﷺ سے افضل ہیں۔ بلکہ ان کا علامہ علباء بن دراع الدوسی یا اسدی تو رسول اللہ ﷺ کی مذمت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ کو حضرت علی علیہ السلام کی نبوت کا پیغامبر بنا کر مبعوث کیا گیا تھا لیکن آپ نے اپنی نبوت کی دعوت دینا شروع کردی۔(۱)''

شیعہ کو منہ توڑ جواب: اس انتہائی توہین آمیز بکواس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ اپنے اس عالم کی انتہائی تعظیم کرتے ہیں۔ لہٰذا ابو عبداللہ رحمہ اللہ سے اپنے عالم علباء کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ نے اسے فرمایا: ''ہم نے اللہ سے تمہارے لیے جنت کی ضمانت لی ہے۔(۲)'' جبکہ مجلسی نے ایک عنوان قائم کیا

۱۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ۲۵/ ۳۰۵، حدیث نمبر: ۱۔

(۲) رجال الکشي: ۳/ ۱۷۵۔ نمبر: ۷۷۔ حدیث نمبر: ۲ (علباء بن دراع الأسدي)

ہے: ''ائمہ کی تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر فضلیت اور تمام انبیاء فرشتوں اور ساری مخلوق سے ائمہ کے بارے میں عہد لینے کا بیان اور بے شک اولوالعزم رسولوں کو ان کا مقام ومرتبہ ائمہ کے ساتھ محبت کی وجہ سے ملا'' پھر اس نے اٹھاسی احادیث ذکر کی ہیں اور پھر کہا: ''اس سلسلے میں روایات کی تعداد بے شمار ہے اور ہم نے اس باب میں چند ایک ذکر کی ہیں۔(۱)'' اسی پر بس نہیں بلکہ انبیائے کرام کو جو مقام مرتبہ ملا ہے وہ رافضی شیعہ کے ائمہ کے سبب سے ملا ہے!! چنانچہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ مبارک سے پیدا کیا اور ان میں اپنی روح پھونکی تو یہ شرف انہیں ولایت علی کی بدولت ملا۔ موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف بھی ولایت علی علیہ السلام کی مرہون منت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو تمام جہانوں کے لیے نشانی بنایا تو یہ بھی علی علیہ السلام کے لیے خضوع کی بدولت ہوا۔ پھر کہا میں خلاصہ کلام بتاتا ہوں کہ ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہماری عبودیت کی بنا پر حاصل ہوگا۔(۲)'' ایک اور روایت میں ہے: ''یونس نے روایت علی کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا حتی کہ انہوں ولایت علی کا اقرار کیا تو آزادی ملی۔(۳)''

شیعہ کے امام الخمینی نے کہا: امام کو ایسا مقام محمود، بلند درجہ اور تکوینی خلافت حاصل ہوتی ہے جس کے سامنے اس کائنات کا ذرہ ذرہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتا ہے۔ اور ہمارے مذہب کے لازمی مسائل میں سے یہ ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا شاندار مقام حاصل ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور نبی مرسل کی رسائی نہیں ہے۔(۴)''

شیعہ علماء کو لاجواب کر دینے والا جواب: ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہودی عالم امیر المومنین کے پاس آیا تو اس نے کہا اے امیر المومنین! کیا آپ نبی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا تمہاری بربادی ہو،

---

(۱) بحارالأنوار: ۲۶/ ۲۹۷۔

(۲)۔ بحارالأنوار: ۲۶/ ۲۹٤۔ حدیث نمبر: ٥٦۔

(۳)۔ بصائر الدرجات: الکبری: ۹٥۔ ۹٦۔ حدیث نمبر: ۱۔ باب آخر ولایة امیر المومنین ...... '' بحارالأنوار: ۲٦/ ۲۸۲۔ حدیث نمبر: ۳٤۔ باب تفضیلم علی الانبیاء ...... ''

(٤)۔الحکومة الاسلامیه: ٥۲۔ الولایة التکوینیة۔

بلاشبہ محمد ﷺ کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔(۱)" اور حضرت علی سے یہ خبر متواتر ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی مکرم کے بعد امت کے افضل ترین اشخاص ابوبکر اور عمر ہیں۔(۲)" نیز آپ کا یہ بھی فرمان ہے میرے پاس جو شخص لایا گیا جو مجھے ابوبکر اور عمر پر فضیلت دیتا ہو تو اسے بہتان باز کی حد لگاؤں گا۔(۳)" اگر ان کے نزدیک اس شخص کی سزا بہتان بازی کے برابر ہے تو ان کے نزدیک اس شخص کی سزا کیا ہوگی جو انہیں انبیائے کرام اور رسولوں پر فضیلت دیتا ہو؟! بلاشبہ شیعہ کا یہ مذہب بالکل باطل اور جھوٹا ہے۔ اس کے باطل ہونے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت ہی نہیں بلکہ اس کا بطلان بدیہی ہے۔ تاریخی، سیرت اور فطری لحاظ سے اس کا باطل ہونا ثابت ہے۔ لہٰذا اس کے ابطال کے لیے مزید تکلف کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر:۶۷۔ کیا اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر حجت نبی کریم ﷺ کو بھیجنے اور قرآن مجید کو نازل کرنے سے قائم ہوگی یا امام کے ذریعے سے ہوگی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر حجت صرف امام کے ذریعے سے قائم ہوگی۔ ان کے علامہ الکلینی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق پر حجت صرف امام کے ساتھ قائم ہونے کا باب۔(۴) پھر ابوعبداللہ پر بہتان باندھتے ہوئے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا ہماری عبادت ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوئی اور اگر ہم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ ہوتی۔(۵)" نیز انہوں نے فرمایا: "اور اگر ائمہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت بھی نہ ہوتی۔(۶)" جبکہ ملاں مجلسی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ اگر ائمہ نہ ہوتے تو رحمٰن کی عبادت کا طریقہ بھی معلوم نہ ہوسکتا۔(۷)"

۱۔ بحارالأنوار: ۳/ ۲۸۳، حدیث نمبر: ۱۔ باب اثبات قدمه تعالیٰ۔

۲۔ الصوارم المهرقة فی جواب الصواعق المحرقة: ۳۳۳، نمبر: ۱۱۱۔

۳۔ العیون والمحاسن: ۲/ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔

۴۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۲۶۔ کتاب الحجة۔ اس میں ۴ روایات ذکر کی ہیں۔

۵۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۳۸۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۶۔ باب أن الأئمة ولاة أمر اللّٰه.. "، التوحید: ص ۱۵۲، حدیث نمبر ۸، باب تفسیر قول اللّٰه عز وجل (کل شی هالك الا وجهه)

۶۔ اصول الکافی: ۱/۱۳۹، حدیث نمبر ۲

۷۔ بحارالأنوار: ۳۵/ ۲۹، حدیث نمبر: ۲۴۔ باب تاریخ ولادته وحلیته ...... "

شیعہ علماء کو دندان شکن جواب: ارشادِ ربانی ہے: [رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا] (النساء: ۱۶۵)

''اور خوش خبری دینے والے ڈرانے والے رسول بھیجے تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کو الزام دینے کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اور وہ اللہ بڑا زبردست، بڑی حکمت والا ہے۔'' نیز ارشادِ ربانی ہے:

[... لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ۙ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ ۗ وَ لِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۞ كَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ] (البقرة: ۱۵۰۔ ۵۱)

''تاکہ تمہارے خلاف لوگوں کے لیے حجت نہ رہے۔ ہاں! ان میں سے جنہوں نے ظلم کیا (وہ باتیں کرتے رہیں گے) پس تم ان سے مت ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرو تاکہ میں تم پر اپنی نعمت پوری کروں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ جیسے ہم نے تمہارے لیے تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا وہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت کرتا ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ (باتیں) سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔''

سوال نمبر: ۷۷۔ کیا شیعہ علماء اپنے پر وحی کے نزول کا عقیدہ رکھتے ہیں؟

جواب: شیعہ کا یہ اصول ہے کہ ائمہ علیہ السلام وحی کے بغیر بولتے نہیں۔ اور یہ بات شیعہ امامیہ کے دین کی ضروریات میں سے ایک ضروری اور لازمی مسئلہ ہے(۱)۔ اپنے امام ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بے شک ہم میں سے کچھ وہ ہیں جن کے کانوں میں نکات ڈالے جاتے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جنہیں خواب میں تعلیمات دی جاتی ہیں۔ اور بے شک ہم میں سے کچھ ائمہ کے پاس وحی ایسے آتی ہے جیسے زنجیر کو طشت پر مارنے سے آواز آتی ہے۔ اور ہم میں سے کچھ آئمہ کے پاس جبرائیل اور میکائیل سے بھی عظیم شکل و صورت والا فرشتہ وحی لے کر آتا ہے۔(۲)'' ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا بلاشبہ فرشتے ہم پر ہمارے گھروں میں نازل ہوتے ہیں۔ ہمارے بستروں پر لیٹتے ہیں اور ہمارے دستر خوان پر حاضر ہوتے ہیں اور ہمارے لیے زمانہ کی ہر تازہ اور خشک نباتات لے کر آتے ہیں۔ ہم پر اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں اور

۱۔ بحار الأنوار: ۱۷/ ۱۵۵، حدیث نمبر: ۶۲۔ باب علمه صلى الله عليه وسلم''

۲۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۵۸، حدیث نمبر: ۲۳۔ باب أن الملائكة تأتيهم...... ''

ہمارے بچے ان کے پروں پر سواری کرتے ہیں اور چوپائیوں کو ہمارے پاس آنے سے روکتے ہیں۔ وہ ہر نماز کے وقت ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور آنے والے دن اور ہر آنے والی رات کو پری زمین کے حالات و واقعات ہم تک پہنچاتے ہیں۔(۱)" اور خمینی کہتا ہے: بے شک امام کو ایسا مقام محمود اور بلند درجہ اور تکوینی خلافت حاصل ہوتی ہے کہ جس کے غلبے اور سطوت کے سامنے کائنات کا ذرہ ذرہ سرنگوں ہوتا ہے۔ اور ہمارے مذہب کی ضروریات میں سے ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا بلند مقام حاصل ہے کہ جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا(۲)۔ اور شیعہ کے نزدیک ضروری مسائل کا منکر کافر ہے۔ جیسا کہ پہلے ہو چکا ہے۔ خمینی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ شیعہ فقیہ حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کے مقام و مرتبے کا حامل ہوتا ہے۔(۳)" اسی لیے شیعہ علامہ جواد مغنیہ نے اشارہ کیا ہے کہ خمینی، موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے۔(۴)"

شیعہ کی رسوائی: ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

[اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّ النَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ج وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ج ۝ وَ رُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ط وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ج ۝ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ط وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ج وَ الْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ط ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا لا ۝ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ط وَ كَانَ

۱۔ الخرائج والجرائح: ۲/ ۸۵۲۔ الباب السادس عشر: فی نوادر المعجزات: فصل نمبر: ۶۷۔

۲۔ الحكومة الاسلامية: ۵۲۔

۳۔ الحكومة الاسلامية: ۹۵

۴۔ الخمينی والدولة الاسلامية: ۱۰۷۔

اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا] (النساء: ۱۶۳ ۔ ۱۷۰)

’’(اے نبی!) بے شک ہم نے آپ کی طرف وحی کی جیسے ہم نے نوح اور ان کے بعد دوسرے نبیوں کی طرف وحی کی، اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی۔ اور ہم نے داود کو زبور عطا کی۔ اور ہم نے کئی رسول بھیجے، اس سے پہلے ہم ان کا حال آپ کے سامنے بیان کر چکے ہیں۔ اور کئی رسول ایسے ہیں کہ ان کا حال ہم نے آپ کے سامنے بیان نہیں کیا۔ اور اللہ نے موسیٰ سے (خاص طور پر) کلام کیا۔ اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے رسول بھیجے، تاکہ رسولوں کے بعد لوگوں کے لیے اللہ کو الزام دینے کی کوئی گنجائش نہ رہے۔ اور اللہ بڑا زبردست بڑی حکمت ولا ہے۔ لیکن اللہ نے آپ پر جو نازل کیا ہے، وہ اس کی بابت گواہی دیتا ہے کہ اس نے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ بطور گواہ کافی ہے۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا، یقیناً وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ہیں۔ بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ کے شایان نہیں کہ وہ انہیں بخش دے اور نہ یہ شایان ہے کہ وہ انہیں سیدھی راہ دکھائے۔ مگر وہ انہیں جہنم کا راستہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ اے لوگو! یقیناً یہ رسول تمہارے رب کی طرف سے حق لے کر تمہارے پاس آیا ہے۔ لہٰذا تم ایمان لاؤ، یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا، اور اگر تم کفر کرو گے تو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے، اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ خوب جاننے والا، خوب حکمت والا ہے۔‘‘

سوال نمبر: ۷۸۔ ایمان کے پانچویں رکن ایمان بالیوم الآخر کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: آخرت کے دن پر ایمان کے متعلق آیات قرآنیہ کی شیعہ نے تاویل کر دی ہے اور اس سے مراد امام غائب کی رجعت لی ہے۔ جیسا کہ عنقریب اس کی وضاحت ہوگی، ان شاء اللہ۔ انہوں نے روایت بیان کی ہے: ’’کیا تمہیں علم نہیں کہ دنیا اور آخرت امام کے قبضے میں ہے، وہ جہاں چاہتا ہے جسے چاہتا ہے دنیا اور آخرت کی نعمتیں عطا کرتا ہے۔(۱)‘‘

سوال نمبر: ۷۹۔ شیعہ شیوخ کے عقیدے کے مطابق کون مومنوں کی موت کو آسان اور کافروں کی موت کو اذیت ناک بناتا ہے؟

---

۱ ۔ اصول الکافی: ۱/۴۰۸ ۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر ٤، باب الأرض کلها للامام...“

جواب: شیعہ علامہ مجلسی کہتا ہے: ''اس بات کا اقرار کرنا واجب ہے کہ نیکوکار اور فجار، مومنوں اور کافروں کی موت کے وقت نبی کریم ﷺ اور بارہ ائمہ علیہم السلام حاضر ہوتے ہیں۔ اپنی سفارش کے ذریعے سے مومنوں کے لیے موت کی بے ہوشیاں اور سختیاں آسان بناتے ہیں جب کہ منافقین اور اہل بیت سے بغض رکھنے والوں کی موت دردناک بنا دیتے ہیں۔ لیکن اس کی کیفیت کے بارے میں سوچنا جائز نہیں ہے۔ بلاشبہ وہ حاضر ہوتے ہیں اپنے اصلی جسموں کے ساتھ یا مثالی یا دیگر جسموں میں۔(۱)''

سوال نمبر: ۸۰۔ شیعہ علما کے عقیدے کے مطابق قیامت کو عذاب قبر سے امان کیسے حاصل ہوتی ہے؟

جواب: میت کو عذاب قبر سے بچانے کے لیے حسین کی قبر کی مٹی اس کی لاش اور کفن میں رکھی جاتی ہے۔(۲)''

تعارض: عذاب قبر سے امان صرف اہل توحید کو حاصل ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ] (الانعام: ۸۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم (شرک) کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

سوال نمبر: ۸۱۔ شیعہ عقیدے کے رو سے میت سے قبر میں پہلا سوال کیا ہوگا؟

جواب: پہلا سوال شیعہ ائمہ کے ساتھ محبت کے بارے میں ہوگا۔ لہٰذا روایت کرتے ہیں کہ میت سے سب سے پہلا سوال ہم اہل بیت کی محبت کے متعلق ہوگا۔(۳)'' لہٰذا شیعہ عقیدے کے مطابق فرشتے اس سے ایک ایک امام کے بارے میں سوال کریں اور اگر اس نے کسی ایک امام کے بارے میں بھی نفی میں جواب دیا تو فرشتے اسے جہنم کی آگ کا ستون ماریں گے جس سے اس کی قبر تا قیامت آگ سے بھر جائے گی۔(۴)''

تضاد بیانی: شیعہ علماء یہ روایت بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ص نے فرمایا: اے علی! بندے سے اس کی موت کے

۱۔ الاعتقادات: ۹۳۔ ۹۴۔

۲۔ تهذيب الأحكام: ۱/ ۲۰۹، كتاب الطهارة، حديث نمبر ۶۵۔ باب تلقين المحتضرين ... '' المصباح: ۵۱۱۔ وسائل الشيعه: ۲/ ۷۴۲، حديث نمبر: ۱،۲،۳، باب استحباب وضع التربة الحسينية مع الميت ...''

۳۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۷۸۹، حديث نمبر: ۱۸ (باب ثواب جهنم ونصر هم ......''

۴۔ الاعتقادات: ۹۵۔

بعد پہلا سوال لا الٰہ الا اللہ، اور محمد رسول اللہ کی گواہی کے متعلق ہوگا۔(۱)"

سوال نمبر:۸۲۔ کیا شیعہ عقیدے کے مطابق موت کے بعد قیامت سے پہلے بھی کوئی حشر ہوگا؟

جواب: جی ہاں! روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ امام القائم کے زمانے میں یا اس سے پہلے مومن لوگوں کو اکٹھا کرے گا تا کہ ان کی آنکھیں اپنے ائمہ اور ان کی حکومت دیکھ کر ٹھنڈی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کافروں اور مخالفین کی ایک جماعت کو اکٹھا کرے گا تا کہ دنیا ہی میں ان سے جلدی انتقام لیا جائے۔(۲)"

سوال نمبر:۸۳۔ شیعہ عقیدے کے مطابق میدان محشر میں طویل قیام اور پل صراط سے گزرنے سے کون لوگ مستثنیٰ ہیں؟

جواب: ایرانی حکومت کے شہر قم کے لوگ اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔ لہٰذا بہتان بازی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ اہل قم کا حساب ان کی قبروں میں ہوگا۔ اس لیے وہ قبروں سے اٹھ کر سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔(۳)" اسی لیے شیعہ علماء اس شہر کے سب سے بڑے دلال ہیں۔ (پراپرٹی ڈیلر)

سوال نمبر:۸۴۔ جنت کے دروازوں کی تعداد شیعہ عقیدے کے مطابق کتنی ہے اور یہ دروازے کن کے لیے ہیں؟

جواب: ابو الحسن الرضا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "بے شک جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان سے ایک قم شہر کے باسیوں کے لیے ہے اور وہ تمام شہروں میں سے ہمارے بہترین شیعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ولایت کو ان کی مٹی میں چھپائے۔(۴)"

تبصرہ: عہد حاضر کے شیعہ علماء کے پراپرٹی ڈیلروں نے اہل قم کے لیے جنت کے دروازوں کی تعداد بڑھا دی ہے۔ لہٰذا الرضا رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ ان میں سے تین اہل قم کے لیے ہیں، لہٰذا ان کے لیے عظیم خوشخبری ہے، ان کے لئے شاندار

۱۔ عیون أخبار الرضا: ۱/ ۱۳۷، حدیث نمبر۸، باب ما کتبه الرضا للمأمون ..."

۲۔ الا عتقادات: ۹۸

۳۔ بحارالأنوار: ۵۷/ ۲۱۸، حدیث نمبر: ٤٨۔ باب الممدوح من البلدان ..."، الکنی و الألقاب: ۳/۸۷

٤۔ بحارالأنوار: ۵۷/ ۲۱٦۔ حدیث نمبر: ۳۹۔ باب الممدوح من البلدان ......"

کامیابی ہے۔(۱)" لہٰذا اے عرب شیعہ! انتظار کس بات کا ہے ان تین دروازوں سے داخل ہونے میں جلدی کرلو، کہیں یہ تمہارے داخلے سے قبل ہی بند نہ ہو جائیں!!

سوال نمبر: ۸۵۔ شیعہ عقیدے کے مطابق قیامت والے دن لوگوں کا حساب کون لے گا؟

جواب: لوگوں کا حساب شیعہ کے ائمہ لیں گے؟!! چنانچہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "پل صراط سے گزارنا، میزان قائم کرنا اور ہمارے شیعہ کا حساب ہمارے ذمے ہوگا۔(۲)" پھر اس مقدار میں اضافہ کرتے ہوئے شیخ الحر العاملی نے لکھا کہ: "بے شک قیامت کے دن پوری مخلوق کا حساب ہمارے ائمہ کے سپرد ہوگا۔(۳)"

تعلیق: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ [الشعراء: ۱۱۳]

"ان کا حساب تو میرے رب کے ذمے ہے اگر شعور رکھتے ہو۔"

نیز ارشاد ربانی ہے: اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ [الغاشية: ۲۵، ۲۶]

"بے شک ہماری ہی طرف ان کی واپسی ہے۔ پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے۔"

سوال نمبر: ۸۶۔ شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق قیامت کے دن انسان پل صراط کیسے عبور کر سکے گا؟

جواب: ابوجعفر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے علی! جب قیامت کا دن ہوگا، تم اور جبرائیل پل پر بیٹھو گے۔ لہٰذا پل سے صرف وہی شخص گزر سکے گا جس کے پاس تیری ولائت کا براءت نامہ ہوگا۔(۴)"

سوال نمبر: ۸۷۔ شیعہ عقائد کی رو سے کون، لوگوں کو اپنی مرضی سے جنت یا جہنم میں داخل کرے گا؟

جواب: یہ کام حضرت علی رضی اللہ عنہ کریں گے۔ (ہم اس گمراہی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں) چنانچہ کلینی

۱۔ بحار الأنوار: ۵۷/ ۲۲۸۔ حدیث نمبر: ۶۲۔ باب الممدوح ...... " أحسن الوديعة في تراجم مشاهير مجتهدي الشيعة: ۳۱۳۔ ۳۱۴

۲۔ رجال الكشي: ۴/ ۲۸۳، نمبر: ۱۵۵، حدیث نمبر: ۲۔ ماروي في زيد الشحام... " بحار الأنوار: ۴۷/ ۷۹، حدیث نمبر: ۵۶، باب معجزاته واستجابه دعواته ... "

۳۔ الفصول المهمة في أصول الأئمة: ۱/ ۴۴۶، باب نمبر: ۱۱۶۔ اس میں دو احادیث ذکر کی ہیں۔

۴۔ الاعتقادات لابن بابويه: ۹۵، باب في الاعتقاد في الصراط۔

روایت کرتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا اللہ کا کارندہ ہوں۔ کوئی بھی شخص میری تقسیم کے بغیر ان میں داخل نہیں ہوگا۔(۱) پھر شیعہ علماء گمراہی ضلالت میں یہاں تک بڑھ گئے کہ انہوں نے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں حساب والے دن دیّـــــان (حساب لینے والا رب) ہوں گا۔ میں لوگوں کو جہنم اور جنت تقسیم کروں گا۔ کوئی بھی شخص میری تقسیم کے بغیر ان میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ بے شک میں فاروق اکبر ہوں اور بلاشبہ تمام رسول، فرشتے اور ارواح ہماری پیدائش ہی کی وجہ سے پیدا کیے گئے ہیں(۲)۔

ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منبر رکھا جائے گا جسے ساری مخلوق دیکھے گی۔ پھر ایک شخص اس پر چڑھے گا، اس کے دائیں جانب ایک فرشتہ کھڑا ہوگا اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ کھڑا ہوگا۔ دائیں جانب والا فرشتہ اعلان کرے گا: اے تمام مخلوقات! یہ علی بن اَبی طالب علیہ السلام ہیں، جسے چاہیں گے جنت میں داخل کریں گے۔ اور بائیں جانب والا فرشتہ اعلان کرے گا اے تمام لوگوں کی جماعت! یہ علی بن اَبی طالب علیہ السلام ہیں، وہ جسے چاہیں گے جہنم رسید کریں گے۔(۳)''

بلکہ جنت کے دروازوں کی زنجیر جب ہلے گی تو ٹن ٹن کی آواز سنائی دے گی جو کہہ رہی ہوگی: یا علی۔

پھر شیعہ نے رسول اللہ ﷺ پر افتراء باندھتے ہوئے روایت کی آپ نے فرمایا: ''بے شک جنت کے دروازے کی زنجیر سرخ یاقوت کی بنی ہے جو سنہری طاق پر لگی ہے۔ جب زنجیر طاق پر لگتی ہے تو اس سے ٹن ٹن کی آواز آتی ہے جو کہتی ہے: یا علی!(۴)

۱۔ اصول الکافی: ۱/ ۱٤۲۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۳۔ باب أن الأئمه هم أركان الأرض۔

۲۔ بصائر الدرجات الکبری: ٤۳٥۔ حدیث نمبر: ٤۔ باب فی أمیر المومنین ع...... '' تفسیر فرات: ۱۷۸، حدیث نمبر: ۲۳۔ الفاظ اسی کتاب کے ہیں۔

۳۔ بصائر الدرجات: ٤۳٤۔ حدیث نمبر: ۱۔ باب فی امیر المومنین۔ علل الشرائع: ۱/ ۱٦٤، حدیث نمبر: ٤۔

٤۔ علل الشرائع: ۱/ ۱٦٤۔ حدیث نمبر: ٥۔ باب العلة التی من أجلها صار علی بن أبی طالب تسیم الله بین الجنة و النار۔

سوال نمبر:۸۸۔شیعہ عقیدے کی رو سے اللہ کی مخلوق میں سے جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟

جواب:شیعہ علماء کہتے ہیں کہ شیعہ عام لوگوں سے (۸۰) اسی سال قبل جنت میں داخل ہوں گے(۱)۔ پھر انہوں نے صرف شیعہ کے لیے جنت مختص کرتے ہوئے یہ روایت صادر کی کہ بلاشبہ جنت صرف اہل بیت کے لیے پیدا کی گئی ہے(۲)۔

تبصرہ:۔شیعہ اپنے قول میں یہودیوں کے مشابہ ہوگئے ہیں جنہوں نے کہا تھا:

[وَ قَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ] (البقرہ: ۱۱۱)

''اور انہوں نے کہا: جنت میں صرف وہی لوگ جائیں گے جو یہودی یا نصرانی ہوں گے یہ ان کی (باطل) آرزوئیں ہیں، کہہ دیجیے لاؤ تم اپنی دلیل ،اگر تم سچے ہو۔''

سوال نمبر:۸۹۔شیعہ علماء کا قضا اور قدر کے بارے میں عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ شیخ مفید لکھتا ہے:'' آل محمد ﷺ کا صحیح موقف یہ ہے کہ بندوں کے افعال اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہیں۔ابوالحسن ع سے مروی ہے کہ ان سے بندوں کے افعال کے بارے میں پوچھا گیا کیا بندوں کے افعال اللہ کی مخلوق ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا:''اگر اللہ ہی ان افعال کا خالق ہوتا تو ان سے براءت کا اعلان نہ کرتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ رَسُوْلُهٗ ''بے شک اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بری ہیں۔''

اللہ نے مشرکوں سے برأت کا اظہار نہیں کیا بلکہ ان کے شرک اور افعالِ بد سے برأت کا اعلان کیا ہے(۳)۔

شیعہ شیوخ کی طرف سے ایمان بالقضا والقدر میں معتزلہ سے ہم آہنگی کی عدم صراحت چلتی رہی حتی ان کے شیخ الحر العاملی نے صراحت کے ساتھ یہ ہم آہنگی آشکارا کر دی۔ وہ لکھتا ہے: (باب نمبر:۴۷) بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے سوائے بندوں کے افعال کے۔'' مزید لکھتا ہے کہ میں کہتا ہوں کہ شیعہ امامیہ معتزلہ کا

۱۔ العالم الزلفی فی بیان أحوال النشاۃ الأولی والآخرۃ: ۲۲۵

۲۔العالم الزلفی: ۲۵۱۔

۳۔ شرح عقائد الصدوق: ۱۲۔ ۱۳۔ ملحق بکتاب اوائل المقالات۔

مذہب یہ ہے کہ بندوں کے افعال بندوں سے صادر ہوتے ہیں اور وہی ان کے خالق ہیں۔(۱)"

تعلیق: کلینی ابو جعفر اور عبداللہ علیہما السلام سے روایت کرتا ہے انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر بڑا رحم کرنے والا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی مخلوق کو گناہوں پر مجبور کرے پھر ان گناہوں پر عذاب بھی دے۔ اور اللہ بہت غالب ہے، یہ ممکن نہیں کہ وہ کوئی کام کرنے کا ارادہ کرے اور وہ نہ ہو۔" کلینی کہتا ہے ان دونوں سے سوال کیا گیا کیا جبر اور قدر کے درمیان کوئی تیسرا درجہ بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے سے بھی بڑھ کر ہے(۲)۔

شیعہ کو منہ توڑ جواب: ابوعبداللہ فرماتے ہیں: "قدریہ فرقے کی ہلاکت ہو، وہ یہ آیت تلاوت کرتے ہیں:

[فَاَنْجَيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۫ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ] (النمل: ۵۷)

"پھر ہم نے اسے اور اس کے اہل خانہ کو نجات دی، سوائے اس کی بیوی کے، ہم نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگی۔"

ان قدریہ فرقے والوں کی ہلاکت ہو، اللہ کے سوا اور کس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ پیچھے رہنے والوں میں سے ہوگی۔

تعلیق:۔ یہ روایت شیعہ ائمہ سے تقدیر کے ثبوت کے طور پر پیش کی جاتی ہے اور یہ روایت قدیم شیعہ علماء کے عقیدہ کی وضاحت کرتی ہے۔ جب کہ متاخرین شیعہ نے بغیر کسی دلیل کے اس روایت سے روگردانی کی ہے۔ اس کی وجہ معتزلہ کی اندھی تقلید ہے۔ بلکہ انہوں نے معتزلہ کے مذہب کے مخالف بہت ساری روایات سے چشم پوشی کی ہے۔ بلکہ شیعہ علماء نے معتزلہ کی تقلید میں چار قدم آگے بڑھتے ہوئے فرمایا: "شیعہ مذہب کے اصولوں میں سے ایک عدل ہے جو کہ معتزلہ کے عقیدے کے برابر ہے۔ عدل کا مطلب ہے اللہ کی تقدیر کا انکار۔ شیعہ کے شیخ ہاشم معروف کہتے ہیں: "شیعہ امامیہ کے نزدیک عدل ارکان دین میں سے ہے بلکہ اصول اسلام میں سے ایک اہم اصول ہے۔(۳)"

۱۔ الفصول المهمة فی أصول الأئمه: ۱/ ۲۵۷۔ باب نمبر: ۴۷ ان الله سبحانه خالق ...... "

۲۔ اصول الكافی: ۱/ ۱۱۲۔ كتاب التوحيد، حديث نمبر: ۹۔ باب الجبر و القدر و الأمر بين الأمرين۔

۳۔الشيعه بين الأشاعرة و المعتزلة: ۲۴۰۔ عقيدة المؤمنين: ۴۳۔

دندان شکن جواب: بعض شیعہ علماء سے اہل سنت کے موافق تقدیر بھی منقول ہے(۱)۔

سوال نمبر: ۹۰۔ شیعہ اوصیاء کس کی اختراع ہے۔ اوصیاء کی تعداد کتنی ہے اور آخری وصی کون ہے؟

جواب: سب سے پہلا یہ عقیدہ عبداللہ بن سبا یہودی نے گھڑا تھا، جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ ابن بابویہ القمی نے شیعہ کے عقائد بیان کرتے ہوئے کہا شیعہ کا عقیدہ ہے کہ ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے جو حکم الٰہی کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔'' نیز اس نے بیان کیا کہ اوصیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے(۲)۔

تعلیق: ملاں مجلسی نے اپنی اخبار میں ذکر کیا ہے کہ علی آخری وصی ہیں۔ لہٰذا وہ روایت کرتا ہے کہ علی علیہ السلام کی وفات کے بعد حسن بن علی علیھما السلام نے خطبہ ارشاد کیا اور امیر المومنین کا ذکر کیا تو فرمایا علی اوصیاء کے آخری شخص اور خاتم الانبیاء کے وصی ہیں۔ وہ شہداء، صدیقین اور صالحین کے امیر ہیں۔(۳)'' اس روایت کا یہ مطلب ہوا کہ امیر المومنین علی بن أبی طالب کے بعد کوئی وصی نہیں ہے اور ان کے بعد والے ائمہ کی امامت باطل ہے کیونکہ وہ اوصیاء نہیں ہیں۔ لیکن یہ بات شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے مذہب کی جڑوں کو کاٹ دینے والی اور ان کی مذہبی عمارت کو زمین بوس کر دینے والی ہے۔ لیکن شیعہ علماء کی توجہ اس طرف نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:۔

وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا] (النساء: ۸۲)

''اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔''

سوال نمبر: ۹۱۔ شیعہ مذہب میں امامت کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

جواب: ۱۔ امامت نبوت کے ہم پلہ ہے۔ شیعہ علماء کہتے ہیں امامت منصب الٰہی ہے جو نبوت جیسا ہے۔(۴) اس لیے شیعہ عالم البحرانی نے امیر المومنین علی بن طالب رضی اللہ عنہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے میری ولایت کا اقرار نہ کیا اسے نبوت محمدی ﷺ کا اقرار کوئی نفع نہیں دے گا(۵)۔

۱۔ عقائد الامامیۃ الاثنی عشریۃ: ۳/ ۱۷۵۔ ۱۷۶ عقائد الامامیۃ: ۶۷۔ ۶۸

۲۔ عقائد الصدوق: ۱۰۶۔

۳۔ بحار الأنوار: ۳۹ / ۳۴۲، حدیث نمبر: ۳۔ باب خطبہ بعد شھادۃ أبیہ ...... ''

۴۔ اصل الشیعۃ و أصولھا: ۲۱۱

۵۔ مقدمۃ تفسیر البرھان: ۲۴۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۳۔ حدیث نمبر: ۱۔ باب فی معرفتھم بالنوارنیۃ ...... ''

پھر غلو اور کج روی میں بڑھتے ہوئے کہتے ہیں: "۲: امامت، نبوت سے بلند تر اور عظیم ترین ہے۔"
شیعہ کے شیخ اور علامہ الجزائری لکھتے ہیں: "امامت عامہ، نبوت و رسالت سے بلند تر درجہ ہے۔(۱)" جب کہ کلینی کی احادیث میں ہے:(۲) "بے شک امامت مرتبہ نبوت سے بلند تر ہے۔"

جب ایک تیسری صورت میں: ۳: امامت وہ عظیم ترین چیز ہے جسے دے کر نبی ﷺ کو معبوث کیا گیا ہے۔ شیعہ کے شیخ الهادی الطہرانی کہتے ہیں: "بے شک اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم دینی فریضہ جو نبی مکرم کو دے کر مبعوث فرمایا، بلاشبہ وہ امامت کا فریضہ ہے(۳)۔

اسی طرح شیعہ نے امامت کے متعلق ہر طرح کا غلو استعمال کیا ہے اور اس میں کوئی کسر باقی نہیں رہنے دی۔ لہٰذا کہتے ہیں: ۴: امامت، ارکان اسلام میں سے ہے، بلکہ ارکان اسلام میں سے عظیم رکن ہے۔
کلینی نے روایت کی ہے: "ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نماز، زکوۃ، حج اور ولایت۔ جتنا اعلان ولایت کا کیا گیا ہے، اتنا پر زور اعلان کسی اور رکن کا نہیں کیا گیا۔(۴)"
کلینی، ابو جعفر سے مزید روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "اسلام کی نبیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: نماز پر، زکاۃ، حج، روزے اور ولایت پر۔ زرارہ کہتا ہے میں نے عرض کی ان میں سب سے افضل کونسی چیز ہے؟ انہوں نے فرمایا ولایت سب سے افضل ہے کیونکہ یہ ان سب کی کنجی ہے۔(۵)"

شیعہ کی رسوائی خود ان کے اپنے ہاتھوں: ۔ شیعہ کو ان کے عالم آل کاشف الغطاء نے یہ کہہ کر رسوا کر دیا ہے کہ شیعہ امامیہ نے پانچواں رکن اپنے پاس سے بڑھایا ہے یعنی امامت کا اعتقاد(۶)۔

۱۔ زهر الربیع: ۱۲۔

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۲٤۔ کتاب الحجة۔ باب طبقات الانبیاء والرسل ...... "

۳۔ ودایع النبوة فی الولایة والمقتل: ۱۱۵۔ مزید دیکھیے: رسالة عین المیزان: ٤۰۔

٤۔ اصول الکافی: ۲/ ٤۳٤۔ کتاب الایمان والکفر، حدیث نمبر: ۱۔ باب دعائم الاسلام جب کہ شیعہ کے عصر حاضر کے علامہ عبد الهادی الفضلی جو کہ سعودی عرب کی ایک یونیورسٹی کا سابقہ استاد ہے وہ اپنی کتاب میں کہتا ہے: امامت، ارکان دین میں سے ایک رکن ہے۔ دیکھیے التربیة الدینیة: ٦۳

٥۔ اصول الکافی: ۲/ ٤۳٥۔

٦۔ اصل الشیعة وأصولها: ۲۱۱

سوال نمبر: ۹۲۔ براہ مہربانی شیعہ علماء کی منہ گھڑت عیدوں کا تذکرہ فرمائیں۔

جواب: شیعہ کی خودساختہ عیدوں میں سے مشہورترین عید "عید الغدیر" ہے۔ شیعہ کے شیخ عبداللہ العلایلی کہتے ہیں: "بلاشبہ عید الغدیر" اسلام کا جزء ہے۔ جس نے اس عید کا انکار کیا اس نے اسلام کا انکار کیا۔(۱)" شیعہ کے علامہ محمد جواد مغنیہ لکھتا ہے: "بے شک اس روز ہمارا عید منانا وہ حقیقت قرآن کریم اور نبی معظم کی سنت کی خوشی منانا ہے۔ اس روز عید کرنا درحقیقت اسلام اور یوم اسلام منانا ہے۔ یقیناً اس روز عید منانے سے روکنا دوسرے الفاظ میں کتاب وسنت پر عمل کرنے سے روکنا ہے۔ اسلام کی تعلیمات اور اس کی مبادیات سے منع کرنا ہے۔(۲)" روایت کرتے ہیں کہ ان کے امام ابوعبداللہ نے اس دن کی تعیین کرتے ہوئے فرمایا: "عید غدیر خم کا دن افضل ترین عید ہے اور وہ ذوالحجہ کی اٹھارہ تاریخ کو ہوتی ہے۔(۳)" شیعہ کی عیدوں میں سے ایک عید اس دن منائی جاتی ہے جس دن ابولؤلؤ ایرانی مجوسی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا۔ لہٰذا شیعہ عام الجزائری اپنی کتاب میں اس واقعہ کے متعلق عنوان کچھ اس طرح لکھتا ہے: "آسمانی نور عمر بن خطاب کے قتل کے دن کا ثواب ظاہر کرتا ہے۔" پھر اپنی سند سے بیان کرتا ہے کہ عمر کے قتل کا دن ۹ ربیع الاول ہے اور ان کے امام ابوالحسن العسکری عمر کے قتل کے دن عید منانے کے بارے میں فرماتے ہیں: "اہل بیت کے نزدیک اس دن سے بڑھ کر محترم اور خوش کن دن کون سا ہوسکتا ہے۔"

رسول اللہ نے حضرت حسن اور حسین کو مخاطب کر کے عمر کے قتل کے دن عید منانے کے بارے میں فرمایا: "بے شک یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے اور تمہارے نانا کے دشمن کو ماریں گے... بلاشبہ یہ وہ دن ہے جس دن تمہارے نانا کا دشمن اور تمہارے دشمن کا مددگار ہلاک ہوگا... یہ وہ دن ہے جس میں میرے اہل بیت کا فرعون، ان کا ہامان، ظالم اور ان کے حقوق کا غاصب دنیا سے جائے گا۔ اور وہ اپنے کندھوں پر رسوائی کا درہ اٹھائے پھرتا تھا، لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کرتا تھا، وہ اللہ کی کتاب میں تحریف اور میری سنت کو تبدیل کرتا تھا... اللہ نے مجھے وحی کی تو فرمایا اے محمد! میں نے اس دن کی خوشی میں کراماً کاتبین کو حکم دے دیا ہے کہ وہ تین

۱۔ الشیعة فی المیزان: ۲۵۸، حاشیہ نمبر: ۱۔

۲۔ الشیعہ فی المیزان: ۲۵۸۔

۳۔ وسائل الشیعة: ۷/ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ حدیث نمبر: ۱۸۔ باب وجوب تعظیم یوم الجمعة ...... " دیکھیے: تحریر الوسیلہ: ۱/ ۳۰۲۔ القول فی أقسام الصوم۔ المنوب منه

دن تک قلم بند کردیں اور مخلوق کے گناہ اور غلطیاں مت لکھیں کیونکہ میں نے تین دن انہیں کھلی چھٹی دے دی ہے... یا محمد! بلاشبہ میں نے اس دن کو عید بنایا ہے اور میں نے اپنی عزت، جلال اور بلند مقام و مرتبے کی قسم کھائی ہے کہ کو شخص اس دن اپنے اہل و عیال اور عزیز و اقارب پر دل کھول کر خرچ کرے گا، میں اس کے مال اور عمر میں ضرور اضافہ کردوں گا، اسے جہنم سے آزادی دے دوں گا، اس کے اعمال قبول کرلوں گا، اس کے گناہ معاف اور اس کی محنتوں کو قبول کرلوں گا۔(۱)"

شیعہ ابولؤلؤ کو "باباشجاع الدین" "دینی ہیرو" کے نام سے یاد کرتے ہیں(۲) (باباشجاع الدین) اسی طرح مجوسیوں کی طرح یوم النیروز کی تعظیم بھی شیعہ مذہب کا حصہ ہے(۳)۔

تعلیق: شیعہ روایات سے ثابت ہے کہ یوم النیروز مجوسی ایرانیوں کی عید ہے جسے شیعہ بھی مناتے ہیں(۴)۔

سوال نمبر:۹۳۔ کیا شیعہ علماء کے نزدیک اماموں کی تعداد متعین ہے؟

جواب: شیعہ علماء کے استاد اول ابن سبأ یہودی کے نزدیک امامت حضرت علی کے بارے میں وصیت کے ساتھ ہی ختم ہوجاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد آنے والے شیعہ علماء نے حضرت علی کے متعدد بیٹوں اور پوتوں کو امام قرار دے دیا۔(۵) "رجال کشی میں لکھا ہے: محراب کا مؤمن یا محراب کا شیطان؟ یہی وہ شخص ہے جس نے یہ بات مشہور کی کہ امامت اہل بیت کے مخصوص افراد میں محصور ہے۔" لیکن جب یہ بات امام زید بن علی رحمہ اللہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے اسے بلایا اور کہا اے ابوجعفر! میں اپنے والد گرامی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھتا تو وہ مجھے گوشت والا حصہ کھلاتے، مجھے گرم لقمہ ٹھنڈا کر کے دیتے تا کہ مجھے تکلیف نہ ہو، وہ یہ کام مجھ پر شفقت کرتے ہوئے کرتے۔ لیکن کیا انہوں نے مجھے جہنم کی حرارت سے بچانے کے لیے کوئی شفقت نہ کی کہ دین کی

۱۔الأنوار النعمانیة: ۱/ ۱۰۸۔ ۱۱۱ (نور سماوینی ......)

۲۔الکنی و الألقاب: ۲/ ۶۲... (بابا شجاع الدین)

۳۔ وسائل الشیعة : ۸/ ۱۷۲ (باب استحباب صلاة یوم النیروز ..."۔ بحار الأنوار: ۹۸ / ۴۱۹۔ باب عمل یوم النیروز مقتبس الأثر: ۲۹ / ۲۰۲ ..."

٤۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ٤٨ / ١٠٨، حدیث نمبر: ٩۔ باب عبادته و سیره ...... "

(٥) بحار الأنوار: ٤٨ / ١٠٨، حدیث نمبر ٩، باب عبادته و سیره ..."

اہم باتیں تمہیں تو بتا دیں مجھے نہ بتائیں؟ تو میں نے عرض کیا میں آپ پر قربان انہوں نے جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے ہی آپ کو یہ باتیں نہیں بتائیں۔ وہ ڈر گئے کہ کہیں تم انہیں قبول نہ کرنے کی وجہ سے جہنم میں داخل نہ ہو جانا، لیکن انہوں نے مجھے بتا دیں۔ لہٰذا اگر میں نے انہیں قبول کر لیا تو میں نجات پا جاؤں گا اور اگر میں نے وہ قبول نہ کیں تو انہیں کچھ پرواہ نہیں ہوگی کہ میں جہنم رسید ہو رہا ہوں۔(۱)''

تبصرہ: اس طرح محراب کے شیطان نے امامت کا دلفریب جھوٹ گھڑا جو کہ شیعہ کے نزدیک دین کا بنیادی رکن بن گیا۔ اس شخص نے امام زین العابدین پر الزام لگایا کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے اسلام کا یہ اہم رکن چھپائے رکھا حالانکہ وہ بیٹا آل محمد کا بہترین فرد تھا۔ اسی طرح یہ اتہام بھی لگایا کہ امام زید شیعہ علماء کے گھٹیا ترین درجے کے شخص کے مقام تک بھی نہیں پہنچ پاتے کہ ان میں امامت پر ایمان رکھنے کی قابلیت ہی نہیں۔ شیعہ علماء ہی اس سٹوری کو اپنے معتمد ترین مصادر میں نقل کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ محراب کا یہ شیطان اپنی بے حیائی اور ڈھٹائی کے ساتھ یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ امام زید کے والد سے ایسی دینی معلومات رکھتا ہے جو ان کے بیٹے امام زید کو بھی اپنے والد سے حاصل نہیں، حالانکہ یہی علم شیعہ کے نزدیک دین کے اصول میں سے ایک اصل ہے''۔

سوال نمبر:۹۴۔ کیا شیعہ علماء میں ائمہ کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے؟

جواب: جی ہاں!! کلینی نے ابو جعفر پر الزام تراشی کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اللہ تعالیٰ نے اپنی والایت کا راز جبرائیل کو دیا، جبرائیل نے یہ بات خفیہ طریقے سے محمد ﷺ کو بتائی اور محمد نے علی کو بتائی اور علی نے جسے چاہا چپکے سے ولایت کی خبر دے دی۔(۲)''

شیعہ عالم المازندرانی لکھتا ہے: ''علی نے اپنی طاہر اولاد اور مومنوں میں سے رازداروں کو یہ بات بتائی۔(۳)'' اس روایت میں ائمہ کی تعیین نہیں کی گئی اور نہ ان کی تعداد بیان ہوئی ہے۔ گویا کہ جس عرصے میں یہ روایت گھڑی گئی اس میں ابھی ائمہ کی تعداد غیر حتمی تھی؟ پھر شیعہ علماء نے ترقی کر لی اور نئی روایات گھڑی گئیں۔

۱۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۲۳۔ کتاب الحجة، حدیث نمبر: ۵۔ باب الاضطرار الی الحجة "۔

۲۔ أصول الکافی: ۲/ ۵۷۷۔ کتاب الایمان و الکفر، حدیث نمبر: ۱۰۔ باب الکتمان۔

۳۔ شرح أصول الکافی: ۹/ ۱۳۲۔

مثلاً کچھ روایات کے مطابق ائمہ کی تعداد سات ہے۔ روایت کہتی ہے: ''ہمارا ساتواں امام القائم ہے۔'' شیعہ کے اسماعیلی فرقے کے نزدیک ائمہ کی یہی تعداد حتمی ہے۔ لیکن جب شیعہ کے موسوی یا قطعیہ فرقے جسے اثنا عشری بھی کہا جاتا ہے، اس کے نزدیک ائمہ کی تعداد میں اضافہ ہوگیا تو سابقہ روایت کی وجہ سے شیعہ پیروکاروں میں شکوک وشبہات پیدا ہوگئے۔ لہٰذا شیعہ مذہب کے موسسین نے اس شک وشبے کی کیفیت سے چھٹکارا پانے کے لیے درج ذیل روایت گھڑی۔

داود الرقی کہتا ہے: میں نے ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے عرض کی: میں آپ پر قربان! بے شک اللہ کی قسم! میرے سینے میں آپ کے کسی معاملے میں کوئی شک وشبہ نہیں سوائے اس ایک روایت کے جیسے ذریح نے ابوجعفر علیہ السلام سے، انہوں نے مجھ سے پوچھا وہ روایت کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے ذریح کو کہتے ہوئے سنا ہے ہمارا ساتواں امام ''القائم'' ہوگا ان شاء اللہ۔ ابوالحسن کہنے لگے: تم نے سچ کہا ہے اور ذریح اور ابوجعفر علیہ السلام نے بھی سچ فرمایا ہے۔'' اللہ کی قسم! اس بات سے میرا شک مزید بڑھ گیا۔ پھر انہوں نے مجھے فرمایا اے داود بن اَبی خالد! اللہ کی قسم! اگر موسیٰ نے عالم کو یہ نہ کہا ہوتا کہ عنقریب، اللہ نے چاہا تو آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ تو وہ اس سے کچھ نہ پوچھتے۔ اسی طرح اگر ابوجعفر علیہ السلام نے یہ نہ کہا ہوتا ''اگر اللہ نے چاہا'' تو ان کی بات پوری ہوکر رہتی۔ داود کہتا ہے اس پر میں نے ان کی گفتگو کاٹ دی(۱)۔''

اس طرح شیعہ علماء نے اس مسئلے کو بھی البداء اور اللہ کی مشیت میں تبدیلی کے ساتھ گانٹھ دیا ہے (اس کی تفصیل عنقریب بیان ہوگی۔ ان شاء اللہ)۔ پھر یہ مسئلہ علماء کے ہاں آگے بڑھتا اور ترقی کرتا رہا۔ لہٰذا الکافی میں یہ روایت ملتی ہے کہ ائمہ کی تعداد تیرہ (۱۳) ہے۔ چنانچہ الکلینی (۲) روایت کرتا ہے کہ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میں اور میری اولاد کے بارہ ائمہ اور تو اے علی! زمین کے بٹن ہیں یعنی میخیں اور پہاڑ ہیں۔ ہمارے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے زمین کو ہلنے اور دھنسنے سے روکا ہوا ہے۔ جب میری اولاد سے بارہ ائمہ ختم ہو جائیں گے تو زمین اہل زمین سمیت دھنس جائے گی اور انہیں مہلت نہیں ملے گی۔

۱۔ رجال الکشی: ٥/ ٣١٤۔ ٣١٥

٢۔ اصول الکافی: ١/ ٤٠٩۔ کتاب الحجۃ، حدیث نمبر: ١٧۔ باب ماجاء فی الاثنی عشر ...... "

تعلیق: اس روایت سے معلوم ہوا کہ ائمہ کی تعداد علی کے بغیر بارہ ہے اور اگر انہیں بھی شامل کیا جائے تو ائمہ کی تعداد تیرہ ہو جاتی ہے۔ لیکن اس بات کو تقسیم کرنے سے شیعیت کی چولیں ہل جاتی ہیں اور شیعیت کی بلند و بالا عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے۔

الکلینی نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کیا کہ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پاس گیا تو ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں ان کی اولاد کے اوصیاء کے نام درج تھے۔ تو میں نے انہیں شمار کیا تو وہ بارہ تھے۔ ان کا آخری ''القائم'' علیہ السلام تھا۔(۱)''

میں شیعہ کی ضلالت کے بیان کو اس روایت پر ختم کرتا ہوں، شیعہ شیخ فرات الکوفی اپنی سند سے امام زید بن علی بن حسین رحمہ اللہ سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: بلاشبہ ہمارے ائمہ معصومین کی تعداد پانچ ہے۔ اللہ کی قسم ان کا چھٹا امام کوئی نہیں ہے۔(۲)

شیعہ کو لاجواب دینے والا جواب: اے شیعو! کیا تمہیں علم ہے کہ تمہارے علما کے نزدیک مہدی کی تعداد کتنی ہے؟ یقیناً تمہارے شیوخ کے عجیب و غریب اعتقادات میں سے یہ بھی ایک اعجوبہ ہے کہ تمہارے مہدی القائم کے بعد بھی بارہ مہدی مزید آئیں گے۔!

لہٰذا ابو جعفر کی سند سے علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول ﷺ نے فرمایا: ''(یہ بات آپ نے اپنی وفات والی رات بیان فرمائی) اے ابوالحسن! میرے پاس کاغذ اور قلم لاؤ۔ پھر آپ نے اپنی وصیت لکھوائی حتی کہ آپ اس جگہ پہنچ گئے تو فرمایا اے علی! بے شک میرے بعد بارہ امام ہوں گے، ان کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، تو ان بارہ میں سے پہلا امام ہے۔ پھر لمبی روایت بیان کی حتی کہ یہ فرمایا یہ امامت الحسن آل محمد سے اپنے بیٹے محمد المستحفظ کو دے گا۔ اس طرح یہ بارہ امام ہوں گے، پھر اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔ لہٰذا جب اس کی وفات کا وقت آئے تو وہ امامت اپنے بیٹے کو دے دے جو مقربین کا پہلا ہو گا۔ اس کے تین نام میرے ہم نام ہیں اور اس کے والد کا نام میرے والد کے ہم نام ہے۔ وہ عبداللہ، احمد اور تیسرا نام مہدی ہوگا اور وہ اول المؤمنین ہے۔(۳)''

۱۔أصول الکافی: ۱/ ۴۰۸۔ کتاب الحجۃ۔ حدیث نمبر: ۹۔ باب ماجاء فی الا ثنی عشر ...... ''

۲۔ تفسیر فرات: ص ۳۳۹، حدیث نمبر ۴۶۴

۳۔ بحار الأنوار: ۳۶/ ۲۶۰، ۲۶۱۔ حدیث نمبر: ۸۱، باب نصوص الرسول .. '' دیکھیے: منتخب الأنوار المضیئۃ: ۲۰۱۔

تضاد بیانی: شیعہ کے علامہ الطّوسی نے مہدی کی تعداد گیارہ بیان کی ہے۔لہٰذا ابوحمزہ، ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''اے ابوحمزہ! بے شک ہم میں سے القائم کے بعد حسین علیہ السلام کی اولاد سے گیارہ مہدی ہوں گے۔(۱)''

جلا کر راکھ بنا دینے والی روایت: شیعہ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ علی رضی اللہ عنہ اوصیاء کے آخری وصی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے بعد کوئی وصی نہیں ہے۔ یہ روایت ان کی مذہبی بنیادوں میں زلزلہ برپا کر کے شیعیت کی عمارت کو انہی پر منہدم کر دینے والی ہے۔اس روایت میں حضرت علی پر الزام تراشی کی گئی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں اللہ کا آمین ہوں، میں اس کا خازن اور راز دان ہوں۔ میں اس کا حجاب، اس کا چہرہ، اس کا راستہ اور اس کا میزان ہوں۔ میں اس کی طرف لوگوں کو جمع کرنے ولا ہوں۔ میں اس کا وہ کلمہ ہوں جس کے ساتھ منتشر جمع ہوتے اور مجتمع کو منتشر کیا جاتا ہے۔ میں اس کے اسمائے حسنیٰ اور اعلیٰ مثال ہوں اور اس کی عظیم نشانی ہوں...'' اہل جنت کی شادی اور اہل جہنم کا عذاب میرے سپرد ہے۔ ساری مخلوق کو لوٹانے کا کام بھی میرے ہاتھ میں ہے۔ تمام مخلوق کا حساب بھی میں کروں گا۔ میں امیر المؤمنین، متقین کا سردار، سابقین کی نشانی، ناطقین کی زبان، خاتم الوصیین، وارث النبیین اور رب العالمین کا خلیفہ ہوں۔ میں اپنے رب کا سیدھا راستہ اور اس کا انصاف ہوں۔ میں زمین و آسمان اور ان کے درمیان والی ہر مخلوق پر اللہ کی حجت ہوں۔ میں ہی وہ ہستی ہوں جس کے ساتھ اللہ نے تمہاری پیدائش کی ابتدا میں تم پر حجت قائم کی۔ میں جزا کے دن شاہد ہوں گا۔ مجھے ہی اموات اور مصائب کا علم عطا کیا گیا۔ مجھے فیصلہ کن حکمت اور علم انساب دیا گیا ہے۔ میں ہی وہ ہستی ہوں جس کے لیے بادل، گرج، چمک، ظلم و اندھیرے، روشنیاں، ہوائیں، پہاڑ، سمندر، ستارے اور چاند کو مسخر کیا گیا ہے۔ میں ہادی ہوں۔ میں نے ہی ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔ میں ہی ہوں جس کو پروردگار عالم نے اپنا نام، اپنا کلمہ، حکمت، علم اور فہم و بصیرت سے نوازا ہے...(۲)''

تعلیق: اگر یہ ساری صفات حضرت علی کی ہیں تو شیعہ علماء نے اللہ رب العالمین کے پاس کیا چھوڑا ہے؟

[وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ] (الزمر: ٦٧)

''اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔اور قیامت کے دن ساری زمین اس

۱۔ کتاب الغیبة للطوسی: ٤٧٨۔ حدیث نمبر۔ ٥٠٤ (فصل فی ذکر طرف من صفاته ...... "

۲۔ کتاب الرجعة: ٢٠٥۔

کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے، وہ پاک ہے اور اس شرک سے بالاتر ہے جو وہ کرتے ہیں"۔

سوال نمبر: ۹۵۔ کیا شیعہ ائمہ کی تعداد میں اختلاف کی وجہ سے شیعہ علماء نے ایک دوسرے کو کافر قرار دیا ہے؟

جواب: جی ہاں، اس وجہ سے کفر کے فتوے بہت زیادہ صادر ہوئے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ بطور مثال یہ واقعہ ملاحظہ ہو: ۱۹۹ھ میں سولہ افراد ابوالحسن ثانی علی رضا رحمہ اللہ کے دروازے پر جمع ہوئے تو ان میں سے ایک شخص جس کا نام جعفر بن عیسی ہے، اس نے کہا یا سیدی! ہم اپنے ساتھیوں کی طرف سے ملنے والی تکالیف کا شکوہ اللہ اور آپ سے کرتے ہیں۔ (نعوذ باللہ تعالیٰ) انہوں نے پوچھا تمہیں تمہارے ساتھیوں نے کیا تکلیف دی ہے؟ تو جعفر نے بتایا اللہ کی قسم وہ ہمیں زندیق و کافر قرار دیتے ہیں اور ہم سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پر ابوالحسن نے فرمایا علی بن حسین، محمد بن علی، جعفر و موسی علیہم السلام کے ساتھی بھی اسی طرح کے تھے۔ زرارہ کے ساتھی دیگر لوگوں کو کافر قرار دیتے تھے۔ اسی طرح دیگر لوگ انہیں کافر کہتے تھے... یونس کہتا ہے میں آپ پر قربان بے شک وہ ہمیں زندیق شمار کرتے ہیں۔(۱)" اگر شیعہ کے صف اول کے لوگوں کا یہ حال ہے تو بعد میں آنے والے شیعوں اور خصوصاً عہد حاضر کے شیعوں کا حال کیا ہوگا؟

یقیناً ارشاد باری تعالیٰ سچ ہے:

[اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ] (الصافات: ٦٩ - ٧٠)

"بلاشبہ انہوں نے اپنے باپ دادوں کو گمراہ پایا تو وہ انہی کے نقش قدم پر دوڑتے بھاگتے رہے۔"

سوال نمبر: ۹۶۔ ائمہ کی تعداد کے بارے میں گھمبیر اختلاف سے نکلنے کے لیے شیعہ علماء نے عوام کے سامنے کیا چال چلی ہے؟

جواب: اس مسئلے سے نکلنے کے لیے انہوں نے امام کے نائب مجتہدین کا شوشہ چھوڑا ہے۔ یعنی ہر امام کے کئی کئی نائب مجتہدین ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود مجتہدین کی نیابت کے مسئلے میں بھی ان کا شدید اختلاف ہے(۲)۔ عصر حاضر میں شیعہ علماء نے اس مصیبت سے جان چھڑانے کے لیے مجبوراً اپنے دینی اصول ہی کو خیر

۱۔ رجال الکشي: ٦/ ٤١٤ - ٤١٥، نمبر: ٣٠٦ - حدیث نمبر: ۱ (ماروی فی یونس ...... "

۲۔ الخمینی ولحکومة الاسلامیة: ٦٨۔

آباد کہنے میں عافیت سمجھی ہے۔لہٰذا اب ایرانی شیعہ حکومت جمہوری انتخابات کے ذریعے منتخب کی جاتی ہے(۱)۔

سوال نمبر:۹۷۔شیعہ عقیدے کے مطابق اس شخص کا کیا حکم ہے جو ان کے کسی ایک امام کا انکار کرے؟

جواب: شیعہ عالم مفید کہتا ہے:''شیعہ امامیہ کا اتفاق ہے کہ جس شخص نے کسی ایک امام کا انکار کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ اس امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو وہ کافر، گمراہ اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جلنے کا مستحق ہے۔(۲)''

تبصرہ: ایک طرف شیعہ کا مذکورہ بالا اتفاق ہے تو دوسری طرف ہم گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ شیعہ ایسے بے شمار راویوں کی روایات قبول کرتے ہیں جنہوں نے ان کے بے شمار ائمہ کا انکار کیا ہے جیسے فطحیہ فرقے کا روای عبداللہ بن بکیر، واقفہ کا سماعہ بن مہران یا الناد وسیہ وغیرہ ہیں۔اس کے باوجود شیعہ علماء ان فرقوں کے راویوں کی توثیق کرتے نظر آتے ہیں جنہوں نے ان کے متعدد ائمہ کا انکار کیا ہے۔

سوال نمبر:۹۸۔شیعہ کی معتبر کتابوں میں صحابہ کرام کے بارے میں رسول اللہ ﷺ اور شیعہ ائمہ کا کیا موقف بیان ہوا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:''اے اللہ انصار کی بخشش فرما، انصار کے بیٹوں اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما۔اے انصار کی جماعت! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ لوگ بھیڑ بکریاں لے کر گھروں کو جائیں اور تم اپنے حصے میں رسول اللہ کو لے کر لوٹو۔انہوں نے عرض کی تھی کیوں نہیں، ہم اس پر دل و جان سے راضی ہیں۔اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار میرے قریبی دوست اور میرے راز دان ہیں۔اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار دوسری گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی گھاٹی میں چلوں گا۔اے اللہ! انصار کی بخشش فرما۔(۳)''

امیر المومنین علی بن اُبی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''اسلام میں سبقت لینے والے اپنی سبقت کی بنا پر

۱۔ الخمینی والحکومة الاسلامیة:۴۸۔

۲۔ اوائل المقالات: ۴۴(القول فی تسمیة جاحدی الامامة ...... "

۳۔الراشاد فی معرفة حجج اللہ علی العباد۔ ۱/ ۱۴۵۔۱۴۶۔ الفاظ اسی کتاب کے ہیں۔ اعلام الوری: ۱/ ۲۳۹۔ باب رابع: ذکر مغازی رسول اللہ ...... " تفسیر منہج الصادقین فی الزام المخالفین: ۴/ ۳۴۰۔

کامیاب ہو گئے اور ابتدائی مہاجرین اعلیٰ مقام پر فائز ہو گئے (۱)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: بلاشبہ میں نے محمد ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے۔ میرے نزدیک تم میں سے کوئی شخص ان کے مشابہ نہیں ہے۔ وہ رات بھر سجدے اور قیام کی حالت میں رہتے، کبھی تھوڑا آرام کرتے اور کبھی طویل ترین سجدے کرتے۔ پھر صبح کو بکھرے بالوں اور غبار آلود چہروں کے ساتھ سامنے آتے۔ ان کے سامنے آخرت کا تذکرہ ہوتا تو وہ ایسے ہو جاتے جیسے آگ کے انگارے پر بیٹھے ہوں۔ گویا کہ ان کے سامنے تعزیت کرنے والوں کا قافلہ ہو اور وہ طویل سجدے کر رہے ہوں۔ جب اللہ کا ذکر ہوتا تو وہ رو رو کر اپنے سینوں کو تر کر لیتے اور اسی طرح لرزنے لگتے جیسے آندھی میں درخت کی حالت ہوتی ہے۔ ان کی یہ حالت اللہ کے خوف اور ثواب کی امید کی وجہ سے ہوتی تھی۔ (۲)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: ''میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بارے میں خصوصی نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں گالیاں مت دینا کیونکہ وہ تمہارے نبی کے صحابہ ہیں۔ وہ اس کے ایسے ساتھی ہیں جنہوں نے دین میں کوئی بدعت رائج نہیں کی اور نہ کسی بدعتی کی عزت کی ہے۔ جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے مجھے ان کے بارے نصیحت فرمائی تھی۔ (۳)'' نیز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انصار کے بارے میں فرمایا جب انصار نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور اللہ اور اس کے دین کی مدد کی تو سارے عرب نے یکجا ہو کر ان کے ساتھ جنگ کی۔ انہوں نے یہودیوں کے ساتھ نئے عہد و پیمان کیے۔ عرب قبائل نے ان کے ساتھ معرکہ آرائی کی تو انہوں نے دین اسلام کے لیے خود کو وقف کر دیا اور عرب قبائل کے ساتھ اپنے تعلقات منقطع کر لیے۔ انہوں نے دین کا پرچم لہرایا اور شدید ترین حالات میں صبر کا مظاہرہ کیا حتیٰ کہ عرب قبائل رسول اللہ کے لیے مطیع ہو گئے اور آپ کی آنکھیں انہیں مسلمان دیکھ کر ٹھنڈی ہو گئیں اس سے قبل کہ اللہ آپ کو اپنے پاس بلاتا۔ (۴)''

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے لیے نماز میں دعا کیا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! محمد ﷺ کے صحابہ کو جزائے خیر عطا فرما جنہوں نے صحبت کا حق خوب نبھایا اور آپ کی مدد و حمایت میں شاندار صبر و تحمل کا

۱۔ نہج البلاغۃ: ٦٢٠: ومن کتاب لہ الی معاویۃ ...... '' شرح نہج البلاغۃ: ١٥/ ١١٧۔ بحار الأنوار: ٣٣/ ١٠٥۔ حدیث نمبر: ٤٠٧۔ باب کتبہ علیہ السلام ...... ''

٢۔ نہج البلاغۃ: ٢٢٠۔ نمبر: ٩٦۔ ومن کلامہ لہ ع ...... ''

٣۔ حیاۃ القلوب: ٢/٦٢١۔

٤۔ الغارات: ٢/ ٤٧٩۔ الأمالی: ١٧٣۔ ١٧٤، حدیث نمبر: ٤٥ (مجلس سادس) شرح نہج البلاغۃ: ٢/ ٨٩۔

مظاہرہ کیا۔ اے اللہ ان کے پیروکار تابعین کو بھی جزائے خیر عطا فر۔ جو یہ دعا کرتے ہیں: ۔" رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِ يْمَانِ " "اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی معاف فرما جو ایمان لانے میں ہم سے سبقت لے گئے۔" جنہوں نے اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے بیوی کو چھوڑا اور نبوت محمدی کے ثبات کے لیے آباد واجداد اور اولاد کے ساتھ جنگیں لڑیں۔(۱)"

شیعہ کے ایک امام کہتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ آٹھ ہزار مدنی اور دو ہزار مکی صحابہ جبکہ دو ہزار آزاد کردہ غلام تھے۔ ان میں کوئی ایک بھی قدری، مرجئ، حروری، معتزلی اور اہل رائے میں سے نہ تھا۔ وہ رات دن روتے ہوئے گزارتے تھے اور دعا مانگتے تھے اے اللہ! خمیری روٹی کھانے (عیش وعشرت کی زندگی میسر آنے سے) قبل ہی ہماری روحیں قبض فرمالے۔(۲)"

امام الرضا سے رسول اللہ کے ان فرامین کے بارے میں پوچھا گیا: "میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، تم ان میں سے جن کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔" اور آپ کا فرمان: "میرے لئے میرے صحابہ کو چھوڑ دو (ان پر طعن وتشنیع نہ کرو)۔" تو انہوں نے فرمایا: "یہ بات بالکل صحیح ہے۔ آپ کی مراد وہ صحابہ ہیں جو آپ کے بعد دین حق پر قائم رہے اور کوئی تبدیلی ان میں نہیں آئی۔(۳)"

حسن عسکری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ کلیم اللہ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو عرض کی کیا آپ کے نزدیک انبیائے کرام کے صحابہ میں سے میرے صحابہ سے بڑھ کر کوئی معزز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ محمد کے صحابہ کی فضیلت تمام رسولوں کے صحابہ پر ایسی ہی ہے جیسی فضیلت محمد کی تمام رسولوں اور انبیاء پر ہے۔(۴)"

ان سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا: "بے شک وہ آدمی جو

۱۔ صحیفة کامله لزین العابدین: ۱۳، ۴۳

۲۔ کتاب الخصال: ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ حدیث نمبر: ۱۵ (باب الواحد الی المائة)۔

۳۔ بحار الأنوار: ۲۸/ ۱۸۔ ۱۹۔ حدیث نمبر: ۲۶ (باب افتراق الأمة بعد النبی..."۔ الأنوار النعمانية: ۱/ ۱۰۰۔

۴۔ تفسیر الحسن العسکری: ۳۱۔ ۳۲۔ تفصیل أمة محمد علی جمیع الأمم۔ تفسیر البرهان ۳/ ۲۲۸، بحار الأنوار: ۱۳/ ۳۴۰۔ باب من ناجی به موسی ...... "

آل محمد اور اس کے بہترین صحابہ سے یا ان میں کسی ایک کے ساتھ نفرت رکھتا ہے، اللہ اسے ایسا دردناک عذاب دے گا کہ اگر اس جیسا عذاب پوری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ساری مخلوق کو ہلاک کر دے۔(۱)''

سوال نمبر: ۹۹۔ شیعہ علماء نے ان روایات کا کیا مطلب لیا ہے۔ کیا ان روایات پر وہ عمل کرتے ہیں؟ ان کا عقیدہ ان روایات کے موافق ہے؟

جواب: شیعہ علماء کے نزدیک یہ روایات تقیہ پر محمول ہوں گی کہ ان کے ائمہ نے یہ روایات تقیہ کرتے ہوئے بیان کی ہیں۔(۲) نیز ایسی روایات بہت قلیل ہیں جبکہ صحابہ کرام کے کفر اور لعن پر مشتمل روایات بہت زیادہ ہیں۔ لہٰذا شیعہ علماء کا ان روایات پر عمل نہیں ہے۔ ان کا عالم مفید کہتا ہے: ''جو روایات تقیہ پر عمل کرتے ہوئے بیان ہوئی ہیں وہ بہت کم ہیں جبکہ شیعہ کے ہاں لعنت وکفر پر مشتمل روایات بہت زیادہ ہیں جن پر شیعہ کا عمل ہے۔(۳)'' اس طرح شیعہ علماء نے اپنے تقیہ کا عقیدہ اپنے ہاتھوں میں کھلونہ بنا رکھا ہے جسے وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہتے ہیں استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کا مذہب، اہل بیت کا مذہب شمار نہیں ہوگا بلکہ یہ کلینی، مجلسی اور ان جیسے شیعہ علماء کا مذہب ہے۔ اس کی وضاحت درج ذیل امور سے ہوگی۔

سوال نمبر: ۱۰۰۔ کیا شیعہ علماء نے صحابہ کرام کی مدح اور محبت میں اپنے ائمہ کے عقیدے کی اتباع کی ہے؟ اختصار سے بیان کریں۔

جواب: جی نہیں! تفصیل درج ذیل دو مسئلوں سے آپ کے سامنے آئے گی۔ ان شاء اللہ

مسئلہ نمبر: ۱۔ شیعہ شیوخ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام مسلمان مرتد ہو گئے تھے۔ لہٰذا شیعہ عالم محمد رضا مظفر کہتا ہے: ''نبی ﷺ فوت ہو گئے اور ہر مسلمان نے بھی یقیناً فوت ہونا ہے، مجھے اب معلوم نہیں، وہ سب مرتد ہو گئے تھے۔(۴) بلکہ شیعہ یہاں تک کہتے ہیں کہ نبی ﷺ پر تمام انسانوں میں سے صرف ایک شخص ایمان لایا تھا اور وہ شخص تھا جو اپنے ملک سے حقیقی مذہب کی تلاش میں نکلا تھا، اور وہ حضرت سلمان فارسی رضی

۱۔ تفسیر الحسن العسکری: ۳۹۲۔ ذکر توبة آدم و توسله بمحمد ......''

۲۔ تقیہ کے متعلق عقیدہ سوال نمبر: ۱۲۷ سے کر ۱۳۱ تک ملاحظہ فرمائیں۔

۳۔ تصحیح اعتقادات الامامیة: ۱۴۷۔ ۱۴۸ (فصل فی الأحادیث المختلفة)

٤۔ السقیفة: ۱۹

اللہ عنہ ہیں۔(۱)"

تعلیق: ملاحظہ فرمائیں شیعہ علماء نے کس بے حیائی کے ساتھ تمام مسلمانوں، صحابہ کرام، آپ کے عزیز واقارب اور آل بیت کو مرتد قرار دیا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے گمراہی اور گمراہ لوگوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

شیعہ کا عالم تستری صحابہ کرام کے بارے میں کہتا ہے: "محمد ﷺ آئے اور انہوں نے بے شمار لوگوں کو ہدایت دی لیکن وہ آپ کی وفات کے بعد ایڑیوں کے بل پلٹ گئے۔(۲)"

کلینی روایت کرتا ہے کہ ابو جعفر نے فرمایا: "نبی ﷺ کی وفات کے بعد تین اشخاص کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ میں نے عرض کی وہ تین کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا مقداد بن اسود، ابوذر غفاری اور سلمان فارسی(۳)۔

تعارض: شیعہ کے علامہ الجزائری بیان کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: "نبی ﷺ کے بعد چار افراد کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ وہ چار یہ ہیں: سلمان فارسی، ابوذر غفاری، مقداد بن اسود اور عمار۔ اس بات میں ذرہ برابر اشکال نہیں ہے۔(۴)"

تضاد بیانی: فضیل بن یسار، ابو جعفر سے بیان کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "بے شک جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو چار افراد کے سوا تمام لوگ جاہلیت کی طرف لوٹ گئے تھے۔ وہ چار یہ ہیں: علی، مقداد، سلمان اور ابوذر۔" میں نے پوچھا حضرت عمار کو شمار نہیں کیا؟ تو انہوں نے فرمایا اگر تمہاری مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو بالکل تبدیل نہ ہوئے تو وہ یہی تین ہیں۔(۵)" حالانکہ پہلے چار افراد ذکر کیے تھے؟!

شیعہ علماء کو منہ توڑ جواب: بلاشبہ شیعہ علماء کے لیے یہ منحوس روایات من گھڑت شیعہ مذہب کی حقیقت کھول

۱۔ کتاب الشیعة و السنة فی المیزان: ۲۰۔ ۲۱

۲۔ احقاق الحق و ازهاق الباطل: ۳۱۶۔

۳۔ الروضة من الکافی: ۸/ ۲۰۹۴، حدیث نمبر: ۳۴۱۔ رجال الکشی: ۱/ ۱۸، حدیث نمبر ۱۔

٤۔ الأنوار النعمانیة: ۱/ ۸۱۔

۵۔ تفسیر العیاشی: ۱/ ۲۲۳۔ حدیث نمبر: ۱٤۹ سورة آل عمران۔ تفسیر الصافی: ۱/ ۳۸۹ تفسیر البرهان: ۱/ ۳۱۹۔ بحار الأنوار: ۲۲/ ۳۳۳۔ حدیث نمبر: ٤٦۔ باب فضائل سلمان وأبی ذر ...... "۔

دیتی ہیں اور یہ روایات ثابت کر دیتی ہیں کہ یہ شیعہ اہل بیت کے دشمن ہیں۔ جیسا کہ یہ لوگ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے بھی دشمن ہیں۔ یہ شیعہ کی کم عقلی اور نادانی کی بھی دلیل ہیں، کیونکہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ کے نزدیک حضرت حسن، حسین، فاطمہ، خدیجہ، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل علی رضی اللہ عنہم، سب کے سب اہل جاہلیت اور مرتد تھے۔ (نعوذ باللہ)

اے محترم قاری! کیا یہ سب کچھ اس بات کی واضح دلیل نہیں کہ شیعیت کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف خبیث ترین سازش کی جارہی ہے اور دشمنان اسلام شیعیت کے پردوں میں چھپ کر اپنے اغراض و مقاصد پورے کرر ہے ہیں۔ اور یہ روایات گھڑنے والے شیعہ علماء، صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کے دشمن ہیں۔"

مسئلہ نمبر ۲: شیعہ کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کی زندگی میں اکثر صحابہ منافق تھے۔

شیعہ علامہ تستری لکھتا ہے: "بلاشبہ وہ (صحابہ) مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ رسول اللہ کے مقام و مرتبے سے کچھ حاصل کرنے کے لالچ میں مسلمان ہوئے تھے۔ بے شک وہ فطری طور پر نفاق کے حامی اور باہمی اختلاف و نزاع کے حمایتی تھے۔(۱)" شیعہ عالم الکاشانی لکھتا ہے: "ان میں سے اکثر کے دلوں میں نفاق تھا۔ وہ اللہ پر بڑی جرأت سے باتیں بناتے اور رسول اللہ کی دشمنی میں ان پر الزام تراشیاں کرتے۔(۲)" شیعہ کے امام خمینی کا کہنا ہے کہ صحابہ کو منافقین کا نام دیا جاتا تھا۔(۳)"

منہ توڑ جواب: شیعہ کی ان خرافات کے باوجود بعض شیعہ امام یہ بھی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کی تعداد بارہ ہزار تھی، ان میں کوئی قدری، مرجئ، حروری، معتزلی یا اہل الرائے میں سے نہ تھا۔ وہ خشیت الٰہی سے رات دن رونے والے لوگ تھے...(۴)"

سوال نمبر: ۱۰۱۔ براہ کرم حضرت ابو بکر صدیق کے بارے میں شیعہ ائمہ کا عقیدہ اختصار کے ساتھ بیان فرمائیں

۱۔ احقاق الحق و ازھاق الباطل: ۳

۲۔ تفسیر الصافی: ۱/ ۹ (کتاب کا دیباچہ)

۳۔ الحکومة الا سلامیه: ٦٩۔ دیکھیے: علی و منا وئوہ: ۱۲۔

٤۔ کتاب الخصال: ٦٣٩۔ ٦٤٠۔ حدیث نمبر: ١٥۔ باب الواحدالی المائة۔

جواب: یقیناً حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نمازیں پڑھتے تھے اور وہ ان کی امامت پر راضی تھے۔ ”شیعہ عالم سلیم بن قیس لکھتا ہے: ”علی علیہ السلام نے فرمایا حضرت ابوبکر نے نماز پڑھائی تو خالد بن ولید نے میرے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کی جبکہ وہ تلوار لٹکائے ہوئے تھے۔(۱)“ شیعہ عالم الطبرسی لکھتا ہے: ”پھر علی علیہ السلام نماز کے لیے تیار ہوئے اور مسجد آئے اور ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی اور خالد بن ولید نے ان کے پہلو میں نماز ادا کی۔(۲)“

شیخ طوسی لکھتا ہے: ”یہ بات تسلیم شدہ ہے کیونکہ یہی ظاہری بات ہے۔(۳)“ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ نبی ﷺ کے بعد اس امت کے بہترین افراد ابوبکر اور عمر ہیں۔(۴)“ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ثابت ہے کہ اگر میرے پاس ایسا شخص لایا گیا جو مجھے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے افضل قرار دیتا ہو تو میں اسے بہتان بازی کی سزا دوں گا۔(۵)“ اور جب ان سے ابوبکر کی خلافت کی بیعت کرنے کا سبب معلوم کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”اگر ہم ابوبکر کو خلافت کا اہل نہ سمجھتے تو ہم اسے خلیفہ نہ بننے دیتے۔(۶)“ مزید لکھتا ہے کہ جب حضرت علی سے عرض گئی: ”کیا آپ وصیت نہیں کریں گے؟“ انہوں نے فرمایا جو وصیت رسول اللہ ﷺ نے کی تھی میں بھی اسی کی وصیت کرتا ہوں۔ لیکن جب اللہ لوگوں کی خیر خواہی کرنا چاہتا ہے تو انہیں بہترین شخص کی حکومت تلے جمع کر دیتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کے بعد انہیں امت کے بہترین شخص کی خلافت میں جمع کر دیا تھا۔(۷)“

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے کے دوران میں فرمایا تھا ”اے اللہ ہماری اسی طرح اصلاح فرما جیسی تم

۱۔ کتاب سلیم بن قیس: ۲۲۸ (مؤامرة قتل امیر المؤمنین)۔

۲۔الاحتجاج: ۱/ ۱۲۶ (احتجاج امیر المومنین علیه السلام ......“ دیکھیے: مرآة العقول: ۳۸۸۔

۳۔ تلخیص الشافی: ۳۵۴۔ طبع ایران۔

٤۔ الصوارم المهرقة: ۳۲۳۔ نمبر: ۱۱۱۔

٥۔العیون و المحاسن: ۲/ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔

٦۔ شرح نهج البلاغة: ۲/ ٤٥۔

۷۔الشافی فی الامامة: ۱۷۱۔

نے خلفائے راشدین کی اصلاح فرمائی تھی۔'' ان سے پوچھا گیا وہ خلفاء کون ہیں؟ فرمایا وہ ابوبکر اور عمر ہیں جو ہدایت یافتہ امام تھے۔ جس نے ان کی اقتدا کی وہ بچ گیا اور جس نے ان کے نقش قدم کی پیروی کی وہ سیدھی راہ پا گیا۔(۱)''

عراق سے کچھ لوگ علی بن حسین کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی شان میں نازیبا باتیں کیں۔ جب وہ اپنی گفتگو سے فارغ ہوئے تو علی بن حسین نے انہیں فرمایا کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ کیا تم اولین مہاجرین میں سے ہو جن کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ يَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ] (الحشر: ۸)

''(مال فیء) ان مہاجر فقراء کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور اپنی جائیدادوں سے نکالے گئے وہ اللہ کا فضل اور اس رضا ڈھونڈتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ سچے ہیں۔''

وہ عراقی کہنے لگے نہیں۔ انہوں نے پھر پوچھا تو تم ان لوگوں میں شامل ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[وَ الَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَ لَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ] (الحشر: ۹)

''اور (مال فیء ان کے لیے) جنہوں نے (مدینہ کو) گھر بنالیا تھا اور ان (مہاجرین) سے پہلے ایمان لاچکے تھے، وہ (انصار) ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرے اور وہ اپنے دلوں میں اس (مال) کی کوئی حاجت نہیں پاتے جو ان (مہاجرین) کو دیا جائے اور اپنی ذات پر (ان کو) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں سخت ضرورت ہو۔ اور جو کوئی اپنے نفس کے لالچ سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔''

عراقی گروہ نے جواب دیا: نہیں۔ ہم ان میں بھی شامل نہیں۔ تو حضرت علی بن حسین نے فرمایا: خبردار! تم نے ان دو گروہوں سے لاتعلقی کا اظہار خود ہی کر دیا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم ان لوگوں میں

۱۔ الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم: ۳/ ۱٤۹۔ ۱۵۰ (فصل فی روایات ......)

بھی شامل نہیں ہو جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

[وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ] (الحشر: ١٠)

''اور (مال فـــیء ان کے لیے ہے) جو ان (مہاجرین وانصار) کے بعد آئے، وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنہوں نے ایمان میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بہت نرمی ولا، نہایت رحم والا ہے۔'' (اے عراقیو) میرے پاس سے چلے جاؤ، اللہ تمہیں برباد کرے۔(۱)''

ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق کو صدیق کا لقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔(۲)''

ابو جعفر الباقر سے تلوار کو سونے چاندی سے منقش کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں، ابو بکر الصدیق نے اپنی تلوار کو منقش کیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ انہیں صدیق کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں۔ جو شخص صدیق نہ کہے اللہ دنیا اور آخرت میں اس کے کسی قول واقرار کی تصدیق نہ فرمائے۔(۳)''

کوفہ کے رؤسا اور معززین اور زید کی بیعت کرنے والے جمع ہوئے تو انہوں نے زید رحمہ اللہ سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، ابو بکر اور عمر کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں ان دونوں کے بارے میں کلمہ خیر ہی کہوں گا جیسا کہ میں نے اپنے اہل بیت سے ان کے بارے میں خیر ہی سنی ہے۔ ان دونوں نے ہم پر اور نہ کسی دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہے۔ انہوں نے اللہ کی کتاب اور سنت رسول پر عمل کیا ہے۔'' جب اہل کوفہ نے ان کی یہ کلام سنی تو ان کی امامت کے منکر ہو گئے اور ان کے بھائی الباقر کے گرد جمع ہو گئے۔ اس پر زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج انہوں نے ہمارا انکار کر دیا ہے اسی لیے اس جماعت کا نام رافضہ (امامت زید کے

۱۔ کشف الغمۃ: ۲/ ۲۹۱۔ الصوارم المهرقة: ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ نمبر: ۸۳۔

(۲)۔ دیکھیے :تفسیر: البرهان: ۲/ ۱۲۵۔

۳۔ الصوام المهرقة: ۲۳۵۔ نمبر: ۷۲۔

منکرین) پڑھ گیا۔(۱) شیعہ عالم نشوان حمیری ان سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے جب زید رحمہ اللہ سے کہا ابو بکر اور عمر سے براءت کا اعلان کرو، وگرنہ ہم آپ کی امامت کا انکار کردیں گے؟ تو زید نے فرمایا اللہ اکبر! مجھے میرے والد محترم نے بیان کیا رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: ''بے شک عنقریب ایک قوم آئے گی جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے گی، وہ اپنے برے لقب سے پہچانے جائیں گے۔ پھر جب تم ان سے ملو تو انہیں قتل کردو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے۔ جاؤ چلے جاؤ تم رافضہ ہو۔(۲)''

سوال نمبر:۱۰۲۔ کیا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعہ نے اپنے ائمہ کے عقیدے کی اتباع کی ہے؟

جواب: نہیں۔ بلکہ شیعہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں کفر وفسق اور لعن طعن کے فتوے علی الاعلان دیے ہیں اور اس سلسلے میں اپنے ائمہ کے موقف کو رد کردیا ہے۔ حضرت ابو بکر کے بارے میں ان کا عقیدہ ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی اکثر عمر بت پرستی میں گزاری۔(۳)'' اور ''ابو بکر بت پرست تھے۔(۴)'' اور ''ان کا ایمان یہود ونصاریٰ جیسا تھا۔(۵)'' شیعہ عالم الجزائری لکھتا ہے کہ کچھ خصوصی روایات میں آیا ہے کہ ابو بکر، رسول ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتا تو بت ان کی گردن میں لٹکا ہوتا تھا اور وہ اسے سجدہ کرتا(۶)۔ شیعہ علماء نے حضرت ابو بکر کو مرتدین کے ساتھ جہاد کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس فرمان کی وجہ سے کافر قرار دیا ہے کہ ''اگر (ان مرتدین نے) مجھے ایک رسی بھی دینا بند کی یا فرمایا اگر انہوں نے (زکوٰۃ کی ادائیگی میں) ایک میمنا بھی دینا بند کیا جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے، تو میں ان کے ساتھ قتال یا فرمایا جہاد کروں گا۔'' ان کا یہ فعل بہت برا اور ظلم عظیم تھا اور حد درجہ سرکشی تھی...'' یہ کلمات کہنے والا اللہ اور محمد ﷺ کے دین سے خارج ہے اور

۱۔ ناسخ التواریخ: ۲/ ۵۹۰۔ أحوال الامام زین العابدین ...... '' أعیان الشیعة ۲/ ۱۳۲۔ قسم نمبر: ۱۔

۲۔ الحور العین: ۱۸۵۔

۳۔ الطراط المستقیم: ۳/ ۱۵۵ (فصل فی روایات اختلفوها ...... ''

(٤)۔ بحار الأنوار: ۲۵/ ۱۷۲۔ باب فی صفات الامام ...... ''

٥۔ دیکھیے: الکشکول: ۱۰٤۔

٦۔ الأنورا النعمانیة: ۱/ ۵۳۔

یہ بات ہر ذی فہم کو معلوم ہے۔ اور اگر وہ انہیں ظالم کہیں تو ان کے لیے اتنی ہی رسوائی، کفر اور جہالت کافی ہے۔(۱)" جب کہ شیعہ عالم نے ابوبکر کے مومن نہ ہونے کو پورے جزم سے بیان کیا ہے۔(۲)" اور رسول اللہ نے انہیں غار میں ساتھ لیجانے کا فیصلہ اس لیے کیا تھا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ وہ رسول اللہ کے بارے میں مشرکین کو اطلاع کر دیں گے۔" شیعہ عالم ابن طاوس لکھتا ہے یہ بڑی نادر روایت ہے کہ رسول اللہ نے ابوبکر کو اپنے ساتھ غار میں لے جانے کا فیصلہ اس لیے کیا تھا کہ آپ کو یہ خوف تھا کہ ابوبکر کافروں کو آپ کی اطلاع کر دیں گے ...لہٰذا رسول اللہ نے علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سلایا اور ابن أبی قافہ سے ڈرتے تھے کہ یہ کافروں کو بتا دیں گے اس لیے انہیں اپنے ساتھ غار میں لے گئے۔(۳)" اور یہ کہ "ابوبکر نے قرآن مجید میں آیات وراثت کا اضافہ کیا ہے۔(۴)"

سوال نمبر:۱۰۳۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعہ ائمہ کا عقیدہ مختصراً بیان کریں؟

جواب: حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ بیان کرتے ہیں: "مسلمانوں کے ولی وامیر عمر بنے تو انہوں نے لوگوں کو اسلام پر مضبوطی سے عمل پیرا کیا اور خود بھی عمل پیرا ہو گئے حتی کہ اسلام خوب مضبوط اور توانا ہو گیا۔(۵)"

نہج البلاغہ کے شارحین نے اس قول کی شرح کی ہے۔ ان میں میثم البحرانی الدنبلی کہتا ہے "والی سے مراد عمر بن خطاب ہے۔" "" کا مطلب ہے کہ اسلام اسی طرح پائیدار اور مضبوط ہو گیا جیسے اونٹ پوری مضبوطی سے جم کر اپنے باڑے میں بیٹھ جاتا ہے(۶)۔

حضرت عمر کی بیعت: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے عمر کو بلا کر اپنا جانشین مقرر کر دیا۔ تو ہم نے ان کے احکامات سنے اور ان کی اطاعت وخیر خواہی کی۔

۱۔ الاستغاثة فی بدع الثلاثة: ۱/ ۷

۲۔ دیکھیے: مرآة العقول: ۳/ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔

۳۔ الطرائف فی معرفة مذهب الطوائف: ۴۱۰۔

۴۔ دیکھیے: کشف الأسرار: ۱۲۶۔

۵۔ نهج البلاغة: ۸۹۱۔ حدیث نمبر: ۴۵۷۔ باب المختار من حکم امیر المومنین ...... " خصائص الأئمة: ۱۲۴ (الزیادات فی آخر النسخة المخطوطة)۔

۶۔ شرح نهج البلاغة: ۵/ ۴۶۳۔ الدرة النجفیة: ۳۹۴۔

اور حضرت عمر نہایت پسندیدہ سیرت وکردار اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔(۱)

حضرت علی کا اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمر رضی اللہ عنہ سے کرنا: اس واقعہ کو شیعہ کے اکابر مؤرخین نے ذکر کیا ہے مثلاً أحمد بن أبی یعقوب لکھتا ہے: ''اس سال حضرت عمر نے حضرت علی سے ان کی بیٹی ام کلثوم کا رشتہ مانگا۔ ام کلثوم حضرت فاطمہ کی بیٹی تھیں۔ تو حضرت علی نے فرمایا وہ ابھی چھوٹی ہیں۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا جس طرف آپ کا دھیان گیا ہے، میرا وہ مقصد نہیں (بلکہ میں تو رسول اللہ ﷺ کے خاندان سے نسبت جوڑنا چاہتا ہوں)۔ تو حضرت علی نے ام کلثوم کا نکاح ان سے کر دیا اور حضرت عمر نے اسے دس ہزار دینار حق مہر دیا۔(۲)''

حضرت علی کا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رومیوں سے خوف: کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے بہت بڑے پشت پناہ اور پناہ گاہ تھے اور عربوں کے اصل تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رومیوں کے ساتھ جنگ کے لیے بنفس نفیس جانے کا ارادہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت علی نے انہیں عرض کی جب آپ بذات خود دشمن کے ساتھ جنگ کے لیے جائیں گے پھر اگر آپ کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو مسلمانوں کو اپنے ملک سے قریب کوئی پناہ گاہ نہیں ملے گی، آپ کے بعد انہیں کوئی لوٹنے کی جگہ میسر نہ ہوگی۔ اس لیے آپ ان کے ساتھ جنگ کے لیے ایک جنگجو مجاہد روانہ کریں اور اس کے ساتھ اہل خیر اور بہادر سپاہی بھیجیں۔ اگر اللہ نے اسے فتح سے ہمکنار کیا تو یہی آپ کی منشا ہے اور اگر اسے شکست ہوگئی تو آپ مسلمانوں کی پشت پناہی اور پناہ گاہ کے لئے موجود ہوں گے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کل جب عجمی لوگ آپ کو میدان کارزار میں دیکھیں گے تو وہ کہیں گے: ''یہ عربوں کا اصل ہے، جب تم اسے کاٹ ڈالو گے تو تم راحت پا جاؤ گے۔(۳)''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آرزو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں عمر رضی اللہ عنہ جیسے اعمال لے کر حاضر ہوں: جب

۱۔ الغارات: ۱/ ۳۰۷۔

۲۔ تاریخ الیعقوبی: ۲/ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ دیکھیے: فروع الکلینی: ۵/ ۱۰۱۰ کتاب النکاح، حدیث نمبر: ۱ باب نمبر: ۲۔ باب تزویج ام کلثوم۔ تھذیب الأحکام: ۸/ ۱۹۶۲۔ مناقب آل أبی طالب: ۳/ ۱۶۲۔ الشافی: ۱۱۶۔

۳۔ نھج البلاغة: ۳۱۳، نمبر: ۱۴۶۔ ومن کلام علیه السلام وقد استشاره عمر ...... ''

ابولؤلؤ مجوسی ایرانی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خنجر کے وار سے شدید زخمی کر دیا تو رسول اللہ ﷺ کے دو چچا زاد بھائی علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کی تیمارداری کے لیے حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''تو ہم نے ام کلثوم بنت علی کے رونے کی آواز سنی جو حضرت عمر کے زخمی ہونے پر ہائے عمر کہہ کر رو رہی تھی، ان کے ساتھ دیگر عورتیں بھی رو رہی تھیں جس سے ان کا گھر رونے کی آواز سے گونج گیا۔'' اس پر حضرت ابن عباس نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تمہارا اسلام مسلمانوں کے لیے عزت کا باعث تھا۔ تمہاری حکومت فتوحات اسلامیہ کی سبب بنی اور تم نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا۔'' یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس تم میرے بارے میں ایسی گواہی دے رہے ہو۔ تو گویا انہوں نے یہ گواہی دینا (منہ پر تعریفی کلمات کہنا) ناپسند کیا تو وہ رک گئے۔ اس پر حضرت علی نے ابن عباس سے کہا کہو! ہاں میں گواہی دے رہا ہوں کہ آپ ان صفات کے حامل ہیں، اور میں (علی) بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ لہٰذا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ''ہاں میں یہ گواہی دیتا ہوں۔'' پھر جب حضرت عمر کو غسل دے کر کفن دے دیا گیا اور چادر میں لپیٹ دیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ کر کہنے لگے، میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے شخص سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں کہ میں اس جیسے اعمال لے کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوں۔(۱)''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا آل بیت کا حد درجہ اکرام کرنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عبداللہ پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو فضیلت دیتے تھے۔ حتی کہ انہوں نے حضرت حسین کے بارے میں یہ مشہور مقولہ کہا ''کیا تمہارے علاوہ بھی کسی نے سر پر بال اگائے ہیں۔(۲)''

سوال نمبر: ۱۰۴۔ کیا شیعہ علماء نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے ائمہ کے عقائد کی اتباع کی ہے؟

جواب: نہیں۔ بلکہ انہوں نے حضرت عمر کی تکفیر کی ہے اور انہیں اعلانیہ گالیاں دی ہیں اور انہیں فاسق قرار دیا ہے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیعہ عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ان کا علامہ

۱۔ كتاب الشافي: ١٧١۔ معاني الأخبار: ٤١٢۔ حديث نمبر: ١٠٢۔ باب نوادر المعاني۔

۲۔ شرح نهج البلاغة: ١٢/ ٦٦

الجزائری لکھتا ہے: ''عمر مخنث تھا اور انہیں ایک ایسی بیماری تھی جس کا علاج صرف مردانہ منی تھی۔'' اس جیسے بدعقائد کہ جنہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے(۱)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی کلثوم کے ساتھ حضرت عمر کی شادی کے بارے میں شیعہ کا عقیدہ یہ ہے کہ یہ شادی مضبوط ترین شرعی دلیل ہے کہ کافر کو خوشی سے رشتہ نہیں دینا چاہیے البتہ اگر وہ زبردستی لے لے تو اور بات ہے(۲)۔'' ان کا دعوی ہے کہ عمر کا کفر ابلیس کے کفر کے برابر ہے۔ اگر اس سے شدید نہیں تو کم بھی نہیں۔ اور ابلیس عمر کو اپنے سے دوگنا عذاب ملنے پر تعجب کرتا ہے کہ یہ کون ہے جسے اللہ نے دوگنا عذاب دیا ہے حالانکہ میں نے ساری مخلوق کو گمراہ کیا ہے۔(۳)'' ایرانی حکومت کے شیخ کا کہنا ہے کسی عقل مند شخص کو عمر کے کفر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ اس پر اللہ کے رسول کی لعنت ہو اور جو اسے مسلمان سمجھے اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو اور جو اس پر لعنت نہ بھیجے اس پر بھی اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہو۔(۴)''

شیعہ علماء حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جشن مناتے اور اسے عید قرار دیتے ہیں۔ اپنے امام حسن عسکری پر بہتان لگاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا عمر کی موت کا دن عید کا دن ہے۔ الکمیت شاعر نے امام باقر علیہ السلام کی موجودگی میں یہ شعر پڑھے: ''بے شک اپنے گناہوں پر اصرار کرنے والے دونوں مجرم۔ دونوں دلوں میں فتنہ چھپانے والے تھے اور اپنی گردنوں سے امامت کا طوق اتارنے والے تھے۔ دونوں اس بات کا گناہ اپنی کمروں پر اٹھانے والے تھے۔ دونوں جبت اور طاغوت کی مثل تھے۔ تو ان دونوں کی روحوں پر اللہ کی لعنت ہو۔'' اس پر الباقر مسکرا دیئے(۵)۔

شیعہ علماء ابولؤلؤ کو 'بابا شجاع الدین'' کا لقب دیتے ہیں اور اللہ سے دعائیں مانگتے ہیں کہ وہ انہیں

۱۔الأنوار النعمانية: ۱/ ۶۳۔

۲۔ الصراط المستقيم: ۳/ ۱۲۹۔ فصل: قالوا انكح عمرابنته ...... '' دیکھیے: احقاق الحق: ۲۸۴۔ عقائد الامامية: ۳/ ۲۷۔

۳۔ تفسير العياشي: ۲/ ۲۴۰۔ حديث نمبر: ۹۔ تفسير البرهان: ۲/ ۳۱۰۔

٤۔ جلاء العيوان: ٤٥۔ كشف الاسرار: ۲۶، اس کتاب میں خمینی نے خلیفہ راشد عمر رضی اللہ عنہ کو کافر اور زندیق قرار دیا ہے۔

۵۔ الصراط المستقيم: ۳/۲۹(تتمة الباب الثاني عشر: في الطعن فيمن تقدمه ...... ''

ان کے ساتھ قیامت والے دن اٹھائے(۱)۔آخری بات یہ کہ ایرانی شیعوں کا علامہ مجلسی کہتا ہے عمر کے کفر پر اجماع ہو چکا ہے اس کے بعد کہ وہ ایمان لائے تھے۔(۲)"

سوال نمبر:۱۰۵۔حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں شیعہ علماء کا مجموعی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کا شیخین عمر وابوبکر کو لعن طعن کرنے،ان سے براءت کا اظہار کرنے پر اتفاق ہے بلکہ ان کے نزدیک یہ کام ان کے دینی لوازمات میں سے ہے(۳)۔اور گزشتہ صفحات پر گزر چکا کہ شیعہ عقیدے کے مطابق ضروری اور لازمی چیز کا منکر کافر ہے۔یہ بھی شیعی عقیدہ ہے کہ جو شخص شام کو شیخین کو گالیاں بکے،صبح تک اس کا کوئی گناہ لکھا نہیں جاتا۔(۴)"ایرانی شیعہ مجلسی نے یہ لکھا ہے کہ بلاشبہ ابوبکر وعمر دونوں کافر تھے جو ان سے محبت کرے وہ بھی کافر ہے۔(۵)" نیز ان دونوں کے دلوں میں ذرہ برابر بھی اسلام نہیں تھا(۶)۔ شیعہ کے معاصر آیت اللہ عبدالحسین المرتشی نے یہ بکواس کی ہے کہ بے شک ابوبکر وعمر تا قیامت اس امت کی گمراہی کے دو سبب ہیں۔(۷)"

چنانچہ روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ [حٰم سجدہ: ۲۹]

"اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے وہ دونوں (فریق) دکھا جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا،ہم انہیں اپنے پاؤں تلے روند ڈالیں تا کہ وہ انتہائی ذلیل وخوار لوگوں میں سے ہوں۔" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا دو فریق سے مراد وہ دونوں (ابوبکر وعمر) ہیں۔پھر فرمایا فلاں تو

۱۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ۹۵/ ۱۹۹۔ الکنی والألقاب: ۱/ ۱۴۷(ابولولوۃ)

۲۔ العیون والمجالس: ۱/ ۹۔

۳۔ دیکھیے: الاعتقادات: ۹۰،۹۱۔

۴۔ دیکھیے: ضیاء الصالحین: ۵۱۳۔

۵۔ حق الیقین: ۵۲۲۔ کشف الاسرار: ۱۱۲۔

۶۔ وصول الأخیار الی أصول الأخبار: ۹۴۔

۷۔ کشف الاشتباہ: ۹۸۔

طان تھا۔'' شیعہ مجلسی کہتا ہے دونوں فریق سے مراد عمر ہے(۱)۔

شیعہ علماء کے استاد الکلینی نے مقدس کتاب الکافی میں دو روایات ذکر کی ہیں جن میں اس شخص کا ظلم بیان کیا گیا ہے جو یہ سمجھتا ہوں کہ ابوبکر اور عمر مسلمان تھے۔ لہٰذا ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے روز قیامت اللہ کلام نہیں کرے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کی طرف سے امامت کے حق کا دعوی کیا حالانکہ وہ اس کا اہل نہ تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے اللہ کی طرف سے مقرر امام کا انکار کیا۔ اور تیسرا وہ شخص جو کہتا ہے کہ ابو بکر وعمر مسلمان تھے۔(۲)''

الکفعمی کی کتاب المصباح ۵۵۲ طبع ثانیہ ۱۳۴۹ھ، دار الکتب العلمیۃ بالنجف الاشرف میں شیعوں کی وہ مشہور دعا لکھی ہے جس میں ابوبکر وعمر اور ان کی بیٹیوں عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہم کو بد دعائیں دیتے ہیں اور یہ دعا ان کے صبح وشام کے اذکار میں شامل ہے۔ دعا درج ذیل ہے:

''اے اللہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج۔ قریش کے دو بتوں اور جبت پر ان کے دو طاغوتوں، دو جھوٹوں، ان کی دونوں بیٹیوں پر لعنت کر جنہوں نے تمہاری نافرمانی کی، تیری وحی کا انکار کیا، تیرے انعامات کی ناشکری کی، تیرے رسول کی نافرمانی کی، تیرے دین کو بدل ڈالا، تیری کتاب میں تحریف کر دی، تیرے دشمنوں سے محبت کی، تیری آیات میں الحاد کیا، انہوں نے نبوت کے گھرانے کو ویران کر دیا اور اہل بیت کے بچوں کو قتل کیا، نبی کے وصی سے منبر خالی کرا لیا جو کہ اس کے علم کا وارث بھی تھا۔ انہوں نے اس کی امامت کا انکار کیا، اپنے رب کے ساتھ شرک کیا، ان کا گناہ عظیم ہو گیا اور اس نے انہیں جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے پھینک دیا۔ اور انہیں کیا معلوم کہ جہنم کی وادی سقر کیا؟ یہ وہ حصہ ہے جو کسی چیز کو باقی نہیں چھوڑتی۔ اے اللہ انہیں ان کے ہر برے عمل پر لعنت کر، اور جو حق انہوں دبا لیا اور جو نفاق انہوں نے چھپا لیا اس پر انہیں لعنت کر۔(۳)''

۱۔ فروع الکافی: ٤/ ٤١٦۔

۲۔اصول الکافی: ١/ ٢٧٩۔ ٢٨٠۔ کتاب الحجة: حدیث نمبر: ٤، ١٢ ......''

۳۔ الکفعمی نے البلد الامین میں یہ دعا مکمل ذکر کی ہے۔ ۵۱۱، ۵۱۴۔ الکافی نے علم الیقین میں ذکر کی ہے۔ ۲/ ۷۰۱، ۷۰۳۔ أسد اللہ الطهرانی نے مفتاح الجنان میں: ۱۱۳، ۱۱۴، منظور حسین نے تحفہ عوام میں ۲۲۳، ۲۲۴۔ عباس قمی مفاتیح الجنان میں: ۱۱۴۔

شیعہ ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرعون اور ہامان قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے راوی مفضل نے ابوعبداللہ سے پوچھا یا سیدی! فرعون اور ہامان کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابوبکر اور عمر ہیں۔(۱)''

وثنین (دوبت) سے شیعہ کی مراد کیا ہے اس بارے میں عیاشی روایت کرتا ہے کہ ابوحمزہ نے ابوجعفر سے سوال کیا اللہ آپ کی اصلاح فرمائے، اللہ کے دشمنوں سے کون مراد ہیں؟ انہوں نے فرمایا ان سے چار بت مراد ہیں۔ میں نے عرض کی وہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا ابوالفصیل (ابوبکر کی توہین کرنے کے لئے گھڑا گیا نام)، رمع (عمر کو الٹا کر بنایا گیا اسم) نعثل (بوڑھا بجو)، اور معاویہ اور جس نے ان کے دین کو اختیار کیا، جس نے ان کے ساتھ دشمنی کی اس نے اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی کی۔(۲)''

اَللّات و العزی سے مراد کون ہیں؟

شیعہ کے نزدیک بے شک آدم علیہ السلام کے دور سے لے کر تا قیامت جو گناہ بھی کیا جائے گا تو وہ ابوبکر اور عمر کا فعل ہوگا!! شیعہ روایت کے مطابق ابوعبداللہ نے کہا یہی وہ دونوں ہیں جنہوں نے ہابیل بن آدم علیہ السلام کو قتل کیا، ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ جلائی، یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکا، یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید کیا، یحییٰ علیہ السلام کو قتل کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو سولی چڑھایا، جرجیس اور دانیال کو عذاب میں مبتلا کیا، سلمان فارسی کو مارا، امیر المومنین علی، فاطمہ اور حسن وحسین کو جلانے کے لیے ان کے دروازے پر آگ جلائی۔ صدیقہ کبریٰ فاطمہ کے ہاتھ پر کوڑا برسایا اور ان کے پیٹ میں ٹانگ مار کر ان کے بیٹے محسن کا حمل گرایا، حسن کو زہر دیا اور حسین کو قتل کیا، ان کے بچوں کو ذبح کیا اور ان کے چچازاد بھائیوں کو مار ڈالا اور ان کے انصار کو قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی اولاد کو لونڈیاں بنالیا، اور آل محمد ﷺ کا خون بہایا۔ لہٰذا ہر خون جو بہایا گیا اور ہر شرم گاہ جو حرام نکاح سے حلال کر لی گئی، اور ہر زنا، ہر بدمعاشی، بے حیائی، گناہ ظلم وجور اور غنڈہ گردی جو آدم علیہ السلام کے عہد سے لے کر القائم کے ظہور تک ہوگی وہ ان دونوں کے ذمے ہوگی اور ان کے کھاتے میں

۱۔ مختصر بصائر الدرجات: ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ دیکھیے: قرة العيون: ۴۲۳۔ ۴۳۳۔ الزام الناصب: ۲/ ۲۶۶۔

۲۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۱۲۲۔ حدیث نمبر: ۱۵۵۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۵۸، حدیث نمبر: ۱۶۔

الی جائے گی۔ یہ دونوں ان کا اعتراف کریں گے۔ لہٰذا حاضرین مجلس کے مظالم کا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔ پھر انہیں درخت پر سولی دے گا اور ایک آگ کو حکم دے گا جو انہیں درخت سمیت جلا دے گی۔ پھر وہ ہوا کو حکم دے گا تو وہ انھیں سمندر میں پھینک دے گی۔ مفضل کہتا ہے یا سیدی! کیا یہ ان کا آخری عذاب ہوگا؟ انہوں نے کہا اے مفضل بالکل نہیں۔ اللہ کی قسم! انہیں ہر روز ایک ہزار مرتبہ قتل کیا جائے اور ان کے رب نے جب تک چاہا ان کو جہنم میں ڈالے گا۔(۱)''

تعلیق: جس شخص کے پاس عقل وخرد کی رتی بھی موجود ہو، کیا وہ ایسی خرافات کی تصدیق کرسکتا ہے؟!

شیعہ کو منہ توڑ جواب: کلینی روایت کرتا ہے کہ ایک عورت نے جعفر صادق سے ابو بکر اور عمر کے بارے میں سوال کیا تو عرض کی کیا آپ ان دونوں کو دوست سمجھتے اور ان سے محبت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تم ان سے محبت رکھو۔'' اس نے کہا میں جب اپنے رب سے ملوں تو اسے کہہ دوں کہ تم نے مجھے ان دونوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں(۲)۔ اسی پر بس نہیں بلکہ زید بن علی بن حسین بن علی بن أبی طالب نے اپنے ساتھیوں کو بتایا تھا انہوں نے اپنے آباء واجداد میں سے کسی کو ابو بکر وعمر سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے نہیں سنا۔(۳)'' اور انہوں نے یہ بھی فرمایا: ''میں اس شخص سے بری ہوں جو ان دونوں سے بری ہوتا ہے۔ ابو بکر وعمر سے براءت درحقیقت علی سے براءت ہے۔'' یہ سن کر وہ کہنے لگے تب ہم تمہاری امامت کا انکار کرتے ہے(۴)۔

سوال نمبر: ۱۰۶۔ براہ کرم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند واقعات کا تذکرہ اختصار کے ساتھ کریں۔

جواب: لیجیے، چند واقعات حاضر ہیں۔

۱۔ مختصر بصائر الدرجات: ۱۸۷۔ ۱۸۸۔

۲۔ الروضة من الكافي: ۸ / ۱۹۹۵۔ حدیث نمبر: ۷۱۔ حدیث أبی بصیر مع المرأة۔ ۸/ ۲۰۷۹ حدیث نمبر: ۳۱۹۔ حدیث نمبر: ۳۱۹۔ حدیث علی بن حسین ......''

۳۔ الانتفاضات الشیعة: ۴۸۹۔

۴۔مروج الذهب ومعادن الجوهر: ۳/ ۲۲۰۔ روضات الجنات: ۱/ ۳۲٤

ا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ کا حق مہر دیا تھا(۱)۔

۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کرنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر فوت ہوئے تو انہوں نے شوری کے چھ ممبران میں مجھے بھی شامل کیا لہٰذا میں ان میں شامل ہو گیا۔ میں نے مسلمانوں کی جماعت میں انتشار پھیلانا ناپسند کیا اور ان کی قوت کو کمزور کرنا غلط جانا۔ انہوں نے عثمان کی بیعت کی تو میں نے بھی اس کی بیعت کر لی(۲)۔

شیعہ علماء کی کمر توڑنے والی روایت: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح سے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت بخوشی کی ہے۔

حضرت عثمان کی بیعت کرنے والوں پر شیعہ علماء نے کیا حکم لگایا ہے؟

شیعہ علماء ایسے شخص کو کافر قرار دیتے ہیں۔(۳)"

۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد نہ کرنے کی بنا پر حضرت علی کا اپنے بیٹوں حسن و حسین کو تھپڑ مارنا: شیعہ مورخ مسعودی لکھتا ہے... حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان کے گھر میں شدید غمگین داخل ہوئے اور اپنے بیٹوں سے کہا امیر المومنین کو کیسے قتل کر دیا گیا جبکہ تم دونوں دروازے پر موجود تھے۔ پھر حسن کو تھپڑ مارا اور حسین کے سینے میں تھپڑ رسید کیا، محمد بن طلحہ کو برا بھلا کہا اور عبداللہ بن زبیر کو لعن طعن کیا۔(۴)"

سوال نمبر: ۱۰۷۔ کیا شیعہ علماء نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں اپنے ائمہ کے عقیدے کی اتباع کی ہے؟

جواب: نہیں۔ بلکہ انہوں نے حضرت عثمان کو علی الاعلان کافر، فاسق کہا ہے اور ان پر لعنت بھیجنے کا مذہب اختیار کیا ہے۔ حضرت عثمان کے بارے میں ان کے جملہ عقائد میں سے ہے کہ لوگوں کی زبانوں پر عثمان کا نام کافر تھا۔ شیعہ علماء نے حضرت عثمان کو بجو سے تشبیہ دی ہے کیونکہ بجو جب شکار کرتا ہے تو اس کے ساتھ بدکاری کرتا

۱۔دیکھیے: مناقب آل أبي طالب: ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ کشف الغمة: ۱/ ۳۵۸۔۳۵۹۔

۲۔ الأمالي: ۵۰۷۔ حدیث نمبر: ۱۶ (المجلس الثامن عشر)

۳۔ حق الیقین: ۲۷۰۔ ہم اللہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

٤۔مروج الذهب: ۲/ ۳٤٤۔

ہے پھر اسے کھالیتا ہے۔ حضرت عثمان کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی تا کہ اس پر حد لگائی جائے، تو انہوں نے اس سے وطی کی پھر اسے رجم کرنے کا حکم دیا..... کلبی کتاب المثالب میں لکھتا ہے: ''عثمان کے ساتھ بدکاری کی جاتی تھی اور وہ مخنث تھے اور دف بجایا کرتے تھے۔''(۱)

ایرانیوں کا شیخ مجلسی کہتا ہے: ''بے شک عثمان نے قرآن مجید سے تین چیزیں حذف کی ہیں۔ حضرت علی امیر المومنین کے مناقب، اہل بیت کے فضائل اور قریش کی مذمت اور خلفائے ثلاثہ کی مذمت۔ جیسا کہ اس آیت کو حذف کر دیا [یا لیتنی لم اتخذ ابا بکر خلیلاً] ''اے کاش میں ابوبکر کو خلیل نہ بناتا۔''(۲) اور یہ کہ حضرت عثمان نے عبداللہ بن مسعود کو مارا اور ان سے ان کا مصحف مانگا تا کہ اس میں بھی تغیر و تبدل کریں جیسا کہ انہوں نے باقی مصاحف کے ساتھ کیا تھا حتی کہ کوئی صحیح محفوظ قرآن باقی نہ رہے۔''(۳)

شیعہ کا الجزائری کہتا ہے: ''رہے عثمان تو ان کے بارے میں لوگوں نے ایمان کے بعد مرتد ہونے کی گواہی دی ہے۔''(۴)

نیز کہتا ہے: ''عثمان ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کا اظہار کیا اور نفاق کو چھپائے رکھا۔''(۵)

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ جو شخص اپنے دل میں عثمان کی دشمنی نہیں رکھتا، نہ ان کی عزت کے درپے ہوتا ہے اور نہ ان کے کافر ہونے کا معتقد ہے تو ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول کا دشمن اور اللہ کی شریعت کا کفر کرنے والا ہے۔(۶)

شیعہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان [وضرب اللہ مثلًا ..... و نجنی من القوم الظالمین]

۱۔ الصراط المستقیم: ۳/ ۳۰۔ النوع الثالث فی عثمان۔ دیکھئے الأنوار النعمانیة: ۱/ ۶۵

۲۔ تذکرۃ الأئمة: ص۹

۳۔ بحر الجواھر: ص۳۴۷

۴۔ الأنوار النعمانیة: ۱/ ۶۴

۵۔ الأنوار النعمانیة: ۱/ ۸۱

۶۔ نفحات اللاھوت فی لعن الجبت و الطاغوت: ق ۵۷/ ۱

''اور اللہ نے اہل ایمان کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی ہے جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لئے اپنے ہاں جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اس کے عمل (شر) سے نجات دے اور مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔'' کی تفسیر کی ہے کہ یہ مثال رسول اللہ کی بیٹی رقیہ کی ہے جس کے ساتھ عثمان بن عفان نے شادی کی تھی اور ظالم قوم سے مراد عثمان ہے۔(۱)

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [أیحسب ان لن نقدر علیه احد] ''کیا وہ گمان کرتا ہے کہ اس پر کوئی قادر نہیں۔'' کی یہ تفسیر کی ہے کہ کیا عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو قتل کر کے یہ سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی قادر نہیں۔

القمی نے اپنی تفسیر (۲) میں ابو جعفر سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [أَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ] میں لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے قتل کی وجہ سے قتل کیا جائے گا تو وہ کہے گا [يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا] ''وہ کہتا ہے میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا۔''

یعنی جنگ تبوک کے موقع پر لشکر کی تیاری کے لئے جو مال کثیر رسول اللہ کو دیا تھا۔''

[أَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ] ''کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں۔'' اس کی تفسیر یہ کی کہ ان کے دل میں فساد تھا۔ [أَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ] ''کیا ہم نے اسے دو آنکھیں نہیں دیں؟'' یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [وَ لِسَانًا] یعنی امیر المومنین علیہ السلام۔ [وَ شَفَتَيْنِ] ''اور دو ہونٹ'' یعنی حسن وحسین علیہما السلام۔

شیعہ کہتے ہیں کہ مقتولہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں (۳)

تعلیق: چونکہ جھوٹ کا انجام ہمیشہ رسوائی ہوتا ہے اس لئے شیعہ بھی یہ جھوٹ بول کر بھول گئے اور دوسری روایت میں مقتولہ کا نام ام کلثوم بیان کیا ہے۔

شیعہ علامہ الجزائری لکھتا ہے: ''رقیہ کے بعد ام کلثوم سے بھی عثمان نے نکاح کر لیا اور وہ بھی انہی کے گھر فوت

۱۔ تفسیر البرھان: ۳۵۸/٤

۲۔تفسیر القمی: ٤٢٣/٢

۳۔ دیکھئے حق الیقین: ۸۳/۲

ہوئیں کیونکہ انہوں نے اسے شدید چوٹ ماری تھی جس سے وہ وفات پا گئیں۔"(۱) شیعہ نے یہ افتراء بازی بھی کی ہے کہ حضرت عثمان نے ان کی پسلیاں توڑ دی تھیں (۲)...اور کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی رقیہ اپنے خاوند کی چوٹ سے فوت ہوگئی۔(۳)

سوال نمبر:۱۰۸۔ براہ کرم خلفائے ثلاثہ کے بارے میں شیعہ شیوخ کا عقیدہ مختصراً بیان فرمائیں۔

جواب: شیعہ شیوخ کا عقیدہ ہے کہ شیعہ امامیہ کے دین کی ضروریات ولوازمات میں سے حضرت ابوبکر، عمر اور عثمان ومعاویہ سے براءت کا اعلان کرنا ہے۔"(۴) اور ضروری امور کا منکر ان کے نزدیک کافر ہے جیسا کہ متعدد باراس کا تذکرہ ہوچکا ہے۔

۱۔ شیعہ کے نزدیک خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا مقام جہنم کی گہرائی میں ایک مقفل تابوت ہے۔اس گڑھے کے اوپر ایک پتھر رکھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ جہنم کو بھڑکانے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس پتھر کو ہٹا دیتے ہیں جس سے اس گڑھے سے نکلنے والے شعلوں سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے۔(۵)

۲۔ شیعہ عقیدے کے مطابق جو شخص ابوبکر، عمر اور عثمان سے براءت کا اظہار نہیں کرتا تو وہ دشمن ہے اگرچہ علی سے محبت بھی کرتا ہو۔(۶)

۳۔ ان کے نزدیک ہر نماز کے بعد ان تینوں صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر لعنت بھیجنا واجب ہے۔(۷)

۴۔ جو شخص رات کے وقت ان تین صحابہ سے براءت کا اظہار کرتا ہے، پھر اسی رات مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔(۸)

۱۔ الأنوار النعمانية: ۱/۳٦۷۔ (نور فی مولود النبی ..... "

۲۔ دیکھئے: سیرة الأئمة الاثنی عشر: ۱/٦۷

۳۔ الصراط المستقيم: ۳/۳٤ (النوع الثالث: فی عثمان)۔۔

٤۔ الاعتقادات: ص ۱۷

٥۔ الاحتجاج للطبرسی: ۱/۱۱۲ (احتجاج النبی ص یوم الغدیر....۔"

٦۔ دیکھئے: وسائل الشیعه: ۷/۲۱۹، حدیث نمبر٦ (باب نبذة مما یستحب أن یقال کل یوم..)

۷۔ دیکھئے فروع الکافی: ۳/۲۲٤ (کتاب الصلاة، حدیث نمبر ۱۰، باب التعقیب بعد الصلاة...)۔ تهذیب الاحکام: ۲/۵۲۰ (کتاب الصلاة، باب کیفیة الصلاة...) وسائل الشیعة: ٦/٤٦۲

۸۔ دیکھئے اصول الکافی: ۲/۷۵۱، کتاب الدعاء: حدیث نمبر ۳، باب القول عند الاصباح...

شیعہ مجلسی لکھتا ہے: ''ہمارا عقیدہ براءت یہ ہے کہ ہم چار بتوں سے براءت کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی ابوبکر، عمر، عثمان... اور ان کے تمام پیروکاروں اور دوستوں سے بھی۔'' اور بے شک وہ روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی بدترین مخلوق ہیں۔''(۱)

۵۔ بے شک ان پر لعنت کرنے کے لئے اعلیٰ ترین مقام، وقت اور مناسب ترین حالت لیٹرین ہے۔ لہٰذا پاخانہ کرتے وقت، پیشاب کرتے اور استنجا کرتے وقت پورے اطمینان سے کہو: ''اے اللہ! عمر پر لعنت کر، پھر ابوبکر اور عمر پر لعنت کر، پھر عثمان اور عمر پر لعنت کر، پھر معاویہ اور عمر پر، پھر یزید اور عمر پر پھر ابن زیاد اور عمر پر لعنت کر، پھر ابن سعد اور عمر پر، پھر شمر اور عمر پر پھر ان کے عسکر (عائشہ) پر اور عمر پر لعنت بھیج۔''(۲)

۶۔ شیعہ کے نزدیک توبہ کا مطلب یہ ہے کہ ابوبکر، عمر اور عثمان اور بنوامیہ کی ولایت سے رجوع کیا جائے اور علی کی ولایت کا اقرار کیا جائے۔

شیعہ کا علامہ القمی ابوجعفر سے روایت کرتا ہے کہ [فاغفر للذین آمنوا] ''توبہ کرنے والوں کو معاف فرما'' کا مطلب یہ ہے کہ فلاں، فلاں اور بنوامیہ کی ولایت سے توبہ کرنے والوں کی بخشش فرما جو [واتبعوا سبیلک] ''جنہوں نے تیرے راستے کی اتباع کی'' یعنی اللہ کے ولی علی کی ولایت کو اختیار کیا۔(۳)

سوال نمبر: ۱۰۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے کفر کے قائل ہیں۔ لہٰذا الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [واذ أسر النبی الی بعض أزواجه حدیثا] ''اور جب نبی نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چھپا کر کہی۔'' کی یہ تفسیر کی ہے کہ اس سے مراد حفصہ ہے۔

صادق علیہ السلام نے فرمایا: حفصہ نے اپنے اس قول کی وجہ کفر کیا [من أنبأک هذا] ''آپ کو یہ کس نے بتائی؟''

---

(۱) حق الیقین: ص ۵۱۹

(۲) لئالی الأخبار: ۹۳/٤

(۳) تفسیر القمی: ۲۵۵/۲ ۔ تفسیر الصافی: ۳۳۵/٤ (سورۂ غافر)

اللہ تعالیٰ نے اس کے اور اس کی بہن کے بارے میں فرمایا: [ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما] ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو بہتر ہے) پس تمہارے دل (حق سے) ہٹ گئے ہیں۔'' اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: یعنی تمہارے دل ٹیڑھے ہوگئے ہیں اور یہ ٹیڑھا پن کفر ہے۔''(۱)

اسی طرح شیعہ شیخ محمد حسین الطباطبائی عراقی اپنی تفسیر میں لکھتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأت نوح وامرأت لوط] ''کفر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی۔'' کی تفسیر میں کہا یہ مثال اللہ تعالیٰ نے عائشہ اور حفصہ کے لئے بیان کی ہے کیونکہ انہی دونوں نے نبی کے خلاف ایکا کیا تھا اور ان کے راز کو فاش کیا تھا۔(۲)

شیعہ علماء کا یہ عقیدہ ہے کہ عائشہ، حفصہ اور ان کے والدین نے مل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا تھا۔ لہٰذا عیاشی ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت کرتا ہے انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے یا انہیں قتل کیا گیا؟

بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: [أفائن مّات أو قتل انقلبتم علیٰ اعقابکم] ''کیا اگر نبی فوت ہو جائے یا اسے قتل کر دیا جائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔'' لہٰذا آپ ﷺ کو وفات سے پہلے زہر دیا گیا تھا۔ ان دونوں (عائشہ اور حفصہ) نے زہر دیا تھا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں: بے شک یہ دونوں اور ان کے باپ اللہ کی بدترین مخلوق ہیں۔(۳)

مجلسی کہتا ہے کہ عیاشی نے نہایت معتبر سند سے صادق سے روایت کیا ہے کہ عائشہ اور حفصہ پر اور ان کے باپوں پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سازش سے زہر دیا تھا۔(۴) شیعہ علماء کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ عائشہ اور حفصہ نے بدکاری کا ارتکاب کیا۔ لہٰذا شیعہ شیخ القمی قسم کھا کر کہتا ہے: ''اللہ کی قسم

۱۔ الصراط المستقیم: ۱۶۸/۳ (فصل فی اختها حفصه)۔ بحار الأنوار: ۲۴۶/۲۲، حدیث نمبر: ۱۷، باب أحوال عائشه و حفصه۔ فصل الخطاب: ص۳۱۳۔ محاسن الاعتقاد: ص۱۵۷۔ فیما یجب الاعتقاد.....''

۲۔ المیزان فی تفسیر القرآن: ۳۴۶/۱۹۔

۳۔ تفسیر العیاشی: ۲۲۴/۱، حدیث نمبر ۱۵۲ (سورۃ آل عمران)۔ تفسیر الصافی: ۳۸۹/۱

۴۔ حیاۃ القلوب: ۷۰۰/۲

قرآن مجید میں جو آیا ہے'ان دونوں نے خیانت کی'تو اس سے ان کی بدکاری مراد ہے۔"(۱) (نعوذ باللہ)

ہم ایسے غلیظ عقائد سے پناہ مانگتے ہیں۔

سوال نمبر:۱۱۰۔ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ علماء کا عقیدہ یہ ہے کہ جہنم کے سات دروازوں میں سے ایک عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے خاص ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: [**لها سبعة ابواب**] سورة الحجر: ٤٤ ''اس (جہنم) کے سات دروازے ہیں۔'' کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ جہنم کو لایا جائے گا اور اس کے سات دروازے ہوں گے،... چھٹا دروازہ عسکر (عائشہ) کے لئے خاص ہوگا۔(۲)

شیعہ شیوخ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا زانیہ ہیں۔شیعہ شیخ رجب البرسی لکھتا ہے:''تو اس نے ایک سبز ڈھال نکالی،اس میں خیانت کئے ہوئے درہم و دینار تھے،اس میں سے چالیس دینار نکالے جن کے وزن کا اسے علم نہیں تھا،وہ دینار علی صلوات اللہ علیہ کے دشمنوں تیم اور عدی قبائل میں تقسیم کئے۔''(۳)

شیعہ کی اس بکواس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے:[**سبحانک هذا بهتانٌ عظيمٌ**] (النور: ١٦) ''(یا اللہ) تو پاک ہے،یہ بہتان عظیم ہے۔''

شیعہ مفسرین کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عائشہؓ کی زنا کی تہمت سے براءت میں آیات نازل نہیں کیں،بلکہ سورۃ النور کی ابتداء میں نازل ہونے والی آیات نبی ﷺ کی زنا سے براءت کے بارے میں ہیں،عائشہؓ کے متعلق نہیں۔(۴)

۱۔ تفسیر القمی: ۳۷۷/۲

۲۔ تفسیر عیاشی: ۲۶۳/۲، حدیث نمبر ۱۹ (سورة الحجر)۔ شیعہ کتب میں عسکر سے مراد عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ دیکھئے: بحار الانوار: ۳۰۲/۸، حدیث نمبر ۵۷، باب النار... شیعہ بدبخت عائشہ رضی اللہ عنہا کو "ام الشرور" (فسادات کی جڑ) کے نام سے پکارتے ہیں۔ دیکھئے :الصراط المستقیم: ۱۶۱/۳، (فصل فی ام الشرور)۔

۳۔ مشارف أنوار الیقین فی اسرار امیر المؤمنین: ص۸٦، الفصل الرابع۔ مزید دیکھئے الصراط المستقیم: ۱٦٥/۳، (فصل فی ام الشرور)۔

٤۔الصراط المستقیم: ۳/ ۱٦٥ (فصل: فی أم الشرور)۔

ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ عنقریب ان کے مہدی منتظر عائشہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی حد قائم کریں گے
شیعہ کے استاد مجلسی کا کہنا ہے: ''جب مہدی نمودار ہوں گے تو وہ عائشہ کے پاس آئیں گے اور ان پر زنا کی حد نافذ کریں گے''۔(۱)

اسی طرح ابوجعفر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ''خبردار! اگر ہمارے مہدی القائم آگئے تو حمیراء (عائشہ رضی اللہ عنہا) کو ان کے پاس لایا جائے گا تو وہ ان کو حد لگائیں گے۔''(۲)

شیعہ علماء کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ عائشہؓ نے ایمان توڑ دیا تھا۔ لہٰذا عیاشی لکھتا ہے: عبدالرحمان بن سالم الأشل نے ابوجعفر علیہ السلام سے بیان کیا کہ [اَلَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بعد قُوَّةٍ أَنكَاثًا]
''اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے سوت محنت سے کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔''
اس سے مراد عائشہ ہے جس نے اپنا ایمان ٹکڑے ٹکڑے کر دالا۔(۳)

ہم اس ضلالت و کفر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سوال نمبر:۱۱۱۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات عائشہ اور حفصہؓ کے ساتھ تعلق کے بارے میں شیعہ کا حتمی عقیدہ کیا ہے؟

جواب: شیعہ کے اکابرین میں سے سید علی غروی جو حوزہ علمیہ کے اہم رکن ہیں، وہ کہتا ہے: بے شک نبی کی شرم گاہ ضرور جہنم میں داخل ہوگی کیونکہ انہوں نے بعض مشرک عورتوں سے ہم بستری کی ہے۔''(۴)

شیعہ پر مصائب اور آفتوں کا نزول: ام المومنین عائشہؓ کے متعلق شیعہ عقائد کہ وہ کافر تھیں اور لعنت کی مستحق تھیں وغیرہ کو اس روایت کے ساتھ ختم کرتا ہوں جو شیعیت کی جڑیں کاٹنے کے لیے کافی ہے۔ اس روایت نے شیعیت کی بلند و بالا عمارت کو زمین بوس کر دیا ہے۔

شیعہ کے استاد ابوعلی محمد بن محمد اشعث کوفی اپنی سند سے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتا ہے

۱۔ حق اليقين: ۳٤۷۔ دیکھیے القمي: ۲/ ۳۷۷ (سورة التحريم)۔
۲۔ علل الشرائع: ۲/ ۵۸۰۔ حدیث نمبر: ۱۰ (باب النوادر)۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۱٤، ح: ۹ (باب سير وأخلاقه وعدد أصحابه......"
۳۔ (تفسير العياشي: ۲/ ۲۲۲۔ ح: ٦٥ (سورة النحل)
٤۔ كشف الأسرار وتبرئة الائمة الأطهار: ۲٤

کہ حضرت ابوذرؓ نے انھیں خبر دی: رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے قبل مسواک منگوائی اور اسے حضرت عائشہ کو بھیجا اور فرمایا: اسے اپنے لعاب سے نرم کر دو، تو انھوں نے اسے نرم کر دیا۔ پھر وہ مسواک آپ کے پاس لائی گئی تو آپ نے اس کے ساتھ دانت صاف کرنے شروع کر دیے اور ساتھ فرمایا: اے حمیراء تمہارا لعاب میرے لعاب کے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے نظر اٹھائی اور کچھ کہتے ہوئے اپنے ہونٹ ہلائے پھر آپ فوت ہو گئے ﷺ۔(۱)

بہر حال، شیعہ علماء کے تلخ ترین گزشتہ اقوال کے باوجود ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ صحابہ اور آپ کی ازواج مطہرات دنیا سے چلے گئے اور ان کے اعمال منقطع ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے اجر کو جاری رکھنا پسند فرمایا۔ (شیعہ ان کو گالیاں بک کر اپنا نامہ اعمال سیاہ کرتے ہیں جبکہ ان عظیم ہستیوں کے اجر وثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے) ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ (الفتح: ۲۹)

”محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپ انہیں رکوع وسجود کرتے دیکھیں گے، وہ اللہ کا فضل اور (اس کی) رضا مندی تلاش کرتے ہیں۔ ان کی خصوصی پہچان ان کے چہروں پر سجدوں کے نشان ہیں۔ ان کی یہ صفت تورات میں ہے اور انجیل میں، ان کی صفت اس کھیتی کی مانند ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے کسانوں کو خوش کرتا ہے۔ (اللہ نے یہ اس لیے کیا) تا کہ (صحابہ کرام) کی وجہ سے کفار کو خوب جلائے۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ان میں سے ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔“

خود شیعہ علماء نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کے نام خلفائے راشدین کے ناموں

۱۔ الأشعثیات: ۲۱۲۔ مستدرك الوسائل: ۱۶/ ۴۳۴۔ ح: ۲۰۴۷۰ باب جواز أکل اللقمة خرجت من فم الغیر ......“

پر رکھے تھے۔ ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا جس کی والدہ کا نام لیلیٰ بنت مسعود حنظلیہ ہے دوسرے بیٹے کا نام عمر رکھا جس کی والدہ کا نام ام حبیب صہباء بنت ربیعہ البکر یہ ہے۔ تیسرے بیٹے کا نام عثمان رکھا جس کی والدہ کا نام ام البنین تھا۔ چوتھے کا نام عثمان اصغر تھا جس کی ماں کا نام اسماء بنت عمیس الخثعمیہ تھا۔ اس طرح حضرت حسنؓ نے بھی اپنے بیٹوں کے نام خلفائے راشدین کے ناموں پر رکھے تھے۔ شیعہ عالم یعقوبی کہتا ہے: ''حضرت حسن کے آٹھ بیٹے تھے۔ ان کے نام عمر، القاسم، ابوبکر اور عبدالرحمان تھے۔ ان کی مائیں مختلف لونڈیاں تھیں۔(۱)

حضرت حسینؓ نے بھی اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا تھا۔(۲)

سوال نمبر:۱۱۲۔ شیعہ کتب کے مطابق ارض فدک کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: فدک، خیبر کا ایک گاؤں ہے یا حجاز کی جانب ایک بستی ہے۔ اس میں چشمے اور کھجوروں کا باغ ہے۔ بستی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بغیر جنگ لڑے عطا کی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ابوبکر صدیقؓ کو پیغام بھیجا کہ فدک کے علاقے میں رسول اللہ کے باغ سے میری وراثت مجھے دی جائے۔

شیعہ عالم ابن المیثم لکھتا ہے: ''حضرت ابوبکر نے انہیں کہا: بے شک آپ کو اتنا مال ملے گا جو آپ کے والد گرامی لیتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ فدک کے باغ سے تمہارا خرچ لیتے تھے باقی غرباء میں تقسیم کر دیتے یا مجاہدین کی ضروریات میں خرچ کر دیتے۔ لہٰذا آپ بتائیں کہ آپ اس باغ میں کیسے تصرف کریں گے۔ انہوں نے کہا: میں اپنے والد محترم کے نقش قدم پر چلوں گی۔ اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا: آپ سے وعدہ رہا کہ میں ایسے ہی تصرف کروں گا جیسے آپ کے والد گرامی کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم کیا تم اس میں ایسے ہی تصرف کرو گے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: ''اللہ کی قسم! میں ضرور ویسا ہی تصرف کروں گا۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا: اے اللہ گواہ ہو جا۔ حضرت ابوبکر اس باغ کا غلہ لے کر اہل بیت کی ضروریات پوری کرتے اور باقی

۱۔تاریخ الیعقوبی: ۲/ ۲۱۳۔ التبینیه والا شراف: ۲۵۸۔ مقابل الطالبین: ۸٤ الارشاد: ۱/ ۳۵٤(ذکر اولاد امیر المومنین.. " اعلام الوری: ۱/ ٤۷٦(الشهداء مع الحسین ع۔ کشف الغمه فی معرفة الأئمة: ۲/ ٦۸۔ جلاء العیون: ۵۸۲۔

۲۔دیکھئے: التنبیه والاشراف: ۲٦۳۔ جلاء العیون : ۵۸۲۔

ماندہ تقسیم کر دیتے۔ اس طرح حضرت عمر اور عثمان نے اپنے اپنے دور خلافت میں کیا۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے بھی اس باغ کا انتظام اسی طریقے پر چلایا''۔(۱)

جناب زید بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ کی قسم! اگر معاملہ میرے ہاتھ میں آ جائے تو میں اس میں وہی فیصلہ کروں گا جو حضرت ابو بکرؓ نے کیا تھا''۔(۲)

تضاد بیانی: ایک طرف شیعہ پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر نے اہل بیت سے ان کی وراثت چھین کر ظلم عظیم کیا، تو دوسری طرف خود ہی حضرت علیؓ کی کتاب میں یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ اس میں لکھا ہے: جب کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کی غیر منقولہ جائیداد (مکان، زمین وغیرہ) میں سے عورتوں کو وراثت نہیں ملتی۔ ابو جعفر کہتے ہیں: ''اللہ کی قسم! یہ بات علی علیہ السلام کے ہاتھ سے لکھی ہوئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی املا کرائی ہوئی ہے۔(۳)

الکلینی نے ابو جعفرؒ سے بیان کیا کہ عورتیں زمینی جائیدار میں کسی چیز کی وارث نہیں ہوتیں''۔(۴)

سوال نمبر:۱۱۳۔ کیا شیعہ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوئی تھیں؟

جواب: جی ہاں۔ شیعہ راوی صدوق بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سخت ناراض ہوئے تھے۔ جب کہ انہوں نے ابو جہل کی بیٹی سے شادی کرنے کا پروگرام بنایا تھا۔ حتی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے علی! کیا تمھیں معلوم نہیں کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی، اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی تو اس نے اللہ تعالی کو تکلیف پہنچائی۔ اور جس نے اسے میری وفات کے بعد تکلیف دی تو وہ ایسے ہی

۱۔شرح نهج البلاغة: ٥ / ١٠٧۔ الدرة النجفية: ٣٣١۔

٢۔شرح نهج البلاغة: ١٦/ ٢٢٠ (ومن كتاب له الى عثمان بن حنيف الأنصارى)۔ الصوارم المهرقة ٢٤٣۔ مبر: ٧٥۔

٣۔بصائر الدرجات: ١٨٥۔ ح: ١٤۔ باب فى الأئمه عليهم السلام و أنه صارت اليهم ......"

٤۔ فروع الكلينى: ١٦٧٨/٧ كتاب المواريث، حديث:٤، باب ان النساء لا يرثن۔ بحار الأنوار:٢٦/ ٥١٤۔ ح: ١١ (باب جهات علومهم ......"

ہے جیسے اس نے اسے میری زندگی میں تکلیف دی۔ اور جس نے اسے میری زندگی میں تکلیف پہنچائی تو وہ ایسے ہی ہے جس نے میری وفات کے بعد اسے تکلیف پہنچائی"۔(۱)

یہ روایت بھی کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "فاطمہؓ میرے جگر کا گوشہ ہے۔ اور وہ میرے دو پہلوؤں میں روح ہے۔ جو چیز اسے تکلیف دے وہ مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔ اور جو اسے اچھی لگے وہ مجھے بھی اچھی لگتی ہے"۔(۲)

اسی طرح جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کا سر ایک لونڈی کی گود میں دیکھا تو وہ سخت غضبناک ہوگئیں۔ انہوں نے فرمایا: "اے ابوالحسن! کیا تم نے اس سے مباشرت کی ہے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں اے بنت محمد، اللہ کی قسم میں نے کچھ نہیں کیا، تم کیا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں اپنے ابا کے گھر چلی جاؤں؟ حضرت علی نے کہا: ہاں اجازت ہے۔ لہٰذا انہوں نے برقعہ پہنا، چادر اوڑھی اور نبی ﷺ کے پاس چلی گئیں......"(۳)

سوال نمبر:۱۱۴۔ امام معصوم کا کیا معنی ہے؟ کیا یہ مسئلہ متفق علیہ ہے یا اختلافی؟

جواب: شیعہ عالم مجلسی لکھتا ہے: "جان لو! شیعہ امامیہ کا اتفاق ہے کہ ان کے ائمہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے محفوظ ہیں۔ ان سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا۔ نہ عمداً نہ بھول کر، نہ کسی تاویل میں غلطی سے اور نہ ان کے بھلانے سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے(۴)۔

تبصرہ: مجلسی نے ائمہ کی عصمت کی جو صورت گری کی ہے اور اس پر شیعہ کا اتفاق بیان کیا ہے، ایسی عصمت تو اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں کو بھی حاصل نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن و سنت اور اجماع امت میں اس کی دلالت موجود ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ امت کا بچاؤ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ میں ہے۔ جبکہ شیعہ علماء کا عقیدہ

۱۔علل الشرائع: ۱/ ۱۸۶۔ ح: ۲۔ باب العلة التي من أجلها دفنت فاطمة بالليل ...... "

۲۔بحار الأنوار: ۲۷/ ۶۳۔ ح: ۲۱ باب وجوب موالاة اوليائهم ...... "

۳۔ علل الشرائع: ۱/ ۱۶۳۔ ح:۲۔ باب العلة التي من أجلها صار علي ...... "۔ حق اليقين: ۲۰۳۔ ۲۰۴

۴۔بحار الأنوار: ۲۵/ ۲۱۱۔ح: ۲۴(باب عصمتهم ولزوم وعصمة الامام...... " دیکھیے: اوائل المقالات : ۶۵۔ مرآة العقول: ۴/ ۳۵۲۔

یہ ہے کہ امت اسلامیہ کا بچاؤ اور گمراہی سے تحفظ ان کے پوشیدہ امام قائم کے ساتھ ہے کیونکہ وہ نبی کی طرح ہے۔ بلکہ شیعہ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ امام منتظر، نبی ﷺ سے بلند مرتبہ ہے۔ جیسا کہ گزشتہ صفحات میں اس کا تذکرہ گزر چکا ہے۔ اور امامت ان کے عقیدے کی رو سے نبوت کا تسلسل ہے(۱)۔

سوال نمبر: ۱۱۵۔ کیا شیعہ علما اپنے ائمہ کے عدم نسیان اور عدم سہو کے قائل ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ یہ عقیدہ ان کے مذہب کے لوازمات میں سے ہے(۲)۔ اور عہد حاضر کے شیعہ محمد رضا مظفر کے نزدیک یہ عقیدہ شیعہ کا ثابت شدہ عقیدہ ہے اور شیعہ کے نزدیک اس میں ادنیٰ سا اختلاف بھی موجود نہیں ہے۔"(۳)

اور معاصر شیعہ عالم محمد آصف الحسینی لکھتا ہے: "اس پر شیعہ کا اجماع ہے"(۴)۔

شیعہ علامہ مجلسی کہتا ہے: "بے شک ہمارے اصحاب کا اجماع ہے کہ انبیاء اور ائمہ صلوات اللہ علیہم ہر چھوٹے بڑے، عمداً اور سہواً گناہ سے معصوم ہیں، نبوت اور امامت ملنے سے قبل بھی اور بعد میں بھی۔ بلکہ وہ اپنی ولادت سے لے کر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے ملاقات کرنے تک معصوم ہیں۔ اس مسئلے میں صرف صدوق محمد بن بابویہ اور اس کے استاد ابن الولید قدس اللہ روحہما کا اختلاف ہے۔ انہوں نے یہ جائز قرار دیا ہے کہ اللہ کسی نبی یا امام کو کوئی بات بھلا دے۔ وہ سہو جو شیطان کی وجہ سے ہوتا ہے اس کو جائز قرار نہیں دیا۔ اور شائد کہ ان کا اختلاف اجماع کے لئے مضر نہیں ہے کیونکہ دونوں ہی معروف حسب ونسب والے شیعہ ہیں۔(۵)

بلکہ شیعہ کا امام خمینی کہتا ہے: "ائمہ سے سہو کا فقط تصور بھی ممکن نہیں ہے۔"(۶)

شیعہ کا یہی عقیدہ ان کے عقیدے البداء اور تقیے کی نشوونما کا بنیادی سبب ہے۔ جیسا کہ اس کا بیان

۱۔ عقائد الامامیۃ: ٦٦

۲۔ تصحیح اعتقادات الامامیہ: ۱۳۵۔ فصل فی الغلو والتفویض)۔ تنقیح المقال فی علم الرجال ۳/ ۲٤۰۔

۳۔ عقائد الامامیۃ: ۹۵۔

٤۔ صراط الحق: ۳/ ۱۲۱

٥۔ بحار الأنوار: ۱۷/۱۰۸ (باب سهوه و نومه عن الصلاة)

٦۔ الحکومۃ الاسلامیۃ: ۹۱

عنقریب آئے گا۔ ان شاء اللہ

لہٰذا جب ان کے اقوال میں اختلاف وتناقض واقع ہوتا ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ بداء ہے یا یہ قول تقیے کے طور پر کہا گیا تھا۔ جیسا کہ ان کے امام سلیمان بن جریر نے اعتراف کیا ہے ہے جس نے شیعہ مذہب ترک کر دیا تھا اور شیعہ کی ایک جماعت نے ان کی پیروی کی تھی۔

تعلیق: شیعہ کے امام رضا رحمہ اللہ سے کہا گیا: ''بے شک کوفہ کی ایک بڑی تعداد کہتی ہے کہ نبی ﷺ سے نماز میں سہو نہیں ہوا۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''وہ جھوٹ بکتے ہیں، ان پر اللہ کی لعنت ہو، جس ذات کو سہو نہیں ہوتا وہ تو صرف ذات الٰہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' (۱)

شیعہ کی رسوائی: متقدمین شیعہ علماء اس عقیدے سے برأت کا اظہار کرتے آئے ہیں بلکہ اس عقیدے کے قائلین کو کافر قرار دیتے تھے اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سہو کے متعلق ثابت روایات کو رد کرنا دین شریعت کو رد کرنے کا پیش خیمہ ہے۔ شیعہ شیخ ابن بابویہ لکھتا ہے: ''بے شک غالی اور مفوضہ، ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو، یہ رسول اللہ ﷺ کے سہو کا انکار کرتے ہیں... اگر اس مسئلے میں آنے والی روایات کو رد کرنا جائز ہوتا تو تمام قسم کی روایات کو رد کرنا جائز ہوتا اور روایات کو رد کرنا در حقیقت دین وشریعت کو رد کرنا ہے۔ (۲)

جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ متاخرین شیعہ اس مسئلے کو ضروری اور دینی لوازمات میں سے شمار کرتے ہیں۔ اور لازمی مسئلے کا منکر ان کے نزدیک کافر ہے۔ جیسا کہ تذکرہ ہو چکا ہے۔ اس طرح متقدمین شیعہ متاخرین شیعہ کو کافر قرار دیتے ہیں اور متاخرین اپنے سلف کو کافر قرار دیتے ہیں۔

سوال نمبر ۱۱۶: براہ کرم شیعہ کے عقیدہ عصمت ائمہ کی تشکیل نو کا خلاصہ بیان کریں۔

جواب: گزشتہ صفحات پر گزر چکا ہے کہ شیعہ کے پہلے استاد ابن سباء یہودی نے حضرت علیؓ کی الوہیت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن موجودہ شیعہ علماء کے موافق عصمت ائمہ کا عقیدہ اس سے منقول نہیں ہے۔ پھر ہشام بن حکم نے

۱۔ عیون أخبار الرضا: ۱/۲۱۹۔ ج:۵۔ باب ماجاء عن الرضا ع .....''۔ بحار الأنوار: ۲۵/۳۵۰۔ ج:۱، (باب نفي السهو عنهم علیهم السلام)

۲۔ من لا یحضره الفقیه: ۱/۱۶۹، ۱۷۰۔ (أبواب الصلاة و حدودها: ج:۴۸، باب أحکام السهو في الصلاة)
۔ دیکھئے بحار الأنوار: ۱۷/۱۱۱۔ باب سهو...''

عصمت ائمہ کے عقیدے کو ترقی دی اور کہا کہ بے شک امام سے گناہ سرزد نہیں ہوتا۔''(۱)

جبکہ شیعہ کے علامہ آل کاشف الغطاء نے امام میں یہ شرط لگائی ہے کہ وہ نبی کی طرح خطا اور غلطی سے معصوم ہو۔(۲)

تبصرہ: بے شک شیعہ کا یہ عقیدہ کہ ''امام سے گناہ سرزد نہیں ہوتا'' ان کے عقیدہ قدر کے متضاد ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ انسان اپنے افعال میں مکمل آزاد اور بااختیار ہے اور بندہ اپنے افعال کا خود خالق ہے۔''

اے منصف قاری! یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عصمت کا مفہوم شیعہ کے ہاں عقیدہ قدر سے پہلے کا ہے جسے انہوں نے تیسری صدی ہجری میں معتزلہ سے لیا ہے۔

پھر شیعہ عالم ابن بابویہ نے اسے نئی شکل دیتے ہوئے اپنا عقیدہ امامت یوں بیان کیا: بے شک ائمہ معصوم ہیں، ہر قسم کی غلاظت سے پاک ہیں، بلاشبہ وہ کوئی چھوٹا بڑا گناہ نہیں کرتے اور نہ اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اس کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور انہیں جو حکم دیا جاتا، اس پر عمل کرتے ہیں۔ جس شخص نے ان کی کسی بھی حالت میں عصمت کی نفی کی تو اس نے انہیں جاہل قرار دیا اور جس نے انہیں جاہل قرار دیا تو وہ کافر ہے۔ ہمارا ان کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ وہ معصوم ہیں۔ انہیں عصمت میں کمال حاصل ہے۔ انہیں ابتداء سے لے کر انتہا تک کامل علم اور مکمل عصمت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اپنے کسی فعل میں نقص، نافرمانی اور جہالت سے موصوف نہیں ہیں۔(۳)

پھر شیعہ کے شیخ مفید نے اس عقیدہ کو مزید آگے بڑھایا تو کہا: عصمت اللہ تعالیٰ کی خاص مہربانی ہے جو مکلّف پر اس طرح ہوتی ہے کہ اس سے معصیت کا وقوع ناممکن ہو جاتا ہے اور اطاعت کا ترک کرنا ممتنع ہو جاتا ہے، حلانکہ امام معصیت واطاعت دونوں کی قدرت رکھتا ہے۔(۴)

تعلیق: معزز قاری! شیعہ عقیدہ عصمت ائمہ پر معتزلہ کے افکار کا رنگ ملاحظہ فرمائیں۔ لطف الٰہی اور انسانی

۱۔ دیکھئے بحار الأنوار: ۲۵/۱۹۲، ۱۹۳۔ ج:۱ (باب عصمتهم و لزوم عصمة الامام عليهم السلام)

۲۔ أصل الشيعة : ۲۱۲

۳۔ الاعتقادات: ۱۰۸، ۱۰۹۔ باب الاعتقاد في العصمة

٤۔ النكت الاعتقادية: ۳۷۔ الفصل الثالث في النبوة

اختیار وحریت جیسے معتزلی عقائد کس طرح شیعہ مذہب کا حصہ بن گئے۔ لہٰذا ان کے نزدیک عصمت کا معنی یہ نہیں کہ اللہ ان کے امام کو معصیت ترک کرنے پر مجبور کرتا ہے بلکہ وہ امام پر ایسے الطافات کرتا ہے جس سے امام سے معصیت کا وقوع اس کے اختیار سے ناممکن ہو جاتا ہے۔

پھر شیعہ مجلسی نے اس عقیدے کے تشکیل میں اپنا حصہ ڈالا تو کہا: ''یقیناً ہمارے اصحاب شیعہ امامیہ کا انبیاء اور ائمہ صلوات اللہ علیہم کی عصمت پر اجماع ہے۔ ان سے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ، عمداً یا غلطی اور بھول سے سرزد نہیں ہوتا۔ انہیں یہ عصمت، نبوت اور امامت کے حصول سے پہلے اور بعد میں بھی حاصل رہتی ہے۔ بلکہ ولادت سے لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت تک وہ معصوم ہیں۔ (۱)

شیعہ کی رسوائی: یہی شیعہ مجلسی کہتا ہے: ''الغرض یہ مسئلہ نہایت مشکل ہے کیونکہ بہت ساری روایات دلالت کرتی ہیں کہ ائمہ سے سہو واقع ہوا ہے۔ اس سلسلے میں بہت سارے اخبار، آیات اور اصحاب کا اجماع موجود ہے، سوائے ان چند لوگوں کے جو اس اتفاق سے الگ ہو گئے اور کہتے ہیں کہ سہو ممکن نہیں ہے...(۲)

تبصرہ: لیجئے یہ شیعہ کے علماء کا خود ہی اعتراف ہے کہ عصمت ائمہ کے شیعہ عقیدہ پر اجماع ان کی روایات سے متصادم ہے۔ اور یہ بات نہایت تلخی کے ساتھ ان سے یہ اگلواتی ہے کہ شیعہ علماء نے گمراہی پر اجماع کیا ہے۔

سوال نمبر ۱۱: براہ مہربانی شیعہ علماء کے عقیدہ کی رو سے ان کے ائمہ کے بعض فضائل ذکر کریں۔

جواب: شیعہ علماء نے ائمہ کی شان اور فضیلت بیان کرنے کے لئے بے شمار روایات گھڑی ہیں۔ اور بعض اوقات انہیں درجہ الوہیت پر فائز کر دیتے ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

۱۔ باب: ''اس بات کا بیان کہ ائمہ، انبیاء علیہم السلام سے بڑے عالم ہیں۔''

اس باب کے تحت تیرہ احادیث ذکر کی ہیں۔ ان میں سے ایک ابو عبداللہ علیہ السلام پر افتراء باندھتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''رب کعبہ اور کعبہ کی عمارت کے رب کی قسم۔ تین بار یہ قسم کھائی اگر میں موسیٰ اور خضر کے درمیان ہوتا تو میں انہیں بتاتا کہ میں ان سے بڑا عالم ہوں۔ اور میں انہیں

۱۔ بحار الأنوار: ۲۵/ ۳۵۰۔۳۵۱ / باب نفی السهو عنهم علیهم السلام

۲۔ بحار الأنوار: ۲۵ / ۳۵۱ ۔ باب نفی السهو عنهم علیهم السلام

ایسا علم بتاتا جو انہیں حاصل نہیں ہے۔(۱)

۲۔باب: ''ائمہ کی تمام انبیاء اور ساری مخلوق پر فضیلت کا بیان، تمام انبیاء ساری مخلوق اور فرشتوں سے ائمہ کے متعلق میثاق لینے کا بیان، اور اس بات کا بیان کہ اولوالعزم رسول اس مرتبے پر ائمہ کی محبت کی وجہ سے فائز ہوئے۔''(۲)

اس باب میں اٹھاسی احادیث ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ابوعبداللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کرنے کا شرف ولایت علی کی بدولت عطا کیا۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کی فضیلت، اور عیسیٰ علیہ السلام کو سارے جہانوں کے لئے نشانی بنانے کا شرف بھی ولایت علی اور ان کی تابعداری کی وجہ سے ملا۔ پھر فرمایا: میں مختصراً کہتا ہوں کہ ساری مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا شرف صرف ہماری عبودیت کی بنا پر حاصل ہوگا۔(۳)

ایک روایت میں یہ ہے کہ یونس علیہ السلام نے ولایت علی کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا۔ تا آنکہ انہوں نے اقرار کرلیا تو آزادی ملی۔(۴)

شیعہ کے امام اکبر خمینی کا کہنا ہے: ''بلا شبہ امام کو ایسا مقام محمود، بلند درجہ اور تکوینی خلافت حاصل ہوتی ہے جس کی ولایت اور غلبے کے تحت اس کائنات کا ذرہ ذرہ سرنگوں ہے۔ اور ہمارے مذہب کی ضروریات اور لوازمات میں سے ہے کہ ہمارے ائمہ کو ایسا بلند مقام حاصل ہے جس تک نہ کوئی مقرب فرشتہ پہنچتا ہے نہ کوئی نبی مرسل۔''(۵)

۳۔باب بلاشبہ انبیاء کرام کی دعائیں ائمہ کے وسیلے اور شفاعت سے قبول ہوئیں۔(۶)

اس باب کے تحت سولہ احادیث ذکر کی ہیں۔ اس میں سے ایک یہ ہے: ''رضا علیہ السلام بیان

۱۔ اصول الکافی: ۱/۱۸۸۔ ج:۱۔ کتاب الحجة، باب "أن الائمة یعلمون علم ما کان ..."

۲۔ بحار الأنوار: ۲۶/ ۲۶۷

۳۔ بحار الأنوار: ۲٦ / ۲۹٤۔ ج:٥٦

٤۔ بصائر الدرجات الکبری: ۹٥، ۹٦۔ ج:۱، باب آخر في ولایة أمیر المؤمنین..."۔ بحار الأنوار: ۲٦ / ۲۸٦۔ ج:۳٤، باب "تفضیلهم علی الأنبیاء ..."

٥۔ الحکومة الاسلامیة : ٥۲۔ الولایة التکوینیة ..."

٦۔ بحار الأنوار: ۲٦ / ۳۱۹۔

کرتے ہیں کہ جب نوح علیہ السلام غرق ہونے لگے تو انہوں نے ہمارے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کو پکارا تو اللہ نے انہیں غرق ہونے سے بچالیا۔ اور جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے ہمارے توسل سے اللہ سے التجا کی تو اللہ نے ان کے لئے آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰ علیہ السلام نے سمندر میں راستہ بنانا چاہا تو ہمارے حق کا واسطہ دے کر دعا مانگی تو سمندر سے خشک راستہ دے دیا گیا۔ اور جب عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے قتل کرنا چاہا تو عیسیٰ علیہ السلام نے ہمارا وسیلہ دے کر دعا مانگی تو اللہ نے انہیں قتل ہونے سے بچالیا اور اپنے پاس اٹھالیا۔"(۱)

تعلیق: یہ جاہلیت کا شاہکار بے وقوفانہ شیعی دعویٰ ہے کیونکہ انبیاء کرام کی زندگی میں ان کے ائمہ کرام کا وجود تک نہ تھا، پھر اس سے توسل اور واسطہ کیسے ممکن ہو گیا؟ بلکہ شیعہ علماء کا یہ دعویٰ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا کھلم کھلا اظہار ہے، کیونکہ انہوں نے انبیاء کرام کی دعاؤں کی قبولیت کی کنجی اور اساس اپنے ائمہ کے ناموں کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بلا شبہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک ہی کو پکارتے اور دعائیں مانگتے رہے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: " فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ " [الانبیاء: ۸۷]۔.. "پھر اس نے (ہمیں) اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بلا شبہ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔"

۴۔ باب: "ائمہ کے پاس زمین وآسمان کی تمام چیزوں کا علم ہے۔ ماضی اور مستقبل کی ہر خبر ان کے پاس ہے۔ دن رات کی ہر ہر گھڑی میں جو کچھ ہوتا ہے اور انبیاء کا علم بھی ان کے پاس ہے۔ نیز انبیائے کرام کے علم سے اضافی بھی ان کے پاس ہے۔"(۲)

۵۔ باب: "بے شک ائمہ لوگوں کی حقیقت ایمان اور حقیقت نفاق جانتے ہیں، ان کے پاس ایک کتاب ہے جس میں اہل جنت، ائمہ کے شیعہ اور ان کے دشمنوں کے نام درج ہیں۔ جو کچھ حالات، واقعات ائمہ جانتے ہیں اسے کسی مخبر کی خبر ختم نہیں کر سکتی۔"(۳)

۱۔ القصص: ۱۰۵۔ وسائل الشیعة: ۱۰۳/۷، حدیث ۱۳، بحار الأنوار: ۲۶ / ۳۱۹۔ ج:۷، باب أن دعاء الأنبیاء۔

۲۔ ینابیع العاجز و أصول الدلائل: ۳۵ (الباب الخامس)

۳۔ بحار الأنوار: ۱۱۷/۲۶۔ اس باب میں چالیس احادیث ہیں۔

٦۔باب: ''ائمہ علیہ السلام جب علم حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ علم پالیتے ہیں۔''(١)

٧۔باب: ''ائمہ کو اپنی موت کا علم ہوتا ہے کہ وہ کب مریں گے، اور وہ اپنے اختیار ہی سے مرتے ہیں۔'' اس باب میں آٹھ احادیث ہیں۔(٢)

٨۔ائمہ سے اپنے شیعہ کے احوال کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہوتی۔ انہیں اس بات کا علم ہوتا ہے جس کی امت کو ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں پیش آنے والی مشکلات اور مصائب کا علم ہوتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتے ہیں۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ان کے رفع ہونے کی دعا کریں تو ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ائمہ دلوں کے بھید جانتے ہیں۔ انہیں موت کا علم اور آفات ومشکلات کا علم ہے۔ انہیں فیصلہ کن خطاب اور لوگوں کی پیدائش کا علم حاصل ہے۔''(٣)

٩۔باب: ''اگر امیر المؤمنین علیہ السلام نہ ہوتے تو جبریل اپنے رب کو نہ پہچان پاتے اور نہ انہیں اپنے نام کا علم ہوتا۔''(٤)

١٠۔ائمہ ابھی اپنی ماؤں کے پیٹوں میں ہوتے ہیں کہ وہ سننا اور بولنا شروع کر دیتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہیں۔ رضا علیہ السلام کے نزدیک فرشتے ان کے مطیع ہیں اور صبح و شام ان کے پاس آتے ہیں۔ ائمہ کے لئے ہر شہر میں منار بنائے جاتے ہیں جن پر چڑھ کر وہ بندوں کے اعمال دیکھتے ہیں۔(٥)

١١۔بلاشبہ ائمہ حضرت علی کی صلب سے اللہ کی اولاد ہیں۔ اس دعوے کی دلیل میں شیعہ کے آیت اللہ عبدالحسین نجفی نے یہ آیت گھڑی ہے: (اليوم اكملت لكم دينكم بامامته فمن لم يأتم به و عن كان من الذي من صلبه الى يوم القيامة فأولئک حبطت أعمالهم و في النار هم خالدون)۔(٦)

١۔أصول الكافي: ١/١٨٦ (كتاب الحجة)

٢۔أصول الكافي: ١/١٨٦۔١٨٨ (كتاب الحجة)

٣۔بحار الأنوار: ٢٦ / ١٣٧۔ اس میں ٤٣ احادیث ہیں۔

٤۔شرح الزيارة الجامعة الكبيرة: ٢/ ٣٧١

٥۔دیکھئے: كمال الدين و تمام النعمة: ٤٢٨، ٤٢٩۔ حدیث نمبر ٢۔ باب "ماروى في ميلاد القائم صاحب الزمان ..."۔ اليتيمة و الدرة الثمينة: ١٩٥

٦۔الغدير: ١/٢١٤، ٢١٦

"آج کے دن امیر المؤمنین کی امامت کے ساتھ تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ تو جس شخص نے اس کی اور تا قیامت اس کی صلب سے میری اولاد کی پیروی نہ کی تو یہ وہی لوگ ہیں جن کے اعمال ضائع ہو گئے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔" (نعوذ باللہ)

ہم اس شرک وکفر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۱۲۔ بے شک ائمہ زمین کے ارکان ہیں۔

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "مجھے ایسی صفات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔ مجھے موت، آفات، نسب اور فیصلہ کن خطاب کا علم دیا گیا ہے۔ مجھ سے پہلے لوگوں کا علم مجھ سے فوت نہیں ہوا اور نہ وہ علم مجھ سے پوشیدہ ہے جو مجھ سے غائب ہے۔"(۱)

۱۳۔ باب: "اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی کو جو علم بھی سکھایا، وہ امیر المؤمنین کو بھی سکھانے کا حکم دیا۔ اور بے شک وہ آپ کے ساتھ علم میں برابر شریک ہیں۔"(۲)

تبصرہ: یقیناً شیعہ علماء کے یہ دعوے نہایت عجیب وغریب اور کفر وشرک کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ ان دعووں کے ساتھ ائمہ کو درجہ امامت سے نکال کر کبھی نبوت ورسالت کے درجے پر بٹھاتے ہیں تو کبھی الوہیت کے درجے پر فائز کر دیتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے، شیطان اور اس کی جماعت سے پناہ مانگتے ہیں۔

اس بات میں دو آراء نہیں ہیں کہ یہ دعوے محض کفر اکبر ہیں، بلکہ اگلے اور پچھلے لوگوں میں ایسا کفر اور گمراہی کا مرتکب کوئی نہیں ہے۔

سوال نمبر: ۱۱۸۔ کیا شیعہ عقیدے کے مطابق ائمہ کے معجزات ان کی موت کے بعد بھی برقرار رہتے ہیں؟ شیعہ کی روزمرہ زندگی میں ان معجزات کے کیا اثرات ہیں؟

جواب: جی ہاں! ان کے معجزات نہ صرف باقی رہتے ہیں بلکہ ان میں اضافہ اور جدت ہوتی رہتی ہے۔ ان معجزات کی درج ذیل دو صورتیں ہیں۔

۱۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۴۱، ۱۴۲ (کتاب الحجة: ج۲، باب أن الأئمة هم أرکان الأرض)

۲۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۹۰۔ کتاب الحجة۔ اس میں تین احادیث ہیں۔

۱: ایک وہ معجزات جن کا دعویٰ شیعہ علماء امام منتظر کے بارے میں کرتے ہیں۔

۲: دوسرے وہ معجزات وکرامات جن کا ظہور ائمہ کے مزارات پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ موذی امراض کی شفا کے قصے کہ ایک نابینا شخص مزار کے مجاورین میں شامل ہوا تو اس کی بینائی لوٹ آئی۔

حالانکہ حیوانات اور خصوصاً حماقت وبے وقوفی میں مشہور گدھا بھی شفا کے لئے کبھی کسی مزار پر نہیں گیا۔!!

شیعہ کے قصے بیان کرتے ہیں کہ ائمہ کے مزارات کے قریب امانتیں رکھی جاتی ہیں اور ائمہ اپنی قبروں سے ان کی حفاظت کرتے ہیں۔"(۱) (اس جھانسے کی وجہ سے مجاوروں کی چاندی ہوگئی ہے)

سوال نمبر: ۱۱۹۔ شیعہ علماء کے نزدیک قبروں اور ائمہ واولیاء کے مزارات کی زیارت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مزارات کی زیارت شیعہ مذہب میں فرض ہے اور اس کا تارک کافر ہے۔

ہارون بن خارجہ نے اپنے امام ابوعبداللہ کو سوال کیا: "جس شخص نے بغیر کسی وجہ کے حسین علیہ سلام کی قبر کی زیارت ترک کی، اس کا کیا حکم ہے؟" انہوں نے فرمایا: یہ شخص جہنمی ہے۔"(۲)

سوال نمبر: ۱۲۰۔ شیعہ ائمہ کے مزارات کی زیارت کے کون سے آداب ہیں جنہیں شیعہ علماء واجب قرار دیتے ہیں؟

جواب: زیارت کے واجب آداب بہت سے ہیں۔ مثلاً

۱: مزار کے احاطے میں داخل ہونے سے قبل غسل کرنا اور کھڑے ہو کر ماثور اجازت طلب کرنا۔ اگر اس کا وضو ٹوٹ جائے تو غسل دوبارہ کرے گا۔(۳)"

۲: نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ حاضر ہونا اور نئے خوبصورت صاف ستھرے کپڑے پہننا۔(۴)"

۳: مزار پر ادب سے کھڑے ہونا اور اسے چومنا۔ آیت اللہ محمد الشیرازی لکھتا ہے ہم ائمہ کے مزاروں کو ایسے

۱۔ بحار الأنوار: ٤٢ / ٣١٢

۲۔ کامل الزیارات: ٣٥٥۔ باب: ٧٨۔ "فیمن ترك زیارة الحسین علیه السلام..." تهذیب الأحکام: ٦/١٣٠٦۔ کتاب المزار۔ باب فضل زیارته۔ وسائل الشیعة: ١٠ / ٢٣٣، ٢٣٧۔ باب کراهیة ترك زیارة الحسین..."

۳۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ١٠٠ / ١٣٤۔ کتاب المزار۔ باب آداب الزیارة ...... "

٤۔ دیکھیے: بحار الأنوار: ٥٠ / ١٣٤۔ کتاب المزار۔ باب آداب الزیارة ...... "

ہی بوسہ دیتے ہیں جیسے ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں (۱)۔ جبکہ ملاں مجلسی کہتا ہے مزار پر ٹیک لگانے اور اسے بوسہ دینے پر نص موجود ہے۔(۲)"

۴: مزار پر رخسار رگڑنا (۳) لہٰذا کہتے ہیں مزار کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک سنت ہے۔ اگر اس موقع پر تقیہ کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اسے ترک کرنا اولیٰ ہے (۴)۔

۵: مزار کا طواف کرنا: شیعہ علماء لکھتے ہیں، الا یہ کہ ہم ائمہ کے مزارت کا طواف کریں گے۔(۵)"

تعارض: خود انہی علماء نے ایسی روایات بیان کی ہیں جو قبروں کے طواف سے منع کرتی ہیں مثلاً: "اور تم قبر کا طواف مت کرو۔(۶)"

شیعہ مجلسی نے اس روایت کا رد کرتے ہوئے کہا کہ اس طواف سے مراد پاخانہ کرنا ہے (۷)۔

۶: صاحب قبر کی طرف منہ کرنا اور قبلہ شریف کی طرف پشت کرنا: مجلسی لکھتا ہے قبر کی طرف منہ کرنا لازمی امر ہے اگر چہ اس کا منہ قبلہ کی طرف نہ ہوسکے۔ زائر کے لیے قبر کی طرف منہ کرنا ایسے ہی ہے جیسے قبلہ شریف کی طرف منہ کرنا، کیونکہ وہ اللہ کا چہرہ ہے۔(۸)"

۷: قبر کے اوپر جھکنا اور ماثور دعا مانگنا: علمائے شیعہ کہتے ہیں جب تم مزار کے دروازے پر آؤ تو قبے کے باہر کھڑے ہو جاؤ، اپنی آنکھ سے قبر کی طرف اشارہ کرو اور پھر کہو اے میرے مولا، اے ابوعبداللہ، اے رسول اللہ

۱۔ مقالۃ الشیعۃ: ۸۔

۲۔۔بحارالأنوار: ۱۱۰/ ۱۳۴۔ کتاب المزار۔ باب آداب الزیارۃ ...... "

۳۔دیکھیے: عمدۃ الزائرفی الأدعیۃ والزیارات: ۳۱۔

٤۔ بحارالأنوار: ۱۰۰/ ۱۳٦ (کتاب المزار)۔

٥۔ دیکھیے: بحارالأنوار: ۱۰۰/ ۱۲٦ (کتاب المزار۔ باب آداب الزیارۃ) مستدالك الوسائل ۱۰/ ۳٦٦۔ حدیث نمبر: ۱۲۱۹۳۔ باب الطواف بالقبور۔

٦۔ فروع الکافی: ٦/ ۱٥٦٦۔ کتاب الزی والتجمل والمروءۃ۔ حدیث نمبر۸۔ل باب کراھیۃ أن یبیت الانسان وحدہ علل الشرائع: ۱/ ۲۸۳۔ حدیث نمبر:۱۔ بحار الأنوار: ۱۰۰/ ۱۲٦۔ کتاب المزار۔ باب آداب الزیارۃ۔

۷۔ بحارالأنوار: ۱۱۰/ ۱۲۷۔ کتاب المزار...... "۔

۸۔بحارالأنوار: ۱۰۱/ ۳٦۹ باب زیارتہ۔

کے بیٹے! تیرا بندہ، تیرے بندے کا بیٹا، تیری لونڈی کا بیٹا تیرے سامنے ذلیل و عاجز، تیری منزلت میں کوتاہی کرنے والا، تیرے حقوق کا معترف، تیرے ذمے کے ساتھ پناہ لینے آیا ہے، تیرے حرم کا قصد کر کے آیا ہے اور تیرے مقام کی طرف متوجہ ہے..." پھر قبر پر جھک جاؤ اور کہو اے میرے مولا! میں خوفزدہ آیا ہوں تو مجھے امن دے، میں تیری پناہ لینے آیا ہوں تو مجھے پناہ دے، میں تیرے پاس فقیر بن کر آیا ہوں تو مجھے غنی کر دے...، اے میرے سید تو ہی میرا مولا اور میرا ولی و دوست ہے...(۱)"

۸: قبر کو قبلہ بنانا اور کعبہ شریف کی طرف پشت کرنا، اور قبر کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں ادا کرنا واجب ہے:
روایت کرتے ہیں کہ ان کے امام غائب نے غار سے انہیں خطاب بھیجا کہ کعبہ کو اپنے پیچھے رکھ کر نماز قبر کے پیچھے کھڑے ہو کر ادا کرو اور قبر کو اپنے سامنے رکھو۔ قبر کے آگے یا اس کے برابر کھڑے ہونا جائز نہیں کیونکہ امام صلی اللہ علیہ اس کے آگے یا اس کے برابر کھڑے ہونا جائز نہیں ہے۔" اور اس لیے بھی شیعہ علماء کے نزدیک امام، کعبہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے ابو عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ہم اللہ عزوجل کی کتاب میں نماز ہیں، ہم ہی زکوۃ ہیں، ہم روزہ اور حج ہیں۔ ہم ہی حرمت والے مہینے اور حرمت والا شہر ہیں۔ ہم اللہ کا کعبہ اور قبلہ اللہ ہیں، ہم اللہ کا چہرہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: [**فأينما تولوا فثم وجه الله**] "لہٰذا تم جس طرف بھی منہ کرو گے وہیں اللہ کا چہرہ ہے(۳)۔" شیعہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے ائمہ ہی مساجد ہیں۔ اس لیے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے۔ ابو عبداللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد [**وأقيموا وجوهكم عند كل مسجد**] "ہر نماز کے وقت اپنے منہ سیدھے کر لو۔(۴)" شیعہ کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ قرآن مجید میں وارد سجود سے مراد ان کے ائمہ کی ولایت ہے۔ اسی لیے ان کا علامہ قمی کہتا ہے: [**وقد كانو يدعون الى السجود وهم سالمون**]
"اور وہ سجود کی طرف بلائے جاتے تھے اس حال میں کہ وہ صحیح سالم تھے۔" اس کا معنی یہ ہے کہ انہیں دنیا میں

۱۔ بحار الأنوار: ۹۸/ ۲۵۷۔ ۲۶۱، حدیث نمبر: ٤٠(باب زیاراته المطلقة ...... "

۲۔ الاحتجاج: ۲/ ۳۱۲(احتجاج الحجة القائم ...... " ۔ بحار الأنوار: ۱۰۰/ ۱۲۸۔

۳۔ بحار الأنوار: ۲٤/ ۳۰۳، حدیث نمبر: ١٤۔ باب أنهم الصلاة والزكاة ......"

٤۔تفسیر العیاشی: ۲/ ۱۲۔ حدیث نمبر: ۱۲(سورة الاعراف)تفسیر الصافی: ۲/ ۱۸۸۔

امیر المومنین کی ولایت کی طرف بلایا جاتا تھا۔(۱)شیعہ علماء نے یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ ہر قبر کے پاس دو رکعتیں زیارت کی نیت سے ادا کرنا ضروری ہے۔(۲)"شیعہ علماء کے نزدیک یہ شرکیہ امور افضل ترین تقرب شمار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے پیروکاروں کو جھانسہ دیتے ہیں کہ یہ شرکیہ افعال ان کے گناہوں کی بخشش، جنت میں داخلے، جہنم سے آزادی، سیئات کی معافی، درجات کی بلندی اور دعاؤں کی قبولیت کے موجب ہیں۔(۳) یہ شرکیہ امور حج، عمرہ، جہاد اور غلام آزاد کرنے کے ثواب کے برابر ہیں۔"(۴)

تضاد بیانی: ابوعبداللہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے قبر پر بیٹھنے، اس کو قبلہ بنا کر نماز پڑھنے، اس کے ساتھ ٹیک لگانے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کیا ہے۔(۶)" مزید برآں کیا ائمہ کے نام پر گھڑی گئی یہ روایات اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی دعوت پر مبنی نہیں ہیں؟ کیا اس سے اللہ تعالیٰ کی شریعت اور دین کو تبدیل کرنے کی ناپاک سازش نہیں کی گئی؟ کیا ملت اسلامیہ پر ملت شرک کو ترجیح دینے کی مذموم جسارت نہیں ہے؟ کیا یہ دین حنیف کی جگہ بت پرستی کو بدل دینے کی کوشش نہیں؟

کیوں نہیں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق اور پروردگار عالم نہیں، یہ دعوت ایسی ہی مذموم اور ناپاک ہے۔ جو دین اپنے پیروکاروں کو کعبۃ اللہ کی طرف پشت کرنے، اپنے ائمہ کی قبروں کو قبلہ بنانے کا حکم دے اس دین کو کیا نام دیا جائے گا؟ یہ من گھڑت روایات کو تراشنے اور پھیلانے والے شیعہ علماء کو کیا نام دیا جائے جو شرک کے گھروں کو مشاہد اور مزارات کا نام دے کر توحید کے گھر مساجد کو برباد کررہے ہیں اور یہ شرک کدوں کو آباد کررہے ہیں؟ (ایران میں) یہ بت کدے اس کی بہترین گواہی ہیں۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے: [اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ وَ لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ] (الشوریٰ: ۲۱)

۱۔ تفسير القمي: ۲/ ۳۸۳ (سورة الصافي۔ ۵/ ۲۱۵ (سورة القلم)

۲۔ بحار الأنوار: ۱۰۰/ ۱۳۴۔ کتاب المزار: حدیث نمبر: ۲٤ باب آداب الزيارة ......"

٤۔بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۲۱۔ ۲۸۔ اس میں ۳۷ روایات ہیں۔

٥۔ بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۲۸۔ ٤٤، اس میں ۸۴ روایات لائے ہیں۔

٦۔تهذيب الأحكام: ۳/ ٦۹۳۔ الاستبصار: ۱/ ۳۵۲۔ وسائل الشيعة: ۱/ ۷۹۵۔ ح: ٦۔

''کیا ان کے لیے (اللہ کے سوا) شریک ہیں جنھوں نے ان کے لیے وہ دین مقرر کیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا؟ اور اگر (وعدے کے دن) فیصلہ کرنے کی بات نہ ہوتی تو ان کے درمیان یقیناً (فوراً ہی) فیصلہ کر دیا جاتا، اور بلاشبہ ظالم لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

شیعہ کو منہ توڑ جواب: ابو جعفر محمد باقر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری قبر کو قبلہ بناؤ نہ مسجد، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی ہے جنھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔(۱)''

سوال نمبر:۱۲۱۔شیعہ علماء کے نزدیک کربلا اور کوفہ کی فضیلت کیا ہے؟

جواب: جی ہاں۔روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کعبہ کی طرف یہ وحی کی: ''اے کعبہ! اگر کربلا کی مٹی نہ ہوتی تو میں تمھیں فضیلت نہ بخشتا اور اگر کربلا کی زمین کے لوگ نہ ہوتے تو میں تمھیں پیدا نہ کرتا اور نہ وہ گھر پیدا کرتا جس کی وجہ سے تو فخر کرتا ہے۔لہٰذا اسی فضیلت پر راضی ہو جا اور سکون کر اور تواضع اختیار کر، ذلیل ورسوا ہو کر رہ اور کربلا کی زمین کے سامنے فخر وغرور نہ کر، وگرنہ میں تم پر ناراض ہو جاؤں گا اور تمھیں جہنم کی آگ میں جھونک دوں گا۔(۲)''

کربلا کی زبانی یہ روایت کرتے ہیں کہ میں اللہ کی مقدس ومبارک زمین ہوں۔میری مٹی شفا ہے اور میرا پانی تریاق ہے، لیکن اس پر کوئی فخر نہیں۔(۳)''

شیعہ کے آیت اللہ آل کاشف الغطاء لکھتا ہے: ''کربلا روئے زمین پر سب سے افضل جگہ ہے اور یہ بات شیعہ مذہب کے لوازمات میں سے ہے۔(۴)'' اور لازمی کا منکر ان کے نزدیک کافر ہے جیسا کہ متعدد بار تذکرہ ہو چکا ہے۔اور ان کے آیت اللہ مرزا حسین الحائری کہتا ہے: ''امام حسین کے دفن ہونے کے بعد یہ مبارک سرزمین مسلمانوں کی زیارت گاہ اور موحدین کا کعبہ بن گیا، بادشاہوں اور سلاطین کا مطاف اور نمازیوں کی مسجد

۱۔ من لا یحضرہ الفقیہ: ۱/ ۸۷۔ کتاب الطھارۃ: ۳۱۔ باب التعزیۃ والجزع... علل الشرائع: ۲/ ۳۵۸۔ ح:

۱۔ باب العلۃ التی من أجلھا ......''۔ بحار الأنوار: ۱۰۰/ ۱۲۸۔

۲۔ کامل الزیارات: ۴۵۰۔ ح: ۲۔ باب نمبر: ۸۸۔ فضل کربلاء وزیارۃ الحسین علیہ السلام۔

۳۔ کامل الزیارات: ۴۵۵۔ ح۱۷، الباب:۸۸ فضل کربلاء وزیارۃ الحسین علیہ السلام۔

۴۔الأرض و التربۃ الحسینیۃ: ۵۵۔۵۶۔

فن کیا گیا ہے۔(۱)''

تعلیق: شیعہ عقیدے کے مطابق کربلاء کو یہ فضیلت حسین رضی اللہ عنہ کے جسم سے حاصل ہوئی ہے۔ اگر یہ بات ہے تو مدینہ منورہ کو ان مذکورہ فضائل میں سے چند ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جد اطہر کی وجہ سے کیوں حاصل نہیں ہوئے۔ یا وجہ یہ ہے کہ شیعہ کے نزدیک حسین رضی اللہ عنہ کا جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے افضل ہے؟ اس کی دلیل آل کاشف الغطاء کا یہ قول ہے: ''کیا یہ خالص و بنیادی حق نہیں ہے کہ کربلا روئے زمین پر سب سے پاکیزہ جگہ ہو جو زمانے میں سے سب سے معزز شخص کا مرقد و مزار ہے(۲)؟

شیعہ کی بعض مقدس روایات میں آیا ہے کہ عنقریب حجر اسود خانہ کعبہ سے نکال لیا جائے گا اور کوفہ میں شیعہ حرم میں نصب کیا جائے گا(۳)۔

تبصرہ: لیجیے شیعہ اپنے بھائیوں قرامطہ کے نقش قدم پر چل نکلے ہیں جنہوں نے ۳۱۷ھ میں بیت اللہ سے حجر اسود چوری کرنے کا عظیم جرم کیا تھا(۴)۔ لیکن انہوں نے حجر اسود کو اپنے کوئی حرم میں نصب نہیں کیا تھا۔ آخر کیوں! کیا شیعہ علماء کے مصادر ان کے بھائی قرامطہ کے نزدیک قابل قبول نہیں تھے؟ پھر آخر کوفہ ہی کو اتنی اہمیت کیوں دی جاتی ہے؟

اس لیے کہ ابن سبا یہودی کے دین کو کسی اسلامی شہر نے گھاس نہیں ڈالی سوائے کوفے کے۔ اور وہ اس لیے کہ اسلامی شہروں نے علم و ایمان سے قربت کی بنا پر ابن سبا یہودی کے دین کو قبول نہیں کیا سوائے کوفہ کے جو ابن سبا یہودی کے دین سے بری طرح متاثر ہوا۔ ابن سبا شہر شہر گھوما تھا مگر اس کے مذہب شیعیت کو صرف کوفہ میں پذیرائی ملی جو اس دور میں علمی اور ایمانی نور سے بہت دور تھا۔ اسی لیے شیعہ مذہب کوفہ سے نمودار ہوا۔ اسی طرح مرجئہ، قدریہ اور معتزلہ کی بدعات کوفہ ہی سے ظاہر ہوئیں۔ باطل عبادات کا رواج بصرہ سے پڑا۔ جہمیہ فرقہ کا فتنہ خراسان سے نکلا۔ یہ بدعات مدینہ منورہ سے دوری کے سبب نمودار ہوتی رہیں کیونکہ

۱۔ أحكام الشيعة: ۱/ ۳۲۔ دیکھیے: تاریخ کربلاء: ۱۱۵۔ ۱۱۶۔

۲۔ الأرض والتربة الحسينية: ۵۵۔ ۵۶۔

۳۔ کتاب الوافی: مجلد ثانی: ۸/ ۲۱۵۔

۴۔ دیکھیے: کتاب المسائل العسکریہ: ۸۴۔ ۱۰۲۔

بدعات کے ظہور کا سبب رسولوں کی سنن سے لاعلمی اور دارالایمان والعلم سے دوری ہوتا ہے اور اسی کی بدولت لوگ ہلاک ہوتے ہیں۔ میں اس تبصرے کو ارشاد باری تعالیٰ کے ساتھ ختم کرتا ہوں:۔

[إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ۝ فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝ (آل عمران: ٩٦۔ ٩٧)

"بے شک اللہ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ وہ تمام دنیا کے لیے بڑی برکت اور ہدایت والا ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں (اور) مقام ابراہیم ہے۔ اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن والا ہو جاتا ہے۔ اللہ نے ان لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں اور جس نے کفر کیا تو بے شک اللہ ساری دنیا سے بے پرواہ ہے۔"

سوال نمبر: ۱۲۲۔ شیعہ علماء کا اپنے ائمہ کی قبروں کے پاس نماز پڑھنے اور ان کا حج کرنے کے بارے میں عقیدہ کیا ہے؟

جواب: ابو عبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسین رضی اللہ عنہ کی قبر پر پڑھی جانے والی نماز کے بارے میں فرمایا اس قبر کے پاس پڑھی جانے والی نماز کی ہر رکعت کا ثواب تمہیں اتنا ملے گا جتنا کسی شخص نے سو (۱۰۰) حج کر کے کمایا ہو، اس نے سو عمرے کیے ہوں اور سو غلام آزاد کیے ہوں۔ اور گویا کہ اس نے کسی نبی مرسل کے ساتھ ایک لاکھ مرتبہ جہاد میں شرکت کی ہو۔[۱]"

کلینی روایت کرتا ہے کہ ایک شخص ابو عبداللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں نے انیس حج ادا کئے ہیں۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بیسواں حج ادا کرنے کی توفیق دے دے۔ انہوں نے فرمایا کیا تم نے حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ فرمایا حسین کی قبر کی زیارت بیس حجوں سے بہتر ہے۔[۲]"

۱۔ الوافی: ۸/ ۲۳۴۔ تہذیب الأحکام: ٦/ ۱۳٤۱۔ ۱۳٤۲۔ کتاب المزارع۔ ح: ۹ باب حد حرم الحسین وفضل کربلا ...... وفضل التربة......"

۲۔ فروع الکافی: ٤/ ۷٦٤۔ کتاب الحج۔ حدیث نمبر: ۳(باب فضل زیارة أبی عبد اللّٰه الحسین۔ ثواب الأعمال: ۹٤۔ (ثواب زیارة قبر الحسین) ۔ الوافی: ۸/ ۲۱۹۔ وسائل الشیعة: ۱۰/ ۳٤۸۔

تعارض: یہی الکلینی ابوعبداللہ سے روایت کرتا ہے انہوں نے فرمایا جب تم حسین کی قبر کی زیارت کرو تو اللہ تمہیں اس کے بدلے پچیس حجوں کا ثواب دیں گے۔(۱)"

تعارض: اس کلینی سے مزید مروی ہے کہ ابوعبداللہ نے فرمایا: حسین کی قبر کی زیارت بیس حجوں کے برابر اور اس سے افضل ہے، بیس عمروں اور بیس حجوں سے افضل ہے۔(۲)"

تعارض: کلینی نے خود ہی روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ نے فرمایا جو مؤمن عید کے دن کے علاوہ کسی دن حسین علیہ اسلام کی قبر پر ان کے حق کا اعتراف کرتے ہوئے آئے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بیس حجوں کا ثواب لکھتے ہیں اور بیس مقبول ومبرور عمروں کا ثواب عطا کرتے ہیں۔ کسی نبی مرسل یا امام عادل کے ساتھ کیے ہوئے بیس حج اور عمروں کا اجر عطا کرتے ہیں۔ اور جو شخص عید کے دن قبر کی زیارت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ۱۰۰ حج، ۱۰۰ عمروں اور نبی مرسل یا امام عادل کی معیت میں سو غزوات کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کی میدان عرفات میں وقوف کا ثواب مجھے کیسے مل سکتا ہے؟ تو انہوں نے غضبناک نظروں سے میری طرف دیکھا پھر فرمایا اے بشیر! جب مؤمن شخص عرفہ کے دن حسین علیہ اسلام کی قبر پر آتا ہے اور فرات سے غسل کرتا ہے پھر حسین کی قبر کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ اسے ہر قدم کے بدلے ایک حج کا ثواب تمام مناسک سمیت عطا فرماتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا تھا اور ایک غزوے کا ثواب بھی عطا کرتے ہیں۔(۳)"

آخر میں یہ روایت ملاحظہ فرمائیں: "اللہ کی قسم! اگر میں تمہیں حسین کی زیارت کی فضیلت اور ان کی قبر کی فضیلت بتا دوں تو تم سرے سے حج کے تارک بن جاؤ اور تم میں سے کوئی شخص حج کے لیے نہ جائے۔(۴)"

اے کاش! وہ یہ فضیلت بتا دیتے؟!

عرفہ کے دن حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کا حج کرنے کا ثواب اور فضیلت کے لئے ان کا یہ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ ابوعبداللہ رحمہ اللہ پر افترا باندھتے ہوئے کہتے ہیں انہوں نے فرمایا عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ حسین علیہ السلام کی

۱۔ فروع الکافی: ٤/ ٧٦٤۔ ثواب الأعمال: ٩٢ (ثواب من زار قبر الحسین)

۲۔ فروع الکافی: ٤/ ٧٦٤۔ کتاب الحج۔ حدیث نمبر: ٢۔ باب زیارة أبی عبد اللہ الحسین،

۳۔ فروع الکافی: ٤/ ٧٦٣۔ غ:١۔ کتاب الحج۔باب فضل أبی عبد اللہ الحسین علیه اسلام۔

٤۔ کامل الزیارات: ٤٤٩۔ح :١ باب نمبر: ٨٨۔ فضل کربلاء وزیارة الحسین ...... "۔

قبر کی زیارت کرنے والوں پر نظر رحمت ڈالتے ہیں۔ میں نے عرض کی میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں سے پہلے ان پر نظر ڈالتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا یہ کیسے ممکن ہوا؟ انہوں نے فرمایا وہ اس لیے کہ میدان عرفات میں وقوف کرنے والوں میں حرامیوں کی اولاد ہوتی ہے جبکہ حسین کی قبر کی زیارت کرنے والوں میں حرامی نہیں ہوتے۔(۱)''

زید الشحام کہتا ہے: میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے کہا: حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے کو کیا ثواب ملتا ہے؟ انھوں نے فرمایا اسے ایسے ہی ثواب ملتا ہے جیسے اس نے اللہ کے عرش پر اللہ تعالیٰ کی زیارت کی ہو۔''

سوال نمبر: ۱۲۳۔ کیا یہ مزعومہ فضائل ومناقب صرف ائمہ کی قبروں کے ساتھ خاص ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ بلکہ یہ فضائل شیعہ کے علماء ومشائخ، ان کے اقارب اور دوستوں کی قبروں کو بھی حاصل ہیں۔ حسن عسکری پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''خبردار! اگر تم اپنے علاقے میں موجود عبدالعظیم کی قبر کی زیارت کرو تو تمہیں حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ثواب ملے گا۔(۳)''

ابن رضا کہتا ہے: ''جس نے میری پھوپھی کی قبر کی زیارت کی تو اسے جنت ملے گی۔(۴)''

ابوالحسن موسیٰ رحمہ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس نے میری والد کی قبر کی زیارت کی اسے اللہ کے ہاں ستر قبول شدہ حجوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کی ستر قبول شدہ حجوں کا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! سات سو حجوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے حیرت سے پوچھا سات سو حجوں کا

۱۔ کامل الزیارات: ۳۱۷۔ ح:۳۔ باب نمبر: ۷۰۔ ثواب زیارہ الحسین ...... تهذیب الأحکام ٦/ ۱۳۲٥۔ کتاب المزار، ح: ۳۱۔ فصل زیارته۔ مستدرك الوسائل: ۱۰/ ۲٥۸۔ ح: ۱۲۰۱۷۔ باب تأکد استحباب زيارة الحسن لیلة عرفة۔

۲۔ کامل الزیارات: ۲۷۸۔ ح:۱۔ باب نمبر: ٥۹۔ ان من زار الحسین کمن زار اللّٰه فی عرشه۔ تهذیب الأحکام: ٦/ ۱۳۲٦۔ ح: ۳٥۔ کتاب المزار۔ باب فضل زيارته علیه السلام۔ بحار الأنوار: ۹۸/ ۷٦۔ ح: ۲۹۔ باب جوامع ماورد ...... "نور العین فی المشی الی زیارة الحسن...... " ٤۹۔ ح: ۱۔ باب نمبر: ۱۸۔ مستدرك الوسائل: ۱۰/ ۱۸٥ ح: ۱۱۸۰٦۔ باب استحباب ابتداء الحاج بمکة ثم المدینة "۔

۳۔ کامل الزیارات: ٥۳۷۔ ح ۱۔ باب نمبر: ۱۰۷۔ بحار الأنوار: ۱۰۲/ ۲٦۸۔ ح: ۱

٤۔ کامل الزیارات: ٥۳٦۔ باب نمبر: ۱۰٦۔ وسائل الشیعه: ۱۰/ ٤٥۲۔ ح: ۲

ثواب؟ انہوں نے فرمایا ستر ہزار حجوں کا ثواب عطا ہوگا...اور جس شخص نے قبر کی زیارت کی اور رات وہیں گزاری تو اس شخص جیسا ثواب ملے گا جس نے اللہ کے عرش پر اللہ کی زیارت کی۔(۱)" اللہ اکبر۔ مرید نے اپنے امام کو غصہ دلایا تو امام نے ثواب میں اضافہ کر دیا (کیسا شاندار مذہب ہے؟!)

تعلیق: اگر شیعہ ائمہ کی قبروں کی زیارت کا اتنا زیادہ ثواب ہے تو پھر شیعہ علماء حج اور عمرے کرتے کیوں نظر ہیں؟ آخر وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ کی زیارت کے لیے کیوں جاتے ہیں؟!!

سوال نمبر:۱۲۴۔ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے چند فضائل اختصار کے ساتھ بیان فرمائیں۔

جواب: لیجیے حاضر ہیں۔ جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جس شخص نے میرے دادا کی قبر کی زیارت ان کا حق مانتے ہوئے کی، اللہ تعالیٰ اسے ہر قدم کے بدلے ایک مقبول حج اور مقبول عمرے کا ثواب عطا کریں گے۔ اے ابن مارد! اللہ کی قسم! جو قدم امیر المومنین کی قبر کی زیارت کے لیے گئے، پیدل گیا یا سوار ہو کر گیا، اللہ ان قدموں کو کبھی جہنم کی آگ میں نہیں ڈالے گا۔ اے ابن مارد! اس حدیث کو سنہری حروف میں لکھو۔(۲)" ایک اور روایت میں ہے:" جس شخص نے امیر المومنین کی قبر کی زیارت ان کے حق کو پہچانتے ہوئے کی جبکہ وہ مغرور و متکبر بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ایک لاکھ شہداء کا ثواب دیں گے اور اللہ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ وہ آمنین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اس کا حساب آسان ہوگا۔ فرشتے اس کا استقبال کریں گے اور جب وہ واپس مڑے گا تو اس کو گھر تک رخصت کرنے جائیں گے۔ اگر وہ بیمار ہوگا تو اس کی تیمار داری کریں گے اور اگر وہ فوت ہو گیا تو قبر تک استغفار کرتے ہوئے اس کے ساتھ جائیں گے۔(۳)"

آخر میں یہ روایت ملاحظہ کریں: کلینی روایت کرتا ہے کہ ابو عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا، اس شخص کو کہا جوان کے پاس تھا اور اس نے علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت نہیں کی تھی، تم اس ہستی کی زیارت

۱۔ کامل الزیارات: ۵۱۲۔ ح:۱۳۔ باب: ۱۰۱۔ ثواب زیارة أبی الحسن علی بن موسی ......تهذیب الأحکام: ۶ / ۱۳۴۹۔ کتاب المزار۔ ح:۳۔ باب فضل زیادته علیه السلام"۔

۲۔ تهذیب الأحکام: ۶ / ۱۳۰۶۔۔ ح:۶۔ کتاب المزار۔ باب فضل زیارته"۔ وسائل الشیعه: ۱۰/ ۲۹۴ ارشاد القلوب الی الصواب: ۲ / ۴۴۲۔

۳۔ وسائل الشیعه: ۱۰ / ۲۹۳۔ ح:۱۔باب استحباب زیاره امیر الومنین علی بن ابی طالب۔

نہیں کرو گے جس کی زیارت اللہ اپنے فرشتوں سمیت کرتا ہے۔ جس کی زیارت انبیاء کرتے ہیں اور مومن بھی اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔(۱)"

سوال نمبر: ۱۲۵۔ براہ مہربانی! حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کے مزعومہ فضائل وثواب مختصراً بیان فرمائیں۔

جواب: اس سلسلے میں شیعہ علماء نے بے شمار روایات وضع کی ہیں مثلاً ابو جعفر فرماتے ہیں اگر لوگوں کو حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا ثواب اور فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ اسے حاصل کرنے کے شوق ہی سے فوت ہو جائیں اور (اس ثواب کے ضائع) ہونے کے غم میں ہلاک ہو جائیں۔(۲)" ابو الحسن رضا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جس شخص نے حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت ان کا حق تسلیم کرتے ہوئے کی وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کرنے والوں میں سے ہوگا۔(۳)"

شیعہ کو منہ توڑ جواب: شیعہ علماء اس روایت کا کیا جواب دیں گے کہ حنان بن سدیر کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کی قبر حسین علیہ السلام کی زیارت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیونکہ ہمیں آپ میں سے کسی امام سے یہ روایت پہنچی ہے کہ یہ زیارت حج اور عمرے کے برابر ہے؟ تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث کس قدر ضعیف ہے۔ یہ زیارت حج وعمرے کے بالکل برابر نہیں ہے۔ لیکن تم قبر حسین کی زیارت کیا کرو اور اس سے بیرخی نہ برتو کیونکہ وہ نوجوان شہداء کے سردار ہیں اور نوجوان جنتیوں کے بھی سردار ہیں۔(۴)"

سوال نمبر: ۱۲۶۔ شیعہ عقیدے کی رو سے شیعہ مجتہدین کا مقام ومرتبہ کیا ہے؟ اور مجتہد کا رد کرنے والا کا حکم کیا ہے؟

۱۔ فروع الکافی: ۴/ ۷۶۳: ۴/ ۷۶۳۔ کتاب باب فضل الزیارات وثوابها۔ ح:۳۔ بحار الأنوار: ۹۷/ ۲۵۷۔ ۲۵۹۔ ح:۳۔ باب فضل زیارة ......"

۲۔ کامل الزیارات: ۲۷۰۔ ح:۳۔ باب نمبر: ۵۶ من زار الحسین تشوقا الیه

۳۔ کامل الزیارات: ۲۶۸۔ ح:۱۹۔ باب نمبر: ۵۴۔ ثواب من زار الحسین عارفاً بحقه"۔

۴۔ قرب الاسناد: ۹۹۔ ۱۰۰۔ ح: ۳۳۶۔ وسائل الشیعه ۱۰/ ۳۵۲۔ ح: ۱۵ باب استحباب اختیار زیارة الحسین ... "۔ بحار الأنوار: ۱۰۱/ ۳۵۔ ح: ۴۴۔ باب أن زیارته تعدل الحج والعمرة ......"

جواب: شیعہ شیخ محمد رضا مظفر کہتا ہے: ''مجتہد کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ مجتہد امام کی غیوبت میں اس کا نائب ہے اور وہ حاکم و مطلق العنان رئیس ہے۔ جو مجتہد کا رد کرے اس نے امام کا رد کیا اور امام کا رد کرنے والا اللہ کا رد کرنے والا ہے۔ اور یہ بات اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے مترادف ہے(۱)۔

امام خمینی لکھتا ہے کہ عصر حاضر کے معظم فقہاء میں وہ خوبیاں وافر پائی جاتی ہیں جو انہیں امام معصوم کا نائب ہونے کا اہل بناتی ہیں۔'' نیز یہ بھی لکھا کہ فقیہ نبی ﷺ کا وصی ہے اور امام کی غیبت کے دوران وہ مسلمانوں کا امام اور قائد ہوگا۔(۲)''

تبصرہ: اس طریقے سے شیعہ علماء نے آل بیت سے مکمل جان چھڑالی ہے اور اس امام معدوم کے ساتھ وابستہ ہوگئے ہیں اور خود کو اس امام غائب کا نائب بنا کر اہل بیت سے امامت چھین لی ہے۔ اس طرح اب ہر شیعہ عالم آیت اللہ، امام، مطلق العنان حاکم اور زکوۃ و صدقات کا وصول کنندہ بن بیٹھا ہے اور اہل بیت کا کوئی فرد ان مناصب میں ان کا شریک نہیں ہے۔

شیعہ عالم محمد جواد مغنیہ(۳) کی طویل کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ خمینی نے امام غائب کی مطلق نیابت کا دعوی کیسے کر دیا جبکہ امام غائب تو نبی کے مقام و مرتبہ کا حامل ہے۔ یا وہ ہمارے نزدیک معبود ہے...''شیعہ نے عوام کے لیے کسی زندہ معین مجتہد کی تقلید کو واجب قرار دیا ہے۔ وگرنہ اس کی تمام عبادات باطل ہو جائیں گی اور قابل قبول نہ ہوں گی اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ ہاں اگر اس کا عمل اس مجتہد کی رائے کے موافق ہوگیا تو قبول ہو جائے گا۔(۴)''

تعلیق: شیعہ علماء کے نزدیک مجتہدین شیعہ کی یہ عالی منزلت ہمیں عیسائی پوپ اور پادریوں کی یاد دلاتی ہے۔ بلکہ ان کا مقام و مرتبہ عیسائی پوپ سے بھی عظیم ہے۔

سوال نمبر: ۱۲۷۔ تقیہ کیا ہے؟ شیعہ علماء کے نزدیک اس کی فضیلت کیا ہے؟

۱۔ عقائد الامامیة: ۳٤۔

۲۔ الحکومة الاسلامیة: ٦٧، ١١٣۔

۳۔ الخمینی فی کتابه الدولة الاسلامیة

٤۔ دیکھیے: عقائد الا مامیة: ٥٥۔

جواب: شیعہ کے عالم مفید کا کہنا ہے کہ تقیہ، حق چھپانے کو کہتے ہیں اور اپنے عقیدے کو پوشیدہ رکھنا تقیہ ہے۔ مخالفین سے اپنا عقیدہ چھپانا اور ان کی مخالفت کو ترک کرنا جو کہ کسی دینی یا دنیوی نقصان کا باعث ہو، تقیہ کہلاتا ہے(۱)۔ محمد جواد مغنیہ نے اس کی تعریف یوں کی ہے کہ اپنی جان یا مال کے نقصان سے بچنے کے لیے یا اپنی عزت کی حفاظت کے لیے اپنے عقیدے کے برخلاف کوئی بات کہنا یا عمل کرنا تقیہ ہے(۲)۔

اس طرح اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ چیز اظہار ایمان کہلاتی ہے اور شیعہ اثنی عشریہ کے نزدیک اخفائے ایمان ہے۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت کے نزدیک یہ چیز اظہار ایمان کہلاتی ہے اور شیعہ اثنی عشریہ کے نزدیک اخفائے ایمان ہے۔ اسی طرح روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے فرمایا: ''تقیہ مومن کے افضل ترین اعمال میں سے ہے۔(۳)'' حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ پر بہتان لگاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''اگر تقیہ نہ ہوتا تو ہمارے دوستوں کی دشمنوں سے پہچان نہ ہو سکتی۔''

ابو عبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اللہ کی پسندیدہ ترین عبادت خبا ہے۔ میں نے پوچھا کہ خبا کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ''تقیہ''(۴) نیز فرمایا جو تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی ایمان نہیں۔(۵)''

ابو جعفر پر افترا بازی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''تقیہ میرا اور میرے آباء کا دین ہے اور جو تقیہ نہیں کرتا اس کا دین نہیں۔(۶)''

شیعہ کے امام خمینی کا کہنا ہے۔ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کو تمام مخلوق پر فضیلت

۱۔ شرح عقائد الصدق: ۲۱۶۔ ملحق بأوائل المقالات۔

۲۔ الشیعه فی المیزان: ٤٨ (التقیه والبداء والرجعة ......"

۳۔ تفسیر الحسن العسکری: ۳۲۰۔ ح: ۱٦۳ (فی وجوب الاهتمام بالتقیة ...... "

٤۔ تفسیر العسکری: ۳۲۱۔ ح: ١٦٥۔ باب فی وجوب الاهتمام بالتقیة ...... "

٥۔ معانی الأخبار: ۱:۱٦۲ باب معنی الخبء.." وسائل الشیعة: ۱٦/ ۲۰۷ ح: ۱٥۔ باب وجوب التقیةمع الخوف.. "

٦۔أصول الکافی: ۲/٥٧۳۔ کتاب الایمان و الکفر۔ ح: ٥۔ باب التقیه۔

ان کے دینی دشمنوں کے ساتھ بہادرانہ کردار اور بہترین تقیے کی وجہ سے دی۔(۱)"

تبصرہ: درج بالا نصوص جن ائمہ کی طرف شیعہ علماء منسوب کرتے ہیں۔ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۰ھ میں شہید ہوئے۔حضرت حسین رضی اللہ عنہ ۶۱ھ میں شہید ہوئے۔ابو جعفر ۱۱۴ھ میں اور ابو عبداللہ ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔یہ ائمہ کرام اسلام اور مسلمانوں کے غلبے اور شرف والے دور میں زندہ رہے۔اس دور میں آخر تقیے کی کیا ضرورت تھی الا یہ کہ تقیہ کرنے والے کا دین اسلام نہ ہو تو الگ بات ہے لیکن ایسی بات کرنے سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

سوال نمبر:۱۲۸۔شیعہ علماء کے نزدیک تقیہ ترک کرنے کا حکم کیا ہے؟

جواب: ۱۔تقیہ کا تارک، نماز کے تارک جیسا ہے۔صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:"اگر میں یہ کہوں کہ تقیہ کا تارک نماز کے تارک جیسا ہے تو میں سچا ہوں گا۔(۲)"

۲: پھر غلو میں بڑھتے ہوئے کہتے ہیں؛ بے شک تقیے لاترک ہلاک کر دینے والا گناہ ہے جو کہ نبوت کا انکار، امامت کا انکار، بھائیوں پر ظلم کرنا یا ترک تقیہ ہے(۳)۔

۳: پھر تقیہ میں مزید غلو کرتے ہوئے کہتے ہیں: دین کے دس میں سے نو حصے تقیے میں ہیں اور جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں ہے۔(۴)"

۴: پھر مبالغہ آرائی کرتے ہوئے کہتے ہیں: تقیہ ترک کرنا ایسا گناہ ہے جو کبھی معاف نہ ہوگا۔علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مومن کا ہر گناہ معاف کر دیں گے اور اسے دنیا اور آخرت میں گناہوں سے پاک کر دیں گے سوائے دو گناہوں کے، ۱۔تقیہ ترک کرنا ۲۔بھائیوں کے حقوق کا ضیاع۔(۵)"

۱۔ المکاسب المحرمة: ۲/۱۶۳

۲۔ من لایحضره الفقیه: ۲/ ۳۱۳۔ کتاب الصوم۔ ح:٦۔ باب صوم یوم الشك۔ جامع الأخبار ص: ۱۱۰۔ السرائر: ٤٧٩۔ وسائل الشیعه: ١٦/ ٢١١۔ ح: ٢٧۔باب وجوب التقیه۔

۳۔ المکاسب المحرمة: ۲/۱۶۳

٤۔أصول الکافی: ۲/ ٥٧٢۔ح:۲۔ باب التقیه۔

٥۔ تفسیر الحسن العسکری: ٣٢١۔ح:١٦٦۔ وسائل الشیعة: ١٦/ ٢٢٣۔ ح:٦۔

الکلینی روایت کرتا ہے کہ ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اے سلیمان! تم ایسے دین کے پیروکار ہو جواسے چھپائے گا اللہ اسے عزت دے گا اور جو اسے ظاہر کرے گا اللہ اسے ذلیل ورسوا کردے گا۔(۱)''

۵: آخر میں یہ روایت ملاحظہ فرمائیں: تقیہ کا تارک کافر ہے، اللہ کے دین سے خارج ہے۔(۲)''

تعلیق: سفیان السمط بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کی میں آپ پر قربان، ایک شخص آپ کی طرف سے ہمارے پاس آتا ہے جو کہ جھوٹ بولنے میں معروف ہے۔ وہ ایسی حدیث بیان کرتا ہے جسے ہم نہایت ناگوار محسوس کرتے ہیں۔ تو ابو عبداللہ نے فرمایا اگر وہ تمہیں بتائے کہ میں نے رات کو دن یا دن کو رات کہا ہے تو تم اس کی تکذیب نہ کرنا کیونکہ اگر تم اسے جھٹلاؤ گے تو بے شک تم مجھے ہی جھٹلاؤ گے(۳)۔ اس قسم کی نصوص بے شمار ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ شیعہ عوام روایات کو غلط اور بے ہودہ تسلیم کرتے ہیں لیکن شیعہ علماء انہیں اندھوں کی طرح ایمان لانے کا لازمی حکم دے کر خاموش کرا دیتے ہیں۔

حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفر علیہ السلام نے بیان کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً آل محمد کی حدیث بہت مشکل اور دشوار ہے، اس پر صرف مقرب فرشتے یا نبی یا ایسا بندہ ایمان لا سکتا ہے جس کے دل کو اللہ نے ایمان کے لیے چن لیا ہو۔ لہٰذا آل محمد کی جو حدیث تمہارے پاس آئے اور اس کے لیے تمہارے دل نرم ہو جائیں اور تم اسے پہچان لو تو اسے قبول کرلو۔ اور جس سے تمہارے دل تنگ ہو جائیں اور تم اسے پہچاننے سے انکار کردو تو اسے اللہ، اس کے رسول اور آل محمد کے عالم کی طرف دو۔ بلاشبہ ہلاک ہوا وہ شخص جو تم میں کوئی ایسی حدیث بیان کرے جسے وہ خود اٹھا نہیں سکتا۔ اور وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ ایسے نہیں ہے۔ اللہ کی قسم یہ ایسے نہیں ہے اور انکار کفر ہے۔(۴)''

۱۔ أصول الکافي: ۲/ ۵۷۶۔ ح: ۳۔ باب الکتمان۔ کتاب الایمان والکفر۔

۲۔ الاعتقادات: ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ بحار الأنوار: ۷۵/ ۳۴۷۔ باب مواعظ موسی بن جعفر ''۔

۳۔ اللو مع النو انیة: ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ بحار الأنوار: ۲/ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ح: ۱۴۔ باب أن حدثیهم صعب مستعصب ...... '' دیکھیے: بصائر الدرجات الکبری: ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ح: ۳۔

۴۔ بصائر الدرجات الکبری: ۴۱۔ ح: ۱۔ باب فی أئمة آل محمد ...... '' أصول الکافي: ۱/ ۲۰۳ الفاظ اسی کتاب کے ہیں۔ کتاب الحجة۔ ح: ۱ باب ماجاء أن خدثیهم صعب...... '' الخرائج والجرائح ۲/ ۷۹۲۔ ح: ۱۔ الباب السادس وعشر۔ بحار الأنوار: ۲/ ۱۸۹۔ ح: ۲۱ ...... ''۔

سوال نمبر:١٢٩۔شیعہ شیوخ کے نزدیک تقیہ کب ترک کرنا جائز ہے؟

جواب: ایک شیعہ جب تک مسلمان ملک میں ہو اس کے لیے تقیہ کرنا لازمی ہے۔ چنانچہ شیعہ علماء دارالاسلام کو دارتقیہ کا نام دیتے ہیں۔''روایت کرتے ہیں کہ دارالتقیہ میں تقیہ کرنا واجب ہے(١)۔'' دارالاسلام کو باطل ملک یا حکومت کا نام بھی دیتے ہیں۔''

روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ باطل حکومت میں تقیہ کے بغیر بات نہ کرے۔(٢)''

شیعہ دارالاسلام کو''ظالموں کی حکومت'' قرار دیتے ہیں۔اور روایت کرتے ہیں کہ ظالموں کی حکومت میں تقیہ کرنا ہمارے لئے واجب فریضہ ہے۔تو جس نے تقیہ کو ترک کیا اس نے شیعہ امامیہ کے دین کو ترک کیا اور اسے چھوڑ دیا۔(٣)''

اور اہل سنت کے ساتھ تقیہ کرتے ہوئے رہنے کو واجب قرار دیا ہے۔شیخ عامل نے باب باندھا ہے:''باب: عام لوگوں کے ساتھ تقیے کے ساتھ ملنا واجب ہے۔(٤)''

تناقض: شیعہ علماء روایت کرتے ہیں کہ جس نے ہمارے امام القائم کے ظہور سے پہلے تقیہ کرنا ترک کیا تو وہ ہم میں سے نہیں(٥)۔ آخر کیوں؟

اس کا جواب ان کے عالم محمد باقر الصدر نے دیا ہے کہ تقیہ ترک کرنے سے ایسے مخلص اور جانثار شیعوں کی کافی تعداد حاصل کرنے میں سستی آتی ہے جو تعداد امام قائم کے ظہور کے لیے بنیادی شرط ہے(٦)۔

١۔ جامع الأخبار: ١١٠۔ بحارالأنوار: ٢٧/ ٣٩٥۔ ح:١٣۔ باب التقية و المداراة۔

٢۔ جامع الأخبار: ١١٠۔ بحارالأنوار: ٧٢/ ٤١٢۔ ح:٦١۔ باب التقية و المداراة۔

٣۔ بحارالأنوار: ٢٧/ ٤٢١۔ح:٧٩۔ باب التقيه و المدراة۔

٤۔ وسائل الشيعه: ١٦/ ٢١٩۔

٥۔ كمال الدين: ٣٧١۔ح:٥۔باب ما روى عن الرضا ...... " اعلام الورى:٢/ ٢٤١ و سائل الشيعه: ٢١١/١٦ /١١۔ ح:٢٦۔ باب وجوب التقيه...... "

٦۔ تاريخ الغيبة الكبرى: ٣٥٣۔

سوال نمبر: ۱۳۰۔ کیا وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ مسجد حرام اور مسجد نبوی کے ائمہ کے پیچھے نمازیں ادا کرتے ہیں؟

جواب: اس سلسلے میں شیعہ علماء نے یہ روایت صادر کی ہے کہ جس شخص نے ان کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا کی تو گویا اس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلی صف میں نماز ادا کی۔(۱)'' خمینی نے اس پر یہ حاشیہ لکھا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ ﷺ کے ساتھ نماز صحیح ہے اور بے شمار فضائل کی حامل ہے۔ اسی طرح ان ائمہ کے ساتھ نماز بھی تقیے کی حالت میں صحیح ہے۔(۲)'' یہ بھی روایت ہے کہ جس نے منافقوں کے پیچھے تقیہ کرتے ہوئے نماز ادا کی گویا کہ اس نے اپنے ائمہ کے پیچھے نماز ادا کی۔(۳)''

سوال نمبر: ۱۳۱۔ کیا شیعہ مذہب میں تقیے کا خطرناک کردار ابھی تک جاری ہے؟

جواب: جی ہاں۔ تقیے کا عملی کردار ابھی تک اپنا خطرناک اثر دکھا رہا ہے اور متعدد معاملات میں ملوث ہے۔ ان میں سے چند ایک بطور مثال درج ذیل ہیں:۔

ا: امت مسلمہ میں تفرقہ بازی کو فروغ دینے والے شیعوں اور زندیقوں نے اسی تقیے کے عقیدے سے فائدہ اٹھایا ہے اور مسلمانوں میں اختلافات کو فروغ دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے صحیح احادیث و آثار کو رد کر دیا ہے جو ان کے ائمہ سے مروی ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے ائمہ نے یہ آثار و احادیث اہل سنت کی موجودگی کی وجہ سے تقیہ کرتے ہوئے بیان کی ہیں۔

مثلاً وہ تمام احادیث جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان اور مدح میں وارد ہیں وہ انہوں نے رد کر دی ہیں کہ یہ ہمارے ائمہ نے تقیہ کرتے ہوئے بیان کی تھیں... اسی طرح نبی کریم ﷺ کا اپنی دو بیٹیوں کی حضرت عثمان سے شادی کرنا اور ابو العاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کی شادی کرنا بھی تقیہ تھا۔ حضرت علی کا اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرنا بھی تقیہ تھا......(۴)''

۱۔ بحار الأنوار: ۷۲/ ۴۲۱۔ ح: ۷۹۔ باب التقیه و المداراة۔

۲۔ رسالة فی التقیه ضمن رسائل الخمینی: ۱۰۸۔

۳۔ جامع الأخبار: ۱۱۰۔ بحار الأنوار: ۴۱۲/۷۲، ح ۶۱، باب التقیه و المداراة

۴۔ فروع الکافی: ۲/ ۱۰۔

۲: شیعہ علماء نے اپنی روایات اور احادیث میں تضاد اور تناقض سے چھٹکارا پانے کے لیے تقیہ کا سہارا لیا ہے۔ کیونکہ ان کی احادیث میں ظاہری تضاد سب سے مضبوط دلیل تھی کہ یہ روایات غیر اللہ کی طرف سے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے [وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا] (النساء : ۸۲)

''اور اگر وہ (قرآن) اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔''

شیعہ عالم یوسف البحرانی نے یہ حقیقت بیان کر دی ہے کہ شیعہ اپنے ائمہ کی روایات میں شدید اختلاف اور تضاد کی وجہ سے از حد پریشان اور مضطرب ہیں۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کون سا قول اختیار کریں اور کس قول پر توقف کریں یا وہ اپنے پیروں کاروں کو اختیار دے دیں کہ وہ جسے چاہیں اختیار کر لیں یا وہ کیا کریں؟ ان باہم متعارض اور مخالف روایات کا کیا حل نکالیں؟ بالآخر تقیے سے حل نکل آیا۔ جیسا کہ البحرانی کہتا ہے: اُحکام کی علت میں شک وشبہ اور تردد ضرور ہے کیونکہ دلائل میں کثرت سے متعارض اور اختلاف پایا جاتا ہے نیز ائمہ کی امارات باہم مختلف ہیں۔(۱)''

تبصرہ: شیعہ علماء کی روایات میں اختلاف اور تضاد بہت سارے شیعہ کے منحرف ہونے کا سبب بنا بہت سارے شیعہ علماء شیعیت سے تائب ہو گئے جیسا کہ شیعہ عالم الطوسی نے اپنے زمانے میں اس کا اعتراف کیا ہے۔ اگر اس کے دور میں شیعہ اپنی متضاد روایات کی وجہ سے شیعیت سے تائب ہونے پر مجبور ہو گئے تو آج کے دور میں ان کا کیا حال ہو گا؟: شیعہ عالم الطوسی اپنے علماء کی متضاد اور مختلف فیہ روایات کی وجہ سے سخت رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہوا تو کہنے لگا ہماری روایات میں ایسا شدید اختلاف، منافاۃ اور تضاد و دوری پائی جاتی ہے کہ ہر ہر روایات کے مقابلے میں دوسری روایات دکھائی دیتی ہے۔ کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں بچتی جس کے مقابلے میں دوسری متضاد روایت نہ ہو۔ حتیٰ کہ ہمارے مخالفین نے اسی وجہ سے ہمارے مذہب کو نشانے پر رکھ لیا اور ہم پر شدید تنقید کی ہے۔(۲)'' اسی طرح ان کے شیعہ عالم فیض الکاشانی اپنے مذہب کے تضاد و اختلاف سے پریشان نظر آتا ہے۔ وہ کہتا ہے آپ دیکھیں گے کہ ہمارے علماء کے ایک ہی مسئلے ہیں، بیس بیس اقوال ہیں بلکہ بعض دفعہ تیس اور اس سے بھی زیادہ اقوال پائے جاتے ہیں۔ بلکہ اگر میں یہ کہنا چاہوں کہ کوئی فروعی مسئلہ ایسا

۱۔ درة نجفية: ٦١۔

۲۔ تهذيب الأحكام، مقدمه: ١/ ٩۔

نہیں جس میں شیعہ علماء کا اختلاف نہ ہو یا اس کے متعلقات میں اختلاف نہ ہو تو میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔(۱)

۳: شیعہ علماء نے اپنے ائمہ کی عصمت کا عقیدہ گھڑا ہے کہ وہ نہ بھولتے ہیں، اور نہ ان سے غفلت و خطا ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی اپنی کتابوں میں اس کے متضاد روایات موجود ہیں۔ جب یہ اختلافی روایات سامنے آتی ہیں تو اپنے ائمہ کی عصمت کو بچانے کے لیے تقیے کا سہارا لیا جاتا ہے کیونکہ عصمت کے ختم ہونے سے پورا مذہب شیعہ ملیامیٹ ہو جاتا ہے۔

۴: شیعہ کے عقیدہ تقیہ ہی سے اہل سنت کی مخالفت کے وجوب کا عقیدہ نکلا ہے اور اسی میں ہدایت ہے۔ اور اگر ان کے ائمہ اہل سنت کی موافقت میں کچھ کہہ دیں تو وہ تقیہ کے باب سے ہوگا۔ لہٰذا ابو عبداللہ رحمہ اللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''جب تمہارے پاس دو مختلف روایات پہنچیں تو تم اہل سنت کی مخالف روایات پر عمل کرنا۔(۲)'' ایک اور آیت میں ہے کہ اہل سنت کے قول سے زیادہ دوری والی روایت پر عمل کرو۔(۳)'' اس طرح شیعہ کے نزدیک حق کی پہچان اہل سنت کی مخالفت قرار پائی ہے، اگرچہ اہل سنت کا موقف قرآن مجید اور کلام رسول اللہ ﷺ کے عین موافق ہو۔ جیسا کہ شیعہ علماء کے عقیدے سے بات واضح ہے۔''

سوال نمبر: ۱۳۲۔ شیعہ علماء کا عقیدہ رجعت کیا ہے؟ یہ کن لوگوں کے بارے میں ہے؟

جواب: عقیدہ رجعت سے مراد قیامت سے پہلے بے شمار مردوں کے دنیا میں لوٹنے کا نام ہے اور وہ اپنی دنیاوی صورتوں ہی میں دوبارہ آئیں گے۔(۴)''

شیعہ کے عقیدے کے مطابق دنیا میں آخری نبی۔ تمام انبیائے کرام، ائمہ معصومین، خالص ایمان والے اور خالص کافر واپس آئیں گے سوائے طبقہ جاہلیت کے جنہیں مستضعفین کہا جاتا ہے(۴)۔ ان کے

۱۔ الوافی: ۹: مقدمہ۔

۲۔ وسائل الشیعہ: ۲۷/ ۱۱۸۔ حدیث نمبر: ۳۰۔ باب وجوہ الجمع بین الأحادیث المختلفہ ...''۔ بحار الأنوار: ۲ / ۲۳۳، ج۱۷، باب علل اختلاف الأخبار

۳۔ جوابات أهل الموصل: ۱۴۔ ۴۔ اوائل المقالات: ۴۶، القول فی الرجعة ......''

بارے میں ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا کہ علامہ مفید نے بیان کیا ہے: ''شیعہ امامیہ کا بے شمار مردوں کے واپس لوٹنے کے وجوب پر اتفاق ہے۔(۱)'' نیز یہ روایت بھی بیان کی ہے جو ہماری واپسی پر ایمان نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں۔'' مجلسی لکھتا ہے(۲) میں نے تمہارے لیے عقیدہ رجعت واضح کر دیا ہے جس پر تمام شیعہ کا تمام ادوار میں اتفاق رہا ہے۔(۳)'' شیعہ علماء طبرسی، الحر عاملی اور ابن مظفر وغیرہ کا کہنا ہے کہ عقیدہ رجعت شیعہ امامیہ کے ہاں متفق علیہ ہے۔ بلکہ یہ ہمارے مذہب کے لوازمات میں سے ہے۔(۴)'' اور شیعہ کے نزدیک لازمی عقیدے کا منکر کافر ہے۔

تعلیق: قیامت سے قبل رجعت کی تردید اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے:۔

حَتّٰىٓ اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۝ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۭ وَ مِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون:۹۹۔ ۱۰۰)

''حتیٰ کہ جب ان میں سے کسی کو موت آئے گی تو وہ کہے گا اے میرے رب مجھے واپس بھیج تا کہ میں اس دنیا میں جسے میں چھوڑ آیا ہوں نیک عمل کروں، ہرگز نہیں بے شک یہ ایک بات ہے جو وہ کہنے والا ہے اور ان کے آگے پردہ ہے اس دن جب تک وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

نیز ارشاد ہوا: [**اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ**] (یٰس: ۳۱)

''کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتیں ہلاک کر دیں؟ بے شک وہ ان کے پاس لوٹ کر نہ آئیں گی۔''

سوال نمبر: ۱۳۳۔ شیعہ علماء کے عقیدے کے مطابق تمام انبیائے کرام اور رسولوں کو کیوں لوٹایا جائے گا؟

۱۔ اوائل المقالات: ٤٦ (القول في الرجعة ...... ''

۲۔ من لایحضره الفقيه: ۳/ ۷۱۹۔ تفسير الصافي: ۱/ ٤٤٠۔ وسائل الشيعة: ١٤/ ٤٣٨۔ غ: ۱۰ ابواب المتعة ...... '' عقائد الاثنى عشريه: ۲٤٠۔

۳۔ بحار الأنوار: ٥٣/ ١٢٢۔ باب الرجعة۔

٤۔ مجمع البيان في علوم القرآن: ٥/ ٢٥٢۔ الايقاظ من الهجعة: ٣٣۔ بحار الأنوار: ٥٢/ ١٢٣۔ تفسير نور الثقلين: ٤/ ١٠١ نمبر: ١١٤۔ عقائد الاماميه: ١١٣۔

جواب: انہیں قیامت سے پہلے اس لیے لوٹا جائے گا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے پرچم تلے مجاہدین میں شامل ہو کر جنگ لڑیں۔ روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی اور رسول مبعوث فرمایا اللہ انہیں دنیا میں واپس بھیجے گا حتی کہ وہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل ہو کر جنگ کریں گے۔(۱)''

سوال نمبر:۱۳۴۔ قیامت کے دن مخلوق کا حساب ہوگا اور ان کا حساب کون لے گا؟

جواب: مخلوق کا حساب قیامت سے پہلے ہوگا۔ چنانچہ ابو عبداللہ رضی اللہ عنہ پر بہتان بازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بے شک حسین بن علی علیہ السلام قیامت سے پہلے لوگوں کا حساب کریں گا جبکہ قیامت کے دن صرف جنت یا جہنم کی طرف لوگوں کو بھیجا جائے گا(۲)۔

تعارض: شیعہ کا یہ عقیدہ قرآن کے صریح خلاف ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[اِنۡ حِسَابُهُمۡ اِلَّا عَلٰى رَبِّىۡ لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ] (الشعراء:۱۱۳)

''ان کا حساب تو میرے رب کے ذمے ہے اگر تم کچھ شعور رکھتے ہو۔''

نیز ارشاد باری ہے: [ثُمَّ اِنَّ عَلَيۡنَا حِسَابَهُمۡ] (الغاشیه: ۲۶)

''پھر بے شک ان کا حساب لینا ہمارے ہی ذمے ہے۔''

سوال نمبر:۱۳۵۔ سب سے پہلے عقیدہ رجعت کس نے گھڑا اور یہ عقیدہ مذہب شیعہ میں کیسے داخل ہوا؟

جواب: یہ عقیدہ مذہب شیعہ کے بانی عبداللہ بن سبا یہودی کی اختراع ہے، جیسا کہ شیعہ کتابوں میں لکھا ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے واپس لوٹنے کا عقیدہ اختیار کیا تھا۔ پھر یہ عقیدہ امیر المومنین علی رضی عنہ اللہ کے بارے میں اختیار کر لیا گیا۔ جب عبداللہ بن سبا یہودی کو امیر المومنین علی رضی عنہ اللہ کی وفات کی خبر ملی تو اس نے خبر دینے والے شخص کو کہا تو جھوٹ بول رہا ہے اگر تم علی رضی عنہ اللہ کا دماغ ستر تھیلیوں میں بند کر کے ہمارے پاس لے آؤ اور ان کے قتل پر ستر عادل گواہ لے آؤ تو ہمیں پھر بھی یقین ہوگا کہ وہ نہ فوت ہوئے ہیں نہ قتل ہوئے ہیں۔ وہ پوری زمین کے حکمران بننے سے پہلے فوت نہیں ہوں گے۔(۳)'' پھر سلسلہ مزید آگے بڑھا

۱۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۴۱۔ح: باب الرجعة۔

۲۔ بحار الأنوار: ۴۳/۵۳، ح۱۳، باب الرجعة

۳۔ المقالات و الفرق:۲۱۔ فرق الشیعة:۲۰۔

تو اکثر شیعہ فرقوں نے یہی عقیدہ اپنا لیا حتی کہ تین سو فرقے یہی عقیدہ رکھنے لگے۔ ہر فرقہ اپنے امام کی رجعت کا قائل تھا۔ مثلاً فرقہ الکیسانیہ اپنے امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کا منتظر ہے۔ ان کا دعوی ہے کہ ان کا امام رضوی پہاڑ میں محبوس ہے۔ وہ اجازت ملنے تک وہیں رہیں گے۔ اسی طرح فرقہ محمدیہ اپنے امام محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن أبی طالب کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ ان کی موت اور قتل کے ماننے والے نہیں(۱)۔

سوال نمبر:۱۲۳۶۔ البداء کیا ہے؟ اس کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟ سب سے پہلے اس عقیدے کو کس نے تراشا تھا؟

جواب: شیعہ عالم مجلسی کے نزدیک البداء کے دو معانی ہیں:

۱: کسی چیز کا ظاہر اور منکشف ہونا۔ ۲: نئی رائے کا پیدا ہونا(۲)۔ اپنے اصل کے اعتبار سے البداء گمراہ کن یہودی عقیدہ ہے حالانکہ خود یہودی نسخ کے قائل نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ نسخ سے البداء لازم آتا ہے(۳)۔

البداء کا عقیدہ شیعہ فرقے السبئیہ میں منتقل ہوا تو وہ سب اسی عقیدے کے قائل ہو گئے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہت ساری چیزوں کا انکشاف ہوتا ہے (یعنی اللہ تعالیٰ کو بہت سارے حالات و واقعات کا پہلے علم نہیں ہوتا۔ جب وہ واقع ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو ان کا علم ہوتا ہے۔(۴)''

اللہ تعالیٰ ان کافروں کے اس عقیدہ بد سے بہت بلند و بالا اور عظیم ہے۔

البداء شیعہ عقیدے کے اصولوں میں سے ایک ہے۔ لہٰذا روایت کرتے ہیں کہ ابو عبداللہ نے فرمایا البداء جیسی اللہ کی کوئی اور عبادت نہیں ہے۔(۵)'' مزید الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

۱۔ المقالات والفرق: ۲۷۔ ۴۳۔

۲۔ بحار الأنوار: ۴/ ۱۱۴۔ ۱۲۲ (باب البداء و النسخ۔

۳۔ سفر التکوین، الفصل السادس فقرہ: ۵۔ سفر الخروج: فصل: ۳۲۔ فقرہ: ۱۲۔ ۱۴ سفر القفاة: فصل ثانی: فقرہ: ۱۸۔ وغیرہ۔ مزید دیکھیے: مسائل الامامة: ۷۵۔

۴۔ دیکھیے: التنبیہ والرد: ۱۹۔

۵۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ کتاب التوحید۔ ح:۱۔ باب البداء۔ التوحید: ۳۲۲۔ ح:۱ باب البداء۔ بحار الأنوار: ۴/ ۱۰۷۔ ح: ۱۹۔ باب البداء والنسخ۔ اس میں ۷۰ روایات ذکر کی ہیں۔

نے فرمایا اگر لوگوں کو عقیدہ البداء کا اجروثواب معلوم ہو جائے تو وہ ہر وقت البداء کے متعلق گفتگو کریں(۱)۔

یہ عقیدہ شیعہ علماء کے نزدیک متفقہ عقیدہ ہے۔ وہ کہتے ہیں: ''شیعہ علماء نے البداء کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شامل کرنے پر اتفاق کیا ہے۔(۲)''

اے میرے مسلمان بھائی! مزید حوصلے سے سنو! شیعہ نے امام ابوالحسن رحمہ اللہ پر بہتان بازی کرتے ہوئے یہ روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو ابو جعفر علیہ السلام کے بارے میں وہ معلومات ملیں جو انہیں پہلے معلوم نہ تھیں...(۳)''

تعلیق: اے شیعہ مولویو! مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۞ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۞ اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۞ وَّ جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۞ وَ اللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ۞ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَ يُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۞ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۞ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۞ (نوح: ۱۳۔ ۲۰)

''تمہیں کیا ہوا ہے کہ اللہ کے لیے وقار کا عقیدہ نہیں رکھتے؟ حالانکہ اس نے تمہیں کئی مرحلوں میں پیدا کیا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ کیسے تخلیق کیے؟ اور اس نے ان میں چاند کو روشن اور سورج کو چراغ بنایا؟ اور اللہ ہی نے تمہیں زمین سے (خالص انداز سے) اگایا۔ پھر وہ تمہیں اس میں لوٹائے گا اور پھر تمہیں (دوبارہ) نکالے گا۔ اور اللہ نے زمین کو تمہارے لیے بچھونا بنایا تا کہ تم اس کی کھلی راہوں میں چلو۔''

اور [وَ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ الْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ] (الزمر: ٦٧)

''انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے، اور قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے وہ پاک ہے اور اس شرک سے بالاتر ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

١۔أصول الكافي: ١/ ١٠٦ ۔ التوحيد ٣٣٤۔ح: ٧۔ بحارالأنوار: ٤/ ١٠٨۔ح: ٢٦

٢۔أوائل المقالات: ٤٦۔ القول في الرجعة والبداء ......''

٣۔أوائل المقالات: ٤٦۔ القول في الرجعة والبداء ......''

بلاشبہ تمہارا یہ عقیدہ جس کے بارے میں تم کہتے ہو کہ اس جیسی اللہ کی کوئی عبادت نہیں ہے... اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جاہل ہیں (نعوذ باللہ)، حالانکہ تم نے اپنے ائمہ کے بارے میں ابوعبداللہ پر الزام تراشی کرتے ہوئے یہ عقیدہ گھڑا ہے کہ بے شک امام جب چاہتا ہے کہ کسی کا علم حاصل کر لیتا ہے(۱)۔

لاجواب جواب: کلینی منصور بن حازم سے روایت کرتا ہے کہ اس نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کیا ایسی چیز ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں آج ہو اور کل اس کے علم میں نہیں تھی؟ انہوں نے فرمایا نہیں جو شخص یہ بات کرے تو اللہ اسے ذلیل و رسوا کرے۔ میں نے عرض کی کیا ماضی میں جو کچھ ہو چکا ہے یا جو کچھ تا قیامت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں؟ اسے تمام چیزوں کا علم ان کی پیدائش سے پہلے تھا۔

اے شیعو! تمہارے لیے ذلت اور شرم و بے حیائی اتنی ہی کافی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ گستاخانہ عقیدہ رکھتے ہو جب کہ اپنے ائمہ کو اس عیب سے پاک اور منزہ قرار دیتے ہو(۲)۔ ہم اللہ تعالیٰ سے سلامتی اور بخشش کا سوال کرتے ہیں۔

سوال نمبر: ۱۳۷۔ شیعہ عقیدہ البداء کا سبب کیا ہے حالانکہ ان کا عقیدہ قرآن مجید، سنت رسول، ان کے ائمہ کے اقوال اور عقل و خرد کے بھی منافی ہے۔

جواب: ان کے علامہ سلیمان بن جریر کا کہنا ہے کہ بے شک رافضی شیعہ کے ائمہ نے اپنے شیعوں کے لیے دو عقیدے گھڑے ہیں جن کی بدولت وہ کبھی بھی اپنے ائمہ کے جھوٹ کو پکڑ نہیں سکتے۔ وہ عقیدے البداء اور تقیہ ہیں۔

البداء: جب ان کے ائمہ نے خود کو شیعہ کے انبیاء ہونے کا مقام دے لیا کہ وہ ماضی اور مستقبل کی ہر چیز کا علم رکھتے ہیں، تو انہوں نے اپنے شیعوں سے کہا گزشتہ واقعہ یوں ہوا تھا اور آئندہ کل اس طرح ہوگا۔ (یعنی غیب کی خبریں شروع کر دیں) پھر اگر ان کے بتائے ہوئے کے مطابق کوئی چیز واقع ہو جاتی تو کہتے کیا ہم نے

۱۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۸٦۔ کتاب الحجة، ح: ۱ باب أن الأئمه اذا شاؤا...... "

۲۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۰٦۔ کتاب التوحید: ح: ۱۱۔ باب البداء۔

تمہیں اس کی خبر دے نہیں دی تھی؟ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء والا علم عطا کیا ہے۔ اور اگر ان کے بتائے ہوئے کے خلاف کوئی چیز واقع ہو جاتی تو اپنے شیعہ سے یہ کہتے ہوئے معذرت کرتے کہ اس چیز کا اللہ کو بھی علم نہیں تھا اسے بھی ابھی علم ہوا ہے...(۱)" مثلاً اپنے ائمہ کے بارے میں ان کا دعویٰ ہے کہ انہیں لوگوں کی موت، رزق، مصائب ومشکلات حالات وواقعات اور بیماریوں کا علم ہے لیکن ان سب میں البداء کی شرط ہے(۲)۔(یعنی اگر ان کی مخبری کے مطابق کام ہو گیا تو واہ واہ... اور اگر مخبری غلط نکلی تو اس کا الزام اللہ تعالیٰ پر لگا دیا کہ اسے بھی اس چیز کا ابھی علم ہوا ہے۔(نعوذ باللہ) اس طرح البداء کا عقیدہ درحقیقت ائمہ نے اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لیے گھڑا ہے جب کہ ان کی مخبری خلاف واقع ہو جائے۔

لہٰذا شیعہ علماء نے اس عقیدے کی رو سے اپنے شیعوں کو روایات میں کذب بیانی، تناقص اور اختلاف کو تسلیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس لیے انہوں نے یہ روایت بھی کی ہے کہ جب امام خلاف واقع خبر دے تو فرمایا، جب ہم تمہیں کوئی خبر دیں اور وہ اسی طرح واقع ہو جائے تو تم کہو اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔ اور اگر اس کے خلاف واقع ہو جائے تو تم کہو اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، تمہیں دہرا اجر ملے گا۔(۳)"

سوال نمبر: ۱۳۸۔ عقیدہ غیبت کیا ہے؟ سب سے پہلے کس نے اس عقیدے کو گھڑا؟

جواب: شیعہ عالم عبداللہ فیاض کہتا ہے غیبت کا شیعہ عقیدہ امامیہ کا بنیادی عقیدہ ہے(۴)۔ اسی طرح شیعہ علماء کا عقیدہ ہے کہ روئے زمین امام کے بغیر ایک لحہ بھی نہیں رہتی۔" کلینی، ابو عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت کرتا ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر زمین میں امام موجود نہ رہے تو زمین دھنس جائے۔(۵)" ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر امام کو دنیا سے اٹھالیا جائے تو زمین میں اس طرح طوفان برپا ہو جائے جیسے سمندر میں طوفان آتا ہے۔(۶)"

۱۔ المقالات و الفرق: ۷۸۔ فرق الشیعہ: ٦٥۔

۲۔ دیکھیے: تفسیر القمی: ۲/ ۲۹۰۔ بحار الأنوار: ٤/ ۱۰۱۔ ح: ۱۲۔ باب البداء والنسخ۔

۳۔ تفسیر القمی: ۱/ ۳۱۱۔ بحار الأنوار: ٤/ ۹۹۔ حدیث نمبر: ۸۔ باب البداء والنسخ۔

٤۔ تاریخ الامامیہ وأسلافهم من الشیعة: ۱٦٥۔

٥۔ أصول الکافی: ۱/ ۱۲۷۔ کتاب الحجة، حدیث نمر: ۱۰۔ باب الأرض لاتخلو ...... "

٦۔ بحار الأنوار: ۲۳/ ۳٤۔ حدیث نمبر: ٥٦ (باب الا ضطرار الی الحجة ...... "۔

یہ اس لیے کہ شیعہ کے نزدیک امام لوگوں پر اللہ کی حجت ہے۔(۱)"امام کے سوا ان کے نزدیک اور کوئی چیز حجت نہیں حتی کہ قرآن مجید بھی امام کے بغیر حجت نہیں، کیونکہ قرآن مجید ایک قیّم کے بغیر حجت نہیں(۲)۔اور شیعی عقیدے کی نصوص کے مطابق قیّم صرف ان کے بارہ ائمہ میں سے کوئی ایک ہی ہوگا۔"اس عقیدے کی بنیاد خود شیعہ اعتراف کے مطابق ان کے مذہب کے بانی اول عبداللہ بن سبا یہودی نے رکھی تھی جس نے امامت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر موقوف کیا تھا اور ان کی غیبت (روپوشی) کا عقیدہ تراشا تھا(۳)۔

سوال نمبر:۱۳۹۔شیعہ کے درج بالا عقائد کی روشنی میں ہم شیعہ سے پوچھتے ہیں کہ آج تمہارا امام کہاں ہے؟

جواب: شیعہ کے گیارہویں امام حسن عسکری ۲۶۰ھ میں بے اولاد فوت ہو گئے تھے۔شیعہ کتابوں میں یہ اعتراف موجود ہے کہ حسن عسکری کا کوئی بیٹا دکھائی نہیں دیا اور ظاہرین میں بھی ان کے کسی بیٹے کا کچھ علم نہیں ہے۔اس لیے ان کی وراثت ان کے بھائی جعفر اور ان کی والدہ نے تقسیم کر لی تھی۔(۴)"حسن عسکری کی وفات پر شیعہ علماء پریشان ہو گئے کیونکہ وہ بے اولاد فوت ہو گئے تھے اور ان کی جانشینی میں شدید اختلاف کی وجہ سے ان کے متعدد فرقے بن گئے نوبختی(۵) اور مفید(۶) کے مطابق چودہ فرقے بنے تھے۔القمی(۷) نے تعداد سات لکھی ہے جبکہ مورخ مسعودی نے تعداد بیس بتائی ہے(۸)۔حتی کہ بعض شیعہ علماء نے کہا کہ امامت منقطع ہو گئی ہے(۹)

۱۔ قرب الاسناد: ۳۱۷۔ح: ۱۲۲۸۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۳٤۔ ۱۳۵۔ کتاب الحجة۔؛ حدیث نمبر: ۱۵۔ باب فرض طاعة الائمة...... "۔ الفضائل: ۷۳۔ الخرائج ولجرائح ۱/ ۱۱۵، ح: ۱۹۱۔ فصل من روایات العامة۔

۲۔ اصول الکافی: ۱/ ۱۱۹۔ کتاب الحجة، ح:۲۔ باب الاضطرار الی الحجة۔ علل الشرائع: ۱/ ۱۹۲۔ وسائل الشیعه: ۲۷/ ۱۷٦، ح:۱ باب عدم جواز الاستنباط الأحکام ...... "

۳۔ المقالات و الفرق: ۲ ۱۰۔ فرق الشیعه: ۲۲۔

٤۔ دیکھیے: فرق الشیعة: ۹٦۔

۵۔ الفصول المختارة: ۳۲۰۔ فصل: افتراق الشیعه ......۔

٦۔ المقالات والفرق:۔ ۱۰۲

۷۔ مروج الذهب: ٤/ ۱۹۰۔۱۵

۸۔ المقالات والفرق: ۱۰۸۔ بحارالأنوار: ۵۱/ ۲۱۳۔ باب ذکر الأدلة ...... "۔

۹۔ الفصول المختارة: ۳۲۰۔ فصل فتراق الشیعة بعد وفاة الامام العسکری ...... "

اور یہ بھی کہا گیا کہ بے شک حسن عسکری کے بعد امامت باطل ہوگئی اور تمام ائمہ ختم ہو گئے اور اب زمین میں کوئی حجت باقی نہیں ہے۔(۱)"

اس طرح قریب تھا کہ حسن عسکری کا بے اولاد فوت ہونا مذہب شیعہ، شیعوں اور تشیع کے خاتمے کا سبب بن جاتا کیونکہ مذہب شیعہ کا اہم ستون 'امام' ختم ہو گیا تھا۔ لیکن عقیدہ غیبت (امام کی روپوشی) نے شیعہ مذہب کو نئی اساس فراہم کردی اور شیعہ علماء عوام کو بے وقوف بنانے میں کامیاب ہو گئے اور شیعیت کی مسمار ہوتی عمارت ایک مرتبہ پھر قائم ہوگئی۔ لہٰذا حسن عسکری کے روپوش بیٹے کی امامت پر ایمان لانا مذہب شیعہ کا بنیادی عقیدہ بن گیا جس پر اب نئی عمارت قائم ہوئی تھی۔ اس عقیدے کو شیعہ علماء نے شدید اضطراب اور مشکلات کے بعد قبول کرلیا۔ کیونکہ اس کے بغیر کوئی چارہ کار بھی نہ تھا۔ صرف اسی عقیدے کی بنیاد پر شیعہ مذہب کی سیاہ کاریوں کو تحفظ دیا جاسکتا تھا اور اسے مٹنے سے بچایا جاسکتا تھا۔ اگر شیعہ علماء کا پہلا شیخ عبداللہ بن سبا یہودی وہ شخص ہے جس نے امامت علی پر نص ہونے کا عقیدہ گھڑا جس پر مذہب شیعہ کی بنیاد ہے تو پھر ایک اور ابن سبا بھی ہے جس نے امامت کے عقیدے کا بدل ڈھونڈا جب کہ امامت حسی طور پر ختم ہوگئی تھی جب حسن عسکری بے اولاد فوت ہو گئے تھے۔ ممکن ہے یہ نعم البدل تراشنے والے کئی لوگ ہوں لیکن ان سب میں مشہور و معروف شخص جس نے امام کے روپوش ہونے کا عقیدہ تراشا وہ ابوعمر عثمان بن سعید العمری الأسدی العسکری ہے، جو ۲۸۰ھ میں فوت ہوا۔ شیعہ حضرات اس کو عادل، ثقہ اور امانت دار راوی شمار کرتے ہیں(۲)۔ اس کا دعوی ہے کہ امام حسن کا ایک بیٹا ہے جو چار سال کی عمر میں روپوش ہوگیا تھا(۳)۔

شیعہ کے استاد مجلسی کا کہنا ہے کہ اکثر روایات کے مطابق اس کی عمر پانچ سال سے چند مہینے کم یا ایک سال کم یا کئی ماہ کم تھی۔(۴) شیعہ کے اس دعوے کے باوجود خود شیعی کتابوں کے مطابق یہ بچہ اپنے والد حسن کی زندگی میں ظاہر نہیں ہوا اور نہ حسن عسکری کی وفات کے بعد جمہور شیعوں کو اس کا علم تھا(۵)۔ لیکن یہ عثمان بن سعید اکیلے کا

۱۔ بحار الأنوار: ۳۷/ ۲۱۔ باب فی ذکر المذاهب الذین خالفوا ...... "۔

۲۔ کتاب الغیبة: ۳۵۶۔ ح: ۳۱۸۔ فصل: فی ذکر طرف من أخبار السفراء ...... "

۳۔ دیکھیے: کتاب الغیبة: ۲۵۸۔ فصل: فیماذکر فی بیان عمره علیه السلام۔

٤۔ بحار الأنوار: ۲۵/ ۱۰۳۔ ح: ٦۔ باب أحوالهم ...... "۔

٥۔ الاشاد: ۲/ ۳۳٦۔ فصل: فی ذکر وفاة أبی محمد الحسن بن علی ...... "

دعوی ہے کہ وہ اس بیٹے کو جانتا ہے اور وہ امام کا وکیل ہے جو شیعوں سے مال ومنال وصول کرے گا اور امام کی طرف سے ان کے سوالات کے جوابات دے گا۔؟!

تبصرہ: یہ کیسا طرفہ تماشا ہے کہ شیعہ علماء کا دعوی ہے کہ وہ امام معصوم کے سوا کسی کا قول قبول نہیں کرتے حتی کہ انہوں نے امام معصوم کے بغیر اجماع کا انکار کیا ہے۔ لیکن اس مسئلے میں جو شیعہ مذہب کا اہم ترین عقیدہ ہے، ایک غیر معصوم شخص کا دعوی قبول کر رہے ہیں۔ اس قسم کے دعوے دیگر شیعوں نے بھی کیے ہیں۔ ان میں سے ہر شخص کا دعوی تھا کہ وہ امام غائب کا دربان اور نائب ہے۔ اس طرح یہ نذرانے خور آپس میں شدید لڑائی جھگڑا کرنے لگے۔ ان میں سے ہر شخص امام منتظر کا حکم نامہ نکالتا جس میں اس کے مخالفین پر شدید لعن طعن اور تکذیب ہوتی۔ مجلسی نے ان میں سے چند کا تذکرہ اپنی کتاب میں کیا ہے اور اس پر عنوان لگایا ہے ''ان مذموم افراد کا تذکرہ جنہوں نے امام غائب کا دربان اور سفیر ہونے کا جھوٹا دعوی کیا ہے، ان پر اللہ کی لعنت ہو۔(۱)'' بلکہ عثمان اور اس کے پیروکار نے امام غائب کے نام کو ظاہر کرنے سے اور اس کے مقام کو افشا کرنے سے صاف انکار کیا ہے۔ اور یہ بات تو ظاہر ہے (کیونکہ امام کا نام اور جگہ) بتانے سے سارا ڈرامہ ختم ہو جاتا ہے)۔ لہٰذا ابوعبداللہ الصالحی کہتا ہے: ''ہمارے اصحاب نے ابوعبداللہ علیہ السلام کے جانے کے بعد مجھ سے سوال کیا کہ میں ان سے امام غائب کا نام اور جگہ معلوم کروں تو جواب ملا اگر تم اس کا نام انہیں بتاؤ گے تو یہ اس کا نام مشہور کر دیں گے اور اگر انہیں اس کی جگہ کا علم ہو گیا تو یہ لوگوں کو بتا دیں گے۔(۲)''

کلینی نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اس معاملے کے صاحب کو اس کے نام صرف کافر ہی پکارے گا۔(۳)'' اور جب حسن عسکری سے پوچھا گیا ہم اسے کیسے ذکر کیا کریں؟ فرمایا تم کہا کرو آل محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا حجت...(۴)''

شیعہ کی رسوائی: درج بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام غائب کا نام اور جگہ چھپانے کا مقصد اس جھوٹے

۱۔ بحار الأنوار: ۵۱/ ۳۶۷۔ باب ذکر المذمومین الذین .....''

۲۔ أصول الکافی: ۱/ ۲۴۶۔ ۲۴۷ (م کتاب الحجۃ: ح: ۲۔ باب النهی عن الاسم۔

۳۔ أصول الکافی: ۱/ ۲۴۷۔ ۲۴۷ (کتاب الحجۃ: ح: ۴۔ باب النهی عن الاسم۔

۴۔ أصول الکافی: ۱/ ۲۴۶۔ ۲۴۶ (م کتاب الحجۃ: ح: ۱۔ باب النهی عن الاسم۔

افسانے کو سو سو پردوں میں چھپانے کی کوششوں کا حصہ ہے۔ کیونکہ شیعہ علماء اس کو چھپانے کا حکم کیسے دے سکتے ہیں جب خود ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جس شخص کو ہم اہل بیت کے امام کا علم نہ ہو تو بلا شبہ وہ غیر اللہ کو جانتا ہے اور اسی کی عبادت کرتا ہے۔ اللہ کی قسم! اسی طرح گمراہ ہوتے ہیں۔(۱) ''جس طرح عثمان بن سعید نے امام کے روپوش ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اسی طرح عثمان کے بعد اس کے بیٹے ابوجعفر محمد عثمان نے بھی یہی دعویٰ کیا۔ جس سے شیعہ متعدد فرقوں میں بٹ گئے۔ وہ ایک دوسرے پر شدید لعن طعن کرتے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے براءت کا اعلان کرتے اور باہم گالی گلوچ کرتے جس کا سبب صرف لوگوں کے مال ہڑپ کرنا تھا(۲)۔ پھر محمد بن عثمان نے اپنے بعد ابوالقاسم حسین بن روح النوبختی کو متعین کر دیا۔ اس تقرری سے بھی شدید اختلافات پیدا ہوئے۔ لوگوں کا مال بٹورنے والے نائبین کی جنگ روز پکڑ گئی اور باہمی سب وشتم کی آندھی طوفان بن گئی۔(۳) بالآخر اس جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے ابن روح نے امام کے نائب کے لیے علی بن محمد السمری کے حق میں وصیت کر دی۔(۴)'' السمری اپنے اس منصب پر تین سال فائز رہا اور اسے امام کا نائب وکیل ہونے کے عہدے کی حقارت اور بدمزگی کا اندازہ ہو گیا۔ پھر جب وہ بستر مرگ پر تھا اس سے پوچھا گیا تمہارے بعد تمہارا وصی کون ہوگا؟ تو اس نے جواب دیا سارا معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے وہ اپنا کام خود سنبھال لے گا۔(۵)'' امام مہدی غائب کے ان چار نائبین کے دور کو غیبت صغریٰ کہا جاتا ہے۔ پھر شیعہ علماء نے عقیدہ غیبت کو مزید آگے بڑھایا تو امام کے صرف ایک نائب، جو اس سے براہ راست ملاقات کرتا تھا، اس کی بجائے انہوں نے امام کے ساتھ براہ راست ملاقات کے منقطع ہونے کا اعلان کر دیا اور شیعہ دائرۃ المعارف نے ایک نیا حکم نامہ جاری کیا جو امام منتظر کی طرف سے آیا تھا کہ ہر شیعہ مجتہد امام کا نائب ہوگا۔ اس حکم نامے میں لکھا تھا حوادثات میں ہمارے راویوں کی احادیث

(۱) أصول لکافی: ۱/ ۱۲۹۔ کتاب الحجۃ۔ ح: ٤۔ باب معرفہ الامام و الرد الیہ۔

۲۔ کتاب الغیبۃ: ۳۹۷۔ ذکر المذمومین الذین ادعوا البابیۃ ...... "

۳۔ دیکھیے حوالہ سابق۔

٤۔ کتاب الغیبۃ: ۳۹۳۔ل ذکر أمر أبی الحسن علی بن محمد السمری.."۔ بحار الأنوار: ٥١/ ١٠٧، ١٠٨، باب ماورد من اخبار اللّٰہ.." ٥١/ ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٧، ٣٥٢، ٣٦٢، باب أصول السفراء الذین کانوا فی زمن الغیبۃ۔"

٥۔ بحار الأنوار: ٥١/ ٣٦١۔ ذکر أمر أبی الحسن...... "

کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں اللہ کی حجت ہوں۔(۱)"

امام غائب نے انہیں قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنے کا حکم کیوں نہیں دیا؟

آخر شیعہ علماء نے یہ کام امام کے نائب السمری کی طرف کیوں منسوب کیا ہے؟

اس کا جواب امام مہدی کے ایک نائب ابوجعفر محمد بن علی الشلمغانی نے یہ دیا ہے کہ جب سے ہم ابو القاسم حسین بن روح کے ساتھ اس (نیابت) دھندے میں داخل ہوئے ہیں ہمیں پورا علم تھا کہ ہم کیا کر رہے ہیں یقیناً ہم اس نیابت کے حصول کے لیے اس طرح ٹوٹ پڑتے تھے جس طرح کتے مردار کے حصول کے لیے ٹوٹ پڑتے ہیں۔(۲)"

جی ہاں! امام کی غیبت کا مسئلہ مذہب شیعہ کے بنیادی ارکان میں سے ہے جس نے بہت سارے شیعہ علماء کو حیران و پریشان کر دیا ہے۔ اس کی وجہ امام کے بارے میں شک، اور روپوشی کی طوالت،ان کی خبروں کا انقطاع وغیرہ ہے۔ ان اسباب کی بنا پر ان کی پریشانی بجی ہے۔

شیعہ کے عالم ابن بابویہ القمی کہتا ہے میں نیساپور واپس جا کر وہاں رہائش پذیر ہوگیا۔ تو میں نے نوٹ کیا کہ ہمارے پاس آنے والے اکثر شیعہ امام کی روپوشی سے سخت پریشان اور مضطرب ہیں اور امام قائم کے بارے میں شکوک وشبہات میں مبتلا ہو چکے ہیں(۳)۔

جناب منصف عقل مند قاری! اگر ابن بابویہ القمی کے دور(۳۸۱ھ) میں شیعوں کے اپنے امام کے بارے میں شکوک وشبہات کا یہ حال تھا تو اب کئی صدیاں گزر جانے کے بعد شکوک وشبہات کا گراف کتنا بلند ہوگا؟

سوال نمبر:۱۴۰۔ شیعہ علماء کے نزدیک امام مہدی کے روپوش ہونے کا سبب کیا ہے؟

جواب: امام کی روپوشی کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ انھیں قتل کا خطرہ ہے۔(۴)"

۱۔ مرآة العقول: ٤/ ٥٥۔ کمال الدین و تمام النعمة: ٤٨٤۔ح:٤۔ باب ذکر التوقیعات ...... " وسائل الشیعة: ٢٧/ ١٤٠۔ح: ٩۔ باب وجوب الرجوع فیه القضاء ...... "

٢۔ بحار الأنوار: ٥١/ ٣٥٩۔ ذکر اقامة أبی جعفر محمد بن عثمان ...... "

٣۔ کمال الدین و تمام النعته: ٢۔ بحار الأنوار: ١/ ٧٣۔ فصل الخامس: فی ذکر بعض ...... "

٤۔ أصول الکافی: ١/ ٢٥١۔ کتاب الحجة۔ح:٩۔ باب فی الغیبة۔ کتاب الغیبة: ٣٣٢۔ح:٢٧٤۔ بحار الأنوار: ٥٢/ ٩٧۔ ٩٨۔ح: ٢٠۔ باب العلة ...... "

تبصرہ: شیعہ علماء نے یہ کیسی عجیب الزام تراشی کی ہے!! حالانکہ وہ اپنے عوام پر یہ عقیدہ لازمی قرار دیتے ہیں کہ ان کے ائمہ اپنی موت کا وقت جانتے ہیں، بلکہ اپنی موت کی کیفیت بھی جانتے ہیں۔ بلکہ وہ اپنی مرضی کے بغیر مرتے بھی نہیں ہیں(۱)۔ لہٰذا اگر امام منتظر اپنی جان کے خوف سے چھپ گیا ہے۔ تو جب آل بابویہ شیعہ بغداد پر قابض ہو گئے تھے، بنی عباس کو انہوں نے اپنا زیر حکم کر لیا تھا اور یاجوج ماجوج کی تلواروں سے اسلامی حکومت کا خاتمہ کر دیا تھا، اس وقت وہ اپنی روپوشی سے باہر کیوں نہ آ گئے؟ کیا یہ موقع بھی ان کے ظہور کے لیے مناسب نہ تھا؟ وہ اس وقت بھی غار سے باہر کیوں نہ آ گئے جب کہ شاہ اسماعیل صفوی نے اہل سنت مسلمانوں کے خون کی نہریں بہادی تھی؟

آپ کے منتظر اس وقت بھی منظر عام پر کیوں نہ آئے جبکہ ایران کے طاقتور بادشاہ کریم خان رنگی کی حکومت تھی اور وہ سکوں پر اپنے امام کا نام (صاحب الزماں) نقش کراتا تھا اور خود کو امام کا وکیل شمار کرتا تھا؟! آخر آج تک تمہارا امام منتظر روپوشی سے کیوں نہیں نکلا جبکہ تمہارے دعوے کے مطابق اس کے ظہور کے لیے مطلوبہ شیعہ تعداد ۲۰۰ ملین بھی مکمل ہو چکے ہیں(۲)۔ اور یہ سب اس کے منتظر بھی ہیں؟!

اتنی طویل مدت وہ کیسے زندہ رہا اور آج تک وہ فوت نہیں ہوا۔ جبکہ تمہارے امام علی رضا سے ایک شخص نے کہا تھا میں آپ پر فدا ہو جاؤں، کچھ لوگ آپ کے والد کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ فوت نہیں ہوئے؟ انہوں نے فرمایا وہ جھوٹ بکتے ہیں۔ وہ محمد ﷺ پر نازل شدہ اللہ کی شریعت کے کافر ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کی مخلوق کو ضرورت کی وجہ سے اس کی عمر طویل کرتا تو اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کی عمر طویل کرتا(۳)۔"

سوال نمبر:۱۴۱۔ شیعہ علماء کے نزدیک امام قائم کے رونما ہونے کا انکار کرنے والے شخص کا حکم کیا ہے؟

جواب: روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے بیٹے القائم کا انکار کیا تو یقیناً اس نے میرا انکار کیا۔(۴)''

۱۔: أصول الکافی : ۱/ ۱۸۶۔ کتاب الحجة: باب أن الأئمه ...... "۔اس باب میں ۸ روایات ذکر کی ہیں۔

۲۔ دیکھیے: الحکومة الاسلامیة: ۱۳۲۔

۳۔ رجال الکشی: ۶/ ۳۸۳۔ ۲۸۸، ح:۸ (فی الواقفه) بحار الأنوار: ۴۸/ ۲۶۵ ح : ۲۵، باب رد مذهب الواقفه"

۴۔ بحار الأنوار: ۵۱/ ۷۳۔ ح: ۲۰۔ باب ماورد من أخبار الله ...... "

شیعہ کے شیخ ابن بابویہ القمی لکھتا ہے جس شخص نے القائم کی روپوشی کا انکار کیا اس کی مثال ابلیس جیسی ہے جبکہ اس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔(۱)''

لطف اللہ الصافی کہتا ہے امام کے انتظار کی فضیلت میں بے شمار متواتر روایات موجود ہیں۔(۲)''

امام مہدی کا انتظار کرنا شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔

کلینی روایت کرتا ہے کہ ابو جعفر نے ابو الجارود سے کہا اللہ کی قسم! میں تمہیں اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین دیتا ہوں جس کے مطابق ہم اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ اللہ کی طرف سے لائی ہوئی شریعت کا اقرار کرنا، ہمارے ولی کی ولایت کا اقرار کرنا، ہمارے دشمنوں سے براءت کا اعلان کرنا، ہمارے حکم کو تسلیم کرنا، ہمارے قائم کا انتظار کرنا، اجتہاد کرنا اور ورع اختیار کرنا۔(۳)''

سوال نمبر:۱۴۲۔ شیعہ علماء نے عقیدہ غیبت تراش کر کون سے فوائد وثمرات سمیٹے ہیں؟

جواب: انہیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ بے شمار شیعہ اپنے مذہب سے مرتد ہو گئے؟ اے قاری! حیران مت ہو کیونکہ یہ میری کلام نہیں بلکہ یہ شیعوں کے مقدس جفر میں موجود ہے۔

ابو جعفر الصادق کا ایک ساتھی کہتا ہے: ''میں نے اپنے القائم کی پیدائش، غیبت، اس کے ظہور میں تاخیر، اس کی دلیل عمر، اس کے جانے کے بعد مسلمانوں کی آزمائش، اس کی طویل روپوشی سے مومنوں کے دلوں میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات اور اکثر شیعہ کے اپنے دین سے مرتد ہونے میں خوب غور وخوص کیا ہے..(۴)

سوال نمبر:۱۴۳۔ شیعہ علماء کے نزدیک نماز کب واجب ہے؟

جواب: جب تک امام قائم اپنی نماز سے نکل کر نہ آجائیں تاکہ وہ شیعوں کو نماز پڑھائیں، اس وقت تک ان پر جمعہ واجب نہیں ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں جمعہ اور حکومت مسلمانوں کے امام کے ذمے ہے۔'' اس کا اعتراف

---

١ ـ كمال الدين وتمام النعمة: ١٣ ـ السر في أمره تعالىٰ...... "۔

٢ ـ منتخب الأثر: ٤٩٩ ـ

٣ ـ أصول الكافي: ٢/ ٤٣٧ ـ كتاب الإيمان والكفر ـ ح ١٠ ـ باب دعائم الاسلام ـ

٤ ـ بحار الأنوار: ٥١/ ٢٢٠ ـ ح:٩ ـ باب ما فيه من سنن الأنبياء...... "

بعض علماء نے کیا ہے۔وہ کہتا ہے بے شک شیعہ اپنے ائمہ کے زمانے سے جمعہ کے تارک ہیں۔(۱)"

سوال نمبر:۱۴۴۔کیا شیعہ علماء کے نزدیک مہدی کے ظہور سے پہلے جہاد کرنا جائز ہے؟

جواب: روایت کرتے ہیں کہ بے شک جس امام کی اطاعت فرض ہے،اس کے بغیر کسی اور شخص کی معیت میں جہاد کرنا ایسے ہی حرام ہے جیسے مردار،خون اور خنزیر کا گوشت حرام ہے۔(۲)"

شیعہ کے آیت اللہ خمینی کا کہنا ہے:"ولی الامر اور سلطان العصر" اللہ ان کا ظہور فرمائے۔کی غیر موجودگی میں اس کے نائب فقہاء جو کہ فتوی اور قضاء کی تمام شرائط پر پورے اترتے ہوں،وہ سیاست اور امام کی تمام ذمہ داریوں کو نبھائیں گے سوائے جہاد کی ابتداء کے۔(۳)"

تعارض: جب شیعہ کے امام آیت اللہ الخمینی نے ایرانی حکومت قائم کی تو اس کے آئین میں یہ لکھا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کی فوج کی ذمہ داری صرف سرحدوں کی حفاظت ہی نہیں بلکہ وہ عقیدے کا پیغام بھی دنیا تک پہنچائے گی یعنی جہاد فی سبیل اللہ کرے گی اور دنیا کے کونے کونے میں اللہ کے قانون کی حاکمیت کے لیے مسلسل جدوجہد کرے گی۔(۴)"

سوال نمبر:۱۴۵۔شیعہ کے درج بالا عقیدے کی رو سے ان مجاہدین کا کیا حکم ہے جو دور حاضر تک کافر ملکوں کو فتح کرتے رہے ہیں؟

جواب: شیعہ کے امام کا جواب یہ ہے کہ وہ ہلاک ہو جائیں وہ بہت جلدی کرتے ہیں وہ شروع میں بھی قتل ہوئے اور آخرت میں بھی قتل ہوں گے۔اللہ کی قسم! شہید صرف ہمارے شیعہ ہیں اگرچہ اپنے بستروں پر مریں۔(۵)"

۱۔یہ بات شیعہ الخالصی نے اپنی کتاب الجمعہ میں نقل کی ہے۔۱۳۱۔

۲۔فروع الکافی: ۵/ ۷۸۷۔ح: ۲۔کتاب الجهاد۔باب وخول عمرو بن عبید ......"۔تهذيب الأحكام: ۶/ ۱۳۸۔کتاب الجهاد و سيرة الامام ...... ح:۲۔باب من يجب معه الجهاد۔وسائل الشيعة: ۱۵/ ۴۵، ح: ۱، باب اشتراط وجوب الجهاد بأمر الامام ......"

۳۔تحرير الوسيله: ۱/ ۴۸۲۔المرتبة الثالثة: الانكار باليد ......"

۴۔الدستور الجمهورية ايران: ۱۶۔دیکھیے: دوسرا طبع جسے وزارت ارشاد ایرانی نے شائع کیا ہے: ۱۰۔

۵۔تهذيب الأحكام: ۶/ ۱۲۷۴۔كتاب الجهاد سيرة الامام۔ح: ۳۔باب المرابطه فی سبيل الله۔

سوال نمبر: ۱۴۶۔ شیعہ عقیدے کے مطابق ان کا بارھواں مزعوم امام جب آئے گا تو وہ کیا کرے گا؟

جواب: (۱)۔ وہ آ کر ابوبکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے انتقام لے گا۔ شیعہ علماء نے بڑی صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ ان کا امام مہدی منتظر جب آئے گا تو وہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو زندہ کرے گا پھر انہیں ایک کھجور کے تنے کے ساتھ سولی چڑھائے گا۔ وہ انہیں ہر روز ایک ہزار مرتبہ قتل کرے گا۔ پھر انہیں ایک درخت کے ساتھ سولی دے گا، پھر ایک آگ کو حکم دے گا وہ زمین سے نکل کر ان دونوں کو درخت سمیت جلا دے گی۔ پھر وہ ہوا کو حکم دے گا تو وہ انہیں سمندر میں پھینک دے گی۔

مفضل نے کہا یا سیدی! کیا یہ ان دونوں کی آخری سزا ہوگی؟ فرمایا اے مفضل بالکل نہیں۔(۱)''

شیعہ علماء نے کئی دعائیں تصنیف کی ہیں جو مہدی کے ظہور کے لیے ہر روز مانگی جاتی ہیں تاکہ وہ ان دو حضرات سے انتقام لے۔(۲)''

مجلسی کہتا ہے: جب مہدی ظاہر ہوگا تو وہ عائشہ کو زندہ کر کے اس کو حد لگائے گا۔(۳)''

۲: عربوں کا قتل: النعمانی روایت کرتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا ہمارے اور عرب کے درمیان صرف ذبح کرنا باقی رہ گیا ہے۔(۴)''

تعلیق: ملاحظہ فرمائیں اس قتل وغارت گری میں تمام عربوں کو شامل کیا گیا ہے۔ شیعہ اور سنی میں کوئی فرق نہیں کیا گیا حالانکہ عربوں میں شیعہ بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے ان کے ایرانی شیخ نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا عربوں سے بچو! کیونکہ ان کے بارے میں بڑی بری خبر ہے۔ خبردار! امام قائم کے ساتھ عربوں میں سے کوئی نہ ہوگا۔(۵)'' خمینی کی عراق کے خلاف جنگ اسی اصول کی عملی شکل تھی جس میں شیعہ سنی کی

۱۔ مختصر بصائر الدرجات: ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ دیکھیے: ایقاظ الهجعة: ۲۸۷۔ الأنوار النعمانية: ۲/ ۸۵۔

۲۔ دیکھیے: تفسير البرهان: ۳/ ۲۲۰۔ مختصر بصائر الدرجات: ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ الشيعه والرجعة: ۱۳۹۔

۳۔ حق اليقين: ۳۴۷۔

۴۔ الغيبة: ۱۵۵: ح: ۲۴۔ باب نمبر: ۱۳۔ ماروی من صفة وسيرته وفعله ......"۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۴۹۔ ح: ۱۰۱۔ باب سيره و أخلاقه و عدد أصحابه ......"

۵۔ الغيبة للطوسی: ۴۷۶۔ ح: ۵۰۰۔ فصل: فی ذكر طرف من صفاته ومنازله ......"۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۴۹۔ ح: ۶۲۔ باب سيره و أخلاقه وعدد أصحابه ......"

کوئی تفریق روانہیں رکھی گئی یعنی عربوں کو قتل کرو۔"

اے عربی شیعو! کیا تمہارے غور وفکر کرنے کا وقت نہیں آیا کہ تم جان لو کہ تمہارے دین کا بانی اور موجد عبداللہ بن سبا یہودی تھا اور اس کے مجوسی بھائی تھے۔ غور کرو مہدی کے خروج کے ساتھ تمہیں کیسی دھمکیاں دی جا رہی ہیں؟! غور کرو! کس طرح تمہارے مذہب کے علماء نے اپنے اصلی دین مجوسیت اور یہودیت کو تمہارا مذہب بنا دیا ہے۔ تمہارے مذہبی علماء روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ نے تمہارے مذہب کے بادشاہ کسریٰ کو زندہ کیا اور اس کی کھوپڑی سے کہا اے کھوپڑی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم مجھے ضرور بتاؤ کہ میں کون ہوں اور تم کون ہو؟ کھوپڑی نے فصیح زبان میں کہا تم امیر المومنین سید الوصیین، امام المتقین ہو اور میں اللہ کا بندہ، اللہ کی بندی کا بیٹا، کسریٰ بن أنوشیروان ہوں ... لیکن اس کفر کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھے جہنم سے بچالیا ہے اور جہنم کی آگ مجھ پر حرام ہے۔(۱)"

کیا رسول اللہ ﷺ عربی نہیں؟ کیا امیر المومنین رضی اللہ عنہ اور تمہارے تمام ائمہ عربی نہیں؟ کیا تمہارا مہدی منتظر عربی نہیں ......!! یا وہ اصفہان کے یہودی فقہاء میں سے ہے؟!!

ابوعبداللہ سے روایت کرتے ہیں: " (امام مہدی کا ظہور) دس میں سے نو لوگوں کے فوت ہونے تک نہیں ہوگا۔(۲)"

تعارض: ابوعبداللہ ہی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: " مہدی کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ دو تہائی لوگ ختم نہ ہو جائیں۔(۳)"

۳: صفا اور مروہ کے درمیان حجاج کرام کو قتل کرنا: روایت کرتے ہیں کہ گویا حمران بن أعین اور میسر بن عبد العزیز کو دیکھتا ہوں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان حاجیوں کو اپنی تلواروں کے ساتھ قتل کر رہے ہیں(۴)۔

خمینی جس کی رائے میں شیعی فقیہ امام غائب کا نائب ہوتا ہے، اس نے قتل وغارت کے اس خواب کی تعبیر اپنے

۱۔ بحار الأنوار: ۴۱/ ۲۱۴۔ تاریخ أمیر المومنین۔

۲۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۲۴۴۔ ح: ۱۲۰۔ باب علامات ظهوره ...... "

۳۔ کتاب الغیبة: ۲۹۹۔ ح: ۲۸۶۔ فصل: وأما روی من الأخبار ...... "

۴۔ بحار الأنوار: ۵۳/ ۴۰۔ ح: ۷ باب الرجعة۔

پیروکاروں کے ذریعے کرنے کی کوشش ۱۴۰۷ھ کے حج کے دوران کی تھی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمناؤں کو خاک میں ملا دیا تھا۔ پھر اس کے اتباع نے ۱۴۰۹ھ کے حج کے دوران بم دھماکے کیے جس میں پر امن حجاج شہید ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے گھر کا حج وعمرہ کرنے والوں کی حفاظت فرمائے۔ (آمین)

۴: مسجد حرام، مسجد نبوی اور نبی مکرم ﷺ کے حجرہ کو ہدم کرنا:

شیعہ علماء روایت کرتے ہیں کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا القائم مسجد حرام کو منہدم کر کے اس کو اصلی بنیادوں پر لوٹا دے گا اور رسول اللہ کی مسجد کو بھی گرا کر اس کی اصلی بنیادوں پر قائم کر دے گا۔(۱)'' جب ان کے مہدی کا خروج متاخر ہوتا گیا تو قرامطہ نے ۳۱۷ھ میں مکہ مکرمہ پر حملہ کر کے حجر اسود کو اکھیڑ لیا۔لیکن وہ اسے لے کر ''قم'' نہیں گئے بحرین لے گئے اور پھر بائیس سال تک یہ انہی کے پاس رہا۔

مسجد حرام کو کیوں منہدم کیا جائے گا؟ لوگوں کا قبلہ کہاں ہوگا؟

روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین نے کوفے کی مسجد میں خطاب فرماتے ہوئے کہا اے اہل کوفہ! للہ تعالیٰ نے تمہیں جو فضل وشرف عطا کیا ہے وہ کسی اور کو عطا نہیں کیا۔ تمہاری یہ مسجد آدم کا گھر ہے، نوح اور ادریس کا گھر ہے اور ابراہیم کی مسجد ہے... اور دن اور روات کی گردش ختم ہونے سے قبل حجر اسود اس میں نصب کیا جائے گا۔(۲)'' ان کا دعوی ہے کہ ان مہدی نے یہ فرمایا ہے میں یثرب آؤں گا اور حجرے کو گرا دوں گا۔(۳)

عہد حاضر کے شیعہ عالم اور ان کے آیت اللہ حسین الخراسانی کا کہنا ہے کہ بے شک شیعہ گروہ ہر وقت انتظار میں ہے کہ وہ دن آنے ہی والا ہے جب ایک مرتبہ پھر ان کے لیے مقدس علاقے فتح ہوں گے تا کہ وہ پورے اطمینان اور امن کے ساتھ مقدس علاقوں میں داخل ہوسکیں۔ اپنے رب کے گھر کا طواف کریں، مناسک حج ادا کریں، اور اپنے سادات ومشائخ کی قبروں کی زیارت کریں... اور ان علاقوں میں کوئی ظالم بادشاہ نہیں ہوگا جو ان کی عزت میں گستاخی کر سکے اور اسلامی حرمت کو تار تار کر سکے اور ان کے محفوظ خون کو بہا سکے۔ یا ظلم وسرکشی کرتے

۱۔ کتاب الغیبۃ: ۴۷۲۔ ح: ۴۹۲۔ فصل: فی ذکر طرف من صفاتہ ......"۔ الصراط المستقیم الی مستحقی التقدیم ۲/۲۵۴، فصل فی علامات القائم۔

۲۔ من لایحضرہ الفقیہ: ۱/۱۱۳، أبواب الصلاۃ و حدودھا، ح۱۷، باب فضل المساجد و حرمتھا..."۔ الوافي: ۱/۲۱۵، سوال الشیعۃ: ۵/۲۰۷۔۲۰۸، ح۱۸، باب تاکد استحباب قصد مسجد..."

۳۔ بحار الأنوار: ۵۳/۱۰۴، ح:۱۳۱، باب الرجعۃ

ہوئے ان کے اموال لوٹ سکے۔ اللہ ہماری آرزوئیں پوری فرمائے۔(۱)"

۱۷ مارچ ۱۹۷۹ء، بموافق ۱۸/۴/ ۱۳۹۹ کو عبادان میں ایک عوامی سرکاری محفل کا انعقاد انقلاب خمینی کی حمایت میں کیا گیا ہے۔ اس محفل میں ان کے ایک عالم ڈاکٹر محمد مہدی صادقی نے خطبہ دیتے ہوئے کہا مشرق ومغرب میں رہنے والے میرے مسلمان بھائیوں، میں پوری وضاحت کے ساتھ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کا حرم ہے جس پر یہودیوں کا ایک گروہ قبضہ کرے گا اور انہیں فتح کا وعدہ دیا۔(۲)" اسی طرح خمینی حکومت کے ذرائع ابلاغ میں اس عقیدے پر مشتمل تصاویر بکثرت شائع نشر کی جاتی ہیں۔ مثلاً ایک تصویر میں دائیں جانب مسجد حرام اور بائیں جانب مسجد اقصیٰ جبکہ ان کے درمیان میں ایک ہاتھ میں بندوق دکھائی گئی ہے اور اس کے نیچے یہ لکھا ہے: "ہم عنقریب دونوں قبلے آزاد کرائیں گے۔(۳)"

۵۔ آل داؤد کے حکم کی تنفیذ: (۴) شیعہ مذہب کے ثقہ عالم کلینی نے اپنی کتاب میں یہ عنوان قائم کیا ہے: "باب، جب ائمہ علیہم السلام کا غلبہ ہو جائے گا تو وہ داؤد اور آل داؤد کا حکم نافذ کریں گے اور ان سے دلیل طلب نہیں کی جائے گی۔ ان پر اللہ کی سلامتی، رحمت اور خوشنودی نازل ہو۔" پھر روایت بیان کی کہ علی بن حسین سے پوچھا گیا تم کس قانون کے مطابق فیصلے کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا آل داؤد کے قانون کے مطابق اور اگر کسی چیز نے ہمیں پریشان کیا تو وہ روح القدس جبرائیل بتا دیں گے۔(۵)"

تضاد بیانی: ابوجعفر سے مروی ہے کہ اس نے کہا امام القائم بعض فیصلے کرے گا تو ان کے کچھ ساتھی اسے ناپسند کریں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے پہلے لوگوں کی گردنیں آدم علیہ السلام کے حکم پر کاٹی جا چکی ہوں گی۔ لہٰذا القائم ان کے پاس آئے گا اور ان کی گردنیں کاٹ دے گا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ فیصلہ کرے گا تو کچھ ساتھی

۱۔ الاسلام علی ضوء التشیع: ۱۳۲، ۱۳۳۔ یہ کتاب دار التقریب قاہرہ و عبد یہ کی گئی۔ اس کے غلاف میں لکھا ہے کہ وہ کتاب عربی فارسی اور انگریزی میں نشر کی گئی ہے۔ اور ایرانی وزارت معارف کی طرف سے اسے سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔

۲۔ یہ خطبہ ۱۷ مارچ ۱۹۷۹ کو عبدان کے صورت الشورا الاسلامیہ سے دن ۱۲ بجے نشر کیا گیا۔

۳۔ مجلة الشهيد الايرانية: شمارہ نمبر ۴۶، بتاریخ ۱۶/۱۰/۱۴۰۰ھ۔ دیکھیے جريدة المدينة السعودية: ۲۷/۱۱/۱۴۰۰ھ

۴۔ یعنی وہ دین اسلام کو منسوخ کر کے یہودی مذہب کی طرف لوٹ جائیں گے

۵۔ اصول الكافي: ۱/ ۳۰۰، كتاب الحجة، ج ٤، باب في الأئمة..."

اسے ماننے سے انکار کردیں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے آباء داؤد علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق تلوار سے قتل کیے جا چکے ہوں گے۔ لہٰذا القائم ان کے پاس آکر انہیں بھی قتل کردے گا۔ پھر تیسرا فیصلہ کرے گا تو کچھ اصحاب اسے تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ وہ افراد ہوں گے جن کے سلف ابراہیم علیہ السلام کی قضا پر قتل ہوئے تھے۔ لہٰذا القائم ان کے پاس آئیں گے اور انہیں قتل کردیں گے۔ پھر چوتھا فیصلہ کریں گے جو محمد ﷺ کی قضا کے مطابق ہوگا تو کوئی شخص انکار نہیں کرے گا۔(۱)"

تعارض: خود شیعہ علماء نے یہ روایت کی ہے کہ جب اہل بیت کا القائم آئے گا تو وہ انصاف سے فیصلے کرے گا، رعایا میں عدل کرے گا، جو شخص اس کی اطاعت کرے گا تو اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے القائم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ بلاشبہ انہیں مہدی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ ایک پوشیدہ امر کی طرف ہدایت دیں گے۔ وہ انطاکیہ کی ایک غار سے تورات اور اللہ تعالیٰ کی تمام کتابیں نکال لائیں گے۔ پھر اہل تورات کے فیصلے تورات کے مطابق، اہل انجیل کے جھگڑوں کا فیصلہ انجیل کے مطابق، اہل زبور کے مقدمات کا فیصلہ زبور کے مطابق اور اہل قرآن کے فیصلے قرآن کے مطابق کریں گے(۲)۔ یعنی وہ ماسونیہ فرقے کی دعوت کا پرچم بلند کریں گے جو ایک عالمی مذہب (اتحاد بین المذاہب) کی علمبردار ہے۔؟!

امام باقر پر الزام تراشی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان بیٹھ کر لوگوں سے ایک نئی کتاب پر بیعت لے رہے ہیں۔ وہ کتاب عربوں پر بڑی سخت اور بھاری ہے۔(۳)"

تعلیق: اے مسکین عربی شیعو! اس کے باوجود کہ تمہاری سابقہ روایت اعتراف کرتی ہیں کہ تمہارا امام مہدی ایسی کتاب نکالے گا جو مسلمانوں کے موجودہ قرآن کے سوا کوئی اور ہوگی۔ اور یہ بھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ، علی

۱۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۸۹۔ ح۲۰۷۔ باب سیرہ و أخلاقه ......"

۲۔ الغیبة: ۲۳۷۔ ح: ۲۶۔ باب: ۱۳۔ ماروی فی صفته و سیرته ......"۔ بحارالأنوار: ۲۵/ ۳۵۱۔ ح: ۱۰۳۔ باب سیرہ و أخلاقه و عدد أصحابه ......"

۳۔ الغیبة: ۲۶۳۔ ح: ۲۴، باب: ۱۴، ماجاء العلامات... " الصراط المستقیم: ۲/ ۲۶۰۔ فصل فی علامات..."۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۱۳۵۔ ح: ۴۰، باب فضل انتظار الفرج ......"

حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی سیرت پر نہیں چلے گا۔ بحار الأنوار میں لکھا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو باعث رحمت بنا کر بھیجا تھا اور القائم علیہ السلام عذاب بنا کر بھیجے جائیں گے۔(۱)'' زرارہ نے ابو جعفر سے القائم کے بارے میں سوال کیا کیا القائم محمد ﷺ کی سیرت پر چلیں گے؟ اس نے جواب دیا بالکل نہیں، یہ ناممکن ہے۔ اے زرارہ وہ ان کی سیرت پر نہیں چلیں گے۔ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان! وہ کیوں؟ انہوں نے جواب دیا بے شک رسول اللہ ﷺ، اپنی امت کے لوگوں پر احسان ونرمی کرتے تھے اور ان کے دل اپنے ساتھ ملاتے تھے جب کہ القائم انہیں قتل کرے گا۔(۲)'' ان روایات کا تقاضا یہ ہے کہ القائم علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ، علی، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کی سیرت پر نہیں چلے گا؟

اے شیعو! کہیں تمہارا القائم منتظر یہودی ریاست اسرائیل یا مسیح دجال تو نہیں! آخر آل داؤد کے حکم کی تنقید ہی کیوں کریں گے؟ کیا یہ اس بات کا اشارہ نہیں کہ شیعہ مذہب کا اصل یہودیت ہے؟ کیونکہ اسرائیلی حکومت کے قیام سے آل داؤد کے حکم کی تنفیذ لازمی ہے۔ اور جب اسرائیلی حکومت قائم ہوئی تو اس کے ابتدائی اعمال میں سے مسلمانوں کا قتل اور خصوصاً عربوں کا قتل تھا۔ بنی اسرائیل کی یہ حکومت مسجد حرام اور مسجد نبوی کو منہدم کرنے کے خواب بھی دیکھتی ہے۔ ان کی تمنا ہے کہ وہ قرآن مجید کے بدلے میں ایک نئی کتاب منظر عام پر لائیں۔ شیعہ مذہب کے مؤسسین کا دعویٰ یہ ہے کہ ان کے بارہ ائمہ کی تعداد بنی اسرائیل کے بارہ اسباط کے موافق ہے، وہ جبرائیل علیہ السلام کو ناپسند کرتے ہیں جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ مَن كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ ۝ (البقرة: ۹۷۔ ۹۸)

''(اے نبی!) کہہ دیجیے! جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہے تو اس نے اس قرآن کو اللہ کے حکم سے آپ کے دل پر نازل کیا ہے یہ اس (کتاب) کی تصدیق کرتا ہے۔ جو اس سے پہلے نازل ہوئی اور مومنوں کے لیے ہدایت

۱۔ بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ح: ۹ سیرہ و اخلاقہ ...... ''

۲۔ الغیبة: ۲۳۱۔ ح: ۱۴۔ باب نمبر: ۱۳۔ ماروی فی صفتہ وسیرتہ...... '' بحار الأنوار: ۵۲/ ۳۵۳۔ ح: ۱۰۹۔ باب سیرہ وأخلاقہ ...... ''۔ یہ روایت ضعیف ظاہر کی گئی ہے۔

اور بشارت ہے۔ جو کوئی اللہ کا اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں اور جبرائیل ومیکائیل کا دشمن ہے تو بے شک اللہ بھی کافروں کا دشمن ہے۔''

۲: وراثت کے قانون میں تبدیلی: امام صادق پر بہتان بازی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کے درمیان چھپر تلے مواخات قائم کی تھی۔ یہ بھائی چارہ ان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ہوا تھا۔ اگر اہل بیت کا قائم آ گیا تو وہ اپنے اسی بھائی کو اپنا وارث بنائیں گے جن کے ساتھ چھپر تلے بھائی چارہ قائم ہوا تھا۔ وہ اپنے نسبتی بھائی کو وارث نہیں بنائیں گے۔(۱)''

سوال نمبر: ۱۴۷۔ کیا شیعہ علماء نے القائم کے ظہور کی تاریخ مقرر کی ہے؟

جواب: جی ہاں! اصول کافی میں ہے (۲) ''علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حیرت اور غیبت کا دور کتنا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا چھ دن، یا چھ مہینے یا چھ سال۔ میں نے عرض کی کیا یہ ہو کر رہے گا تو انہوں نے فرمایا ہاں جیسا کہ وہ پیدا ہو چکا ہے۔'' لیکن پھر یہ مہدی اس وقت کے بعد ظاہر نہ ہوا تو شیعہ علماء نے اس کے ظہور کی مدت ستر سال کر دی۔ لیکن وہ پھر بھی نمودار نہ ہوا تو انہوں نے مدت خروج ایک سو چالیس سال مقرر کر دی۔ لیکن وہ اس مدت میں بھی منظر عام پر نہ آیا تو شیعہ علماء نے اعلان کر دیا کہ مہدی کے خروج کا وقت متعین نہیں ہے۔ یہ اعلان طویل انتظار کے بعد کیا گیا جبکہ ان کی حیرت و پریشانی اپنی تمام حدود پھلانگنے لگی تھی۔!!

لہٰذا ان کا حجت اللہ کلینی روایت کرتا ہے ابو بصیر کہتا ہے کہ میں نے امام عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا القائم کب آئے گا تو انہوں نے فرمایا ان کے ظہور کی مدت مقرر کرنے والے کذاب ہیں۔ ہم اہل بیت مدت مقرر نہیں کرتے۔(۳)''

سوال نمبر: ۱۴۸۔ شیعہ علماء نے مہدی منتظر کے طویل انتظار کا اپنے عوام کے سامنے کیا بہانہ تراشا؟

جواب: انہوں نے اس کا حل یہ کہہ کر نکالا کہ ہر فقیہ، اس کا نائب اور ولی الأمر ہے۔ لہٰذا ابو جعفر پر بہتان بازی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا القائم کے آنے سے پہلے ہر لہرانے والا جھنڈا، اس کا لہرانے والا

۔ الاعتقادات: ۸۳۔ باب الاعتقادات فی النفوس و الأرواح۔

۔ ۱/ ۳۳۸۔ ح: ۷۔ باب فی الغیبة۔

۱۔ أصول الکافی: ۱/ ۲۷۵۔ کتاب الحجة، ح: ۳۔ باب کراهیه التوقیت۔

طاغوت ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے(۱)۔

مازندرانی کہتا ہے: اگر چہ وہ جھنڈا لہرانے والا حق بات کی دعوت دیتا ہو پھر بھی طاغوت ہے(۲)۔ پھر انہوں نے مہدی کی طرف سے ایک حکم نامہ تراشا جس کے ذریعے وہ انہیں کچھ اختیارات سونپتا ہے۔۔۔۔اور واقعاتی حوادثات میں تم ہمارے راویوں کی طرف رجوع کرنا کیونکہ وہ تم پر میری حجت ہیں اور میں حجت اللہ ہوں(۳)۔

اسی طرح شیعہ علماء کا اس رائے پر اتفاق ہوا کہ فقہاء کی ولایت، فتویٰ اور اس جیسے مسائل ہیں جبکہ ولایت عامہ جس میں حکومت کا قیام شامل ہے، وہ امام غائب کا خاص حق ہے حتی کہ وہ ظاہر ہو جائیں۔ پھر شیعہ علماء اسی رائے پر عمل پیرا رہے۔ حتی کہ خمینی طویل انتظار سے تنگ آ گیا کیونکہ اسے بھی اس خرافات کا حقیقی علم تھا۔ لہٰذا وہ کہنے لگا ہمارے امام مہدی کی روپوشی کو ایک ہزار سال گزر چکے ہیں اور مزید کئی ہزار سال گزر سکتے ہیں۔(۴)'' لہٰذا خمینی نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں کہا کہ ہم لوگوں پر حجت ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کی حجت تھے۔ اس لیے جو شخص ان کی اطاعت سے کنارہ کش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا سخت محاسبہ کریں گے(۵)۔ نیز کہا بہر حال انبیائے کرام نے انہیں وہ تمام ذمہ داریاں سونپ دی ہیں جو انہیں سونپی گئی تھیں اور جس چیز پر انہیں امانتدار بنایا گیا تھا، انہوں نے شیعہ فقہاء کو اس کا امانت دار بنایا ہے۔(۶)''

منہ توڑ جواب: شیعہ کے امام، حجۃ اللہ اور آیۃ اللہ خمینی کی یہ گواہی شیعہ مذہب کے فساد اور بطلان پر بڑی خطرناک گواہی ہے اور یہ کہ سابقہ صدیوں میں شیعہ علماء کا اجماع گمراہی پر تھا۔ اور ان کا ایک امام کی تعیین پر نص ہونے کا عقیدہ فاسد تھا جس عقیدے کی بنا پر انہوں نے صحابہ کرام پر کفر جڑے تھے، وہ تاریخ اور حالات کے

۱۔ الروضته من الکافی: ۸/ ۲۱۱۴۔ کتاب الروضة۔ح: ۴۵۲۔ حدیث نوح علیه السلام ...... "

۲۔ شرح اصول الکافی: ۱۲/ ۴۱۰۔

۳۔ الغیبة: ۱۷۷، ح: ۲۴۷، فصل: وأما ظهور المعجزات الدالة و مراتب .." فصل: ۳۰ الاحتجاج: ۲/ ۲۸۳، احتجاج الحجة القائم .. وسائل الشیعه: ۲۷/ ۱۴۰، ح: ۹ باب وجوب الرجوع فی القضاء.. "مرآة العقول: ۴/ ۵۵

۴۔ الحکومة الاسلامیه: ۲۶۔

۵۔ الحکومة الاسلامیه: ۸۰۔

۶۔ الحکومة الاسلامیه: ۸۰۔

ساتھ پوری طرح فاسد و باطل ثابت ہو گیا۔ لیجیے اب اس عقیدے سے نکلنے کے لیے ولایت فقہاء کا نیا عقیدہ تراش لیا گیا ہے۔ جبکہ امام قائم کا انتظار بہت طویل ہو چکا تھا اور وہ صاحب الزمان کے خروج سے مایوس ہو چکے تھے۔ لہٰذا وہ امام صاحب الزماں کے تمام اختیارات پر قابض ہو گئے۔ خمینی نے اپنے لیے اپنے ساتھیوں کے لیے اختیارات سمیٹتے ہوئے کہا اگر چہ امام کی روپوشی کے دوران کسی ایک شخص کے نائب ہونے کی نص موجود نہیں لیکن شرعی حاکم کی تمام خوبیاں اس دور کے اکثر فقہاء میں پائی جاتی ہیں۔(۱)"

سوال نمبر:۱۴۹۔ شیعہ عالم کا آل بیت کی محبت کا دعویٰ کیسا ہے؟

جواب: کلینی روایت کرتا ہے کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں اپنے شیعہ کو دیگر لوگوں سے الگ کروں تو میں انہیں صرف باتیں بنانے والا پاؤں گا۔ اور اگر میں ان کا امتحان لوں تو یہ مرتد نکلیں گے۔ اور اگر میں نے ان کا جائزہ لیا تو ہزار میں سے صرف ایک شخص نکلے گا۔ اور اگر میں نے انہیں قتل کرنا شروع کیا تو صرف میرے افراد ہی بچیں گے۔ بے شک یہ اپنے مسندوں پر بیٹھ کے نعرے مارتے ہیں ہم شیعان علی ہیں ...(۲)" نیز فرمایا اے مردوں جیسے لوگوں حالانکہ تم مرد نہیں ہو، بچوں جیسی عقل والو، ڈولی والی عورتوں جیسی ذہانت والو، اے کاش میں نے تمہیں نہ دیکھا ہوتا اور نہ میں تمہیں جانتا ہوتا۔ اللہ کی قسم! تمہاری جان پہچان ندامت کا سبب ہے، جو مذمت کا باعث بھی ہے۔ اللہ تمہیں ہلاک کرے یقیناً تم نے میرے دل کو پیپ اور میرے سینے کو غیظ و غضب سے بھر دیا ہے۔(۳)"

حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے شیعوں کو بددعا دیتے ہوئے فرمایا اے اللہ! اگر تو نے ان کو ایک وقت تک مہلت دینی ہے تو ان کو فرقوں میں تقسیم کر دے، اور ان کو مختلف مذاہب میں بانٹ دے، اور ان کے حکمرانوں کو ان پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ناراض کر دے کیونکہ بے شک انہوں نے ہمیں ہماری مدد کے لیے بلایا تھا۔ پھر انہوں نے ہم پر حملہ کر کے ہمیں قتل کر دیا۔(۴)" حسین رضی اللہ عنہ کو جب نیزوں سے زخمی کر دیا گیا تو

۱۔الحکومة الاسلامیه: ۴۹۔ ۴۹۔

۲۔الروضة من الکافی: ۸/ ۲۰۷۳۔ کتاب الروضة:ح: ۲۹۰۔ حدیث یأجوج مأجوج۔

۳۔ فروع الکافی: ۵/ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ کتاب الجهاد۔ ح: ۶۔ باب فضل الجهاد۔

۴۔الارشاد: ۲/ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ استشهاد الامام حسین۔ اعلام الوری:۱/ ۴۸۶ فصل رابع: خروجه علیه السلام علی یزید۔ مثیر الأحزان: ۵۶۔

فرمانے لگے اللہ کی قسم! میرے خیال میں معاویہ میرے لیے ان سے کہیں بہتر ہے۔ ان کو دعوی ہے کہ میرے شیعہ ہیں حالانکہ انہوں نے میرے قتل کی سازش کی ہے اور میرا مال و متاع لوٹ لیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں معاویہ سے معاہدہ کر کے اپنی جان بچالوں اور اپنے اہل وعیال کو امن دے لوں تو وہ میرے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں اور میرے اہل وعیال اور اہل بیت ضائع ہو جائیں(۱)۔ اور جب زین العابدین نے کوفے کی عورتوں کو گریبان چاک کیے ماتم کرتے دیکھا اور ان کے ساتھ کوئی مرد بھی رو رہے تھے، تو بیماری کی وجہ سے نہایت نحیف آواز میں فرمایا یہ لوگ ہم پر رو رہے ہیں تو ان کے سوا ہمیں قتل کس نے کیا ہے(۲)؟ حضرت علی کی لخت جگر زینب فرمانے لگیں: ''اے کوفیو! اے دھوکے بازو، غدارو، ہماری مدد سے دست کش ہونے والو! تم نے اپنی جانوں کے لیے بدترین عمل آگے بھیجا ہے، اللہ کا غصہ تم پر ہے اور تم عذاب میں ہمیشہ رہو گے۔ تم میرے بھائی کو روتے ہو؟ ہاں اللہ کی قسم! تمہیں رونا چاہیے۔ اب تمہارے لیے رونا پیٹنا ہی لائق ہے۔ لہٰذا جی بھر کر رو ؤ اور بہت تھوڑا ہنسو۔ تم اس جنگ کی عار اور ذلت و رسوائی سمیٹنے والے ہو اور تم اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹے ہو، اور تم پر ذلت اور مسکینی ماردی گئی ہے۔(۳)'' اور امام باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر سارے لوگ ہمارے شیعہ ہوتے تو ان میں تین چوتھائی ہمارے بارے میں شکوک وشبہات کا شکار ہوتے اور آخری چوتھائی احمق ہوتے۔(۴)'' اور جب شیعہ زعماء ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہمیں ایسا برا لقب دے دیا گیا ہے جس نے ہماری کمر توڑ دی ہے اور ہمارے دل مردہ کر دیے ہیں اور حکمرانوں نے ہمارے خون بہانا حلال کر لیا ہے کیونکہ ان کے فقہاء نے انہیں ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابو عبد اللہ نے پوچھا تمہاری مراد ''الرافضہ'' ہے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم یہ برا لقب تمہیں انہوں نے نہیں دیا، لیکن یہ نام تمہیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے(۵)۔

۱۔الاحتجاج:۲/ ۲۹۔ احتجاج فاطمه الصغری علی أهل الكوفة۔

۲۔الاحتجاج:۲/ ۱۰۔ احتجاجه علی من انكر ...... "

۳۔ بحار الأنوار: ۴۵/ ۱۶۲۔ باب الوقائع المتأخره ...... "

٤۔بحار الأنوار: ٤٦/ ۲۵۲۔ح: ٤٥۔ باب معجزاته و معالی أموره ...... "

٥۔الروضه من الكافی: ۸/ ۱۹۵۳۔ح: ٤٥: ٦خطبه الطالوتية۔

صفوی حکومت کے شیخ مجلسی نے ایک عنوان قائم کیا ہے ''رافضہ کی فضیلت اور اس نام کی تعریف کا بیان''۔ اس باب کے تحت چار احادیث ذکر کی ہیں(۱)۔

شیعہ کے لیے رسوا کن روایت: علی بن یزید الشامی، ابوالحسن علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں جتنی آیات نازل فرمائی ہیں وہ سب اہل تشیع کے بارے میں ہیں۔(۲)''

سوال نمبر: ۱۵۰۔ کیا شیعہ علماء کی گالیوں اور لعنتوں سے آل بیت رضی اللہ عنہم محفوظ ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ شیعہ علماء نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا تمام آل بیت کو مرتد قرار دیا ہے۔ لہٰذا شیعہ علماء روایت کرتے ہیں کہ ابوجعفر رحمہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو چار افراد کے سوا تمام مرتد ہو گئے تھے۔ وہ چار جو مسلمان باقی رہے وہ یہ ہیں: علی، مقداد، سلمان اور ابوذر۔(۳)'' اسی طرح وہ حضرت علی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ اسلام قبول کرنے میں پس و پیش کرتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مہلت طلب کی۔ یہ دعویٰ بھی کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا بے شک یہ دین میرے آباء کے دین کے مخالف ہے لہٰذا میں اس میں غور و فکر کر کے اسے قبول کروں گا۔(۴)''

شیعہ کی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ سفیان بن لیلیٰ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو '' مُذِلُّ الْمُؤمنین '' (مومنوں کو ذلیل کرنے والا) کا لقب دیا تھا(۵)۔ جب انہوں نے خلافت کے معاملے میں حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما کے حق میں دستبرداری کا اعلان کیا تھا۔ بلکہ حسن رضی اللہ عنہ کے لشکریوں نے حملہ کر کے ان

۱۔بحار الأنوار: ۶۸ / ۹۶۔

۱۔ رجال الکشی: ۴/ ۲۵۱۔ح:۲۷۔ نمبر: ۱۲۶۔ ماروی فی محمد بن أبی زینب ...... "۔ بحار الأنوار: ۶۵/ ۱۶۰۔ ح: ۲۰۔ باب صفات الشیعه وأصنافهم ...... "

۲۔ تفسیر العیاشی: ۱/ ۲۲۳۔ح: ۱۴۹۔ تفسیر الصافی: ۱/ ۳۸۹(سورة آل عمران) تفسیر البرهان:۱/ ۳۱۵۔ بحارالأنوار: ۳۳۳۔ح:۴۶۔ باب فضائل سلمان ...... "

۴۔سعد السعود: ۲۱۶۔فصل : فیما نذکره من مجلد آخر ...... "

۵۔دیکھیے: الاختصاص: ۸۲۔ تحف العقول عن آل رسول: ۳۰۸۔ وصیته علیه السلام لأبی جعفر ...... " دلائل الامامة: ۱۶۶۔ ح:۸ تنزیه الأنبیاء: ۱۶۹(الوجه فی مسألة الحسن لمعاویة)۔

کا خیمہ لوٹ لیا تھا اور ان سے مال و متاع چھین لیا تھا اور ابن بشیر الأسدی نے ان کی پشت پر نیزہ مار کر انہیں شدید زخمی کر دیا تھا۔ لہٰذا انہیں زخمی حالت میں مدائن بھیج دیا گیا۔(۱)"

حضرت جعفر بن علی کے بارے میں کہتے ہیں: "جعفر اعلانیہ فسق و فجور کرتا ہے، وہ فاجر اور بے حیا ہے، شراب کا عادی ہے۔ آدمیوں میں سب سے حقیر اور کم تر ہے۔ اپنی عزت تار تار کرنے والا ہے، خود اپنی نظروں میں نہایت ہلکا اور بے وقعت ہے......(۲)"

شیعہ کا نامور محدث زرارہ۔ اللہ اسے ذلیل و رسوا کرے۔ ابو عبداللہ کی داڑھی میں گوز مارتا تھا۔ زرارہ کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے تشہد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

میں نے کہا التحیات و الصلوات بھی تشہد کا حصہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں التحیات و الصلوات بھی حصہ ہے۔ جب میں ان کے پاس سے نکلا میں نے کہا اگر کل ملاقات ہوئی تو میں مسئلہ پھر پوچھوں گا۔ میں نے اگلے دن تشہد کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کل جیسا جواب دیا۔ میں نے کہا: "التحیات و الصلوات" بھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں: "التحیات و الصلوات" بھی حصہ ہے۔ میں نے پھر دل میں سوچا کہ کل پھر یہی سوال کروں گا۔ اگلے دن میں نے پھر یہی سوال کیا تو انہوں نے پھر وہی جواب دیا۔ میں نے پوچھا: "التحیات و الصلوات" بھی پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں یہ بھی پڑھا کرو۔ جب میں ان کے پاس سے اٹھا تو میں نے ان کو داڑھی میں گوز مارا (زور سے ہوا خارج کی) اور کہا یہ کبھی فلاح نہیں پائے گا۔(۳)"

۱۔ رجال الکشی: ۲/ ۱۰۶۔ نمبر: ۵۱۔ ح۱ (عبد اللہ بن عباس)۔ بحار الأنوار: ۴۲/ ۱۲۸۔ ح: ۱۱ باب أحوال رشید الهجری ...... "

۲۔ أصول الکافی: ۱/ ۳۸۶۔ کتاب الحجة، ح:۱ ۔ باب مولد أبی محمد الحسن ...... "

۳۔ رجال الکشی: ۲/ ۱۴۴۔ نمبر: ۶۳۔ ح: ۵۸۔ (زرارة بن أعین)

اے شیعو مولویو! کیا ایسی بے ادبی بھی روا ہے؟ کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟!!

شیعہ مولویوں کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد:

[يَدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهٗ وَ مَا لَا يَنۡفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الۡبَعِيۡدُ]

''وہ اللہ کے سوا ان کو پکارتے ہیں جو نہ نقصان دے سکتے ہیں نہ نفع دے سکتے ہیں یہی دور کی گمراہی میں ہے۔''

حضرت عباس، رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(۱)'' جب کہ ملاں کلینی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیا ہے۔(۲)''

شیعہ علماء اپنے امام الرضا کے بیٹے کے بارے میں شک میں مبتلا ہیں کہ وہ ان کا بیٹا ہے یا نہیں، بلکہ ان کی بیوی پر زنا کا الزام لگاتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے قیافہ شناس کو بلا کر اس کی تحقیق کرائی۔ جب قیافہ شناس نے انہیں امام رضا کا بیٹا قرار دیا تب جا کر انہوں نے اسے اپنا امام تسلیم کیا(۳)۔

کلینی فروع میں روایت کرتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی پر راضی نہ تھیں۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم (شادی کے بعد) میرا غم شدید ہوگیا، میرا فقر بڑھ گیا اور میری بیماری طویل ہوگئی ہے۔(۴)''

سوال نمبر:۱۵۱۔ شیعہ علماء کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی بیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: شیعہ علماء لکھتے ہیں تاریخی روایات کی تحقیق کے بعد ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی کہ رسول اللہ کی الزہرا کے سوا بھی کوئی بیٹی تھی، بلکہ ظاہر یہ لگتا ہے کہ باقی بیٹیاں خدیجہ کی اپنے پہلے خاوند سے اولاد تھیں(۵)۔ بلکہ ان کا علامہ علی الکوفی لکھتا ہے بے شک رقیہ اور زینب جو عثمان کی بیویاں تھیں وہ نہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں تھیں اور نہ رسول اللہ کی بیوی خدیجہ کی اولاد تھیں(۶)۔

۱۔ رجال الکشی: ۱/ ۶۰۔ نمبر: ۱۵۔ح: ٤ (عبد اللّٰه بن عباس)

۲۔ دیکھیے: أصول الکافی: ۱/ ۱۷۷۔ کتاب الحجة: ح: ۲۔ باب فی شأن (انا أنزلناه فی لیلة القدر)

۳۔دیکھیے: اصول الکافی: ۱/ ۲۳۸۔ کتاب الحجة:ح: ١٤۔ باب الاشارہ والنص ......''

٤۔ کشف الغمة فی معرفة الأئمة: ۱/ ١٤٩۔ ۱۵۰۔

۵۔ دائرۃ المعارف الاسلامیہ الشیعیته: ۱/ ۲۷،مزید دیکھیے کشف الغطاء عن خفیات مبهمات الشریعة الغراء:۵۔

٦۔ الاستغاثة فی بدع الثلاثة: ۱/ ٦٤۔

سوال نمبر:۱۵۲۔طینہ (گارا) کے بارے میں شیعہ کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: ان کا عقیدہ ہے کہ شیعہ کو خاص قسم کے گارے سے پیدا کیا گیا ہے۔ جب کے سنی مسلمان دوسری قسم سے پیدا کیے گئے ہیں۔ پھر ان دونوں قسم کے گاروں کو ایک خاص طریقے سے ملایا گیا۔ لہٰذا شیعہ جتنے جرائم اور گناہ کرتے ہیں وہ سنی گارے کی تاثیر کی وجہ سے ہیں اور سنی لوگ جتنی نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے اور نیکی اور امانتداری کرتے ہیں وہ شیعی گارے کی تاثیر سے ہوتا ہے۔ پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو شیعہ کی تمام برائیاں اور سیاہ کرتوت اہل سنت پر ڈال دیئے جائیں گے اور اہل سنت کی نیکیاں شیعہ کو دے جائیں گی۔(۱)"

الجزائری لکھتا ہے: "ہمارے اصحاب نے یہ روایات بے شمار سندوں کے ساتھ امہات الکتب اور دیگر کتابوں میں درج کی ہیں، لہٰذا ان کا انکار یا انہیں اخبار آحاد قرار دینے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی بلکہ یہ تعداد کے لحاظ سے مستفیض بلکہ متواتر کے درجے کو پہنچ گئی ہیں(۲)۔

تعلیق: شیعہ کا یہ دعویٰ ابلیس کے اس دعوے جیسا ہے جب اس نے کہا تھا:

[قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ] (ص: ٧٦)

"اس نے کہا میں اس (آدم) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔"

لیکن ان کا یہ عقیدہ قضا وقدر کے مخالف ہے۔ جیسا کہ سوال نمبر:۸۹ میں گزر چکا ہے۔

١۔ علل الشرائع: ٢/ ٤٩٠۔ ٤٩١۔ح: ١۔ باب العلة التی من أجلها قد یرتکب المؤمن المحارم.."۔ بحار الأنوار: ٥/ ٢٤٦۔ ٢٤٨۔ ح: ٤٦۔ باب الطینة والمیثاق ۔ اصول الکافی میں کلینی نے بھی ایک عنوان قائم کیا ہے: "باب: مومن اور کافر کے گارے کا بیان" ۲/۲۲۳ اس باب میں سات احادیث ذکر کی ہیں۔ لیکن ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا حتی کہ مجلسی کے دور میں ان کی تعداد: ۶۷ ہو چکی تھی۔ [دیکھیے: ۵/۲۲۵۔۲۷۶]۔ اور یہ تعداد عہد حاضر تک بڑھتی ہی جا رہی ہے۔؟!

٢۔الأنوار النعمانیة: ١/ ٢٩٣ (نور طینی)

☆☆☆

چند مضحکہ خیز اقتباسات

۱: روایت کرتے ہیں کہ حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی ہر بیماری کی شفا ہے اور یہ دوائے اکبر ہے(۱)۔

۲: حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی پر سجدے کرنے سے ساتوں زمینوں تک نور حاصل ہوتا ہے(۲)۔

۳: حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی افضل ترین افطاری ہے(۳)۔

۴: اپنے بچوں کو حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی سے گھٹی دو کیونکہ وہ امان ہے۔(۴)"

سوال نمبر: ۱۵۳۔ شیعہ علماء کا اہل سنت کے بارے میں عقیدہ کیا ہے، جنہیں وہ نواصب(۵) اور العامۃ کے نام دیتے ہیں؟

جواب: شیعہ کا اجماع ہے کہ سنی مسلمان جہنمی ہیں۔ البتہ دنیا میں ظاہری طور پر ان پر مسلمانوں والے احکام لاگو ہوں گے۔ زین العابدین بن علی العاملی جس کا لقب "الشہید الثانی" (دوسرا شہید) ہے، وہ کہتا ہے جن علماء نے اہل خلاف کو مسلمان کہا ہے، وہ اس لحاظ سے ہے کہ ظاہر میں ان پر مسلمان والے احکام لاگوں ہوں گے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ حقیقت میں بھی مسلمان ہیں۔ اسی لیے شیعہ علماء نے ان کے جہنمی ہونے پر اجماع

١۔ من لا يحضره الفقي: ٢/ ٥١١۔ كتاب الزيارات۔ ح: ١۔ باب فضل تربة الحسين ......"۔ كامل الزيارات :٤٦٢۔ ح: ٤۔ الباب: ٩١۔ مايستحب من طين قبر الحسين وأنه شفاء"۔ كتاب المزار: ١٢٥۔ ١٤٣۔ باب فضل طين قبر الحسين۔ تهذيب الأحكام: ٦/ ١٣٤٢۔ كتاب المزار ح: ١١۔ باب حد حرم الحسين ......" روضة الواعظين: ٤١١۔ مجلس في ذكر فضل المدينة ......"۔ مكارم الأخلقي: ١٦٧۔ وسائل الشيعه: ١٤/ ٥٢٤۔ ح: ١ باب استحباب استصحاب التربة الحسينية في السفر ......"

٢۔ من لايحضره الفقيه: ١/ ١٢٨۔ ابواب الصلاة و حدودها۔ ح: ١..، باب استحباب السجود على تربة الحسين.."

٣۔ بحار الأنوار: ٨٨/ ١٣٣۔ ح: ٣٣۔ باب عمل ليلتي العيدين و يومهما ......"

٤۔ كتاب المزار: ١٤٤۔ باب طين قبر الحسين۔ تهذيب الأحكام: ٦/ ١٣٤٢۔ كتاب المزار ح: ١٢۔ باب حد حرم الحسين ......"

۵۔ شیعہ عالم حسین آل عصفور اپنی کتاب "المحاسن النفسانية في أجوبة المسائل الخراسانية" میں لکھتا ہے: چھٹا مسئلہ: ۱۴۷، ائمہ کی روایات اعلان کرتی دکھائی دیتی ہیں کہ ناصبی سے مراد سنی ہے... اور اس میں کوئی کلام نہیں کہ ناصبہ سے مراد سنی ہیں)

نقل کیا ہے۔(۱)‘‘

مجلسی اہل سنت کے بارے میں کہتا ہے بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے بلکہ بہت ساری روایات کہتی ہیں کہ اہل سنت دنیا میں بھی کافروں کے حکم میں ہیں۔لیکن جب اللہ کو علم ہوا کہ جابر حکمران اوران کے پیروکار شیعہ پر غالب آجائیں گے اور شیعہ ان کے ساتھ رہنے پر مجبور ہو جائیں گے اوران سے بچنا ناممکن اور ان کے ساتھ رہنا سہنا اوران کے ساتھ شادیاں کرنا شیعہ کی مجبوری ہوگی،تو اللہ نے شیعہ کے لیے آسانی کرتے ہوئے ان کو مسلمانوں کا حکم دیا ہے۔لیکن جب القائم کا ظہور ہوگا تو وہ ان پر تمام معاملات میں کافروں والے احکامات نافذ کریں گے اور آخرت میں کافروں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہوں گے۔ اس طرح تمام روایات کا معنیٰ متحد ہو جائے گا جیسا کہ المفید الشھید الثانی نے اس طرف اشارہ کیا ہے(۲)۔

۲: شیعہ اجماع کے مطابق سنی مسلمان کافر اور نجس ہیں۔ان کا علامہ الجزائری سنیوں کے بارے میں لکھتا ہیں بلاشبہ سنی نجس ہیں اور وہ یہودی،عیسائی اور مجوسی سے بھی بدتر ہیں اور وہ شیعہ امامیہ کے اجماع کے مطابق کافر ہیں۔(۳)‘‘

۳: سنیوں کی نماز جنازہ پڑھنا اوران کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں۔

شیعہ کے امام خمینی کا کہنا ہے کہ صحیح موقف یہ ہے کہ ہر مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا واجب ہے اگر چہ وہ حق کا مخالف ہو۔اور کافر کی تمام اقسام حتیٰ کہ مرتد کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔اوران لوگوں کا جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں جن پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے۔اور وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں مثلاً ’’نواصب‘‘(۴) مزید لکھا ہے تمام اسلامی فرقوں کا ذبیحہ حلال ہے سوائے ناصبیوں (سنیوں) کے اگر چہ وہ اسلام کا اظہار کریں(۵)۔

۴: اہل سنت زنا کی پیدائش ہیں: شیعہ کے استاد الاساتذہ کلینی نے ابو جعفر رحمہ اللہ پر بہتان بازی کرتے

۱۔ بحار الأنوار: ۸/۳۶۷۔ ۳۶۸۔ باب ذکر من یخلد فی النار و من یخرج منھا‘‘۔

۲۔ بحار الأنوار: ۸/ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ باب ذکر من فی النار و من یخرج منھا۔

۳۔ الأنوار النعمانیة: ۲/ ۳۰۶۔ ظلمة حالکة فی بیان أحوال الصوفیة و النواصب۔

٤۔ تحریر الوسیلة: ۱/ ٦٥ ۔ فصل فی أحکام الأموات: المسألة الثالثة۔

٥۔ تحریر الوسیله: ۲/ ۱۷٤۔ القول فی الذباحة و الکلام...... ‘‘ المسألة الأولیٰ۔

ہوئے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اے حمزہ! ہمارے شیعہ کے سوا تمام لوگ بدکارہ عورتوں (کنجریوں) کی اولاد ہیں۔(۱)"

عیاشی روایت کرتا ہے جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے اس کے پاس ابلیس حاضر ہوتا ہے۔ اگر اللہ کو علم ہو کہ یہ بچہ ہمارے شیعہ کا ہے تو اللہ اسے شیطان سے بچا لیتے ہیں اور وہ بچہ ہمارے شیعہ میں سے نہ ہو تو وہ شیطان اپنی شہادت کی انگلی اس بچے کی دبر میں ڈال دیتا ہے جس سے وہ بچہ بدکار ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ بچی تھی تو اس فرج میں انگلی ڈالتا ہے جس سے وہ فاجرہ بن جاتی ہے۔(۲)"

۵: سنی مسلمان بندر اور خزیر ہیں(۳)۔

۶: سنی مسلمانوں کو قتل کرنا اور دھوکہ دینا واجب ہے۔ ابن فرقد سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتا ہے میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آپ ناصبی کو قتل کرنے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اسے قتل کرنا حلال ہے، لیکن مجھے تیرے بارے میں ڈر لگتا ہے۔ لہٰذا اگر تم سنی کو قتل کرنے کے لیے اس پر دیوار گرا سکو یا اسے پانی میں غرق کر سکو تو کر دو، تا کہ تمہارے خلاف کوئی گواہی نہ مل سکے۔(۴)" اور ایک روایت میں ہے تم انہیں دھوکے سے قتل کرو۔(۵)"

۷: اہل سنت کا مال چرانا واجب ہے: روایت کرتے ہیں تمہیں سنی کا مال جہاں بھی ملے، لے لو اور خمس ہمیں ادا

۱۔ الروضة من الكافي: ۸/ ۲۱۰۹۔ كتاب الروضة: ح: ۴۳۱۔ حديث نوح عليه السلام يوم القيامة۔
بحار الأنوار: ۲۴/ ۳۱۱۔ ح: ۱۷۔ باب جوامع تأويل ما نزل ...... "

۲۔ تفسير العياشي: ۲/ ۲۳۴۔ ح: ۷۳۔ تفسير البرهان: ۲/ ۱۳۹ (سورة الرعد)

۳۔ بحار الأنوار: ۲۷/ ۳۰۔ ح: ۳۔ باب أنهم يقدرون على احياء الموتى ...... "

۴۔ علل الشرائع: ۲/ ۶۰۱۔ ح: ۵۷۔ باب نوادر العلل۔ وسائل الشيعة: ۲۸/ ۲۱۷ ح: ۵۔ باب قتل من سب علياً ...... " بحار الأنوار: ۲۷/ ۲۳۱۔ ح: ۳۹ باب ذم مبغضهم وأنه كافر حلال الدم ...... "۔ الأنوار النعمانية: ۲/ ۳۰۷۔ ظلمة حالكة في بيان أحوال الصوفية والنواصب۔

۵۔ حوالہ سابق۔ "شرق الأوسط" اخبار کے ۱۴۱۸/۵/۱۳ھ کے اخبار میں یہ خبر آئی ہے کہ امارات عربیہ کو برآمد کیے جانے والے ایرانی پستہ میں سرطان کے خطرناک جراثیم پائے گئے ہیں۔"

کرو۔(۱)'' مزید روایت کرتے ہیں ناصبی (سنی) کا مال اور اس کی ملکیت ہر چیز حلال ہے۔(۲)''

۸: اہل سنت کے ساتھ اختلاف کرنا واجب ہے: شیعہ کا صدوق علی بن اسباط سے روایت کرتا ہے کہ اس نے کہا میں نے رضا سے عرض کی کوئی ایسا واقعہ ہو جاتا ہے جس کی معرفت کے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن میرے علاقے میں آپ کا ولی بھی نہیں ہوتا کہ میں اس سے مسئلہ پوچھ لیتا، تو پھر میں کیا کروں؟ انہوں نے فرمایا شہر کے (سنی) مفتی سے مسئلہ پوچھ لو۔ وہ جو فتویٰ دے اس کے الٹ عمل کرو، کیونکہ حق اسی میں ہوگا۔(۳)''

نیز روایت کرتے ہیں صادق رحمہ اللہ نے دو مختلف احادیث کے بارے میں فرمایا ان احادیث کو عامہ کی روایات پر پیش کرو۔ جو ان کی روایات کے موافق ہو، اسے چھوڑ دو اور جو ان کی روایات کے مخالف ہو اس پر عمل کر لو۔(۴)''

۹: اہل سنت پر لعنت بھیجنا واجب ہے اور یہ عظیم ترین عبادت ہے: محمد حسن نجفی لکھتا ہے بلکہ شاید کہ اہل سنت کی برسر عام ہجو کرنا عبادت گزاروں کی افضل ترین عبادت ہے۔ جب تک تقیہ مانع نہ ہو۔ لیکن اس سے بھی بہتر یہ ہے کہ ان کی غیبت کی جائے، جو کہ تمام ملکوں کے علمائے شیعہ اور عوام کی تمام ادوار میں سیرت رہی ہے۔ حتی کہ انہوں نے اس سے کتابیں بھر دی۔ بلکہ وہ ان کے نزدیک اُفضل ترین اطاعت اور کامل ترین قربت ہے اور اس بارے میں اجماع کے حصول کے دعوے میں بھی کوئی غرابت نہیں ہے جیسا کہ بعض علماء نے کیا ہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس بات کا دعویٰ شیعہ مذہب کے لوازمات میں سے ہو چہ جائیکہ وہ فقط قطعیات میں سے ہو۔(۵)''

اور لوازمات کا منکر شیعہ کے نزدیک کافر ہے۔ جیسا کہ متعدد بار ذکر ہو چکا ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی سوال کرنے

۱۔ تهذيب الأحكام: ٤/ ٨٤٩۔ كتاب الزكاة، ح: ٤۔ باب الخمس و الغنائم۔ السرائر: ٤٨٤ وسائل الشيعة: ١٧/ ٢٩٧۔ ٢٩٨۔ ح: ١۔ باب حكم مال الناصب ...... " الأنوار النعمانية: ٢/ ٣٠٨۔

٢۔ تهذيب الأحكام:٦/ ١٥٤٠۔ كتاب المكاسب: ح: ٢٧٥۔ باب المكاسب۔ وسائل الشيعه ١٧/ ٢٩٩۔ ح: ٢۔ باب حكم مال الناصب ...... "

٣۔ علل الشرائع: ٢/ ٥٣١، ح:٤، باب العلة التي من أجلها يجب الأخذ۔ تهذيب الأحكام ٢٧/ ١١٥، ١١٦، ح:٢٣۔ رسالة التعادل و التراجيح: ص ٨٢ ......"

٤۔ وسائل الشيعة؛ ٢٧/ ١١٨۔ ح: ٢٩۔ باب وجود الجمع بين الأحاديث ...... "

٥۔ جواهر الكلام: ٢٢/ ٦٢۔

والا یہ سوال کرے کہ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ اہل سنت کی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ آخر کیوں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ان جنازوں میں شرکت اس لیے کرتے ہیں کہ ان فوت ہونے والوں کے لیے بددعا کریں(۱)۔

شیعہ کا استاد ابن بابویہ القمی لکھتا ہے جب میت مخالف(۲) کی ہو تو چوتھی تکبیر میں یہ دعا مانگ: اے اللہ! اپنے اس بندے، اپنے بندے کے اس بیٹے کو ذلیل ورسوا کر، اے اللہ اسے آگ میں ڈال دے۔ اے اللہ! اسے اپنا دردناک عذاب دے اور اسے شدید سزا دے۔ اسے جہنم رسید کردے۔ اس کے پیٹ کو آگ سے بھر دے۔ اس کی قبر تنگ کردے کیونکہ یہ تیرے اولیاء کا دشمن اور تیرے دشمنوں کا دوست تھا۔ اے پروردگار! اس سے عذاب کم نہ کرنا، اس پر عذاب کے پہاڑ توڑ دے۔'' پھر جب اس کا جنازہ اٹھایا جائے تو کہو: ''اے اللہ تو اسے اوپر نہ اٹھانا اور نہ اسے پاک کرنا۔(۳)''

شیعہ عالم مفید لکھتا ہے: ''کسی اہل ایمان(۴) کے لیے جائز نہیں کہ وہ ولایت کے بارے میں حق کی مخالفت کرنے والے شخص کی میت کو غسل دے اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھے، الا یہ کہ تقیے کی ضرورت اس کا جنازہ پڑھنے کا تقاضا کرے تو پڑھ لے۔ اور اسے اہل خلاف کے طریقے کے مطابق غسل دے اور اس کے ساتھ سبز شاخ مت رکھے۔ اور جب اس کی نماز پڑھے تو اس کے لیے بددعائیں کرے اور اس کے حق میں دعائے خیر

۱۔ فروع الکافی: ۳/ ۱۲۲۔ کتاب الجنائز: باب الصلاۃ علی الناصب۔ اس باب میں ۷ احادیث ذکر کی ہیں۔

۲۔ ''مخالف'' سے شیعہ کی مراد وہ لوگ ہیں جو ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے ہیں۔ شیعہ کے عظیم آیت اللہ محمد سعید الحکیم اپنی کتاب "المحکم فی أصول الفقه" ۶/ ۱۹۴ میں لکھتا ہے ظاہر یہ ہے کہ "العامة" سے مراد وہ مخالفین ہیں جو شیخین سے محبت کرتے ہیں اور ان کی خلافت کو شرعی تسلیم کرتے ہیں۔ اس میں تمام فرقوں کے لوگ شامل ہیں)

۳۔ فقه الرضا: ۱۷۸۔ باب الصلاۃ علی المیت۔

۴۔ شیعہ علماء کے نزدیک اہل ایمان سے مراد، جیسا کہ ان کے محدث یوسف البحرانی نے بیان کیا ہے، وہ یہ ہے کہ ایمان، امام کی معرفت اور اس کی امامت کے قبول کرنے کا نام ہے۔'' الشهاب الثاقب: ۹۷ نیز لکھتا ہے: ''اخبار جس چیز پر دلالت کرتی ہے وہ یہ ہے کہ امامیہ کے سوا کسی کو اہل ایمان کہنا درست نہیں جیسا کہ پہلے بھی اس طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔ الحدائق الناضرة: ۲۲/ ۲۰۴)

نہ کرے۔(۱)"

شیعہ علماء اہل سنت کے ساتھ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ شیعہ شیخ الطوسی نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اہل حق کا مخالف کافر ہے لہٰذا اس کا حکم کافروں جیسا کرنا واجب ہے۔(۲)"

سوال نمبر:۱۵۴۔ کیا متعہ کی فضیلت میں روایات آئی ہیں؟ متعہ کے منکر کا کیا حکم ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ پر بہتان لگاتے ہوئے روایات کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے مومن عورت سے ایک بار متعہ کیا، گویا کہ اس نے ستر مرتبہ کعبہ کی زیارت کی۔(۳)" اور یہ کہ آپ ﷺ کو جس رات آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل ملے تو کہنے لگے اے محمد! بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے تیری امت میں سے عورتوں کے ساتھ متعہ کرنے والوں کو میں نے بخش دیا ہے۔(۴)"

شیعہ کے سید فتح اللہ الکاشانی نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے ایک بار متعہ کیا اس کا درجہ حسین کے درجے جیسا ہوگا۔ جس نے دو مرتبہ متعہ کیا وہ حسن کے درجے کو پہنچے گا، اور جس نے تین بار متعہ کیا وہ علی بن أبی طالب کے درجے جیسا درجہ پائے گا۔ اور جس نے چار مرتبہ متعہ کیا اس کا درجہ میرے درجے جتنا ہوگا۔ اور ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک متعہ نہ کیا جائے۔ لہٰذا روایت کرتے ہیں کہ بے شک متعہ کرنے تک مؤمن کامل نہیں ہوتا۔(۵)" اور جو شخص متعہ کا منکر ہو وہ شیعہ کے نزدیک کافر ہے۔

ان کا شیخ عاملی لکھتا ہے: ''متعہ کا حلال ہونا شیعہ امامیہ کے مذہب کی ضروریات میں سے ہے۔(۶)" اور ضروری امر کا منکر کافر ہے جیسا کہ متعدد بار تذکرہ ہو چکا ہے۔

۱۔ المقنعة: ۵۸۔ تهذيب الأحكام: ۱/ ۲۲۵۔ كتاب الطهارة۔ ح: ۱۴۹۔ باب تلقين المحتضرين ...... "

۲۔ تهذيب الأحكام: ۱/ ۲۲۵۔ مصباح التهجد: ۲۵۲۔ الكافي: ۱۵۷۔ غنيته النزوع: ۱۰۴ اشارة السبق: ۱۰۴۔ الجامع للشرائع: ۱۲۱۔ كفاية الأحكام: ۲۲۔ وسائل الشيعه: ۲/ ۷۶۹۔

۳۔ كشف الأسرار وتبرئة الأئمة الأطهار: ۳۵۔

۴۔ من لا يحضره الفقيه: ۳/ ۷۲۲۔ كتاب النكاح۔ ح: ۱۹۔ باب المتعة۔

۵۔ من لا يحضره الفقيه: ۳/ ۷۲۳۔ كتاب النكاح۔ ح: ۳۱۔ باب المتعة۔

۶۔ وسائل الشيعه: ۱۴/ ۴۴۱۔ ابواب المتعة۔ ح: ۳۲۔ باب اباحتها۔

تناقض: شیعہ علماء ہی حضرت علی رضہ اللہ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فتح خیبر والے دن گھریلو گدھے کا گوشت اور نکاح متعہ حرام قرار دے دیا تھا۔(۱)"

ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کسی نے متعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا خود کو اس گندگی میں مت ڈالو۔(۲)"

سوال نمبر: ۱۵۵۔ کیا شیعہ علماء کے نزدیک رضاعی بہن، زانیہ عورت، اور ایک عورت اور اس کی بیٹی سے متعہ کرنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! ان کے امام خمینی کہتے ہیں ہر قسم کا متعہ مثلاً شہوت کے ساتھ ہاتھ لگانا، گلے لگانا اور ران کو چھونا جائز ہے حتی کہ رضاعی بہن سے بھی جائز ہے(۳)" شیعہ کے علامہ الطّوسی کا کہنا ہے:" مجھے روایت کی گئی ہے کہ فاجرہ عورت سے متعہ کرنا جائز ہے مگر وہ اسے بدکاری ہی سے منع کرے(۴)"

زانیہ عورت سے متعہ کرنے کے بارے میں خمینی لکھتا ہے:" زانیہ کے ساتھ متعہ کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ زنا کاری میں مشہور بدکارہ عورت ہو۔ اور وہ اگر اس سے متعہ کرے تو اسے بدکاری سے روکے(۵)"

کتنے ہی متعہ کرنے والے ہیں جنہوں نے ماں بیٹی کے ساتھ بیک وقت متعہ کیا ہے۔ خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کو متعہ میں جمع کیا ہے۔ یا اپنی ہی خالہ سے متعہ کرتا رہا اور اسے علم بھی نہ ہوا۔ بلکہ یہ کام تو اکابر شیعہ کرتے رہے ہیں۔ ایک عورت سے متعہ کیا تو اس نے بیٹی کو جنم دیا۔ چند سالوں کے بعد اسی شیعہ نے اس بیٹی کے ساتھ بھی متعہ کر کے ثواب کمایا۔(۶)

۱۔ تهذيب الأحكام: ۷...... ۱۷۰۵۔ كتاب النكاح۔ ح: ۱۰۔ باب تفصيل أحكام النكاح۔ الاستبصار ۳/ ۶۸۹۔ وسائل الشيعه: ۱۴/ ۴۴۱۔ ابواب المتعة۔ ح: ۳۲۔ باب اباحتها۔

۲۔ النوادر: ۸۷۔ ح: ۱۹۸۔ باب نكاح المتعة ...... " مستدرك الوسائل: ۱۴/ ۴۵۵۔ غ: ۱۷۲۶۸۔ باب كراهية المتعة مع الغنى ...... "

۳۔ تحرير الوسيله: ۲/ ۲۴۲۔ كتاب النكاح۔ المسألة الثانية عشرة۔

۴۔ تهذيب الأحكام: ۷/ ۱۷۰۵، ۱۷۰۶۔ كتاب النكاح۔ ح: ۱۴۔ باب تفصيل أحكام للنكاح۔

۵۔ تحرير الوسيلة۔ ۲/ ۲۹۲۔ القول فى النكاح المنقطع...... المالة: ۱۸۔

۶۔ یہ بات شیخ موسوی نے اپنی کتاب كشف الأسرادو تبرئة الأطهار کے صفحہ ۴۶ پر لکھی ہے۔

سوال نمبر:۱۵۶۔ خُمُس کیا ہے؟اس کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: خُمُس (پانچواں حصہ) ایک ٹیکس ہے جو شیعہ علماء نے اپنے ائمہ کے نام پر شیعہ عوام پر لاگو کیا ہے۔اس سلسلے میں روایت بھی صادر کی کہ ''اور خمس ہمارے لیے فرض ہے۔(۱)''خمس تراشنے کے اسباب میں سے ایک سبب علماء اور طالب علموں کا شیعہ مذہب کے اتباع کو ورغلانا ہے۔ابوبصیر کہتا ہے میں نے پوچھا وہ کون سی چیز ہے جس کی بدولت انسان آسانی سے جہنم میں داخل ہوجاتا ہے؟فرمایا جس نے یتیم کے مال سے ایک درہم کھایا اور ہم یتیم ہیں۔(۲)''ایک اور روایت میں ہے بے شک خمس کی ادائیگی میں تمہارے رزق کی کنجی ہے۔(۳)''

تعلیق:ضریس الکناس بیان کرتا ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ لوگوں میں زنا کاری کیسے پھیلی؟ میں نے عرض کی میں آپ پر قربان! مجھے علم نہیں۔انہوں نے فرمایا ہم اہل بیت کے خمس کی وجہ سے،سوائے ہمارے پاکیزہ شیعوں کے۔کیونکہ خمس ان کے لیے ان کی پیدائش کے دن ہی سے حلال ہے(۴)۔

شیعہ علماء نے اپنی متعدد کتب میں لکھا ہے کہ ائمہ نے اپنے شیعہ سے خمس ساقط کر دیا تھا لیکن اس وقت کے شیوخ نے اس کی قید یہ لگائی کہ یہ مہدی کے خروج تک ہے،لیکن وہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔

شیعہ کے شیخ یحییٰ الحلی کا کہنا ہے کہ کسی شخص کے لیے امام کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر خمس میں تصرف جائز نہیں۔البتہ ان کی روپوشی کے دوران انہوں نے شیعہ کے لیے خمس وغیرہ حقوق میں تصرف حلال کیا ہے کہ وہ اس سے نکاح کے اخراجات،تجارت اور گھر وغیرہ کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔ صادق علیہ السلام نے فرمایا ہمارے شیعہ کے قبضے میں جتنی زمین ہے وہ اس میں تصرف کر سکتے ہیں حتی کہ القائم

۱۔ تفسیر العیاشی: ۲/ ۶۸۔ ح: ۶۵۔ من لا یحضره الفقیه: ۲/ ۲۷۳۔ح: ۹۔ تفسیر البرهان: ۲/ ۸۸۔ وسائل الشیعه: ۴۸۹۔ ابواب مایجب فیه الخمس ...... "

۲۔ من لایحضره الفقیه: ۲/ ۲۷۳۔ ح: ۱۰۔ وسائل الشیعه: ۹/ ۴۸۳۔ مفتاح الکتب الأربعة ۱۱/ ۲۵۹۔

۳۔ أصول الکافی: ۱/ ۴۱۹۔ کتاب الحجة۔ ح: ۲۵۔ باب الفیء والأنفال ...... "

۴۔أصول الکافی: ۱/ ۴۱۸۔ل کتاب الحجة: ح۔ ۱۶۔ باب الفیء والأنفال ...... " (یعنی جو خمس ادا نہیں کرتے ان میں زنا کاری عام ہوجاتی ہے")

کا ظہور ہو جائے۔ یہ ان کی مہربانی اور فضل ہے کہ انہوں نے اپنے شیعوں کے لیے یہ تصرف حلال کیا ہے۔(۱)''

سوال نمبر: ۱۵۷۔ براہ کرم شیعہ علماء کے تاجروں نے خمس کو موجودہ شکل دینے میں کن مراحل سے گزارا، مختصراً بیان کریں۔

جواب: پہلا مرحلہ: امامت کے مزعومہ سلسلے کے انقطاع اور مہدی مزعوم کی روپوشی کے بعد خمس امام غائب کا حق شمار کیا گیا تو بیس کے قریب چور میدان میں اتر آئے۔ ہر ایک امام نائب ہونے کا دعویدار تھا تا کہ امام کا خمس لوگوں سے وصول کر کے اس تک غار میں پہنچا سکے!!

دوسرا مرحلہ: دوسرے مرحلے میں ان چور نائبین کے حاسد پیدا ہو گئے تو انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ خمس ادا کرنا واجب ہے لیکن یہ رقم ان نائبین کو ادا کرنے کی بجائے زمین میں دبا دی جائے حتی کہ امام غائب ظاہر ہو گا تو اسے ادا کر دی جائے۔

تیسرا مرحلہ: تیسرے مرحلے میں کہنے لگے کہ خمس کی ادائیگی تو فرض ہے لیکن اسے زمین میں دبانے کی بجائے کسی امانت دار شخص کے پاس رکھا جائے۔ اور امانت دار کی یہ شرط صرف شیعہ فقہاء میں پائی جاتی ہے۔ اس لیے ان کے حوالے کیے جانے لگے تاکہ وہ اسے مہدی غائب کو دے آئیں(۲)۔

چوتھا مرحلہ: پھر کچھ ترقی ہوئی تو خمس کی ادائیگی فقہائے شیعہ کو کرنا واجب قرار پایا لیکن اس بار صرف حفاظت کی غرض سے نہیں بلکہ فقہاء اسے آل بیت کے مستحق فقراء میں تقسیم کریں گے(۳)۔

پانچواں مرحلہ: پانچویں مرحلے میں خمس کی تقسیم فقہاء کی صوابدید پر چھوڑ دی گئی کہ وہ جہاں مناسب سمجھیں انہیں صرف کر دیں۔ مثلاً اپنی کتابوں کی نشر و اشاعت وغیرہ۔ اس کے علاوہ فقیہ کو یہ حق دیا گیا کہ وہ سب سے پہلے ایک بہت بڑی مقدار اپنے حصے میں رکھ لے۔(۴)'' اور خصوصاً اس لیے بھی کہ ہر شیعہ فقیہ دعویدار ہے کہ وہ آل بیت میں سے ہے!

۱۔ الجامع للشرائع: ۱۵۱۔ باب الخمس والأنفال ...... '' مزید دیکھیے شرائع الاسلام فی مسائل الحلال و الحرام: ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ کتاب الخمس۔

۲۔ دیکھیے: مذهب الأحكام فی بيان الحلال و الحرام: ۱/ ۱۸۰۔

۳۔ الوسيلة الى نيل الفضيلة: ۱۳۷۔

٤۔ دیکھیے: العروة الوثقى: ۹/ ۵٤۸۔

پھر جب کچھ شیعوں نے بھاری رقوم فقہاء کے اکاؤنٹ میں جمع کرنے میں پس وپیش سے کام لینا شروع کر دیا تو انہوں نے ایک نئی روایت جاری کر دی کہ جس شخص نے امام غائب کا ایک درھم یا اس سے بھی کم ادائیگی سے روکا، وہ ائمہ پر ظلم کرنے والے اور ان کے حقوق غصب کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ بلکہ جو شخص یہ کام ضلال سمجھ کر کرتا ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔"

شیعہ علماء نے عوام سے زیادہ مال بٹورنے کے لیے باہمی مقابلہ بازی شروع کر دی اور انہوں نے اس کے لیے نت نئے طریقے متعارف کرانے شروع کر دیے مثلاً سب سے پہلے مال جمع کرانے والے کو خصوصی ڈسکاؤنٹ دی جانے لگی۔ پھر ڈسکاؤنٹ میں بھی ان کا مقابلہ لگ گیا کیونکہ سبھی اس شریف تجارت کے تاجر تھے۔ ایک عالم ٪۵۰ ڈسکاؤنٹ کا اعلان کرتا تو دوسرا اس سے زیادہ ڈسکاؤنٹ کا اعلان کر دیتا...... اس طرح ان تاجروں نے لوٹ مار جاری رکھی۔(۱) "اب آخری سالوں میں خمس کی آخری شکل یہ ہوگئی ہے کہ شیعہ فقہاء نے ایک فتوی جاری کیا ہے جس کی رو سے جو شخص حج یا عمرہ کرنا چاہتا ہے وہ اپنی پراپرٹی کا تخمینہ لگائے اور خمس فقہا شیعہ کو ادا کر کے حج وعمرے کے لیے جائے، وگرنہ اس کا حج وعمرہ باطل ہوگا۔(۲)

شیعہ علماء کو منہ توڑ جواب: عبداللہ بن سبان کہتا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: خمس صرف بکریوں میں خاص ہے۔(۳)"

شیعہ علماء کے خمس ٹیکس کا خلاصہ یہ ہے شیعہ علماء نے یہ عقیدہ قرون وسطی کے یورپی عیسائیوں سے لیا ہے جنہوں نے اپنے پیروکاروں پر مختلف ٹیکس اور عشر لاگو کیے تھے۔ عیسائی ویلز کہتا ہے کنیسہ نے اپنی رعایا پر عشر کا ٹیکس نافذ کیا تو یہ ٹیکس کوئی نفلی صدقہ یا نیکی کی غرض سے کیا جانے والا عمل نہ تھا بلکہ وہ ٹیکس کنیسہ کے حق کے طور پر وصول کیا گیا۔(۴)"

سوال نمبر: ۱۵۸۔ بیعت کے بارے میں شیعہ علماء کا عقیدہ کیا ہے؟

۱۔ دیکھیے: کشف الأسرار و تبرئة الأئمة الأطهار: ۷۴۔

۲۔ کتاب المناسك الحج: ۲۲

۳۔ من لایحضره الفقیة: ۲/ ۲۶۷۳۔ ح: ۶۔ تهذیب الأهکام: ٤/ ۸۵۰۔ الاستبصار: ۲/ ۳۹۲۔ وسائل الشیعه: ۹/ ٤۸۵۔ ح: ۱۔ باب، وجوب الخمس فی غنائم ...... "

٤۔ معالم تاریخ الانسانیة: ۳/ ۸۹۵۔

جواب: ابوعبداللہ پر بہتان بازی کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا القائم کے ظہور سے پہلے ہر جھنڈا لہرانے والا طاغوت ہے۔(۱)'' جو شخص اہل سنت کی عدالتوں سے اور حکمرانوں سے اپنے مقدمات کا فیصلہ کراتا ہے، اس کے بارے میں یہ فتویٰ جاری کیا گیا ہے کہ جو شخص حق یا باطل کا فیصلہ سنی عدالتوں یا حکمرانوں سے کراتا ہے تو وہ طاغوت سے فیصلہ کراتا ہے۔ اور جو فیصلہ اس کے حق میں کر دیا گیا تو وہ حرام لیتا ہے اگرچہ وہ اس کا ثابت شدہ حق ہو کیونکہ اس نے طاغوت کے حکم پر حق وصول کیا ہے(۲)۔

شیعہ کے آیت اللہ اور امام خمینی اس حدیث پر حاشیہ لکھتا ہے امام بذات خود بادشاہوں اور قضاۃ کی طرف رجوع کرنے سے منع کر گئے ہیں اور اب ان کی طرف رجوع کرنا طاغوت کی طرف رجوع کرنا شمار ہو گا(۳)'' شیعہ علماء کا یہ فتویٰ بھی ہے کہ اہل سنت کی حکومت میں شامل ہونا ناجائز نہیں الا یہ کہ وہ شخص سنی حکومت کو نقصان پہنچانے اور شیعوں کے نفع کا ارادہ رکھتا ہو، وگرنہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر وشرک کرنے جیسا عمل کرے گا۔'' لہٰذا ایک روایت صادر کرتے ہیں جو کہتی ہے کہ سلیمان جعفری کہتا ہے کہ میں نے ابوالحسن رضا سے کہا حکومت میں شمولیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا اے سلیمان (سنی) حکمرانوں کے ساتھ شامل ہونا، ان کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا کفر کے برابر ہے۔ سنی حکمرانوں کی طرف عملاً دیکھنا ایسا کبیرہ گناہ ہے جس سے جہنم لازم ہو جاتی ہے۔(۴)''

سوال نمبر: ۱۵۹ کیا شیعہ عقیدے کے مطابق القائم کے ظہور سے پہلے کسی شیعہ کے لیے جائز ہے کہ وہ حکمران کی بیعت کر لے؟

۱۔ الروضة من الكافي: ج۸/ ۲۱۱٤۔ح: ٤٥۲۔ الغيبة: ۲۹۔ ح۔ باب نمبر: ۵ وسائل الشيعه: ۱۵/ ۵۲۔ ح:٦۔ بحار الأنوار: ۲۵/ ۱۱٤۔ ح: ۱۵ مستدرك الوسائل: ۱۱/ ۳٤۔ح: ۱۲۳٦٤۔ باب حكم الخروج بالسيف قبل قيام القائم عليه السلام..."۔ مازندرانی کہتا ہے:''اگرچہ وہ پرچم بردار حق کی دعوت ہی دیتا ہو''۔ شرح اصول الكافي: ۱۲/ ٤۱۰۔

۲۔ أصول الكافي: ۲/ ۵۲۔ تهذيب الأحكام: ۱٦/ ۱۳۸۵۔ ح: ۵۲۔

۳۔ الحكومة الاسلامية: ۳۳ ۔ ۳٤، ۷٤۔

٤۔ تفسير العياشي: ۱/ ۲٦٤۔ ح: سورة النسآء۔

جواب: شیعہ شیوخ اپنے ائمہ سے جو روایات بیان کرتے ہیں وہ اس باب کی نصوص ہیں اور گیارہ صدیوں سے شیعوں کو یہی دعوت دے رہی ہیں کہ تقیے کی سوا کسی مسلمان حکمران کی بیعت کرنا جائز نہیں، اور شیعہ کے لئے واجب ہے کہ وہ ہر صبح القائم کی بیعت کی تجدید کریں۔

شیعہ علماء کی دعاؤں میں سے ایک دعائے عہد ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں ''اے اللہ میں آج اپنی بیعت کی تجدید کرتا ہوں۔ میں دنیا میں جتنے دن رہا اسی کی بیعت پر رہوں گا۔ امام القائم کا عہد، عقد اور بیعت میری گردن میں رہے گی میں اس سے کبھی بھی بدلوں گا نہ اس سے پیچھے ہٹوں گا(۱)۔ اس کا سبب یہ ہے عہد حاضر کے شیعہ عالم محمد جواد مغنیہ کہتا ہے حکمرانوں سے مخالفت کا شیعی اصول کسی صورت بدل نہیں سکتا جب کہ حکمران میں شرائط پوری نہ ہوں اور وہ شرائط یہ ہیں: نص، حکمت اور افضلیت... انہی شرائط کی وجہ سے شیعہ دینی اور ایمانی اعتبار سے حزب مخالف شمار ہوتی ہے۔(۲)''

سوال نمبر: ۱۶۰۔ ایک شیعی کے لیے مسلمان خلفاء کے ہاں کام کرنے کی اجازت کب ہے؟

جواب: شیعہ کے آیت اللہ الخمینی کہتا ہے میری طبیعت یہ کہتی ہے کہ ظالموں کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے کی اجازت اسلام کو دینی چاہیے جبکہ اس کام کے پیچھے اصلی ہدف مظالم سے بچنا یا حکمرانوں کے خلاف انقلاب برپا کرنا ہو۔ بلکہ یہ کام کرنا کبھی واجب ہو جائے گا، اس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے (۳)'' نیز کہتا ہے جائز تقیہ میں سے بھی ہے کہ کوئی شیعہ حکمرانوں کے قافلے میں شامل ہو جائے جبکہ اس کے شامل ہونے سے اسلام اور مسلمانوں کو کامیابی ملتی ہو۔ جیسے نصیر الدین طوسی نے کیا تھا۔(۴)''

معاصر عبدالہادی فضلی لکھتا ہے: ''امام منتظر کے ظہور کی تمہید اس طرح ہوگی کہ عملی سیاست میں قدم رکھ کر لوگوں میں سیاسی بصیرت پیدا کی جائے اور پھر مسلح انقلاب قائم کر دیا جائے۔(۵)''

۱۔ مفاتیح الجنان: ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ دعاء العهد۔

۲۔ الشیعه والحاکمون: ۲۴۔

۳۔ ولایة الفقیه: ۱۴۲۔ ۱۴۳۔

٤۔ الحکومة الاسلامیة: ۱۴۲۔

۵۔ فی الانتظار الامام: ۷۰۔ یہ شخص سعودی عرب کی ایک یونیورسٹی کا سابق استاد ہے۔

سوال نمبر۱۶۱: براہ کرم شیعہ کی چند تاریخی فتوحات کا تذکرہ فرمائیں جو رافضہ کے دعوے کے مطابق ان کی معتبر کتابوں سے حوالے پیش کریں؟

جواب: شیعہ نے آج تک کفار کی زمین سے ایک بالشت بھی فتح نہیں کی۔ بلکہ حسب استطاعت تمام کافروں کو آج تک مسلمان ممالک، ان کے راز اور اموال حوالے کرتے آئے ہیں، تاریخ اس کی شاہد ہے۔ مثلاً ابو طاہر القرمطی کی کرتوت جس نے بیت اللہ، کعبہ شریف اور ۳۱۷ھ میں حج کے لیے آنے والے حجاج کے ساتھ بدترین سلوک کیا۔ اس کی روداد خود شیعہ علماء نے بیان کی ہے۔ حجاج کرام بیت اللہ شریف امن وسلامتی کے ساتھ پہنچ گئے تھے اور وہ دنیا کے ہر ہر علاقے سے آئے تھے۔ انہیں اسی وقت خبر ہوئی جب ابو طاہر القرمطی نے ذوالحجہ یوم الترویہ کے دن ان پر دھاوا بول دیا۔ حاجیوں کے مال لوٹ لیے اور ان کے قتل کو حلال کر لیا۔ لہٰذا مسجد حرام کے صحن، مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں اور راستوں پر، اور کعبہ شریف کے اندر بے شمار حاجی قتل کر دیئے گئے۔ القرمطی کعبہ شریف کے دروازے پر بیٹھ گیا اور حجاج کرام کو کاٹ کاٹ کر اس کے اردگرد پھینکتا جا رہا تھا جبکہ وہ کہہ رہا تھا:

أَنَا لِلّٰهِ وَ بِاللّٰهِ أَنَا يَخْلُقُ الْخَلْقَ وَأُفْنِيهِمْ أَنَا.

"میں اللہ کے لیے ہوں اور میں اللہ کی ہی توفیق سے ہوں۔ وہ مخلوق پیدا کرتا ہے اور میں انہیں فنا کرتا ہوں۔"

القرمطی نے حاجیوں کو زمزم کے کنویں میں دفن کرنے کا حکم دیا۔ اور بہت سارے حاجی اپنی جگہوں پر حرم کی حدود میں اور کچھ مسجد حرام کے اندر دفن کر دیے گئے۔ زمزم کا قبہ گرا دیا گیا اور اس نے کعبہ شریف کو اکھیڑنے کا حکم دیا اور اس کا غلاف نوچ لیا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک شخص کو حکم دیا کہ چھت پر چڑھ کر بیت اللہ کا میزاب اتار پھینک، مگر وہ سر کے بل گرا اور مر گیا۔ اس کو دیکھ کہ وہ میزاب کعبہ اتارنے سے رک گیا۔ پھر اس نے حجر اسود اکھاڑنے کا حکم دیا۔ اس کی فوج کا ایک بدبخت آیا تو اس نے ایک بھاری ہتھوڑا حجر اسود کو مارا اور ساتھ کہنے لگا آج ابابیل کی فوج کہاں ہے؟ وہ کھنگر کنکریاں کہاں ہیں؟ پھر حجر اسود کو اکھیڑ کر ساتھ لے گئے۔ حجر اسود ان کے قبضے میں ۲۲ سال رہا اور ان سالوں میں حج نہیں ہوا کیونکہ لوگوں کو میدان عرفات میں وقوف سے روک دیا گیا تھا۔(۱)"

شیعوں کی تاریخی فتوحات کی دوسری مثال: عباسی خلیفہ المستعصم کے وزیر ابن علقمی شیعی کی کرتوت، یا نصیر

۱۔ دیکھیے: المسائل العبکریة: ۸۴۔ ۱۰۲۔

الدین طوسی کا سیاہ کارنامہ: ان دونوں نے مل کر اسلامی لشکر کو منتشر کیا۔ بے شمار فوجیوں کو بغداد سے بھگا دیا حتی کہ وہ صرف دس ہزار رہ گئے۔ ان دونوں نے تاتاریوں کے ساتھ ساز باز کر کے انہیں بغداد پر قبضہ کرنے کی ترغیب دلائی۔ انہوں نے تاتاریوں کو بغداد کے راز اور کمزور پوائنٹ سے آگاہ کیا۔ پھر جب تاتاری لشکر حملہ آور ہو گیا تو ابن علقمی نے مسلمانوں اور خلیفہ کو جنگ سے روک دیا اور انہیں یہ باور کرایا کہ تاتاری ان کے ساتھ صلح کے لیے آ رہے ہیں۔ اس لیے خلیفہ کو اپنے چند مصاحبین کے ساتھ تاتاریوں کے ساتھ صلح کے لیے جانے پر آمادہ کر لیا۔ دوسری طرف ابن علقمی اور اس کے بھائی طوسی نے تاتاریوں کو صلح نہ کرنے کا مشورہ دیا بلکہ خلیفہ اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کا مشورہ دیا۔ لہٰذا خلیفہ اور اس کے تمام مصاحبین قتل کر دیے گئے۔ پھر تاتاریوں نے بغداد پر زوردار حملہ کر کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اور ان میں سے کوئی زندہ نہ بچ سکا سوائے اہل ذمہ یہودیوں اور عیسائیوں کے۔!

اس طرح انہوں نے بغداد میں تقریباً دس لاکھ مسلمان قتل کیے۔ تاتاریوں کی اس خونریزی جیسی خونریزی اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (اور یہ خونریزی دو شیعوں ابن علقمی اور طوسی کا کارنامہ ہے) انہوں نے ہاشمیوں کو بھی قتل کر دیا اور عباسی اور غیر عباسی سب کی عورتوں کو لونڈیاں بنا لیا...(۱)" اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ شیعہ شیوخ ابن العلقمی اور اس کے دست راست طوسی کو اپنا جلیل القدر بزرگ شمار کرتے ہیں اور ان کی انتہائی عزت و احترام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ ان کے بھیانک کردار کو ان کی عظیم کاروائی اور معرکہ شمار کرتے ہیں۔ چنانچہ ملاں مجلسی نے ان الفاظ میں طوسی کو یاد کیا ہے۔ لکھتا ہے خواجہ نصیر الدین طوسی شیخ اعظم، اللہ ان کی روح کو پاک کرے، سلطان ہلاکو کے وزیر تھے۔(۲)" اور خمینی نے ان الفاظ میں اسے خراج تحسین پیش کیا ہے لوگوں کو خواجہ نصیر الدین طوسی اور اس جیسے لوگوں کی وفات کا آج تک افسوس ہے اور ان کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ انہوں نے اسلام کے لیے جلیل القدر خدمات سرانجام دی ہیں۔(۳)"

یہ کون سی جلیل القدر خدمات تھیں؟ خمینی کے استاذ خوانساری نے اس سے پہلے نصیر الدین طوسی کے

۱۔ مختصر أخبار الخلفاء: ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ أعیان الشیعہ: ۱/ ۳۰۵۔

۲۔ بحار الأنوار: ۱۰۶/ ۱۲۔ صورۃ اجازۃ الشیخ حسن بن الشهد..... "مزید دیکھیے: کشف الیقین: ۸۰۔

۳۔ الحکومۃ الاسلامیۃ: ۱۲۸۔

حالات زندگی لکھتے ہوئے بیان کر دی تھیں۔ اس کی مشہور ومعروف خدمات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے سلطان معظم ہلاکو خان سے ملاقات کی تھی اور پھر سلطان کے لشکر کے ساتھ مکمل تیاری کر کے دار السلام بغداد پہنچا تاکہ لوگوں کی اصلاح اور راہنمائی کی جا سکے... بنی عباس کے بادشاہ کو ختم اور اس کمینے کے ماننے والوں کو قتل کیا جا سکے۔ حتی کہ اس نے ان کے گندے خون کی نہریں بہا دیں جو دریائے دجلہ میں جا گریں اور وہاں سے ہلاکت کے گھر جہنم رسید ہو گئے۔(۱)''

لیجیے ایک اور شیعہ علامہ کی کارستانی ملاحظہ فرمائیں۔ خلیفہ رشید کا وزیر علی بن یقطین شیعہ تھا۔ اس نے ایک رات میں پانچ سو مسلمان قتل کیے۔ الجزائری لکھتا ہے کہ روایت میں آیا ہے کہ علی بن یقطین جو کہ رشید کا وزیر تھا، اس کے قید خانے میں مخالفین (سنیوں) کی ایک جماعت قید تھی اور علی بن یقطین خاص الخاص شیعہ تھا، اس نے اپنے سپائیوں کو حکم دیا تو انہوں نے قید خانے کی چھت قیدیوں پر گرا دی جس سے وہ سب مر گئے اور وہ تقریباً پانچ سو آدمی تھے...(۲)''

لیجیے شیعہ کے امام سلطان اعظم شاہ عباس اول کی کرتوت بھی سنتے جائیں۔ جب اس نے بغداد فتح کر لیا تو اس نے حکم دیا کہ امام ابو حنیفہ کی قبر کو لیٹرین بنا دیا جائے اور دو خچر اس کام کے لیے وقف کیے کہ جو شخص قضائے حاجت کے لیے امام ابوحنیفہ کی قبر پر بنی لیٹرین تک جانا چاہے وہ ان سرکاری خچروں کو استعمال کرے۔ وہ دونوں خچر بازار کے دروازے پر باندھ دیے گئے۔ پھر ایک دن اس نے قبر کے مجاور کو بلایا اور کہا اب تم اس قبر کی کیا خدمت کر رہے ہو جبکہ اس وقت ابوحنیفہ جہنم کے سب سے گہرے گڑھے میں پڑا ہے؟ تو اس نے جواب دیا یقیناً اس قبر میں ایک سیاہ کتا دفن ہے۔ تیرے دادا مرحوم شاہ اسماعیل نے تم سے پہلے جب بغداد فتح کیا تھا تو اس نے ابوحنیفہ کی ہڈیاں قبر سے نکلوا کر اس میں سیاہ کتا دفن کر دیا تھا۔ تو میں اسی کتے کی خدمت پر مامور ہوں۔ پھر شیعہ علامہ الجزائری نے اس واقعہ پر یہ تعلیق چڑھائی کہ وہ مجاور سچا تھا، کیونکہ شاہ اسماعیل مرحوم نے ایسے ہی کیا تھا۔(۳)''

۱۔ روضات الجنان: ٦/ ٣٠٠۔ ٣٠١۔ دیکھیے: الکنی و الألقاب: ١/ ٢٨٥۔

۲۔ الأنوار النعمانية: ٢/ ٣٠٨ (ظلمة حالكة ...... ")

۳۔ الأنوار النعمانية: ٢/ ٣٢٤۔ نور في الطهارة و الصلاة۔

سوال نمبر:۱۶۲۔ آخر میں یہ سوال کہ کیا شیعہ علماء ہم اہل سنت کے ساتھ ایک رب، ایک نبی ﷺ اور ایک امام پر جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: شیعہ کے امام نعمت اللہ الجزائری نے اس کا جواب دیا ہے: ''ہم اہل سنت کے ساتھ ایک معبود، ایک نبی اور امام پر جمع اور متحد نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کا رب وہ ذات ہے جس کا نبی ﷺ تھا۔ اور اس کے بعد اس کا خلیفہ ابو بکر ہے۔ ہم اس رب اور نبی کو نہیں مانتے۔ بلکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ بے شک جس رب کے نبی کا خلیفہ ابو بکر ہے وہ رب ہمارا رب نہیں اور نہ وہ نبی ہمارا نبی ہے۔(۱)''

خاتمہ: میرے مسلمان بھائی! شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے عقائد کے اس مختصر تعارف کے بعد خوب جان لے ہمارے اور مخالف فرقوں کے درمیان اتحاد کتاب وسنت کے انھی اصولوں کے مطابق ہی ہو سکتا ہے جن کی نشاندہی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں کی گئی ہے۔

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْن

(آل عمران: ٦٤)

''آپ کہہ دیجیے: اے اہل کتاب: ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو رب نہ بنائے پھر اگر وہ منہ موڑیں تو تم کہہ دو اس بات کے گواہ رہو کہ بے شک ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں۔''

اس آیت میں باطل فرقوں سے اتحاد کے جو اصول بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ اللہ کی توحید، شرک سے اجتناب، شریعت سازی میں اللہ کے احکامات کی اطاعت، اور خاتم الانبیاء والرسل ﷺ کی مکمل تابعداری۔''

لہٰذا ہر لڑنے والے فرقے کے سامنے یہی آیت رکھنا واجب ہے۔ ہر وہ جدوجہد جو اتحاد کے لیے کی جائے اور ان اصولوں کو مدنظر نہیں رکھا جائے گا وہ باطل ہوگی، باطل ہوگی باطل ہوگی۔(۲)''

بلاشبہ عہد حاضر کے شیعہ علماء دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے مسلمانوں کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں، اور وہ دعوت

۱۔ الأنوار النعمانية: ۲/ ۲۷۸۔ نور في حقية دين الامامية وأنه يحب اتباعه دون غيره۔

۲۔ الابطال لنظرية الخلط بين الاسلام وغيره من الأديان: ۲۹ مؤلف: شيخ بكر بن عبد الله أبو زيد۔ رحمه الله۔

دیتے ہیں کہ مسلمان ان کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ لیکن مسلمان ان کی کتابوں کو کیسے حجت مان لیں اور ان پر کیونکر اعتماد کریں جبکہ ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید پر طعن و تشنیع کی گئی ہے کہ وہ محرف اور ناقص ہے۔ ان کی اس باطل تاویل کے ہوتے ہوئے کتاب اللہ پر مسلمانوں کا ان سے اتحاد کیسے ممکن ہے؟ وہ قرآن مجید کی باطنی تفسیر کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مزید برآں مسلمان ان کے دعووں سے کیسے محفوظ ہوں گے کہ قرآن مجید کے بعد ان کے ائمہ پر خصوصی آسمانی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔

سنی مسلمان، شیعوں کے ساتھ سنت نبوی پر کیسے اکٹھے ہوں گے جب کہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کے بارہ ائمہ کے اقوال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرامین جیسے مقدس ہیں؟ ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شریعت کا ایک جزء امت سے چھپا لیا تھا اور وہ جزء ائمہ کو بطور خاص عنایت فرمایا تھا۔ شیعہ رقاع کی کہانیوں اور افسانوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے دین کی بنیاد بناتے ہیں، جھوٹے اور دجال راویوں کی روایات قبول کرتے ہیں اور نبی ﷺ کے بعد بہترین مخلوق صحابہ کرام کو طعن و تشنیع کرتے ہیں؟!

سنی مسلمانوں کا شیعوں سے اتحاد کیسے ممکن ہے جبکہ وہ بد بخت رسول رب العالمین ﷺ کی ازواج مطہرات، امہات المومنین عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما پر زنا کی تہمت لگاتے ہیں؟!

شیعوں کے ساتھ مسلمانوں کا اجتماع کیسے ممکن ہے جبکہ وہ اجماع امت کے مخالف ہیں، مسلمانوں کی عملاً مخالفت کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی مخالفت ہی میں بھلائی اور رشد ہے؟

شیعوں کے ساتھ سنت کا اتحاد کیسے ہوگا جب کہ وہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں، خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور رسول اللہ ﷺ کی اکثر ازواج مطہرات کو(1)۔ شیعوں کے ساتھ ہمارا اتحاد کیسے ہوگا جبکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہم سنی مسلمانوں کے ساتھ ایک الہ، ایک نبی اور امام پر متحد نہیں ہو سکتے، کیونکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان کا رب وہ ہے جس کا نبی محمد تھا اور اس کے بعد اس کا خلیفہ ابوبکر ہے۔ ہم اس رب اور اس نبی کو نہیں مانتے، بلکہ عقیدہ یہ ہے کہ جس رب کے نبی کا خلیفہ ابوبکر ہو، وہ رب ہمارا رب نہیں اور وہ نبی ہمارا نبی نہیں(2)"

1۔ مسألة التقريب بين السنة والشيعة: 1/ 375۔ 390۔ / شيخ ناصر بن عبد الله القفاری ۔ معمولی تبدیلی کے ساتھ بیان کیا ہے۔

2۔ الأنوار النعمانية: 2/ 278۔ 279۔

بلاشبہ امت محمد ﷺ امت مرحومہ ہے، امت اسلام کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ الحمدللہ اس کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا حتی کہ قیامت قائم ہوجائے۔ وہ اہل علم اور اہل قرآن لوگوں کا گروہ ہوگا جو ہدایت اور قرآن وسنت کو بیان کرنے والے ہوں گے۔ دین حنیف سے غالیوں کی تحریف، باطلوں کے غلط انتساب اور جاہلوں کی غلط تاویلوں کو ختم کریں گے۔

اس لیے ہم سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ تعلیم حاصل کریں، علم کو پھیلائیں، مسلمانوں کی خیر خواہی اور راہنمائی کریں، دین اسلام پر حملہ اور دشمنوں کا مقابلہ کریں، کیونکہ جو شخص (برائی اور خطرات سے) ڈراتا ہے گویا وہ خوشخبری دیتا ہے۔(۱)"

اللہ تعالیٰ جس شخص کو سعادت مند کرنا چاہتے ہیں اسے دیگر لوگوں کے انجام بد سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے دیتے ہیں۔ تو وہ ان لوگوں کی راہ پر چلتا ہے جسے اللہ نے توفیق ومدو دی تھی اور وہ ان لوگوں کی راہ سے بچتا ہے جنہیں اللہ نے بے یار ومددگار چھوڑ دیا اور انہیں ذلیل ورسوا کردیا(۲)۔

"اے اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم اپنی ایڑھیوں کے بل پھر جائیں یا اپنے دین میں کسی آزمائش کا شکار ہوجائیں۔(۳)"

لجنہ دائمہ للافتاء (سعودی عرب کی فتوی کمیٹی) کے رئیس اور رکن سماحت الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز اور شیخ عبدالرزاق عفیفی رحمہما اللہ اور شیخ عبداللہ العذبان فرماتے ہیں: "بے شک دروز، نصیریہ، اسماعیلیہ اور ان کے ہمنوا فرقے البابیہ اور بھائیہ وغیرہ نے دینی نصوص کے ساتھ کھیل شروع کیا ہوا ہے اور اپنے لیے ایسی شریعت وضع کرلی ہے جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے نہیں دی تھی۔ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی اور اپنے رئیس اول عبداللہ بن سبا یہودی کی تقلید میں قرآن وسنت کی نصوص میں تحریف وتبدیل کرنے کے لیے یہودیوں اور عیسائیوں کا مسلک اختیار کیا ہوا ہے۔ عبداللہ بن سبا جو کہ بدعت، ضلالت اور مسلمانوں

۱۔ الابطال لنظریة الخلط بین دین الاسلام وغیرہ الأویان: ۱۱۔

۲۔ مجموع الفتاوی: ۳۰/ ۳۸۸۔

۳۔ یہ دعا حضرت ابن أبی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے مانگی تھی۔ صحیح البخاری: حدیث نمبر: ۶۲۲۰ باب الحوض۔ صحیح مسلم: حدیث نمبر: ۲۹۳ باب اثبات حوض نبینا ﷺ۔

میں تفرقہ بازی پیدا کرنے کا لیڈر اول تھا، اس کا شر اور فتنہ اتنا عام ہوا ہے کہ بے شمار جماعتیں اس فتنے کا شکار ہوگئیں اور اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئی ہیں۔ اس کے سبب مسلمانوں میں تفریق ڈالنے میں کامیاب ہوگئی ہیں۔

لہٰذا سچے مسلمانوں کی جماعت اور ان گمراہ فرقوں کو قریب کرنے اور متحد کرنے کی جدوجہد مفید نہیں ہے۔ ان کے ساتھ سچے مسلمانوں کی ملاقات کی سعی ناکام ونامراد ہوگی کیونکہ یہ فرقے اور یہود ونصاریٰ کفر والحاد، گمراہی اور ٹیڑھ پن میں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت ومکاری میں ایک جیسے ہیں۔ اگرچہ ان کے تنازعات، ترجیحات، مقاصد اور خواہشات الگ الگ ہیں۔ مسلمانوں کے ان فرقوں کے ساتھ اتحاد کی مثال یہود ونصاریٰ کے مسلمانوں کے ساتھ اتحاد جیسی ہے۔

ایسی کوششیں اس لیے بھی کامیاب نہیں ہوسکتیں کیونکہ دوسری عالمی جنگ کے بعد ایسی ہی کوششیں جامعہ ازھر کے مصری مشائخ نے القمی ایرانی کے ساتھ مل کر کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں اتحاد بین السنۃ والشیعہ کی سرتوڑ کوششیں کیں۔ ان کی اس سعی سے کچھ پاکیزہ دل سچے مسلمان بھی دھوکہ کھا گئے اور انہوں نے تجربات سے کچھ نہ سیکھا۔ انہوں نے "مجلة التقريب" کے نام سے ایک اخبار بھی نکالا تھا۔ لیکن بہت جلد انہیں حقیقت حال معلوم ہوگئی اور ان کی اتحاد کی کوششیں دھری رہ گئیں۔ لیکن اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ طرفین کے دل متباین، افکار متضاد، عقائد متضاد اور مخالف تھے۔ اس لیے ان میں اتحاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی کیونکہ دو متضاد چیزیں اور ایک دوسری کی ضد اکھٹی کبھی نہیں ہوسکتیں (۲)۔

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے سوال نمبر ۷ پوچھا گیا۔ فضلیۃ الشیخ! آپ رافضہ کی تاریخ سے بخوبی واقف ہیں۔ لہٰذا شیعہ سنی اتحاد کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟

جواب: شیعہ سنی اتحاد ناممکن ہے کیونکہ دونوں کے عقائد مختلف ہیں۔ اہل سنت کا عقیدہ کہ اللہ ایک ہے اور عبادت کا خالص حق اسی کا ہے۔ اس کے ساتھ کسی مقرب فرشتے یا نبی مرسل کو پکارنا جائز نہیں، اور بے شک اللہ

---

(۱) یہ مشائخ کا اچھا گمان ہے، اصل صورتحال سے اللہ ہی واقف ہے۔

۲۔ فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء۔ المجموعة الأولى۔ فتوی نمبر: ۷۸۰۷۔ ۲/ ۱۳۳۔ ۱۳۴/ جمع و ترتیب: شیخ احمد بن عبدالرزق الدویش۔

سبحانہ وتعالیٰ ہی عالم الغیب ہیں۔

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کرتے ہیں اور ان کے لیے دعا کرتے ہیں کہ اللہ کی خوشنودی انہیں حاصل ہو۔ ان کا ایمان ہے کہ انبیائے کرام کے بعد صحابہ کرام افضل ترین مخلوق ہیں۔ صحابہ کرام میں ابوبکر صدیق سب سے افضل ہیں، پھر عمر، پھر عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

جبکہ شیعہ کا عقیدہ اس کے خلاف ہے۔ لہٰذا دونوں میں اتحاد ممکن نہیں۔ جیسا کہ بت پرستوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ اہل سنت کا اتحاد ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح اہل سنت اور رافضہ کے درمیان اتحاد ناممکن ہے، کیونکہ دونوں کے عقیدے متضاد ہیں، جیسا کہ ہم نے وضاحت کی ہے۔

سوال نمبر: ۱۶۳۔ کیا کمیونسٹ جیسے بیرونی دشمنوں کی خلاف جنگ لڑنے کے لیے شیعہ رافضہ کی مدد لی جاسکتی ہے؟ ان کے ساتھ اتحاد بنایا جاسکتا ہے؟

جواب:۔ میرا خیال ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اہل سنت کے لیے واجب ہے کہ وہ باہم اتحاد واتفاق سے ایک امت، ایک جسم کی مانند ہو جائیں اور رافضہ کو دعوت دیں کہ وہ قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ پر کاربند ہو جائیں۔ جب وہ قرآن وسنت پر عمل پیرا ہو جائیں گے تو وہ ہمارے دینی بھائی بن جائیں گے اور ہمارے لیے ان کے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہو جائے گا۔

لیکن جب تک وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت پر قائم ہیں اور انہیں گالیاں بکتے ہیں سوائے تھوڑے سے شیعوں کے، ابوبکر صدیق وعمر فاروق کو سب وشتم کرتے ہیں۔ اور عام اہل بیت جیسے کہ حضرت علی، حسن، حسین اور فاطمہ رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔ اور ان کا اپنے بارہ ائمہ کے بارے میں عقیدہ قائم ہے کہ وہ معصوم عن الخطا ہیں اور وہ علم غیب جانتے ہیں، تو یہ سارے عقائد، باطل ترین عقائد ہیں، یہ تمام عقائد اہل سنت والجماعت کے عقائد کے منافی ہیں، (اس لیے ان سے کسی قسم کا تعامل اور اتحاد درست نہیں)[1]

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''خبردار! جب کسی شخص کو حق بات معلوم ہو تو وہ لوگوں کی ہیبت کی وجہ سے اسے

۱۔ مجموع فتاوی: رحمہ اللہ تعالیٰ ۵/ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔

بیان کرنے سے مت رکے۔" یہ کہہ کر حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ رونے لگ گئے اور فرمایا اللہ کی قسم! ہم نے کئی (غلط) چیزیں دیکھیں مگر ہم (لوگوں سے) ڈر گئے (اور حق بیان نہ کر سکے)۔(۱)"

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے: "جب کوئی قوم کسی بدعت کا ارتکاب کرتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ان سے سنت نبوی چھین لیتے ہیں۔(۲)"

نیز آپ نے فرمایا: "تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، اسے مضبوطی سے تھام لو اور سختی سے اس پر کاربند ہو جاؤ۔ خبردار! دین میں نئے نئے کاموں سے بچنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(۳)"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ امت کو بدعات اور اہل بدعات سے ڈرانا اور خبردار کرنا، مسلمانوں کے اتفاق سے واجب ہے(۴)۔

میں اپنی یہ کتاب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں: "لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں سوال کرتے تھے اور میں آپ سے شر کے متعلق پوچھتا تھا کہ کہیں میں شر میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! بے شک ہم جہالت اور شر میں بھٹک رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خیر (دین اسلام) عطا کر دیا۔ کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پھر عرض کی کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور اس میں دَخَنْ ہوگا۔ میں نے پوچھا دَخَنْ سے کیا مراد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایک ایسی قوم ہوگی جو میری سنت کو

۱۔ رواہ الامام احمد: حدیث نمبر: ۱۱۵۱٦۔ ابن ماجہ: حدیث نمبر: ٤٠٠٧۔ باب الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر۔ الترمذي: حدیث نمبر: ۲۱۹۱۔ باب ماجاء ماأخبر النبي ...... "شیخ الألباني۔ رحمه الله ۔ اس نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھیے: السلسلة الصیحه: ح: ۱٦۸۔

۲۔ رواہ الامام احمد: ح: ۱٦۹۷۰۔ حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ فتح الباری: ۱۳/ ۲٦۷۔

۳۔ دیکھیے: ابن ماجہ: ح: ۴۲۔ ابوداود: ح: ۴٦۰۷۸۔ جامع الترمذی: ۲٦۷٦ شیخ الألبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح سنن ابن ماجہ: ح: ۴۲۔

٤۔ مجموع فتاوی: ۲۸/ ۲۳۱۔

چھوڑ کر اور میری ہدایت کو ترک کر کے چلیں گے۔ تم ان کے کچھ اعمال کو درست اور کچھ کو غلط پاؤ گے۔ میں نے پوچھا کیا اچھے دور کے بعد پھر برا دور آئے گا؟ آپ نے فرمایا ہاں، ایک قوم ہمارے جیسے ہوگی، ہماری زبان بولے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر میں اس وقت کو پالوں تو آپ مجھے کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑنا۔ میں نے عرض کی اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہوا تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: ان تمام فرقوں سے الگ تھلگ ہو جانا اور اگر تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی میسر ہو (تو اسے کھا لینا اور ان گمراہ فرقوں سے دور رہنا) حتی کہ تمہیں اسی حال میں موت آ لے۔"(1)

حضرت ابو العالیہ فرماتے ہیں: "اسلام سیکھو۔ جب اسلام سیکھ لو تو اس سے اعراض نہ کرو سیدھی راہ پر قائم رہو کیونکہ وہی اسلام ہے۔ اس راہ سے دائیں بائیں مت مڑو اپنے نبی کی سنت کو لازم پکڑو اور خبردار! ان خواہشات سے بچو۔"

حضرت ابو العالیہ کی اس عظیم کلام میں غور وفکر کرو۔ ذرا سوچو! کہ وہ کس زمانے میں خواہشات نفس کی پیروی سے روک رہے ہیں اور بتا رہے ہیں کہ جس نے خواہشات کی اتباع کی وہ اسلام سے اعراض کرنے والا ہوگا۔ انہوں نے اسلام کی تفسیر سنت نبوی کی ہے۔

کبار تابعین اور عظیم علماء کے بارے میں ان کا خوف ملاحظہ کرو، وہ کس قدر فکر مند ہیں کہ کہیں یہ لوگ قرآن وسنت سے باہر نہ نکل جائیں۔

ان کی اس نصیحت میں غور کرنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ کے یہ فرامین بخوبی سمجھ میں آئیں گے۔

[اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ]

"جب اسے اس کے رب نے کہا: تو فرنبردار ہو جا"۔

اور ارشاد باری تعالیٰ: [وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ ...... وَأنتم مسلمون]

"ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اسی (کلمہ حق) کی وصیت اور یعقوب نے بھی۔ کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے تمہارے لیے یہ دین چن لیا ہے پس تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو"

1۔رواہ البخاری: ح: ۳٤۱۱۔ باب علامات النبوۃ فی الإسلام۔ صحیح مسلم: ح: ۱۸٤۷۔ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلین۔

اور یہ ارشاد باری تعالیٰ: [وَمَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ اِلاَّ مَنْ سَفِهَ نَفْسَه]:

''اور کون بے غبتی کرسکتا ہے ملت ابراہیم سے سوائے اس کے جس نے اپنے نفس کو احمق بنایا ہو۔''

اور اس جیسے دیگر اصول جو بنیادی اصول ہیں اور لوگ ان سے غافل ہیں۔ انہی اصولوں کی معرفت کے بعد تمہیں اس مسئلے کے متعلق احادیث کی سمجھ آئے گی۔ لیکن جو شخص یہ آیات واحادیث پڑھتا ہے اور دلی طور پر مطمئن ہے کہ میں کبھی کسی مشکلات کا شکار نہیں ہوسکتا بلکہ یہ تو گزشتہ زمانے کے لوگوں کے بارے میں ہیں جو دنیا سے گزر گئے، تو اسے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ذہن نشین کرنا چاہیے۔

[اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللهِ فَلَايَاْمَنُ مَكْرَ اللهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ] (الاعراف: ۹۹)

''کیا پھر وہ اللہ کی تدبیر سے بے خوف ہو گئے ہیں۔ اللہ کی تدبیر سے بے خوف تو وہی لوگ ہوتے ہیں جو خسارہ پانے والے ہوں۔(۱)''

اے اللہ! میں نے کھول کر بیان کر دیا ہے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کی ہے جو اپنے نفس کی کما حقہ قدر کرتا ہے۔ وہ اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا نبی اور رسول تسلیم کرتا ہے۔ وہ حق کو تسلیم کر لیتا ہے۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔''

میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں وہ مسلمانوں کو ہدایت دے، اور ہم سے اور ان سے مصائب و مشکلات دور فرمائے۔ ہم سب کو مکار و چالبازوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ اور ہمیں اپنی ملاقات تک اسلام پر ثابت قدم رکھے۔ مجھے قول و عمل میں اخلاص اور درستی سے نوازے۔ میرے والدین، میری اولاد، بیویوں اور میرے مشائخ کو معاف فرمائے اور تمام زندہ اور مردہ مسلمانوں کی بخشش فرمائے۔ اور اپنی مخلوق کے شر سے ہمیں کافی ہو جائے۔ بے شک وہ دعاؤں کا خوب سننے والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللهُ وَسَلَّمَ عَلٰى عَبْدِه وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ۔

المؤلف

عبد الرحمان بن سعد الشثری

۱۔ کتاب فضل الاسلام: ۲۸۔ ۲۹/ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوھاب۔ رحمہ اللہ تعالیٰ

الشیعة اثنا عشریة

کے عقائد و نظریات

شیخ عبد الرحمٰن بن سعد الشثری